تاریخ

208

H. L.

اوم

جگت گرو سری تتو اپنشد و اصول درشن

یعنی

تمام دینی و دنیوی علوم کا ایک ہی مکمل دھرم شاستر

جسکے

چار کانڈ کے چونسٹھ انگ میں پانچ بھوت ایک لنگ
اِس درشن میں چمک رہے ہیں ایک مالک دو دھینگ

یعنی

تمام مخلوق کو دنیوی سکھ و اخروی نجات دلانیوالی حقیقی سیڑھی

یا

سب ماضی حال مستقبل زمانہ کے سبب ہی روح یا دیوتاؤنکی ناراضگی یا معدہ و خون کی خرابی
سے ہونیوالے سبھی طرح کے دکھونکے مکمل دفیعہ کا یکتا و لاثانی ویش بہا کرم یوگ دھرم شاستر

یا

سنسار بھر کے مذہبوں کو ایک کرنیوالی پہلی ہی شریعت
یا راجہ کو تحفظ راجیہ اور پرجا کو سوراجیہ ملنے کی کنجی

مصنفہ

تتو ودیا ڈاکٹر رامچندر منی

جس کو تتو گیان آسرم گجرولہ ضلع مراد آباد نے جامع پریس دہلی میں طبع کراکے شائع کیا
پہلی بار ۲۰۰۰ دو ہزار ۱۹۳۵ء

راجندر مُنی کے قائم کردہ

سری تتّو گیان آسرم گجرولہ کا سنسار بھر کو اعلان

ہے وِدّوانوں کو پیغام کاٹیں اِسے تو لیں اِنعام

سب جھُوٹی ہیں کاغذ کی کیا پتھر کی کیا پیتل کی بُت ہو رہے تصور میں تصویر اُسے کہتے ہیں
سوبرت اگر توڑے فولاد کے تو کیا ہے ❋ توڑے جو فقط پردہ دوئی تیر اُسے کہتے ہیں
دُنیا کو اگر قتل کرے دھار کی کھوٹی ہے ❋ کاٹے جو اہنکار کو شمشیر اُسے کہتے ہیں
یوں ہیں تو بہت ویدوں کی تفسیر مگر جس سے ❋ تصدیق انا الحق ہو تفسیر اُسے کہتے ہیں

ناظرین! جب سنسار بھر میں سچا سناتن دھرم تھا، تو نیتہ کرم یعنی ارکین شریعت بھی سبکے ایک ہی تھے۔ لیکن جب نفس پرستی کی وجہ سے اُسے بھُول گئے، تو پھر مذہب تو صدہا بن گئے، مگر یہ کوئی نہ بتا سکا کہ کس شریعت سے سبکا مذہب ایک تھا یا پھر ایک ہو سکتا ہے۔ لہذا اُنہیں سناتنی نیتہ کرموں کو بتانیکے لئے سری راجندر جی مُنی نے ہندی، اُردو، انگریزی زبانوں میں سنسار بھر کے سناتنی نیتہ کرم (ارکین شریعت) کی بہاشا پنچ گیتہ ودھی لکھی ہے۔ اِس میں عُمدگی یہ ہے کہ یہ ایشور بھگتی (خدا کی عبادت) دیو بھگتی (قربانی) پِتر بھگتی (بُزرگی خدمات) دیش بھگتی (ملکی وشاہی خدمات) اَتِتھ بھگتی (سنت وصوفی خدمات) کرنے کے لازمی اسباب اور بہترین مُفید عام طریقہ عبادت (بھگتی کرنا) بتلاتی ہے ۱۔ اِن سب کے نہ کرنے یا اِس کے خلاف طرزِ عمل سے دُکھ بھوگنا ثابت کرتی ہے ۲۔ اِن عبادتوں یا بھگتیوں میں بیکار وقت وزر و مال گنوانے سے بچاتی اور اپنے عمل کے ذریعہ کافر کو بھی حق پرست بناتی ہے ۳۔ اِس معاملہ میں سب مذہبی لاعلمی و غلط فہمی کو رفع کر کے آپس کے مذہبی جھگڑوں کو مٹاتی ہے۔ ۴۔ ایک انوکھا لاثانی ویدانت سے بھرا ہوا گیت گوبند سکھاتی ہے۔ مُصنّف کے سامنے اگر اِس کے خلاف ثابت کرنے والے کو بھی یہ آسرم یک صد روپیہ نذر دیگا۔ مشہور و عام فہم کرنے کے لئے اِس کی قیمت علاوہ محصول ڈاک ہندی بہاشا اور اُردو و انگریزی میں ۱ھ رکھی گئی ہے۔

مینجر

اوم

نمشوائے

اتھ

مُصنِّف کی مُختصر سوانح عُمری یا ویراگ کی ابتدائی حالت

پیارے بھائیو! میں نے مُراد آباد ضلع کے ایک مشہور و معروف مُعزز ڈہوریہ والے زمیندار کوشش گوتر کے برہمن خاندان میں جناب ویدراج اُدے رام جی شرما کے نیک فرزند سرمایان پنڈت ٹیکا رام جی شرما ویدانتی المتخلص ہرلسرن شرنہنگ مُصنّف گیان ولاس کے یہاں سری متی گنگا دیوی ماتا کے بطن سے پوس سمبت ۱۹۴۲ بکرمی میں جنم لیا۔ چونکہ میرے والد سنسکرت و فارسی زبان کے عالم اور نیک چلن پرماتما کے سچے بھگت اور گیانی مہاتما تھے، اِس لئے اُنہوں نے مجھکو بھی لڑکپن ہی سے ناگری و اُردو زبان میں فرائضِ منصبی اور ایشور بھگتی کی کتابیں پڑھائیں۔ پھر زمانہ کی رفتار کے موافق انگریزی زبان بھی پڑھانی شروع کرادی تھی۔ اُن کا خیال تو مجھے اعلیٰ درجہ کی تعلیم دلانیکا تھا لیکن اتفاقیہ بدقسمتی سے زمینداری اور آبادی گنگا کے سیلاب سے برباد ہوگئی اور یہاں تک نوبت پہنچی، کہ اُن کی آمدنی ایک اچھے گرہستی کے گذارنے لائق بھی نہ رہی۔ اور تعلیم میں جتنا صرفہ آج کل ہوتا ہے اِس کو سب جانتے ہی ہیں، لہٰذا پھر اُنہوں نے مجھے مجبوراً ڈاکٹری حکمت پڑھائی۔ بس کو پڑھکر اور تنخواہ میں کُنبے کا گذارہ نہ ہوتا دیکھ کر میں نے نجی طور پر حکمت کرنا ہی بہتر سمجھا۔ تو اُس وقت والد صاحب نے مجھے یہ رائے دی، کہ نیک چلن آدمیوں کو یہ طبابت پیشہ اِس طرح کرنا چاہیے، کہ اپنے نفس کو قابو میں رکھکر غریب امیر کا لحاظ کر کے صحت ہونیوالے مریضوں سے مناسب آمدنی کریں۔ کیونکہ اِس پیشہ سے بے سوچے سمجھے اناپ شناپ دھن کمانا نرک مول لینا ہے چاہے گذارا کیسے ہی کیوں نہو۔ ایسا سمجھ کر تم طبابت کرو اور خوش رہو۔ چنانچہ اِسی طرح میں نے عمل کیا۔ تو پرماتما نے میری امداد کی، دستِ شفا اور دھن دولت دونوں عطا فرمائے۔

اِس زمانہ میں مجھے آزادی جو ملی اور والد صاحب کا ہر وقت ست سنگ (نیک صحبت) ہوا، تو میں نے اُن سے دھرم شاستروں کو خوب پڑھا اور سمجھا۔ تو عجیب ہی آنند اُس گیان کے ملنے میں آیا، لیکن طبابت پیشہ کی طرف سے من کچھ ہٹنے سا لگا۔ تو اُنہوں نے مجھے آیورویدک و یونانی طب کا مطالعہ کرایا، لیکن میرا من اُدھر کو بھی نہیں چلا۔ پھر ہومیوپیتھک ڈاکٹری کو پڑھا اور کرا۔ اور منتر، جنتر، تنتر بھی دیکھے اور آزمائے لیکن میرے من کو صبر نہیں ہوا۔ کیونکہ دھرم شاستروں میں تو پایا تھا کچھ، اور یہ سب طرح کے حکمت شاستر تبلاتے تھے کچھ، اور تجربہ کہتا تھا کچھ۔ کیونکہ جتنے مریض آتے تھے کام تو سبھی کا غور کے ساتھ کیا جاتا تھا لیکن نتیجہ مختلف ہی ملتا

تھا۔ یعنی کسی کو تو اُسی طریقہ سے پُورا فائدہ ہو جاتا، اور کسی کو ادھورا ہوتا، اور کسی کو موت ملتی، اور کسی کو کچھ بھی نہیں۔ یعنی نہ تو مرے اور نہ اچھا ہی ہوئے، اور خرچہ سبھی کے ذمہ پڑتا۔ تو یہ سب باتیں دیکھ کر اور دھرم کو سمجھ کر میرے مَن کو کچھ ایسا ویراگ سا ہو گیا، کہ اس کمائی سے بالکل مَن ہٹنے لگا اور دن رات اس سوچ و فکر میں رہنے لگا، کہ کیا کروں۔ یا تو کوئی طریقہ علاج ایسا مکمل مل جائے، کہ جس سے مرنے والوں کے سوائے اور مریض تو صحت یاب ہوا کریں، تب تو میں طبابت کروں، ورنہ اس سے تو اور ہی کوئی پیشہ کر کے گُذر اوقات کر لینا اچھا ہے۔ کیونکہ یہ سب طبابت تو صِرف تجربوں کے ہی علم پائے جاتے ہیں، کبھی کسی کو کوئی نسخہ مفید پڑ گیا اور کبھی نہیں۔ تو ایسے ہر ایک مرض اور مریض کے لئے کہاں تک نسخہ آزمائی کیجائے۔ اور اگر آزمائے بھی جاویں، تو ہر حیثیت کا شخص ان کا بیکار خرچہ اور محنت بھی تو نہیں برداشت کر سکتا۔ کیونکہ آیورویدک اور یونانی طِب کی تو خرچہ کے سوائے کھانسی، پیاسی، اوقاتی ہی تنگ کر دیتی ہے۔ اور نہ تو دیا کتاب کے ذریعہ ٹھیک طور سے سمجھانے والا اُستاد نہیں ملتا۔ اور ڈاکٹری اصول علاج میں اول تو خرچہ از حد ہوتا ہے۔ دوئم اس سائنس کی ترقی کے زمانہ میں اصول علاج کے ردّ و بدل کا کچھ ٹھکانا ہی نہیں معلوم ہوتا۔ آج کچھ رائے ہوئی۔ تو کل کچھ۔ تو بتلایئے! کوئی کہاں تک ادویات کا ذخیرہ اکٹھا کرتا رہے۔ ہاں ممکن ہے کہ یہ ردّ و بدل کسی دن شاید راہ راست پر پہنچا دے، لیکن اب تو چکر ہی ہے۔ پھر میں نے مسمریزم کا علم پڑھا اور سیکھا، تب اُس سے یوگ درشن پڑھنے کی خواہش پیدا ہوئی، تو اس کو بھی پڑھا اور سادہن کیا۔ تو اس سے قدرتی تتوں کے خواص و فوائد کا مکمل گیان ہوا، لیکن خالص تتوں سے علاج کرنیکا باقاعدہ سامان اور کوئی حامی نہیں ملا، اس لئے وہ رُک گیا لیکن مَن کی دھارنا شکتی سے بڑے بڑے کام درست ہوئے۔ یعنی جن جن معالجوں میں اس سے امداد لی گئی تو سب میں کامیابی ہوئی، لیکن مذکورہ بالا خرابیوں سے یہ بھی خالی نہ رہی۔ اِس سے پہاڑ کھودنے جیسی محنت کرنے پر بھی ذرا سا ہی سُکھ ملتے پایا۔ کیونکہ اوّل تو اس کا سادھنا ہی ہر ایک انسان کا کام نہیں۔ دوئم اس سے علاج میں مدد لینے پر عامل کو بہت سخت ریاضت کرنی پڑتی ہے۔ اور ہر ایک مریض کے لئے جُدا جُدا عمل کرنا پڑتا ہے۔ تو یہ کام ہر ایک گرہستی کا نہیں، بلکہ بالکل ریاضتی کا ہی رہا۔ بس یہی سب کرتے کراتے پھر میں نے ایک کتاب ڈاکٹر لوئی کونی صاحب مرحوم ساکن جرمن کی تصنیف کردہ، اور پنڈت کرشن سروپ جی سوتی ساکن بجنور کا ترجمہ و تجربہ کی ہوئی دھوپ اور پانی سے غسل کے ذریعہ جسم کو مختلف طریقوں سے گرمی و سردی پہنچا کر علاج کرنیکی دیکھی اور آزمائی، تو اصول علاج تو واقعی درست اور مُفید پائے، لیکن مذکورہ بالا علّت سے خالی یہ بھی نہیں ملے۔ کیونکہ اوّل تو یہ خرچیلے بہت ہیں۔ دوئم چھوٹے مرضوں میں بھی وقت بہت لگتا ہے۔ سوم پرہیز کا تو کچھ ٹھکانا ہی نہیں۔

پھر ایک کتاب پنڈت جوالا پرشاد صاحب جہا کی تصنیف کردہ جس میں رنگوں سے علاج کرنیکے کچھ طریقہ بتلائے گئے ہیں دیکھی، لیکن وہ خود ہی اُن میں شک رکھنے والے پائے گئے۔ جس سے معلوم ہوتا تھا

کہ شاید اِن کا اصلی علم تو اُن کو بُوا نہیں تھا۔ اُنہوں نے تو صرف چند تجربے ہی کسی سے سُنکر آزمائے اور لکھ بھی دیئے معلوم ہوتے ہیں۔

پھر ایک کتاب ڈاکٹر شوسلر صاحب مرحوم ساکن جرمن کی تصنیف کردہ دیکھی۔ اُسمیں اُنہوں نے تمام جسموں کو بارہ نمکوں سے بنتا مانا ہے۔ اور پھر کسی کے انہیں بارہ نمکوں میں سے ایک یا کئی کی کمی ہو جانے سے مرض ہونا، اور پھر وہی کی پوری کر دینے سے آرام ہو جانا تبلایا ہے۔ تو خیر کچھ بھی سہی، مذکورہ بالا سبھی اُصول علاجوں کو غور سے پڑھ کر اور آزما کر اگر کچھ بہتر پایا اور اطمینان ہوا تو ہوا صرف انہیں تینوں یعنی جناب ڈاکٹر لوئی کونی و ہینڈٹ جوالا پرشاد اور ڈاکٹر شوسلر صاحبان کے اُصول علاجوں ہی سے۔ کیونکہ یہی اُصول علاج کسی نہ کسی طرح صرف خالص تتوں ہی کو کام لینے والے پائے گئے۔ اِس لئے پھر انہیں تینوں کے حوصلہ کو دیکھ کر مجھے بھی ہمت ہوئی اور سمجھ میں آیا کہ مجھے جو بیشتر تتوں کا وگیان (علم) ہوا تھا، وہ ٹھیک ہی تھا۔ چاہے اُس کا کوئی حامی ملے یا نہ ملے، لیکن اب تو اُسی میں اپنا تجربہ بڑھا۔ کیونکہ ابتدا میں جو کوئی کسی کام کا نیا تجربہ حاصل کرتا ہے، تو وہ خود ہی اپنا حامی ہوتا ہے۔ دوسرے شخص تو اُس کو مثل پاگل کے سمجھا کرتے ہیں، لیکن پھر تجربہ سے ٹھیک پانے پر دیگر اشخاص بھی اُس کے حامی اور فروغ دینے والے شاگرد بنجایا کرتے ہیں۔ چنانچہ اُن لوگوں کی ہمت کو بھی تو دیکھو، کہ اُنہوں نے بھی تو بیشتر نئے ہی اُصول علاج معلوم کئے اور اُس کے تجربے سنسار کے سامنے رکھدیئے تھے، تب شروع میں اُن کا کون حامی ہوا تھا۔ اور اب لاکھوں اشخاص اُن کے حامی پائے جاتے ہیں اور طبابت پیشہ میں اُلٹی گنگا بہا رہے ہیں۔ یعنی اِن کے اُصول علاج سے بڑے بڑے سخت و مُزمن امراض معمولی سے معلوم ہونے لگے ہیں۔ لہٰذا میں بھی اُن عالموں کی پاک روحوں کو مُبارک باد دیتا اور بادب نمسکار کرتا ہوں، کہ جن کے نئے حوصلوں کو دیکھ کر میرے من میں بھی اشتعال بڑھ گیا۔ چنانچہ پھر میں نے پرماتما پر بھروسہ کر کے اُسی پہلے تتو وگیان کو مکمل طور سے تجربہ میں لانیکی کمر باندھی۔ اور یوگ شاستر، سانکھیہ شاستر، تنتر شاستر اور ویدیک شاستر وغیرہ سبھی کا اُصول ملا کر اور مختلف سامان عمل اکٹھا کر کے اِس تتو وگیان (علم اکسیر عناصری) کو مرضوں میں کام لینے میں اپنا تجربہ بڑھانا جاری کر دیا۔ اِس دوران میں بہت بناؤ، بگاڑ اور سُدھار ہوتے ہوتے اور بہت محنت و جانفشانی اُٹھانیکے سوائے بہت زیادہ روپیہ بھی خرچ کرتے کرتے اور ایک پاگل کیطرح اِسی دُھن میں لگے لیٹے رہنے پر تقریباً بیس سال کے بعد سنہ ۱۹۲۶ء میں پرماتما کی از حد عنایت و بخشش سے اپنے اُس مقصد میں کہ جسکی مجھکو آخر عرصہ سے خواہش تھی مکمل کامیاب ہوا۔ اور پھر اِس اُصول کیمطابق بیحد مریضوں کا علاج کر کے تجربہ سے مجھے پورا اطمینان ہو گیا ہے، کہ اب وہ اُصول علاج مکمل ہو گیا، کہ جسکی تلاش کا مجھے مراق ہوا تھا۔ اور اب اس کے ذریعہ سے ہر ایک امیر و غریب اشخاص بہت کم خرچ و پرہیز کرنے پر ہی تمام امراض میں مکمل صحت حاصل کر سکتے ہیں، کہ جو سنسار بھر کے کسی بھی مروجہ اُصول علاج سے نہیں کر سکتے۔ اِس لئے پھر مجھے جتنی خوشی ہوئی اُسکو

وہی وشو گرا جانتا ہے لیکن اِس اُصولِ علاج سے میں یا میرے خاندانی روپیہ کا، اور اِس چھوٹے سے خطہ کے مریض ہی تو
سے فائدہ اُٹھا سکتے تھے نہ کہ تمام خلقت! اور اگر اِس عِلم کو عام فہم کرایا جائے، تو اِن دار ثان کی وہ پونجی بھی کہاں سے پوری
ہوگی، کہ جو اِس قدر عرصہ تک تجربہ حاصِل کرنے میں خرچ کرادی گئی ہے۔ اِسلئے پھر مجھے ایک اُلجھن کا سامنا درپیش آگیا۔ تو میں اُس
وقت کے نیک صلاح کار اپنی دھرم پتنی سیری یشودا دیوی و بڑے پسر اُما شنکر طو لعمرہٗ کا مشکور ہوں، اِنہوں نے اپنے فیاضانہ
خیال سے یہ کہا، کہ آپ تو اپنے مَن کی خواہش کو اِن تجربوں کو سنسار بھر کے فائدے کیلئے گرنتھ کی صورت میں طبع کرا کے پوری
کریں لیکن فی گرنتھ اتنی بھینٹ مقرر کردیں کہ جس سے اِس آسرم کا خرچہ چلتا رہے اور بار پورا ہوجائے۔ تو میں نے یہ رائے مناسب
سمجھی اور یوں مان لی، کہ اِسکے شائع ہوجانیسے جو سنسار بھر کی خلقت کا علم بڑھیگا، اُس سے تو میرا رشی رِنتر (فرائض مُرشدانہ)
اور جو اتنا زیادہ روپیہ سالانہ فی گرہست علاجوں میں خرچ ہونیسے بچیگا، اُس سے میرا دیش رِنتر (فرائضِ مُلکی) ادا ہو جائیگا! اور
اگر مُلکی باشندے اِس بچت میں سے ذراسی بھینٹ اِس آسرم کو دیکر گرو کے آسرم کا بار پورا کرینگے، تو اُس سے میرا پتری
یا پونجی رِنتر (فرائض پدری) بھی ادا ہو جاویگا! اِسلئے میں اپنے اُن سب تجربوں کو کہ جنکی تفصیل آیندہ دیباچہ میں لکھی جاویگی، سنسار
بھر کو سخت امراض سے بچے رہنے، اور بیحد زیادہ روپیہ سالانہ علاجوں میں خرچ ہونا روکنے، اور دُنیوی سُکھوں کے ساتھ
ساتھ اُنکے سچے کرم، اُپاسنا، گیان سے برہم کو پاجانے اور آپس کے بیکار مذہبی جھگڑے میٹنے و سنسار کی غریبی بھگانے یعنی
سب خلقت کی دُنیوی و دینی بھلائی اور اپنے تمام فرائض سے پاک ہوجانیکے لئے اِس گرنتھ میں لکھ کر اُمید کرتا ہوں، کہ جیسے جیسے
اِس تتو وِگیان (علم عناصری) کا عمدہ تجربہ اور رواج جس جس دیش میں ہوتا جاویگا ویسے ویسے ہی وہاں کے تمام دُکھ اور
آپس کی مذہبی راڑہ اور ادھورے اصولِ علاج پرماتما کی دیا سے سبھی دور ہوتے چلے جاوینگے! اور جن مرضوں میں ابھی تک
بھی اِس اُصول سے معالجہ کرنیکا موقع نہیں ملا ہے، آئندہ کے اشخاص اِس اُصول سے اپنے تجربے کرکے اُسے بھی پورا کر
لینگے۔ تو اِس طرح وہ دِن بہت جلد آجاویگا، کہ یہ تتو وگیان (علم عناصری) مشہور عام ہوکر موجودہ سُکھوں و علاج کے طرز عمل
ہی کو بدل دیگا، کہ جس کے ادھورے علم سے آج تمام سنسار دُکھوں اور مرضوں کا گھر بن رہا ہے۔ بس تبھی سُکھ کی گنگا بہے گی اور اِس
مُنی کی محنت وصول ہوگی۔ اور جو اشخاص اِن تتوں کا مکمل علم حاصِل کرکے اپنی زیادہ نفس پرستی کو چھوڑ کر ہر ایک مریض سے اُسکی
حیثیت کیموافق صرف ایکبار نذر بھینٹ لیکر نیک نیتی سے اِسکو علاج کے کام میں لاوینگے، یا جو اشخاص اپنے پاپ کرموں سے پاک
ہونیکو ایشور کی عنایت کیلئے سچے مَن سے اِس گرنتھ کا گُزبا کو دان کرینگے، تو اُن کو مُصنّف کی دُعا ہے، کہ پرماتما کی دیا سے اُنکو اِس
لوک (دُنیا) میں دھرم ارتھ و کام کا مکمل سُکھ۔ اور جو اِس میں بتلائے طریقہ سے نجات کی مشق کریں گے، تو اُن کو پرلوک
(عاقبت) میں نجات، مُکتی پد، چھٹکارا یعنی سب سے اعلیٰ درجہ کا سُکھ ضرور حاصِل ہوگا۔

پڑھیں دھیان اور پریم سے کریں لوبھ بسرائے ✤ رامچندر تنکی سَدا کری ہیں وِشنو سہائے

جگت ہیتشی تتو وِتیا ڈاکٹر رامچندر مُنی

ایم۔ ڈی، ایچ، ایس۔ ایل، ایم، بی، ایس۔ ایل، ایس، ایچ، پی۔ فزیشین اینڈ سرجن فرسٹ ڈویزن گولڈ میڈلسٹ
تتو وِگیان آسرم مُجولہ۔ مُراد آباد۔ یو۔ پی چیت شکلا دوج سمبت ۱۹۸۰ بکرم۔ آریہ سمبت ۱۹۷۲۹۴۹۰۳۱ ✤ اوم شبہم

اوم

نمہ وشنو دیوے

اتھ

دیباچہ

اور

مُصنّف کا اِس دیش و سنسار بھر کو سندیش

پیارے بھائیو! میرے اِس کرم یوگ دہرم شاستر کے ہندی اُردو انگریزی زبان میں لکھنے کے یہ سبب ہیں کہ
جب میں نے ڈاکٹری پیشہ کرتے ہوئے زیادہ تر مخلوق کو عجب طرح کے کھان پان، رہن سہن میں پھنسے رہکر دن رات
عجب طرح کے مریض رہتے پایا! اور عجب طرح کے آپس کے بیوہار و مذہبی رسم و رواج سے عجب ہی طرح کی مقدمہ بازی یا
لڑائی جھگڑوں کی تکلیفیں اٹھاتے رہتے بھی پایا۔ اور پھر اُنسے بچنے کیلئے تمام ہی خلقت کو عجب طرح کی بُت پرستی،
مت پرستی و نفس پرستی کے ذریعہ سوراجیہ حاصل کرنیکی کوشش کے جھگڑوں و مُصیبتوں کے رنجوں میں مبتلا ہوتے ہوئے
بھی پایا! وہاں کوششوں کا نتیجہ بھی ایسا ہی نکلتا دیکھا، کہ جیسے ہاتھی دلدل سے نکلنے ہی کی کوشش میں اور بھی زیادہ
پھنستا ہی جایا کرتا ہے بس یہی سبب میرے ویراگ (حالتِ تذبذب) کا ہوا تھا۔ اور بات بھی تو ویراگ ہی کی تھی، کہ
جب پیدائشِ دُنیا سے لیکر اب تک کے تمام آستِک (حق پرست) اور ناستِک (نفس پرست) مذہبوں کے دہرم شاستر ول
(شریعت) کے کلام اور اُنکے ماننے والوں کے طرزِ عمل کو غور کیساتھ سمجھنے سے یہی پتہ چلتا ہے کہ سنسار بھر اپنے سب طرح
کے سُکھوں کے ملنے یا اُنکی زیادتی کی، اور سب طرح کے دُکھوں کو نیست یا کم کرنے ہی کی ترکیبیں سوچتے یا کیا کرتے ہیں اور
کر بھی رہے ہیں، تو پھر کیا سبب ہے کہ سُکھوں کے ملنے یا زیادتی کی جگہ یہ سنسار اُلٹا دُکھوں کے سمندر میں کیوں ڈوبتا جا رہا
ہے۔ تب اِسی کی تلاش میں سب ڈاکٹری پیشہ چھوڑ چھاڑ کر پیشتر ہر قسم کی دیگر مُروجہ ڈاکٹری، حکمت، ویدک وغیرہ کے اصول
علاج اور تمام مذہبوں کے دہرم شاستروں کا غور کے ساتھ مطالعہ کیا۔ جب اِن سے بھی تسکین نہیں ہوئی، تو پھر
راج یوگ (مراقبہ) سادہن کیا سیکھا، تب بہت عرصہ تک نہ معلوم کیا کیا کرتے، سہتے اور پاتے رہنے پر آخر
دھیان یوگ (عالم یکسوئی) میں جا کر اُس خالق کی نوازش سے جن رازوں کا پتہ چلا، تو اُن کو عمل میں لا کر دیکھا
گیا۔ جب ٹھیک صحیح پایا، تو مجھے یہ خواہش ہوئی کہ اب اِن سبھی کا سچا علم سنسار بھر کو کرا دیا جاوے۔ اِس لئے وہی
سب بتلانے کے لئے اِس جگت گرو میری تتونشد داصول درشن کی تصنیف ہوئی ہے۔ جس کا مختصر حال آپ کو

سمجھایا جاتا ہے، کہ کیوں اس وقت دیش دوزخی دُکھ اُٹھا رہا ہے، اور پھر کیسے بہشتی سکھ حاصل کر سکتا ہے۔
ناظرین حقیقت میں یہ سنسار بھوگ بھومی (عیش کی جگہ) ہے جس کو سورگ یا بہشت بھی کہتے ہیں اور جیو
جس کو آتما یا روح بھی کہتے ہیں اس بہشت کا عیش اُٹھانے والی ہے۔ اور ہر ایک عیش کسی نہ کسی کام سے
ملتا ہے مگر باتوں سے، جنکو نیک اعمال کہتے ہیں۔ لیکن روحوں سے عیش کے خلاف کام بنجانے سے یہی بہشت
یعنی عیش کرنیکی جگہ اُلٹی دُکھ دینے والی جگہ بھی ہوجاتی ہے جس کو نرک یا دوزخ بھی کہتے ہیں۔ اور ان
عیش کے خلاف دُکھوں کے کاموں کو بداعمال کہتے ہیں۔ تو اب نیک اعمال کے کرنے اور بہشت کے
عیش اُٹھاتے رہنے کا روحوں کو سچا علم کیسے ہو؟ تو انکا طرزِ عمل بتانے کے لئے اُسی وشوکرما (دُنیا پیدا کرنیوالے)
نے ایک قانونِ قدرت کو بھی دُنیا کی پیدائش کے ساتھ ہی ساتھ بتا دیا ہے، کہ تم اس طرح نیک اعمال کرو
اور سکھ اُٹھاتے رہو۔ اسی قانونِ قدرت کو وید سناتن دھرم شاستر (سب سے پہلی دیرانی شریعت) کہتے ہیں
جو اُس زبان میں تبلائے گئے ہیں کہ جو سب سے پہلا ابتدائی پیدائشِ دُنیا کے وقت تھی، اسی کو ویدک بھاشا کہتے
ہیں۔ تو جب جب انسان اپنے منوں کی خرابی و جسمانی سستی سے اپنی اُس زبان کو بگاڑ لیتے ہیں، تو
یہ بھی لازمی ہوجاتا ہے کہ اُس کے علم کو جوں کا توں ٹھیک نہ سمجھ کر آپ ہی اُس کے خلاف عمل کرنے لگ
جاتے ہیں۔ اس لئے پھر وہی مذکورہ بالا نتیجہ یعنی دوزخ کے دُکھ بھوگنا بھی لازمی ہی ہو جاتا ہے۔ تو پیشتر سے ہی
یہ رواج بھی ہوتا چلا آرہا ہے، کہ جب جب سنسار اُن سناتن دھرم شاستروں کے سار (لُبِ لُباب) کو
کچھ بھولنے لگتا اور اُن کے خلاف عمل سے دوزخ کے دُکھ بھوگنے لگتا ہے، تو اس کی غلط فہمی کو دُور کرنے
اور سچا طریقہ اُس کے عمل کا بتلانے یعنی ادھرم کو دُور کرنے اور دھرم پھیلانے کے ذریعہ سنسار کا دُکھ دور
کر کے پھر بہشتی سکھ بڑھانے کیلئے اُسی رحیم پروردگار کی خواہش سے بڑے بڑے ولیوں کی روحوں کے ذریعہ
کوئی گیان (علم) ضرور سمجھایا جاتا ہے۔ تو جو بھی گیان سمجھایا جاتا ہے وہ سبھی مذکورہ بالا ویدک گیان ہی کہلاتا ہے۔
چاہے وہ اُسی وقت کی کسی بھی مروجہ زبان یعنی بولی میں کیوں نہ ہو، کیونکہ وہ وید کے باہر کا یا اُس کے خلاف
نہیں ہوتا، صرف سمجھنے سمجھانے کے طرز کا ہی فرق ہوتا ہے اور ترک (منطق) سے نہیں کاٹا جا سکتا۔ اسلئے
یہ سب گیان رشی واکیہ (کلام رسول) اور جن صفحات میں یہ کلام لکھے جاویں وہ آرش گرنتھ (شریعت) کہلاتے
ہیں اور شبد پرمان یعنی ثبوت میں ماننے کے لائق مستند ہوتے ہیں۔ چنانچہ اسی رواج کیمطابق ویدوں کے بعد
جو دوسرے وید وکت (وید کے مطابق) سناتن دھرم شاستر اُسی اُسی وقت کی مروجہ بولی میں بنے،
وہ ویدوں کی بھاشا (زبان) سے جُدا ہی بولی میں پائے جاتے ہیں، اور برہمن، اُپوید، اسمرتی، اُپنشد،
درشن و اتہاس وغیرہ مختلف ناموں سے اس لئے مشہور ہوئے، کہ جیسا جیسا اور جتنا جتنا اُنہیں حال بتلایا گیا
پھر بھی سب اُلٹ پھیر ہوتے ہوتے بہت مدت دراز کے بعد راجاؤں کی سستی اور عیاشی
کے باعث ایک وقت ایسا بھی آگیا تھا جب نفس پرستی بہت بڑھ گئی تھی، تو اُسی کی درستی میں ایک

جنگ عظیم (مہابھارت) کا موقع آگیا تھا جسکے پیچھے کچھ تو پہلے ہی شُکھوں کے حقیقی طرزِ عمل بھول جانے کے سبب
اور کچھ رہے سہے سچے اُپدیشکوں کے اُس جنگ میں کام آجانیکے باعث اور کچھ خود غرض زمانہ ہونیکی وجہ سے پھر جو
اِن شُکھوں کے طرزِ عمل کیلئے دہرم گرنتھ بننے شروع ہوئے، تو وہ ویدوکت شُکھوں کے طریقوں سے کچھ تو ملتے جُلتے
بھی تھے، اور کچھ خلاف بھی تھے جنکی وجہ سے وہ ترک سے گرجاتے تھے۔ تو اُسی اصل کی کھوج میں کسی دیش نے کچھ
اور کسی نے کچھ اپنی اپنی عقل و علم کیمطابق بہت سے دہرم شاستر ایک دوسرے کے برعکس لکھ دیئے۔ پھر کوئی کسی دہرم
شاستر کے اور کوئی کسی دہرم شاستر کے ماننے والے ہوگئے۔ تو پھر بُت پرستی و مت پرستی کا یُگ (زمانہ) ہونے لگا۔
بس اِنہیں دہرم شاستروں کو پُران شاستر، بائبل اور کلام مجید وغیرہ کہتے ہیں۔ پھر اُنہیں کو ٹھیک مُستند ثابت کرنیکی
ہار جیت میں سرکشا و راجیہ پلٹ ہوتے ہوتے انگریزی راجیہ کا زمانہ آگیا۔ اِنہوں نے یہاں ہندوستان میں ایشور بھگتی کی
مذہبی راڑھ میں آدمیوں کو راجیہ تک کھوتے دیکھکر اپنے راجیہ کی حفاظت کے لئے یہاں کی راڑھ کی بنیاد یہاں کے
سب دہرم شاستروں کو ہی جانکر اُن ہی کا اپنے اِسکولوں و کالجوں میں پڑھنا پڑھانا بند کردیا۔ اور راجیہ کا کام
چلانے کے لائق معمولی تعلیم دینا ہی مناسب سمجھ کر ویسی ہی معمولی پڑھائی جاری کردی۔ کیونکہ دراصل سچے سناتن دہرم
شاستروں کا علم اِن کو بھی نہیں تھا۔ اور اِن کی کوئی مثل بھی کی نہیں گئی، تو اُن کی تعلیم دیتے بھی کہاں سے۔ لہذا
پھر اُس تعلیم کے دینکا کوئی باقاعدہ مکمل انتظام بھی نہیں رہا۔ اِس لئے پھر کچھ تو مجبوراً اور کچھ شاہی نوکری کے لالچ سے
دیش بھر اِسی معمولی اِسکولی تعلیم کو پاکر چاہے بُت پرستی اور مت پرستی کی لہر سے کچھ ہٹا ہو، لیکن اُس اعلیٰ درجہ
کی ویدوکت تعلیم سے بالکل ناواقف رہجانے کے باعث پھر بالکل نفس پرستی کی لہر میں بھی تو بہنے لگا۔ اور سنسار
پھر اُن ویدوں کو صرف ہندوؤں کے دہرم گرنتھ ماننے لگا ہے۔ اور ہندوؤں میں سے کسی فرقے کے تھوڑے
سے اشخاص اُن ویدوں کے منتروں میں سے کچھ کو صرف کسی مذہبی ریت رواج میں بول کر سوُاہا کرنے یا آپس
کے کسی مذہبی مُباحثہ میں ثبوت کے لیسنس یا کارتوس کی صورت میں کام میں لانے کے سوائے تمام سنسار
اُن کے باقاعدہ طرزِ عمل کو بھول گیا ہے۔ اور جن اشخاص کو کسی دیگر طریقہ سے اُن کا کچھ گیان ہو بھی جاتا ہے،
تو اَپراوِدیا (سائنس) جاننے والے تو اپنا ہی فائدہ اُٹھانے لگ جاتے ہیں اور دیش کو نہیں بتلاتے۔ اور
پَراوِدیا (دینی علم) کے گیانی دیش کو اِس کے ناقابل اور اپنے لئے سنسار کو فانی جانکر جنگلوں میں ڈیرا جا لگا
تے ہیں۔ اور مالدار اشخاص کے پیٹ کا خزانہ ابھی عیاشی اور دَہن جوڑنے سے نہیں بھرا ہے۔ اور معمولی عالموں
کا من ابھی لفظی بحث سے نہیں بھرا ہے، تو بتلائیے اب اِن معاملات کو بھرنے بھی کون کرے؟ اسلئے پھر آپس میں لڑائی
جھگڑے بھی نہ ہوں، تو اور کیا ہوں؟ اور یہ سنسار مرضوں و رنجوں کے دُکھ سے پھر دوزخ بھی نہ ہو، تو اور
کیا ہو؟ یعنی اِس سے جو بُرا نتیجہ پہلے سے ہوتا آیا ہے وہی پھر بھی ہونے لگا ہے۔ بس اِنہیں سب مذکورہ بالا
اسباب کو دور کرنے کے لئے پہلے ہی اُصول کے مُطابق اُسی وشوکرما کی عنایت و خواہش سے یہ جگت گرو
سری تتو پنشد و اصول درشن آجکل کی مُروجہ زبانوں میں تصنیف ہوا ہے تاکہ سنسار اِن کلاموں کا پھر کوئی اُلٹا مطلب

بورڈ، میونسپل بورڈ، ناگری یا کوئی علم پھیلانے والی سبھا، ٹیکسٹ بک کمیٹی تعلیم کے منسٹر اور گروکلوں، پاٹھ شالاؤں، مکتبوں، اسکولوں، کالجوں وغیرہ کے اُدھیاپکوں، ماسٹروں، پرنسپلوں اور سب سبھاؤں کے دھرم اُپدیشکوں، کتھا باچک پنڈتوں، پادریوں، مولویوں، اور اخبار ونکے ایڈیٹروں وغیرہ سبھی صاحبان سے التجا کرتا ہوں، کہ اگر وہ اپنی سماجوں، محکموں یا منڈلوں وغیرہ کو در اصل دیش کی بھلائی کیلئے بنائے بیٹھے ہوں، تو وہ اپنی ہر ایک سبھا میں علیحدہ علیحدہ اِس جگت گرو سمری تتو نِشند واصول درشن کی ایک ایک کاپی ضرور منگا کر رکھیں۔ اور اپنے عاملوں کے گروہ میں اِس کو ایک بار خوب غور سے پڑھ کر اگر اِس کو اِسم بامسمیٰ خواص کا پاویں، تو اپنے ہر ایک طالب علم واُستا اور ملازم کو اِس کا پڑھنا پڑھانا وسُننا سُنانا لازمی کر دیں۔ کیونکہ خلقت کی وہ شکایت کہ ہم سنسار بھر کا خیر خواہ مضمون لاویں کہاں سے؟ اِس دھرم شاستر کی تعلیم سے پوری ہو جاتی ہے۔ اور سوائے حق پرستی کے بُت پرستی بت پرستی ونفس پرستی کے عیوب سے بری و پاک ہے۔ تو سمجھ لیجئے، کہ آپنے تمام خلقت کو سب کچھ علم پڑھا دیا جس فرض کی ادائگی کا بہترین ثمرہ آپ کو بھی ضرور ملیگا۔ کیونکہ دیش سبھی دُکھوں سے چھوٹ جاویگا اور ہر ایک شخص کا ہزاروں روپیہ و بیسوں سال کا وقت بیکار تعلیم کے صرف سے بچ جاویگا۔

اور سوراجیہ کے خواہشمند لیڈروں سے التجا کرتا ہوں، کہ اگر آپ در اصل سچا سوراجیہ سُکھ دیش کو بھگوانا چاہتے ہوں، تو بس اِسی کے شاہی قانون کیمطابق ہر ایک دیش کے سرکار مہاراجاؤں و سمرتی برٹش گورنمنٹ سے شاہی کاموں کا عملدرامد کرانا اور اِسی گرنتھ کی لازمی تعلیم دِلانا مانگیں۔ اور دیش سے اِسی کی تعلیم پانے اور اِسی پر عمل کرنیکی اپیل کریں، تو جان لیجے کہ آپ مہاتاؤں نے سچا سوراجیہ سُکھ حاصل کر لیا۔ اور اگر ایسا نہیں کیا گیا، تو سمجھ لیجئے کہ اب بھی آپ اِسکے خیال سے بہت دور ہیں۔

اور سمری ۸۰۰ اشہنشاہ ملک معظم و سمری متی برٹش پارلیمنٹ و سمری والیسرائے ہو دیہ واسمبلی کے ممبران اور دیش بھر کے دیگر سبھی سرکار مہاراجاؤں و نواب صاحبان سے باادب ملتمس ہوں، کہ اگر سرکار در اصل اپنے اپنے دیش کو نیک چلن۔ عالم۔ قوی۔ خوشحال اور اپنا شاہی وفادار بنا کر کوئی سوراجیہ سُکھ بھگوانا اور اپنا شاہی راجیہ اٹل مُستقل، قائم رکھنا چاہتے ہوں، تو کل ہی سے اپنے تمام دیش کو اِسکی لازمی تعلیم دِلانا اور اِسی کے شاہی قانون کیمطابق اپنا عملدرامد لازمی شروع کر دیں۔ تب دیکھیں، کہ اِس مُنی کے تجربے و سب دیش کی دُعا، اور اُس ایشور کی عنایت سے سرکار کا راجیہ کسی عُمدگی کیساتھ لاکھوں سال اٹل قائم رہتا ہے۔ اِس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔

اور سبھی وید، طبیب و ڈاکٹر صاحبان سے باادب التماس ہے، کہ وہ اِس تتو وِگیان چکتسا علم اکسیر عناصری کے اُصول علاج کیمطابق ہی آئندہ اپنے تجربے کرینگے، اور اِس سے اپنے نئے نئے تجربہ بڑھا کر خود فائدہ اُٹھاوینگے اور دیش کو بھی سستے علاج سے نفع پہنچاویں گے۔ اور اگر کسی سبب سے کہیں کسی اُصول علاج کیلئے کوئی بھدّے الفاظ لکھے گئے ہوں، تو اُسکا بُرا نہ مانیگے، بلکہ تُرک کی ترازو سے تول کر سچائی اور حق پرستی سے کام لینگے۔ کیونکہ میرا مطلب کسی کی بُرائی کرنے ہرگز نہیں ہے، صرف اِسکا حقیقی علم کرانیسے ہے۔ اور پنڈت و عالم صاحبان اپنے موجودہ طرزِ عمل کیخلاف اِسکے لفظی بھید کو

دیکھیں۔ بلکہ سبھی مذہبی جھگڑوں کے خیال سے مبرا ہوکر غور کیساتھ اُس گیان کو سمجھیں، کہ جو اسمیں بھرا ہے۔ اور یہ خیال رکھیں، کہ میرا اصل مطلب اِس تتوپنشد وامول درشن کے لکھنے سے سبھی اشخاص کے سبھی طرح کے مرضوں، رنجوں اور دُکھوں کو آسانی سے دور کرنیکا ہے، نہ کہ کسی مذہب کی مطابقت یا مخالفت سے۔

اور گیانی مہاتماؤں سے با ادب عرض پرداز ہوں، کہ اگر وہ اِسکے کسی بیانکو اپنی رائے کیمطابق ویدوں کے موافق نہ پاویں، تو اِس کمترین کو اپنی بالائے دیشی عنایت کرینگے نہ کہ اسکی مخالفت میں کوئی خلاف طرز عمل اختیار کریں۔

اور چونکہ یہ تتوپنشد وامول درشن شبد، پرتیکش، انومان یعنی کلام شریعت ظاہرا احساس وگمان قیاس وغیرہ ثبوت کیساتھ پرماتما کے سچے گیان کا بھنڈار (خزانہ) ہے، اِسلئے اسمیں کوئی ثبوت دینکی ضرورت ہی نہیں، لہٰذا آپ لوگ اتنے ہی کو کافی سمجھیں۔ ورنہ یوں تو اِسکی ایک ایک بات کے بیانات کو طول دیکر لکھنے اور ثبوت دیکر سمجھانے میں ہر ایک باب کے بیانات کی ایک ایک بڑی بڑی جُدا جُدا کتاب بنجاویگی۔ اِسلئے اِس دھرم شاستر کو پہلے سناتن دھرم شاستروں کے مانند طول پکڑ جانیکے اندیشہ سے ہی ہر ایک بیان کو بیکار زیادہ تشریح وثبوت اور مثالوں کے جھگڑوں سے پاک رکھا گیا ہے، جس کے لئے میں معافی چاہتا ہوں۔

اِس درشن کے ملنے کا طریقہ

چونکہ اِس درشن کے دوسرے مقالہ کے دوسرے حصہ میں تبلائی ہوئی تتوگیان چکتسا (علم اکسیر عناصری) کی تلاش اور اِسکے ایسے لاثانی تجربے حاصل کرنے میں کہ جنکے سبھی بابونکا ہر ایک تجربہ لاکھوں روپیہ قربانی کرنیکے لائق ثابت ہوگا اِس تتوگیان آسرم گجرولہ کا بیش سال میں بہت زیادہ صرفہ ہو چکا ہے، کہ جسکے بغیر خرچ کرے کرائے صرف زبانی گیان سے ہرگز کام نہیں چلسکتا تھا! اور اِس معاملہ میں دیش سے بھی کسی قسم کی امداد نہیں ملی۔ اور بھیک مانگ کر بھی اِس کام کو پورا کر بھی نہیں سکتا تھا! ورنہ آج تک کسی رشی مُنی نے بھیک مانگ کر کسی پدارتھ وگیان (سائنس) میں کوئی تجربہ حاصل ہی کیا ہے۔ اور آئندہ اِسکے تجربات بڑھانے ومشہور عام کرنیکے خرچوں کا بار بھی اِسی آسرم کے منتظم کے ذمہ ہی ہے، اِسلئے میں اِن تجربوں کو اپنی کتھا (وعظ) کی صورت میں زبانی تو تمام ہی خلقت کو مفت تبلاتا رہتا ہوں لیکن مکمل کتاب کی صورت میں دینے کیلئے میری عمر میں تبلائے میرے قول کیمطابق خلقت کو چاہئے، کہ وہ ایسے فیاض آسرم کا بار بھی پورا کرتی جاوے اور اپنا اِتنا فائدہ بھی مفت کے برابر ہی اُٹھاوے لیکن اسوقت زیادہ تر خلقت اپنی طرف سے پر ونکو تذ ربھینٹ دینا بھول سی گئی ہے اور اسوقت دیش میں زیادہ غریبی کا بھی سوال ہے لیکن سکھی ہی تو اسی کو بنا تا ہے، اِسلئے اِسکے عام فہم کرانے وغیرہ کے خرچوں کو پورا کرنیکے لئے اِسکی چھپائی وغیرہ کے سب حق حقوق اِس تتوگیان آسرم ہی کے حق میں گورنمنٹ میں رجسٹری کرا دیئے ہیں، کہ جس سے کوئی احسان فراموش اِسکی کسی طرح نقل چھاپ کر اِس آسرم کو کسی قسم کا نقصان نہ دے بیٹھے! اور ہر ایک شخص کو غریب ہی سا مانکر ہر اور مُریدوں کو نکے خاندانکی پرورش ہوتے رہنے کیلئے یہ قاعدہ مقرر کر دیا ہے۔ کہ جو اشخاص اِس درشن کا کوئی حصہ لینا چاہیں تو وہ اپنا خط پورے پتہ کیساتھ لکھکر اِس تتوگیان آسرم کے امدادی ممبران کی فہرست میں اپنا نام لکھا دیں۔ اور اِس آسرم کی امداد کیلئے اپنی نیک کمائی میں سے

مندرجہ ذیل نذر گرو دچھنا میں خط کیساتھ پیشتر ہی بھیج دیں، ورنہ خود اِس آسرم میں آکر دیویں کیونکہ قاعدہ سے نذر دینے
اور دھرم اُپدیش لینے کا یہی شرعی (سناتنی) دھرم ہے۔ اور قیمت والی چیز وی۔ پی۔ پارسل سے بھی بھیجی جا سکتی ہے، اسلئے
ایسا طریقہ نہیں رکھا گیا ہے۔ لہذا مکمل گرنتھ چاروں مقالہ معہ دوسرے مقالہ کے دوسرے حصّہ علم طب کی گیارہ روپے
اور پورے چاروں مقالہ دھرم شاستر کی علاوہ دوسرے مقالہ کے دوسرے حصّہ علم طب کے پانچ روپیہ۔ اور صرف دوسرے
مقالہ کے دوسرے حصّہ علم طب کی سات روپیہ آسرم نذر لیوے! اور آسرم کے ہر ایک ممبر کو ملکی مفاد کیلئے اپنے مُریدی
فرائض ادا کرنیکے لئے جگت گرو سِری تتوونیشدِ وا اصول درشن کے کم از کم دس بھگت اپنے مُرید ضرور بنانے چاہئیں۔ اور
اگر کوئی شخص اِس نذر کو بھی قیمت کی نگاہ سے مانیں یا لکھیں، تو وہ اِس درشن کو نہ پا سکیں۔ کیونکہ نہ تو میں اِن کلاموں
کو مول بیچتا ہی ہوں، اور نہ کوئی خرید ہی سکتا ہے لیکن آسرم کو یہ حکم دیا جاتا ہے، کہ جب دیش میں یہ زیادہ جانے لگے
یا لازمی تعلیم میں مقرر ہو جاوے، تو بارادا ہو جانے پر نذر بھینٹ اور کم کر دیجاوے۔ اِسلئے اِسکو لازمی تعلیم میں مقرر کرا کے
دیش کو بیاو رزیادہ فائدہ پہنچانا یہی سبھی ملکی خیر خواہ بہادروں کے ہاتھ میں ہے۔

اور اگر کسی شخص کو یہ شک ہو، کہ یہ مکمل گرنتھ سب اشخاص کو عام طور سے مفید نہیں ہو سکتا، تو اگر وہ گرنتھ ملنے کے
چھ ماہ بعد تک بھی جلسۂ عام میں میرے سامنے آکر یہ ثابت کر دیں اور یہ بھی بتلا دیں، کہ یہ معاملات اِس طرح ہونے چاہئیں
جو میرے بحث مباحثہ سے ٹھیک قرار بھی پا جاویں، تو اُس عالم کو یہ آسرم ایک صد روپیہ نذر دیوے۔

اور جو اشخاص اِس گرنتھ کو خود ہی پڑھ کر اور اسمیں اِس آسرم کو مقررہ امتحان دیکر عمدہ نمبروں سے پاس ہو کر
تتووگیان کا آچاریہ (عالم اکسیر عناصری) کی سند حاصل کر لیں اور وہ ملکی خدمات کرنا چاہیں، تو یہ آسرم ایسے ایک ایک مرد
عورت کو ایک ایک ضلع میں مقرر کر کے اُنسے اِسی گرنتھ کے عام فہم کرانیکے لئے اِسی کے معلم، واعظ اور معالج کا کام لیوے۔
اور اُنکی بسر اوقات کیلئے حسب لیاقت تیس چالیس روپیہ ماہوار تنخواہ مقرر کر دے! اور عمدہ کارگذاری پر ترقی بھی دیتا رہے! اور اگر کوئی
مفلس یا یتیم اِس آسرم سے پرورش پا کر اور اسی میں تعلیم پا کر تتووگیان کا آچاریہ بنے، تو وہ اِس آسرم کے بھگت ممبر کہلا کر
اور وہ اپنی بسر اوقات کیلئے آسرم سے مناسب تنخواہ لیکر ہی زندگی بھر آسرم کی ترقی کے کام کرتے رہیں ورنہ دوشی قرار پاویں۔
اور اگر کسی پنچایتی انجمن، یا رؤسا، یا سری مان راجہ مہاراجاؤں۔ یا بد اعمالی کے سزا یاب مریضوں کی طرف سے
ملکی امداد کو ذکوۃ کیلئے، یا کسی مدرسہ و طلبا کیطرف سے مکمل جگت گرو یا اِس کے کسی حصّہ کی دس یا دس سے زیادہ
کاپیاں لیجاویں، تو اُن سے کل بھینٹ کا دسواں حصّہ کم لیا جایا کرے۔

آخر میں ناظرین سے باادب ملتمس ہوں، کہ چونکہ میں کوئی عمدہ انشا پرداز یا ناول لکھنے والا روزگاری نہیں
ہوں، اور زیادہ تر اسی کے تجربے بڑھانے و سمجھانیکے کام ہی میں مشغول رہتا ہوں، اسلئے میری انسانی ہستی
یا ملازمان پریس کی بھول چوک کے باعث جو لفظی غلطی رہجاوے، تو اُس کو جناب معاف فرماویں گے۔ فقط

جگت ہیتیشی تتووتیا ڈاکٹر رامچندر منی

پوس سمبت ۱۹۸۰ بکرمی — دیباچہ تمام شد

نذرِ حق

پرہم رُوپ اور پرہم وِت تا کی بالی وید　　بھاشا اتھوا سنسکرت کرت بھید بھرم چھید

میں تمام حق پرست مذہبوں کے ماننے والوں کو اُن کے عام جلسوں یا مندروں و مسجدوں وغیرہ میں، یا تیرتھوں پر یا رشی مہاتماؤں کے پاس کچھ نہ کچھ ایشور۔ جیو۔ پرکرتی یا دیگر فرائضِ منصبی کے بارے میں معلومات کرنے کیلئے اُن کے اُپدیش یعنی وعظ سُننے جاتے یا اپنے گھر ہی پر کچھ نہ کچھ کتابی مطالعہ کرتے کراتے دیکھتا ہی ہوں اور اِن معاملات کا جو کچھ اُلٹا سیدھا گیان یا طرزِ عمل وہ اپنے مُریدوں کو بتلا دیتے ہیں، تو چاہے وہ کتنے ہی سخت بھی کیوں نہ ہوں، لیکن میں اُن کو بھی تمام سنسار میں زیادہ تر ہوتے کرتے بھی پاتا ہوں۔ تو پھر بھی سنسار کے زیادہ تر ایسے نیک عامل دُکھی کیوں ہیں؟ اس سے پتہ چلتا ہے، کہ سنسار یا دہرم شاستر دونکا اِسمیں کوئی قصور نہیں۔ اسکو بھرم کی تلاش ضرور ہے۔ کیونکہ جیسا یہ پڑھتے یا سُنتے ہیں، فوراً ویسا ہی کرنے لگ جاتے ہیں۔ ہاں۔ کچھ خرابیوں سے اپنی عقل اُنمیں ضرور کم ہوگئی ہے، کہ جس سے وہ یہ شناخت نہیں کر سکتے، کہ یہ دیوتا ٹھیک راستہ بتلاتے ہیں یا غلط۔ بس اب معلوم ہوا، کہ اِن سب بُرائیوں اور نقصانات کے ذمہ دار صرف اِن کے بتلانے والے پیر و مُرشد یعنی گُرو ہی ہیں۔ اِس لئے بڑی بھاری ضرورت ایک سچے مکمل علم بتلانے والے گُرو کی جانکر اِس سنسار کے سبھی دہرم کے مُتلاشیوں کے فائدے کیلئے یہ جگت گُرو سری تتو اُپنشد و اصول درشن آج کل کی مُروجہ زبانوں میں تحریر ہوا ہے، تاکہ سب خلقت خود ہی صحیح اور غلط دہرم کی جانچ کر لے۔ اور پھر بے شک و شبہہ ہو کر اطمینان سے ٹھیک طریقہ کے طرزِ عمل کرنے لگے۔ اور پُورے سُکھ بھوگے۔ اور میری رائے سے تو اِس شاستر کے پڑھنے کے بعد پھر دہرم کے بارے میں کسی کو دیگر شریعت (دہرم شاستروں) کے پڑھنے یا اُپدیش (وعظ) سُننے کی ضرورت ہی نہیں پڑیگی۔ اور بہت روپیہ و وقت دونوں کی خیرات کیلئے بچت ہو جاویگی۔ اگر اب بھی کوئی راست طرزِ عمل اختیار نہیں کرینگے، تو یہ سب دُکھوں کا الزام اُنہیں کے ذمہ ہوگا، کہ دہرم شاستروں کے مشکل مطلب ٹھیک سمجھ میں نہ آنے یا نہ سمجھانے والوں کے۔ اِسلئے یہ جگت گُرو سری تتو اُپنشد و اصول درشن اُسی وشو کرما کے اِشارے و اُسی کی اجازت اور اُسی کی امداد سے اُسی کی سب خلقت کے مکمل فائدے کیلئے اور اُسی کی آتما کے ذریعہ لکھا گیا ہے، لہٰذا اُسی خالق (پرہم مہا دیو پرجاپتی) کی خدمت میں باادب نذر ہے، اور دست بستہ التماس ہے، کہ

کارن کاریہ کرم کو ادہشٹھان چیتنیہ　　سو گنز دیش مم وِگھن کو دھونسک پرم اجنیہ

آپ کی اننیہ بھگتی کے دان کا بھکاری رامچندر مُنی

پوس شکلا پورنماسی سمت ۱۹۸۸ بکرمی

(اوم)

سچدانند شُبھ اُپنشد

اتھ

جگت گرو سری تتوپنشد واصول درشن

مقالہ اوّل

اُصول آغازِ دُنیا وِراٹ رُوپ کا کام

اوم شنّو مترہ شم ورُنہ شنّو بھوتو ریماہ شنّو اندرو برہسپتہ شنّو وشنو رُوکرمہ۔ نمو برہمنے نمستے
وایو توامیو پرتیکشم برہماسی، توامیو پرتیکشم برہم ودشیامی، رتم ودشیامی، ستیم ودشیامی،
تنماموتُ، تدوکتارم وتُ، اَوتُ ماموتُ وکتارم۔ اوم شانتیہ۔ شانتیہ شانتیہ۔
رجوجنبے جمنّی ستو ورتنے، اِستھتو برجانام پرلئے تمسپرشے + اجائے سرگستھتی ناش ہیتوے، ترئی مَیائے ترگناتمنے نمہ۔

پہلا باب

برہم۔ اُس کے نام رُوپ اور گن۔ کرم سبھاؤ

پیارے بھائیو! وہ تجلّی بالذات یعنی خالص نورانی مُحرّک و منتظم غائب طاقت والی ہستی (جیوتی سُروپ یعنی نِری چیتن شکتی والا پرم پُرش) جو صرف اپنے ہی حقیقی علم اور اپنی ہی طاقت سے خود بلا شرکت غیرے اِس تمام محیط کُل (سب بیاپک) کے وجود باطنی (غائب وجود۔ باطنی کائنات۔ مادہ۔ کارن رُوپ جگت۔ نِراکار جگت) اور وجود ظاہری (ظاہری کائنات ساکار یہ رُوپ جگت۔ ساکار جگت) کی گذشتہ زمانے قیام و فنا (پُورب کلپوں) کی مانند پیدائش۔ قیام و فنا کرتا رہتا ہے۔ اور آپ بھی تینوں زمانے میں سب روحوں کے نیک و بد اعمال کا شاہد بنکر اور اُن کے اعمال کے مُطابق عدل کرنے کو عادل (یم) ہو کر اور انصاف کی رُو سے سب کے نیک و بد اعمال کی جزا و سزا دینکو رُلانے والا (رُدر) ہو کر

اُوم

سہ گُناۓ نمونہ

اَتھ

دوسرا باب

جیوآتما اِس کے نام رُوپ اَور گُن۔ کرم سُبھاؤ

پیارے بھائیو! انادی کال کی سرِشٹی کی آدی رچنا میں یعنی نہ معلوم کب جب کبھی اِس ابدی دُنیا کی پیدائش کا آغاز ہوا تھا، تب جو اُس اللہ کی نُورانی و مُحرک طاقت کی شُعاع (پَربرہم پرماتما مہاپُرش کے تیج یعنی چیتنیہ چلایمان شکتی کے انش) کا اگلے تیسرے باب میں بتلائی گئی اپنی نصف جسمانی ملکیت (اردھانگنی) اصل سُست مادے (پردھان پرکرتی) سے میل ہوجانیسے جو اُس اصل سُست مادے (جڑ پرکرتی) میں ایک طرح کی بھوگ بھوگنے کی حرکت و طاقت (چلایمان شکتی) پیدا ہوجاتی ہے بس اُسی نورانی مُحرک طاقت اور سُست مادے کے ملے جُلے مُرکب مجموعہ (چیتنیہ اور جڑ ملی ہوئی شکتی) کا نام جیو آتما، پران یا روح ہے۔ جو در اصل روپ سے بہت لطیف و غیر محسوس (سوکشم نراکار) اور گِنتی میں بے شمار ہیں۔ اِسی چلایمان شکتی، نورانی مُتحرک طاقت جیو آتما یا رُوح کو سبھی مذاہب کے دھرم شاستروں یعنی شریعت میں مختلف پیرائے سے مختلف خصائل کا بتلایا گیا ہے، لیکن مطلب سب کا ایک سا ہی ہے۔ صِرف طرزِ تحریر کے تفاوت و سمجھنے سمجھانے کے آپس میں تفرقے و لفظی مخالفت کے جھگڑے ہیں۔

اور یہ نورانی مُتحرک طاقت جیو آتما یا روح بھی گو بطورِ خود تو آزاد ہے، مگر مادے کے اوصاف (پرکرتی کے گُنوں) سے تعلق ہوجانے کے باعث پھر اُس کے گُنوں کے رُوپوں کے چکّر میں گھِر جاتا ہے، اور بھوگ بھوگنے (پرورتی مارگ) یا نجات (موکش) پانے (نِورتی مارگ) اِن دونوں حالتوں میں سے ایک طرح کی حالت کا خواہشمند رہتا ہے۔ بھوگ بھوگنے کی خواہش یعنی پرورتی مارگ میں تو وہ اپنے نورانی جسم (سوکشم شریر) کو کہ جو اِسی مقالہ کے چھٹے باب میں بتلائے ہیں، غیر محسوس عناصروں (نِراکار تتوں) سے مِل کر بنتا ہے، اِسی مقالہ کے ساتویں باب میں بتلائے پانچ ذرا کثیف عناصروں (مہابھوتوں) کے بنے عناصری قالب (اَستھول شریر) میں پیوست کرکے اپنی خواہشات کے مطابق نیک و بد اعمال کرتا، اور اُن اعمال کے مطابق حاصل ہوئے اچھے

و بُرے ثمرات کو بہت سے مختلف طرح کے قالبوں (یونیوں) میں بھوگتا پھرتا ہے۔ بس اِسی نیک و
بد اعمال و اچھے بُرے ثمرات (کرم پھل بھوگ) کے سلسلہ سے پیدائش و موت وغیرہ (جنم مرن آدی)
کے سُکھ دُکھوں کو پیدائش، قیام اور فنا کے تینوں زمانے (سرِسٹی، اَستھتی اور پرلے) میں آئندہ
اِسی مقالہ کے بارھویں، تیرھویں و چودھویں باب میں بتلائے نباتات (اُدبھج) کیڑے وغیرہ سویدج
پرند وغیرہ (انڈج) حیوانات (جرایج) اور انسان (منش) کے قالبوں (یونیوں) میں مختلف قسم
کے لاکھوں جسموں کے ذریعہ تب تک بھوگتا پھرتا ہے، کہ جب تک اُس کا تعلق باطنی کائنات
یعنی وجود باطنی (کارن روپ پرکرتی) سے بھی بنا رہتا ہے۔ اور بس تبھی تک اِس نورانی متحرک
طاقت کا نام جیو آتما یعنی روح بھی کہلاتا رہتا ہے، جو دراصل برہم کی وہی چیتنیہ شکتی اور اِس کا وہی
اصلی چیتن سروپ ہی ہے۔ لیکن اِس وقت یہ مادہ (جڑ پرکرتی) کے میل کی وجہ سے محدود
(ایک دیشی) ہو گئی ہے۔ یعنی یہ ایک ایسی مرکب حالت کا نام ہے، کہ جو دو مختلف متضاد خواص
والی اشیاء کے میل سے ایک تیسری جُدا ہی شے تیار ہو جاتی ہے۔ سو ویسا ہی یہ بھی چیتن اور
جڑ یعنی متحرک اور سُست مادے کا ایک مرکب مجموعہ ہے۔ اِس لئے اِس کے خصائل یعنی
گُن، کرم، سُبھاؤ بھی چیتن اور جڑ دونوں کے ملے جُلے ہی پائے جاتے ہیں۔ اور اِسی لئے جب تک
اِس کا تعلق خواہ وہ کاریہ روپ پرکرتی سے ہو، یا کارن روپ پرکرتی سے، اُسی جڑ پرکرتی (مادہ)
سے رہتا ہے، بس تبھی تک اُس بڑی چیتنیہ شکتی والے پربرہم سے کم شکتی والے اور جڑ پرکرتی
(مادہ) سے مختلف گُن والے اِس کے نام بھی پکارے جاتے ہیں۔ جیسے سروگیہ کی بجائے الپگیہ،
مہاپُرش کی بجائے پُرش، برہم کی بجائے جیو یا روح، پرمیشور کی بجائے ایشور، پرماتما کی بجائے آتما
وغیرہ سب اُسی کے نام ہیں۔ اور گُنوں میں بھی سوائے قدرے فرق ہو جانے کے رہتے سب
وہی ہیں۔ جیسے نِرگُن کی بجائے سہ گُن۔ نروِکار کی بجائے سہ وِکار۔ نراکار کی بجائے ساکار، چیتن
رُوح، وِگیان مئے وغیرہ اِس کے ایسے ہی ملے جُلے گُنوں کے باعث اِس کے نام بھی سب ویسے ہی
ہیں، صرف حالت کا تفاوت ہے۔ اور سُبھاؤ بھی قدرے تفاوت کے ساتھ قریب قریب
ویسے ہی رہتے ہیں۔ یعنی یہ بھی ست چت آنند مئے یعنی حق بالذات، علم بالذات، سرور بالذات
ہی سا ہے۔

اور جب اِس جیو آتما کو کسی سخت تکلیف کی وجہ سے اِس مادہ (پرکرتی) کے ذاتی صفاتی
یا فاعلی یعنی گُورنگ، کرتک یا سُبھاوک روپوں کے جھگڑے میل کی بجائے دشمنی (راگ کی بجائے
دویش) ہو جاتی ہے، تو کسی نہ کسی ست پُرش گیانی مہاتما کے ست سنگ یعنی حق پرست روشن ضمیر
دُرویشوں کی صحبت سے اِس پرکرتی کے روپوں کا سبھاؤ جان کر اُس کے ٹھیک حقیقی نجاتی راہ بتلانے

اوم

کُشیتی نمونہ

تیسرا باب

پردہان - اُسکے نام - رُوپ اور گُن - کرم سُبھاؤ

پیارے بھائیو! یہ ست - رج - تم تین ازلی اور ابدی صفتوں کی یکساں مساوی حالت میں رہنے کا نام اصل سُست پردہان ، برہم کی اردہانگنی ، اللہ کی نصف جسمانی ملکیت یا کارن روپ پرکرتی ہے - جس کو دوسری زبانوں میں مادہ و میٹر بھی کہتے ہیں - اِس کا روپ بھی نراکار ہی ہوتا ہے ، جو دُنیادار (بَدھ) جیو آتماؤں کو محسوس نہیں ہوتا - کیونکہ اِس کا تعلق صرف پاک روح (مُکت آتما) یعنی ایشور سے ہوتا ہے - اور یہی پردہان اگلے بابوں میں بتلائے پیدائشی سلسلہ میں تمام باطنی و ظاہری وجود (نراکار و ساکار جگت) کی پیدائش کا اُپادان کارن ، علت مادی یعنی مصالحہ ہے - یعنی اُن سب تتوں کا کارن یعنی ماتا ہے - اور کارج ، نتیجہ ، کام یعنی اولاد کسی کی نہیں ہے - اور سلسلہ (بہاؤ یعنی پرواہ) سے بری و پاک اور سروپ سے ازلی اور ابدی (انادی و اننت) ہے - جو اُسی پربرہم پرمیشور وِشوکرما کے اشارہ سے مختلف پیرایئے سے ناچتی رہتی ہے - یعنی اُسی برہم کی منشا و قاعدے کے مطابق قیامت ، حالتِ تاریکی (پرلے کال) یعنی اُسی کے خواب میں جو مُقررہ مُدت کا ہوتا ہے ، تب تو یہ بھی سُست اور چُپ پڑی رہتی ہے اور اپنی کمزوری کو پھر سے ٹھیک پُورا کر لیتی ہے - اور جب وہ خالق (وشوکرما) قیامت (پرلے کال) کے بعد دُنیا کو بناتا اور ظاہر کرتا ہے ، تب اُسی کے اشارہ یعنی چیتنیہ شکتی سے اِس اصل سُست مادے کے نہایت ہی لطیف ذرات کی ابتدائی ترکیب کے آغاز سے جیسا اگلے بابوں میں بتلایا جاویگا ، اِن کا دوسری دوسری حالتوں میں تبدیل ہوتے جانا یعنی دھیرے دھیرے لطیف ذرات سے کثیف ذرات میں بدلتے جانا (نراکار سے مختلف طرح کے روپ رنگ کی ساکار شکلیں اختیار کرتے جانا) ہی پیدائش دُنیا (سرشٹی) کہلاتی ہے - اور وہ خالق (وشوکرما پرماتما) اسی طریقہ سے آہستہ آہستہ تمام وجود باطنی و ظاہری (کُل نراکار و ساکار جگت) کی پیدائش اِسی کے ذریعہ بنا کر ظاہر کر دیتا ہے - اِس لئے یہ سب کچھ اللہ ہی کا کام یا نصف جسم (برہم ہی کا کارج یا اردہانگ) ہی مانا جاتا ہے لیکن اُس کا یہ

کام بھی مقررہ مدّت کا ہوتا ہے، جو سلسلہ سے ابدی (پرواہ سے انادی) اور شکل سے فانی (سیرا
سے سانت) ہے۔ اور اِسی طریق پیدائش کو مختلف پیغمبروں (مہرشیوں) نے عجمی اشخاص کو سمجھانے
کے لئے آپ۔ برہماجی۔ دیوی۔ بابا آدم و ماں حوّا وغیرہ مختلف ناموں سے اور اِس نشاۃ الٰہی
کو سوہم یا کُن لفظ (شبد) سے عمل میں آنا ظاہر کیا ہے۔

اگلے بابوں میں اِس کے جتنے بھی روپ رنگ دکھلائی دیویں گے وہ سب اِسی کے
نام ہیں، لیکن اِس کے خاص نام شُدّہ ستیہ پردہان، ماتا، مادہ، میٹر، اِستری، لکشمی، سِری، مایا،
اَودیا، آدیا کرت وغیرہ ہیں۔ چونکہ اِنسان سمجھنے میں غلط فہمی نہ کر جاویں، اِس لئے اِن کے معنی
سمجھا دینے لازمی معلوم ہوتے ہیں۔ یعنی یہ ست گُن وغیرہ کو اختیار کئے ہوئے ہے اِسلئے شُدّہ اور
لازوال ہے اِس لئے ستیہ، اور یہ جملہ کائنات (سب پدارتھوں) کے بنانے والی جڑ یعنی
مول ہے اِسلئے پردہان پرکرتی یا ماتا، اور سبھی سامان کے بنانے والا مصالحہ ہونے کے باعث
اِسی کو مادہ یا میٹر بھی کہتے ہیں۔ اور جب سنسار میں جتنے بھی ایسے پدارتھ ہیں کہ جن کے بطن (گربھ)
سے دوسرے پدارتھ یعنی بچے پیدا ہوں، تو اُن کو عورت (اِستری) کہتے ہیں، تو چونکہ سنسار کی
جملہ اشیا پردہان پرکرتی ہی سے پیدا ہوتی ہیں، یعنی یہ سب کچھ تماشہ اِسی کے بطن کا نکلا
ہوا خزانہ ہے، اِس لئے یہ عورت یا اِستری کہلاتی ہے۔ اور اِستری کی شکتی (طاقت) اُس کے
مالک (پُرش) کی شکتی پر منحصر ہوتی ہے یعنی جیسے پُرش کی اِستری (زوجہ) ویسی ہی اُس کی شکتی۔ تو چونکہ
اِس کا مالک (پُرش) پرماتما سب طاقتیں رکھنے والا (سرو شکتی مان) ہے، اِس لئے اُس کی زوجہ
(اِستری) جملہ اوصاف والی (سرو گُن ندہان) ہونے کے باعث لکشمی یا سِری کہلاتی ہے۔ اور جب
کوئی شے کبھی تو کچھ معلوم ہو اور کبھی کچھ، اور حقیقت میں اُس کی جڑ کچھ اور ہی ہو، تو اُس کو مایا یا اَودیا
کہتے ہیں، اِس لئے اِس کے ایسے ہی بہروپیا ہونے کے باعث یہ مایا یا اَودیا کہلاتی ہے۔ اور جو شے
ستر و پاپ۔ جرا۔ مرتیو۔ شوک۔ چھُدہا۔ پپاسا اِن چھ خرابیوں سے بَری و پاک ہو، تو اُسے اَدیا کرت
کہتے ہیں، تو حقیقت میں یہ خود اِن سبھی خرابیوں سے بَری و پاک ہے، اِس وجہ سے یہ اَدیا کرت کہلاتی ہے

اب جس وقت اِس کا تعلق پاک روح (مکت آتما) یعنی ایشور سے ہوتا ہے، اُس وقت اِس کی
حالت کے نام پردہان، شُدّہ ستیہ پردہان، کارن پرکرتی، کارن اُپادہی، لکشمی یا سِری وغیرہ
کہے جاتے ہیں۔ اور جب اِس کا تعلق دُنیوی خواہشات رکھنے والی روحوں (بدھ جیو آتماؤں) سے
ہوتا ہے اور مختلف طرح کی صورتیں اختیار کر لیتی ہے، تو اُس وقت اِس کی حالت کے نام کاریہ روپ
پرکرتی۔ مَلِن ستیہ پردہان۔ مادہ۔ میٹر۔ اَودیا۔ مایا۔ کاریہ اُپادہی یا اِستری وغیرہ کہلاتے ہیں۔
حقیقت میں شے تو ایک ہی ہے، لیکن حالت کے تفاوت سے اِسی کے مختلف نام مقرر ہیں۔

اور جب یہ کام کرنیکی حالت میں مختلف صورتیں اختیار کرلیتی ہے یعنی دُنیا پیدا ہوجاتی ہے، تو اتنے بیشمار روپ رنگ وگُن والی ہوجاتی ہے، کہ چاہے سمندر کی مچھلیاں شمار کرلینا ممکن ہوسکے، لیکن اس کے روپ رنگ وگُن، کرم، سُبھاؤ اتنے لا انتہا ہیں، کہ جن کا شمار میں آنا ہی ناممکن ہے۔ اس لئے مختصر حال سمجھانے کے لئے اختصار کے ساتھ اس کے لازمی وضروری جُز بتلائے جاتے ہیں۔ اور وہ یوں ہیں، کہ حقیقت میں پردہان میں ست۔ رج۔ تم تین ہی اوصاف (گُن) ہیں، لہذا اس کا پھیلاؤ (بستار) بھی ان تینوں کا ملا جُلا ہی ہوسکے گا۔ یعنی اس کے ہر ایک طرح کے جُزو، حصے یا تقسیم میں سے یہ تین گُن کبھی جُدا نہیں ہوسکتے۔ اسلئے سنسار کی جُملہ اشیاء (سبھی پدارتھ) اوصافِ ثلاثہ یعنی ترگُن مئے کہلاتی ہیں۔ لہذا پیشتر ان تینوں گُنوں کے اوصاف یعنی گُن، کرم، سُبھاؤ سمجھنا ہی ضروری ہیں۔

۱ ست۔ اس کا رنگ سفید۔ گُن۔ دہرم، گیان یعنی عقل۔ ویراگ۔ ایشوریہ۔ کرم پرکاش یعنی روشنی۔ اور سبھاؤ شُدھ چت۔ تیاگ ورتی۔ تارکُ الدُنیا، مُستقل مزاجی۔ اور سروپ آنند مئے ہوتا ہے۔

۲ تم۔ اس کا رنگ سیاہ۔ گُن۔ ادہرم، اگیان یعنی بے سمجھی۔ کرم اندھیرا۔ اور سبھاؤ ملن چت۔ موہ ورتی۔ غیر مستقل مزاجی۔ اور سروپ سُستی وآلسیہ لئے ہوتا ہے۔

۳ رج۔ یہ گُن ست اور تم دونوں کا مرکب مجموعہ ہے، اس لئے اس کی سب حالتیں بھی دونوں کی مُرکب ہی پائی جاتی ہیں۔ یعنی اس کا رنگ سفید ہے نہ سیاہ، دونوں کا درمیانی تیز سُرخ ہے۔ اور گُن بھی گیان مئے ہے نہ اگیان مئے، گیان اور اگیان دونوں کا مُرکب دو طرفہ چلنے والا کچھ نہ کچھ خواہش والا ہے۔ اور کرم بھی پرکاش اور اندھیرا دونوں کا درمیانی کم روشنی والا اور ہلنے جُلنے والا ہے۔ اور سبھاؤ بھی دونوں کا مُرکب کام کرنے والا اہنکار ورتی، اور سروپ چنچل ہوتا ہے۔

بس انہی سب مذکورہ بالا رنگ، روپ، نام اور گُن، کرم، سُبھاؤ (سبھی مکمل صفات) رکھنے والی پردہان کو جگت جننی یعنی نراکار وساکار دونوں جگت کی ماتا بھی کہتے ہیں۔

ایسی پرم دیوی شکتی والی ماتا کو میرا لامتناہی آداب۔ دست بستہ نمسکار ہے، نمسکار ہے، نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی

بیساکھ سمت ۱۹۸۷ بکرمی

تیسرا باب چھ بیانات تمام شُد

دُنیا کے آغاز میں وجود باطنی و ظاہری یعنی نِراکار جگت و ساکار جگت کے خاص تتوں کی تخلیق
اِس کا باعث و واٹ یعنی برہما روپ کا فضل

اوم

مہت تتوا ئے نمونمہ

آٹھ

چوتھا باب

مہت تتو۔ اہنکار اور مَن کی تخلیق

اِن کے سبب۔ نام۔ رُوپ اور گُن۔ کرم سُبھاؤ

پیارے بھائیو! اب چونکہ مندرجہ بالا تینوں ابواب میں بتلائے تینوں تتوں میں سے پرمیشور تو نِراکار اور ساکار جگت کا نِمت کارن یعنی علت غائی اور پردہان اُپادان کارن یعنی علت مادی۔ اور جیو آتما بھوگتا ہے یعنی پردہان تو اپنے مختلف گُنوں سے مختلف روپ رنگ کے بھوگ روپ جسم اختیار کر سکتی ہے، اور پرماتما اپنی شکتی و سچے گیان سے مختلف ترکیبوں کے ذریعہ اُس پردہان یعنی مصالحہ سے نِراکار و ساکار جگت بھوگ روپ کو بنایا کرتا ہے، اور جیو آتماؤں کو اُن کے نیک و بد اعمال کے مطابق اُس مصالحہ سے بنائے ہوئے بھوگ کو بھگوایا کرتا ہے۔ یا یوں کہو، پرماتما بھگواتا جیو آتما بھوگتا اور پردہان بھوگ روپ دھارن کرتی ہے۔ تو جب یہ دونوں تتو جیو آتما اور پرکرتی انادی کال سے پرواہ بش ہوتے آئے پرلے کال میں یعنی اُسی وِشوکرما کے خواب کے وقت حالتِ سُشُپتی (عالم بیخودی) میں بےحِس و حرکت یعنی سُست اور چُپ پڑے رہکر آرام کر کے اپنی زمانۂ ماضی کی پیدائش و قیام کی بگڑی ہوئی طاقت کو بحال یعنی پورا کر لیتے ہیں، تو پھر وہی وِشوکرما اپنے خواب (پرلے کال) میں سِمٹے ہوئے یعنی بگاڑے ہوئے کھیل کو پیشتر ساکار تتو (عناصر) اور وسو (سیارے) وغیرہ کی ساکار سرشٹی بناتا ہے۔ اِس کے بعد جیو آتماؤں کے سوکشم شریر و نکو اُن کے سابقہ کرم پھل کے مطابق بھوگ بھگوانے کے لئے مختلف طرح کے ساکار شریر دھارن کراتا یعنی جنم دیدیتا ہے۔ جس کا دینا اُس کو اِس لئے لازمی ہوجاتا ہے کہ نہ تو بلا ساکار روپ کے بھوگ ہی بنتا ہے، اور نہ بھوگتا بھوگ ہی سکتا ہے۔ بس یہی سبب جہان کی تخلیق یعنی جگت رچنا کا ہے۔ لیکن ابتدائی پیدائش دُنیا میں شروع سے بناتا ہوتی ہے۔ یعنی پیشتر نِراکار سرشٹی پھر ساکار سرشٹی کی رچنا ہوتی ہے۔ اور پھر نِراکار سے ساکار ہوتے رہنے کا سلسلہ جاری ہوجاتا ہے۔ چنانچہ ابتدائی پیدائش میں اُس کو اِس طرح شروع کرتا ہے، کہ پیشتر دوسرے باب میں بتلائے طریق پردہ

اُوم

دیوالئے نمونہ

پانچواں باب

پانچ تنماتراؤں، پانچ گیان اِندریوں اور پانچ کرم اِندریوں کی تخلیق

اِن کے سبب نام۔ رُوپ اور گُن۔ کرم۔ سُبھاؤ

پانچ تنماتراؤں کی تخلیق

پیارے بھائیو! پھر وہی وِشو کرما اُس پران کے ست۔ رَج۔ تم تینوں گُنوں کو اہنکار کے ساتھ مَن سے اِس طرح آپس میں مِلاتا ہے، کہ وے مِلکر پانچ ہو جاتے ہیں۔ جیسے پیشتر ست ایک گُن تھا اُس سے شبد گُن۔ پھر ست رَج مِلا کر دوسرا اَسپرش گُن۔ پھر رَج سے تیسرا روپ گُن۔ پھر ست رَج۔ تم مِلا کر چوتھا رس گُن! اور صرف تم سے پانچواں گندھ گُن۔ یعنی اِسی طرح تینوں گُنوں کو مِلا کر یہ پانچ طرح کے گُن یا سوکشم نِراکار تتو یعنی جوہر اُس پرماتما نے بنائے۔ بس اِنہی پانچ نِراکار گُنوں یعنی جوہروں کا نام پنچ تنماترا ہے، جو اپنے جُدا جُدا گُن، کرم سُبھاؤ کے مُطابق اوّل شبد یعنی آواز۔ دوسرا اَسپرش یعنی چھونا۔ تیسرا رُوپ یعنی دیکھنا۔ چوتھا رَس یعنی ذائقہ۔ پانچواں گندھ یعنی بُو کے نام سے مشہور ہوئے۔ اور یہ اِتنے لطیف یعنی سوکشم و نِراکار ہوتے ہیں، کہ اِنسان کے حواس خمسہ باطنی (گیان اِندریوں) تک سے نہیں جانے جا سکتے۔ البتہ اِنکو کوئی یوگی مہاتما ہی اپنی سمادھی اوستھا، یعنی بعض روشن ضمیر حضرات ہی اپنی حالتِ مراقبہ میں جان سکتے ہیں۔ اور یہ اہنکار وغیرہ کے کالج (کام اولاد) اور حواس خمسہ باطنی و ظاہری اور پانچ عناصر یعنی پانچ گیان اِندریوں و پانچ کرم اِندریوں اور پانچ مہابھوتوں کی تخلیق کے باعث (کارن) ہیں اور اِنہیں کے ساتھ مِل کر نِراکار جگت و ساکار جگت میں یہ بڑے بڑے وِراٹ روپ دھر کے یعنی دنیا میں بڑے طول طویل پھیلاؤ کی شکلیں اختیار کر کے کام کرتے ہیں۔ اور سِلسلہ سے ابدی یعنی پرواہ سے انادی اور شکل سے فانی یعنی سروپ سے سانت ہیں۔

پانچ گیان اِندریوں کی تخلیق

پیارے بھائیو! جب اُس وِشوکرما پرماتمانے پانچ تنماترا یعنی گُن بنائے، تو ہر ایک گُن کے پران میں قیام ومحسوس کرنیکے لئے اُسی پران کے مندرجہ بالا سب تتوں سے مِلا کر اُس میں پانچ ہی مقام استھان یعنی گولک بنائے۔ یعنی شبد کے لئے کان قوتِ سامعہ۔ اَسپرش کے لئے توچا، عصب قوتِ لامسہ۔ رُوپ کے لئے آنکھ، قوتِ باصرہ۔ رس کے لئے رَسنا، قوتِ ذائقہ۔ اور گندھ کے لئے ناک قوتِ شامّہ یہ جو پانچ نِراکار استھان یعنی گولک پران میں مُقرر کرے، بس اِنہیں استھانوں کا نام پانچ گیان اِندریاں (حواسِ خمسہ باطنی) ہے۔ جو پانچ تنماترا کے کاریج (کام۔ اولاد) اور بقیہ مندرجہ ذیل تتوں کے باعث (کارن) ہیں۔ اور سِلسلہ سے ابدی یعنی پرواہ سے اَنادی اور شکل سے فانی یعنی سروپ سے سانت ہیں۔

پانچ کرم اِندریوں کی تخلیق

پیارے بھائیو! پھر اُس وِشوکرما پرماتمانے اُسی پران کے مندرجہ بالا سب تتووں اور گیان اِندریوں سے مِلا کر مَن کی شکتی سے پانچ تنماتراؤں کے کام کرنیوالی ہر ایک کے لئے جُدا جُدا پانچ ہی حواسِ خمسہ ظاہری (کرم اِندریاں) بنائیں۔ مثلاً شبد کو مُنہ۔ اسپرش کو ہاتھ پیر۔ روپ کو لِنگ یا یونی۔ رس کو زبان۔ گندھ کو گُدا یعنی مقعد جُدا جُدا کام کرنیوالی سوکشم و نِراکار یعنی لطیف غیر محسوس ہونے والی بنائیں۔ اور یہ بھی پانچ تنماترا وغیرہ کے کارج (کام۔ اولاد) ہیں۔ اور کارن (اسباب۔ ماتا) کسی کے نہیں ہیں۔ جو سلسلہ سے ابدی یعنی پرواہ سے انادی اور شکل سے فانی یعنی سروپ سے سانت ہیں۔ اِن پندرہ تتوں کے گُن، کرم، سبھاؤ سب ہی بہت اچھی طرح جانتے ہیں اور دوسرے باب کے دوسرے حصہ طب کے بیان میں حسبِ موقع تشریح کے ساتھ بتلائے بھی جاویں گے، لہٰذا یہاں اِسی کو کافی سمجھیں۔ انت میں ایسے نفیس اور اعلیٰ اوصاف والے اِن سب پندرہ تتوں یعنی دیوؤں کو میرا باادب دست بستہ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے فقط

رامچندر مُنی

بیساکھ سمبت ۱۹۸۷ بکرمی

پانچواں باب ۵ ۴۸ بیانات تمام شُد

اوم

کارن شریر ائے نمونہ

چھٹا باب

سوکشم شریر کی تخلیق

اِسکے سبب ۔ نام ۔ رُوپ اور گُن ۔ کرم ۔ سُبھاؤ

پیارے بھائیو! اب آپ کو یہ بتلایا جاتا ہے، کہ اب تک جو دوسرے سے پانچویں باب تک میں تبلائے ہیں نراکار تتو یعنی جیو آتما ۔ پردھان ۔ مہت تتو ۔ اہنکار ۔ من اور پانچ تنماترا ۔ پانچ گیان اندریاں ۔ پانچ کرم اندریاں یہ سب مِلاکر جو بیس تتو پادیو ہوئے، انہیں تتوں کا ملا ہوا جو متحرک حالت کا مرکب مادہ ہوتا ہے، بس اُسی کو سوکشم شریر ۔ لِنگ شریر ۔ کارن شریر ۔ پران یا نورانی جسم بھی کہتے ہیں ۔ یہ مرکب مادہ یعنی سوکشم شریر بھی اِس قدر لطیف اور غیر محسوس یعنی سوکشم و نراکار ہوتا ہے، کہ جسم کے حواس باطنی و ظاہری اِسکو بھی محسوس نہیں کر سکتے ۔ بس یہی لِنگ شریر اپنے سابقہ جنموں میں کئے نیک و بد اعمال کے مطابق نیک و بد پھل بھوگنے کی خواہش سے اَگلے ساتویں باب میں تبلائے پانچ عناصروں (مہا بھوتوں) کے خول میں بیٹھکر بیشمار قالبوں و جنموں میں اُس وقت تک بھوگتا پھرتا ہے، کہ جب تک جیو آتما پرورتی مارگ یعنی دُنیا کی تمام صورتوں و خواہشوں سے تعلق رکھتا ہے ۔

یعنی جب تک جیو آتما کی عیش و عشرت کی خواہش (بھوگ واسنا) بنی رہتی ہے، تو چاہے بہت سے جنم مرن ہی نہیں بلکہ بہت قیامتوں تک میں بھی یہ اپنے عیش و عشرت کے عشق کے سہارے اپنے اِس لِنگ شریر میں لپٹا مست ہوا حالتِ بیخودی میں چُپ پڑا رہتا ہے ۔ اور پھر پیدائش کے وقت سرسٹی کال میں پانچوں مہا بھوتوں کے خول یعنی عناصری جامے میں گھُس کر (اَستھول شریر دھارن کر) کثیف جسم لیکر اپنے نیک و بد اعمال کرتا و پھل بھوگتا پھرتا رہتا ہے ۔ اور جب اِس موجودہ عناصری جسم (اَستھول شریر) کے ذریعہ والے بھوگ ختم ہو جاتے ہیں، تو کوئی باعث یا مرض ہو کر یہ اَستھول شریر تو بگڑنے لگتا ہے، اور کارن شریر اِس کو فوراً چھوڑ جاتا ہے بس اِسی کو مرتیو ۔ موت یا اِنتقال کہتے ہیں ۔

ہلذا پھر اَستھول شریر تو اُس میں جیو آتما نہ ہونے کے باعث پانچوں تتوں سے اپنی پرورش نہ پاکر

ہٹ ہکتی، سوکھ کر اپنے اپنے تتّوں میں مل جاتا ہے، اور سوکشم شریر اپنے بقیہ کرم پھل بھوگنے کے باعث یم راج کے حکم سے فوراً کسی یونی کے دوسرے خول میں بڑھ جاتا یعنی دوسرے جسم میں منتقل ہو جاتا ہے۔ بس اسی کو پُنر جنم یعنی دوسرا جنم کہتے ہیں۔ اور اسی جنم مرن کے سلسلہ کو آواگون کہتے ہیں۔

اور یہ لِنگ شریر ہر کہیں جا سکتا اور ہر ایک شکل اختیار کر سکتا ہے۔ یعنی یہ وہ متحرک مادہ (جلا یمان شکتی) ہے، کہ جو ہر ایک سانچے میں ڈھل سکتا اور طرح طرح کی صورتیں اختیار کر سکتا ہے، لیکن بغیر کوئی استھول شریر اختیار کرے دُنیوی کوئی بھوگ نہیں بھوگ سکتا۔ اور جب ہر ایک تتو علیحدہ علیحدہ بسلسلہ سے ابدی یعنی پرواہ سے انادی اور سروپ سے سانت (جسم سے فانی) ہیں، تو اُنہیں کا مُرکب مجموعہ یہ لِنگ شریر بھی پرواہ سے انادی اور سروپ سے سانت ہوا۔

اور جب جیو آتما کو تیاگ کے ذریعہ (نورتی مارگ سے) سنسار کے بھوگ یعنی دُنیوی عیش و عشرت چھوڑنے منظور ہوتے ہیں، تب عیش و عیش، عیش کی خواہشات کو بھی نیست و نابود کر کے (جسکی ترکیب حسب موقع اگلے مقالوں میں لکھی جاویگی) سب نیک و بد اعمال اور اُن کے پھلوں کو بھی چھوڑ اور برہم کی آنند بھگتی یعنی حق پرستی سے اس کارن شریر کو بھی چھوڑ اپنے اصلی پرماتما سروپ برہم پد کو پا لیتا ہے۔ یعنی اُس برہم روپ میں محو ہو کر وہی برہم روپ ہو جاتا ہے۔

دیگر آگاہی

پیارے بھائیو! اِس نورانی جسم (سوکشم شریر) کے متعلق اِس وقت دُنیا میں بہت سی اختلاف رائے پیدا کر رکھی ہیں، اِسلئے مختصر طور پر دیگر رایوں (متوں) کا حال بھی بتلایا جاتا ہے، کہ وہ اِسکو کیا مانتے اور کیا جانتے ہیں۔

عـا کِسی مت کے مُطابق اِسی سوکشم شریر کے استھول شریر یعنی عناصری خول چھوڑ جانے کو اُس جیو آتما کی نجات (موکش) ہو جانا مانتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اِس جنم کے بعد جیو آتما کا اور دوسرا جنم کوئی نہیں ہوتا، جبتک جسم ہے تبھی تک اسکا سب کچھ تعلق ہے۔

عـ۲ کسی مت کیمطابق اِسی سوکشم شریر کا اِس خول سے نکلکر بغیر دوسرے عناصری خول یعنی استھول شریر کے سہارے اپنے نیک و بد اعمال کیمطابق آسمان (انترکش لوک۔ خلا) میں سورگ یا نرک یعنی سُکھ یا دُکھ (بہشت اور دوزخ) بھوگنا مانتے ہیں۔

عـ۳ اور کوئی مت یہ بھی اور مانتے ہیں، کہ کسی سوکشم شریر کے مندرجہ بالا سورگ یا نرک میں رہتے ہوئے اِس سنسار میں رہنے والا کوئی شخص یا اُس کے وارث اپنی کسی چیز کو اُسکے بھوگ کیلئے یہاں دان کر کے وہاں بھی پہنچا سکتے ہیں، جو وہاں اُس کو سُکھ دینے کا باعث ہوتے ہیں۔

عـ۴ اور کوئی مت تو یہاں تک بھی مانتے ہیں، کہ کسی دوزخی (نرک گامی) سوکشم شریر کو اِس سنسار میں سے کوئی شخص یا اُس کے وارث اپنے شُبھ کرموں کا پھل اپنی واسناؤں کے ذریعہ وہاں پہنچا کر اُسکے بد اعمالوں کا ثمرہ نیست کرا کے اُس کو نرک سے بھی نکلوا سکتے ہیں۔

۵ اور کسی مت کیمطابق یہ سوکشم شریر بھوت۔ پریت یا جن بن جاتا ہے۔ اور چاہے جسوقت کسی بھی یونی کی کوئی بھی صورت رکھکر دوسرے موجودہ زندہ شریروں کو سُکھ دُکھ بھی دیسکتا ہے، اور اپنے دُنیوی سُکھوں کو بھی بھوگتا رہتا ہے۔ اور پھر نہ معلوم کب یہ یونی چھوڑ کر نجات پا جاتا یا پھر باقاعدہ جنم لے لیتا ہے۔

نتیجہ

ناظرین! بھوت۔ پریت یا جن وغیرہ کے بارے میں دہرم شاستروں میں تبلایا گیا ہے، کہ گذرے ہوئے زمانہ (کال۔ وقت) کا نام بھوت ہے یعنی جب نورانی جسم (سوکشم شریر) عناصری خول (استھول شریر) کو چھوڑ کر نکل جاتا ہے، تو اُس کے بعد وہ وقت (زمانہ۔ کال) گذر جانیکی وجہ سے بھوت ہوجاتا ہے۔ اور جو مرا ہوا جسم یعنی مردہ خول رہجاتا ہے، اُسکو شَب۔ پریت۔ اور نعش کہتے ہیں۔ تو جب اِس نعش کو بھی جلا کر یا گاڑ کر یا گوشت خور حیوانات درندوں وپرندوں کو کہلا کر اُس پریت کو بھی خاک بنی۔ راکھ یعنی پال یعنی فضلہ کر دیا تب وہ پریت بھی نیست ونابود ہوہی جاتا ہے کیونکہ اِن سبھی طریقوں میں سے کسی بھی ترکیب سے کسی میں جلدی کسی میں دیر سے سب تتو اپنے اپنے تتوں میں جا کر مل ہی جاتے ہیں بس پھر اُس کا یہاں اور کچھ باقی نہیں رہتا۔

اِس لئے یہ سب معلومات بہی اختصار کیساتھ آپ کو تبلا دی گئیں۔ اور اصل تو گیان اِس سوکشم شریر کی بناوٹ اور اِس کے جنم بھوگ ونجات کا اوپر لکہا ہی جاچکا ہے۔ لہٰذا اب اِن متوں کے عقیدوں کا فیصلہ آپ ہی کے ہاتھ میں ہے، انصاف اور عقل سے مشاہدہ ومنطق (ترک) کی ترازو پر تول کر چاہے جس طرح مان لیجئے۔

لیکن میری رائے میں تو یہ فیصلہ کرنا ٹھیک ہوگا، کہ اِنسان اپنے نیک وبد اَعمال کے نیک وبد ثمرات ضرور بھوگتا ہے، چاہے وہ فوراً جنم لیکر بھوگے یا آسمان میں بہشت یا دوزخ یعنی انترکش میں سورگ نرک میں رہکر بھوگے۔ یہ تو سب متوں میں مانا ہی گیا ہے بس اِسی نتیجہ کو سمجھکر ہر ایک عیش وعشرت کے خواہشمند یعنی بھوگ واسنا والے اشخاص کو نیک اعمال ضرور کرنے چاہیں، جو آئندہ کسی طرح بھی ہو سُکھ ہی ملیں۔ اور بداعمالی کو لازمی طور پر چھوڑنا چاہئے جس سے کسی طرح اور کسی وقت میں بہی اُنکا بُرا ثمرہ نرک ودوزخ یعنی دُکھ نہ بھوگنا پڑے۔ اور نجات کے خواہشمند (موکش واسنا) والے اشخاص کو اِن سب نیک وبد اعمال اور اُنکے نتائج اور اُنکی خواہشات کو بہی زہر کی مانند سمجھکر اُنکو لازمی طور پر ایکدم اور تاسخت نفرت سے چھوڑ کر اُنکی لا انتہا حق پرستی (اننیہ بھگتی) کر کے نجات حاصل کرنیکے طرز عمل ضرور اختیار کرنے چاہیں بس یہی سناتن (پرانے) اور نوین (نئے) سب متوں کا سار (نتیجہ) ہے۔ انت میں ایسے قوی دیوادہی پتی (سردار) نورانی جسم (سوکشم شریر) کو میرا دست بستہ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی

بیساکھ سمبت ۱۹۸۰ بکرمی

چھٹا باب بارہ بیانات تمام شُد

اُوم

تتوائے نمونہ

اتھ

ساتواں باب

پانچ مہا بھوتوں یعنی تتوّں کی تخلیق

اِن کے سبب۔ نام۔ رُوپ اور گُن۔ کرم سُبھاؤ

پیارے بھائیو! جب اُس پرم پتا پرماتما وِشوکرما (خالق۔ انجینیر) نے مندرجہ بالا نِراکار تتوّں کا ایک مُرکب مجموعہ یعنی نورانی جسم یعنی کارن شریر تو مکمل تیار کر لیا، لیکن بھوگ یا بھوگتا کے لئے ساکار پدارتھوں کی ضرورت ضرور رہوتی ہے۔ کیونکہ جبتک کثیف جسم والی اشیاء (ساکار پدارتھ) نہ ہوں، تب تک نہ تو بھوگ بھوگا جا سکتا ہے، اور نہ بھوگتا بھوگ ہی سکتا ہے۔ لہٰذا یہاں تک کا بنا یا ہوا سب کھیل بیکار ثابت نہ ہو جاوے، تو جس طرح جگت کے کسی بھی کمہار کو قسم قسم کے برتن بنانے کے لئے جل۔ مٹّی۔ چاک۔ ڈنڈا اور تاگے کی ضرورت ہوتی ہے، اور پھر اُن کی اِمداد سے وہ لاکھوں طرح کے کھلونے یا برتن بنا ڈالتا ہے۔ بس ٹھیک اسی طرح اُس وِشوکرما نے مذکورہ بالا پانچویں باب میں تبلائیں کارن پرکرتی کی پانچ تنماترا شبد۔ اسپرش۔ رُوپ۔ رَس۔ گندھ کو اہنکار کے ساتھ من سے اپنی ترکیب کے ذریعہ مِلا کر کاریہ رُوپ پرکرتی یعنی قدرے محسوس ہونے والے ساکار رُوپ میں اِس طرح تبدیل کر کے ظاہر کیا، کہ شبد گُن سے آکاش تتوّ۔ اسپرش گُن سے وایو تتوّ۔ رُوپ گُن سے اگنی تتوّ۔ رس گُن سے جل تتوّ اور گندھ گُن سے پرتھوی تتوّ پہلے یہ پانچ تتو بنا کر ظاہر کئے۔ جو غیر محسوس حالت (نراکار روپ) سے ذرا محسوس ہونے والی حالت (ساکار روپ) ہوگئے اور حواس خمسہ باطنی (گیان اِندریوں) کو محسوس ہونے لگے۔ بس اِنہی پانچ تتوں کا نام پانچ مہا بھوت۔ استھول بھوت عناصر۔ دیو یا دیوتا بھی پکارا جاتا ہے۔ اِن کے بنانے کا یہ سبب ہے، کہ اُس وِشوکرما (خالق۔ انجینیر) کے گیان میں اِن پانچوں ساکار پدارتھوں کے مُرکب مجموعہ اور چھٹے باب میں تبلائے نراکار تتوّں کے مُرکب مجموعہ سوکشم شریر سے میل مِلا کر تمام چراچر ساکار جگت (متحرک و ساکن دُنیا۔ کُل وجود ظاہری) کے بھوگ اور بھوگتا بھی

کی تخلیق (رچنا) ہوسکتی نہی۔

لہٰذا اب وہی نراکار روپ پردھان پرکرتی ساکار روپ پرکرتی میں تبدیل ہوگئی۔ یعنی اب اُسکی دوسری حالت شکل والی (روپ مئے) ہوگئی۔ اور اب اُس وشوکرما پرجاپتی یعنی کمہار انجینیر کے پاس طرح طرح کے جسم بنانے اور بگاڑنے کے لئے سب مصالحے تیار ہوگئے۔ اور آگے چل کر اسی مصالحہ کے ذریعہ طرح طرح کے ساکار بھوگ اور بھوگتا کے جسم (استھول شریر) بننے وبگڑنے شروع ہونگے۔ اسی لئے اِس ساکار روپ پرکرتی کو پہلی نراکار روپ پرکرتی کی چھوٹی بہن یا ساکار جگت کی ماتا بھی کہتے ہیں۔ اور اسی حالت میں اِس کے نام کاریہ روپ پرکرتی۔ بلن ستیہ پردہان۔ اودّیا۔ مادہ۔ کاریہ اُپادہی۔ استری وغیرہ کہلاتے ہیں۔ یعنی وہی تین گنُوں والی (ترگُن مئی) پردہان پرکرتی اب اِن پانچوں عناصروں (مہا بھوتوں) کے ذریعہ کام کرنیوالی ساکار روپ ہوگئی۔ اور اُن تتوں کا مِلا جُلا گُن اِن پانچوں میں موجود ہوگیا۔ یا یوں کہو کہ اُس وشوکرمانے کارن روپ پرکرتی اور پانچ تنماتراؤنکے میل سے جُدا جُدا صورتیں بنائیں، اور اِن گنُوں کی ملاوٹ کے باعث اُن کی صورتوں میں جو بھید پیدا ہوا، بس اُسی کو پانچ عناصروں یا تتوں کے نام سے پکارا گیا۔ اور اُن مختلف روپ رنگ کے ملاپ کے باعث اِن کے مختلف ہی روپ رنگ بھی ہوگئے۔ اور اُن مختلف روپ رنگ کے باعث اِن کے مندرجہ ذیل مختلف ہی گُن کرم، سُبھاو بھی پیدا ہوگئے۔

اوّل آکاش تتو کا بیان

یہ خالص تتو سب تتوں میں بڑا و پہلا ہے اور سب برہمانڈ کا مُحیطِ کُل ہے۔ یعنی تمام تتو اِسی کے گربھ میں اِستھت رہتے یعنی قیام رکھتے ہیں۔ اِس کو وشوکرمانے دوسرے تتوں کی ملاوٹ سے پاک کرکے رچا یعنی ظاہر کیا۔ اِس کا رنگ آسمانی یعنی ہلکا نیلا۔ گُن شبد پہلی تنماترا۔ کرم مقناطیسی یعنی سب کو اپنی طرف کھینچنے والا و سکوڑنے والا اور خود پھیلنے والا اور سبھاؤ بہت سرد، تسکین دیہ و بلغمی ہے۔ جو سِلسلہ سے بری (پرواہ سے رہت) اور سروپ سے ابدی ولاانتہی (انادی وانت) ہے۔

دوسرے وایو تتو کا بیان

یہ تتو اُس وشوکرمانے آکاش اور اگنی دونوں کا درمیانی مُرکب رچکر ظاہر کیا۔ اِس کا رنگ سبز یعنی ہرا۔ گُن اُسپرش یعنی چھُونا۔ کرم ہلنے جلنے و حرکت کرنیوالا چنچل۔ اور سبھاؤ سرد خشک۔ مُعتدل

اُوم

سُوریائے نمۂ

اتھ

آٹھواں باب

سُوریہ بھگوان وغیرہ وسوؤں کی تخلیق

اِن کے سبب - نام - رُوپ اور گُن - کرم سُبھاؤ

پیارے بھائیو! جب اُس خالق (وِشوکرما پرماتما) نے وجود باطنی کا لُبِ لُباب (نراکار سِرِشٹی کا سار) سوکشم شریر اور وجود ظاہری کا لُبِ لُباب (ساکار سِرِشٹی کا سار) پانچ مہابھوت یعنی عناصر بھی (ساکار جگت) دُنیا رچنے کو بنالئے۔ کہ جس سے آغازِ دُنیا کا کام چل سکے۔ اور آئندہ تمام جیو آتماؤں کے سوکشم شریروں کو اُنکے پچھلے جنموں کے کرے اعمالوں کے مطابق بھوگ کیلئے پانچ مہابھوتوں یعنی عناصروں کا خول پہنا کر اُنکو جسم والا (ساکار استھول شریر والا) بنادے اور پھر آئندہ بھی بناتا رہے، تو اُن کے قیام کے لئے اُس نے پیشتر تمام برہمانڈ کو رچا۔ جیسے تمام شریر دھاریوں کے لینے کیلئے سوریہ۔ چندر۔ منگل۔ بُدھ۔ برہسپتی۔ شُکر۔ شنیچر اور پرتھوی آٹھ وسو (سیارے) جن کو دیو اور گرہ بھی کہتے ہیں رچے۔ اور اِن میں عمدہ عمدہ یکساں سیدھے میدان۔ ریگستان۔ ٹاپو اور اونچے نیچے مقام پہاڑ۔ ندی۔ سمندر وغیرہ جل کے خزانے بنائے۔ اور اشونی۔ بھرنی۔ کرتکا۔ روہنی۔ مرگشرا۔ آدرا۔ پُنر وسو۔ پُشیہ۔ آشلیکھا۔ مگھا۔ پُوروا پھالگنی۔ اُترا پھالگنی۔ ہست۔ چترا۔ سوانتی۔ وِشاکھا۔ انورادھا۔ جیشٹھا۔ مُول۔ پُوروا کھاڑ۔ اُترا کھاڑ۔ ابھجت۔ شروَن۔ دھنیشٹھا۔ شت بھکا۔ پوروا بھادرپد۔ اُترا بھادرپد۔ ریوتی۔ نام والے ۲۸ نکشتر اور بیشمار تارے تمام گول صورت کے ایک دم رَچ دیئے۔

اور آئندہ وجود ظاہری (ساکار جگت) کے قیام کا ٹھیک مناسب کام کا سلسلہ چلاتے رہنے کے لئے اِنہیں وسوؤں میں سے بڑے کال چکر سوریہ بھگوان میں ساتویں باب میں بتلائے پانچوں تتوں کا خزانہ ایسا بھر دیا، کہ جس سے تمام برہمانڈ کو اپنے روزانہ فائدہ اُٹھاتے رہنے پر بھی اُن میں سے یہ مادہ مہاپرلے تک کبھی کم نہ ہو سکے۔ اور اِن کو تتوں کے خرچ کرنیکی ترکیبوں کا خزانہ

اِس طرح بنایا کہ جس سے ہر ایک دسو (ستارہ) اِنسے روزانہ اپنا فائدہ اٹھاتا رہے۔ اِسوجہ سے اُنکا روزانہ اپنی کیلی (محور) پر گھومتے رہنا مقرر کر دیا جس سے کسی کو کمی بیشی تقسیم کی شکایت نہو۔ اور دوسرے سیاروں کو بھی اپنی اپنی کیلی (محور) پر گھومتے رہنا اِس لئے مقرر کر دیا کہ جس سے ہر ایک چھوٹے بڑے سیاروں میں آدھی گولائی میں ہر وقت سوریہ بھگوان کا سامنا رہے۔ اور جن ترکیبوں سے اُن عناصروں (تتوں) کا بانٹنا مقرر کیا وہ اُن کی شعاعیں (کرنیں) مقرر کر دیں پس انہیں کرنوں یعنی تتوں کے مُرکب مجموعہ کو دھوپ کہتے ہیں۔ گویا یہ دھوپ جو ہم کو رنگت میں سفید دکھلائی دیتی ہے اُنہی مذکورہ بالا پانچوں عناصروں (تتوں) کا مُرکب مجموعہ ہے، جو ہماری پرورش کیلئے سوریہ بھگوان خزانچی سے روزانہ ہمکو ملتا رہتا ہے۔ اور جب ہر ایک سیارے و سوریہ بھگوان کے چکر گردش میں گھومنے لگے، تو چونکہ ہر ایک سیارہ صورت میں گولائی لئے ہوئے ہوتا ہے اِس لئے ہر ایک کے آدھے حصے پیا دھوپ ہونے کے باعث روشنی، اور آدھے حصہ میں روشنی نہ ہونے کے باعث اندھیرا ہونے لگا پس اِسی روشنی کے وقت کو دن اور اندھیرے کے وقت کو رات کہتے ہیں اور حساب لگانیکے لئے اِس ایک دن اور ایک رات کے وقت کو ملا کر ہی صرف ایک مکمل چکر یعنی ایک دن ہی کہتے ہیں۔ اور پھر کام چلانے کی آسانی کے لئے پہر، گھڑی، پل و گھنٹہ، منٹ سب اِسی دن کے چھوٹے بڑے حصے اِنسانوں نے مقرر کر لئے ہیں۔ اور اِنہی سیاروں کے آپس میں چھوٹا بڑا ہونے کے باعث اور اُنکی چال و چکر کے ہیر پھیر سے جاڑا، بہار، گرمی، برسات اور گرہن خود ہی ہوتے رہنا مقرر کر دیئے۔ اور چونکہ سوریہ اپنی کیلی پر ہمارے ۳۶۵ دن میں ایک بار گھوم پاتا ہے، اِسلئے ہمارے ۳۶۵ دن کا ہمارا ایک سال اور سوریہ کا ایک دن ہوا۔ یا یوں سمجھو کہ ہماری زمین (پرتھوی) ایک دن میں اپنی کیلی پر گھومتی ہوئی سوریہ کے چاروں طرف ۳۶۵ چکر لگا کر اُس کے گھیرے کو ختم کرتی ہے، اِس لئے ہمارے ۳۶۵ دنکا ہمارا ایک سال اور سوریہ کا ایک دن ہوا۔ اور جوتش شاستر بنانے والوں نے اِس سوریہ کے چکر کے گُن کرم، سبھاؤ کے مطابق بارہ حصے کر کے اُن میں سے ہر ایک حصہ کا نام آدتیہ و راشی یعنی ماس یا مہینہ رکھ دیا ہے، جو میکھ۔ برکھ۔ متھن۔ کرک۔ سنگھ۔ کنیا۔ تلا۔ برشچک، دھن۔ مکر۔ کمبھ۔ مین کے نام سے مشہور ہیں۔ اور اِسی طرح سب ستاروں کے بھی بارہ حصے (راشی) ہی مقرر کر دئے ہیں، جو حسب موقع یہاں بتلا دئے گئے ہیں۔

پس اب اِن ستیاروں میں روزانہ کال چکر کا دور جاری ہو گیا یعنی اُس وشوکرما پرماتمانے اِس ساکار جگت کی رچنا، استھتی اور پرلے (پیدائش۔ قیام اور فنا) کے لئے اپنی طرف سے تتوں کا مکمل خزانچی اور ڈرائیور سوریہ بھگوان ہی کو مقرر کر دیا۔ اور اِنہیں کو اُن تتوں کے خرچ کرنے اور چراچر ساکار جگت کے کام چلاتے رہنے کے پورے اختیارات دیکر آپ اِن کاموں سے بھی آزاد ہو گیا۔ لہذا یہ اِس وقت تک اُس کام کو کر رہے ہیں اور قیامت ہونے کے وقت تک کرتے رہیں گے اِسلئے

یہ آدتیہ وِشنو شکتی رکھنے والے دیوؤں کے سردار اور مانند چیتنیہ دیو کے ہیں۔
اور بقیہ سات وسوؤں کا روپ تو گول اور رنگ جُداگانہ ہیں، جو دوسرے مقالے کے دوسرے حصّہ میں بتلائے جاوینگے۔ لیکن سوریہ بھگوان کا روپ گول اور رنگ بالکل سفید ہے۔ اور جس طرح دسوں حواس باطنی و ظاہری (اِندریوں) کے مالک تن کو وِدّیت (بجلی) اور سوریہ کہتے ہیں، اُسی طرح یہ پانچوں عناصروں (تتوں) کے مالک بھی تن اور وِدّیت کہلاتے ہیں۔ اور اوّل تو تمام وسوؤں و نکشتروں کے مقدس گُن، کرم، سُبھاؤ وید دونکے (اُپانگ) جُز جوتش شاستروں میں لکھے ہیں، دوسرے یہ ہیں کہ بقیہ تمام وسوؤں کے گُن، کرم، سُبھاؤ تو دُنیا کے جسموں کی حفاظت کیلئے کم و بیش سب اشیاء اپنے بطن سے پیدا کرنے یعنی بنانے اور سب جیو آتماؤں کو بانٹنے کے ہی ہیں، جو پرواہ سے انادی و سروپ سے سانت ہیں لیکن سوریہ بھگوان کے بارے میں خاص طور پر بتلایا جاتا ہے، کہ تمام سناتن دھرم شاستروں کے مُول (مخزن) وید بھگوان جن کا حال حسب موقع اگلے پندرھویں باب میں بتلایا جاویگا، اُن کے بہت سے منتروں میں پرماتما نے سوریہ بھگوان کو پانچوں تتوں کا بھنڈاری اور سنچالک (عناصروں کا خزانچی اور ڈرائیور) بنا کر اس ساکار جگت کی آئندہ اُتپتی، استھتی اور پرلے (پیدائش، قیام اور فنا) کیلئے جو کمل مالک مقرر کردینا لکھا ہے، اُنہیں سے حسب ضرورت مندرجہ ذیل چار منتر ہی لکھ کر، پھر اُنکے بارے میں خلقت کے کچھ دوسرے مُقدس خیالات بھی بتلاؤنگا، کہ جس سے آپ کو اُنکی نسبت میں کوئی شک و شبہ نہ رہے۔

۱۔ اُدوَیَم تمسس پری سویہ پشینت اُترم، دیوم دیوترا سوریہ مگنم جیوتی رتمم۔ یجر ادھیائے ۳۵ منتر ۱۴۔
۲۔ اُدوم اُدتیم مجات ویدسم دیوم وہنتی کیتویہ، درشیے وشوائے سوریم۔ یجر۔ ادھیائے ۳۳ منتر ۳۱۔
۳۔ اُدم چترم دیوانا مدگا دنیکم چکشر مترسیے ورنسیا گنیہ، آپرا دیاوا پرتھوی انترکش گوتم سوریہ آتما جگتستھوشیچ سواہا۔
۴۔ اُدم ترا جی وِت اگنیر دیہی تیّ رستبو رکشا دیتیا اشوتیہ۔ تے بھیو نمو ادہی تیّ بھیو نمو رکشتر تبھیو ابھیو نمہ ابھیو اشتو۔ یوانسمان دویشیم ویم دوشمستیمو جمبھے ددھمہ۔ اتھرو۔ کانڈ ۳۔ ادھیائے ۶ ورگ ۲ منتر ۱

سُوریہ بھگوان کے قابلِ پرستش اسباب

۱۔ سناتن دھرم شاستروں کے مُول (مخزن) وید ونکے مذکورہ بالا منتروں کے مطابق سوریہ بھگوان قابلِ پرستش ہوئے
۲۔ سوریہ کہتے ہیں تمر ناشک یعنی اگیان روپی رات کے اندھیرے کو دور کرنے والے و گیان روپی پرکاش یعنی اُجالا کرنیوالے کو۔ تو چونکہ یہ تمام برہمانڈ اور وسوؤں میں پرکاش کرتے و رہتے بھی ہیں، لہٰذا یہ قابلِ پرستش ہوئے۔
۳۔ بھگوان کہتے ہیں لا انتہا جاہ و حشمت (ایشوریہ) رکھنے والے کو۔ اور سنسار کی تمام حشمت پانچوں تتوں سے پیدا ہوتی ہے۔ تو جب یہ پانچوں تتوں کے مخزن ہی کے مالک ہیں، تب اِن سے زیادہ سنسار کی حشمت کا مالک اور ہو ہی کون سکتا ہے، لہٰذا یہ پرستش کے لائق ہوئے۔

۴۔ جب چیونٹی سے لے کر اُس سے اوپر کے جتنے بھی شریر دہاری (جسم رکھنے والے) ایک دوسرے سے بڑے ہوتے جاتے ہیں، تو اپنے سے چھوٹونکے دیو کہلاتے ہیں! اور جب یہ تمام چھوٹے اور اُنکے دیو جس پرتھوی پر بستے ہیں وہی ان سب سے بڑی اور پرتھوی ماتا کے نام سے قابل پرستش مانی جاتی ہے، تو پھر جب اس پرتھوی ماتا سے بھی پندرہ لاکھ گنا بڑا سوریہ بھگوان کو جوتش شاستر والے اور مغربی نئے سائنسدان آچاریہ بھی بتلاتے ہیں، تو پھر بتلائیے یہ پرستش کے لائق کیوں نہیں ہوئے؟

۵۔ جب ہم انہیں کی دھوپ یعنی تتوں کے مرکب مجموعہ کے کم وبیش ہونے کی ترکیب سے جگت میں جاڑا بہار، گرمی، و برسات کے موسم پیدا ہوتے دیکھتے ہیں، جس سے سب جگت میں ٹھیک ٹھیک جنس کی پیدائش ہو کر سب خلقت کی پرورش کا باعث ہوتی ہے۔ تو پھر بتلائیے یہ پرستش کے لائق ہی تو ہوئے۔

۶۔ مغربی نئے سائنسدانوں نے بھی انکو ایک بہت بڑی بھبکتی ہوئی آگ کا ٹکڑے سے بڑا گولا مانا ہوا ہے اور کہتے ہیں، کہ اس گولے سے ہمکو تندرستی رکھنے کیلئے روزانہ ہر وقت خاص تتو آتے رہتے ہیں، جنسے ہماری پرورش ہوتی رہتی ہے اور ابھی گولے کا بہت ہی تھوڑا حصہ کم ہوا ہے اور اسی حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکا بقیہ حصہ قیامت آنے تک بہت کافی ہوگا۔ تو پھر بتلائیے یہ پرستش کے لائق کیوں نہیں ہوئے؟

۷۔ اور ظاہرا میں بھی تمام مخلوق جانتی ہے کہ جب انکی دھوپ آٹھ، دس دن بالکل نہیں نکلتی یا اس زور سے نکلتی ہے کہ برداشت ہی نہو، تو ان دونوں حالتوں میں سب خلقت پریشان ہو کر مختلف طرح کے مرضوں یا دکھوں میں مبتلا ہونے لگتی اور شور مچانے لگ جاتی ہے کہ مہاراج دیا کرو۔ کرپا کرو۔ رحم کرو اور اپنے درشن دو یا اپنے اس غضب و قہر کو بند کرو۔ اور جب یہ درشن دیدیتے یا اپنے اُس قہر کو کم کر لیتے ہیں، تو خلقت کی سب شکایتیں دور بھی ہو جاتی ہیں۔ تو پھر بتلائیے، کہ جب بغیر کسی وتفیت کے بھی تمام ذی روح خلقت کے دل میں ان کی بزرگی کی تعظیم و تکریم کے اثر کا ایسا سچا سکہ جما ہوا موجود ہے، تو پھر یہ قابل پرستش نہیں ہوئے تو اور کیا ہوئے؟

بس ایسی ہی اور بہت مثالیں موجود ہیں، کہ جنسے یہ ہر طرح سے قابل پرستش ہی ثابت ہوتے ہیں۔ تو پھر اُن اشخاص کی صراصر بڑی بھاری غلطی ہے، کہ جو قابل پرستش کی تعظیم و تکریم کے الفاظ سے انکو یاد نہ کریں اور احسان فراموشی کرتے رہیں۔

انکے نام آدتیہ۔ شمس۔ آفتاب۔ رتن۔ وگن تمرناشک۔ کرم ساکار جگت کی اُتپتی استھتی وے یعنی کل وجود ظاہری کی پیدائش، قیام اور فنا کرتے رہنا اور سبھاؤ تیز گرم ہے۔

انت میں ایسے بڑے دیوونکے سردار وشنو روپ سوریہ بھگوان کو میرا با ادب دست بستہ نمسکار ہے، نمسکار ہے، نمسکار ہے۔ فقط رامچندر رشی۔ جیٹھ سمبت ۱۹۰۰ بکرمی۔

آٹھواں باب بچن بیانات تمام شد

اوم

چترگپتائے نومہ

اتھ

نواں باب

چترگپت، یم اور رُدر کا تقرر

اِن کے سبب۔ نام۔ رُوپ اور گُن۔ کرم سُبھاؤ

اوّل چترگپت کا بیان

پیارے بھائیو! جیوآتماؤں کے زندگی بھر ساتھ رہنے والی پرماتما کی جو دِرشٹا شکتی (دیکھنے والی طاقت) شاہد کی حیثیت سے اُن کے زندگی بھر کے نیک و بد اعمال کا پوشیدہ عکس (گُپت چتر) کھینچتی رہتی اور جیوآتماؤں کے استھول شریر چھوڑتے یعنی مرتے وقت نیائے چُکانے (انصاف کرنے) کیلئے یم راج کے سامنے وہ گُپت چتر بتلاتی یعنی کرموں کو ظاہر کرتی اور جیووں سے صحیح یعنی قبول کراتی ہے، بس پرماتما کی اُس شکتی کو چترگپت یا یم دوت کہتے ہیں۔

دوم یم راج کا بیان

اور جس وقت پرماتما کی چترگپت شکتی اور جیوآتماؤں کے درمیان میں اُن کے پہلے کئے ہوئے کرموں کا نیائے چُکایا جاتا (انصاف کرا جاتا) ہے، تو جو شکتی (طاقت) اِس نیائے (عدل انصاف) کو چُکاتی ہے، تو اُسی نیایادھیش (عادل) کو یم راج کہتے ہیں۔

سوم رُدر کا بیان

اور جب چترگپت کی ساکشی (شہادت) اور یم راج کے نیائے (عدل انصاف) سے پرماتما کی جو شکتی جیوآتما کے بد اعمالوں کا بُرا پھل بھگوانے کے لئے ڈنڈ روپ سے (سزا میں) جو نکرسٹ یونی (خراب و گھٹیا جسم) اور بھوگ تجویز کرتی ہے، تب پھر اُس ڈنڈ سے ملی ہوئی خراب بھوگ یونی (بدتر جسم) کو

شنکر جو اپنے بُرے اعمالوں کی غلطی پر پچھتا کر روتا ہے، تو اُس وقت اُس رُلانیوالی شکتی کو رُدر کہتے ہیں۔

دیگر آگاہی

ناظرین! کوئی کوئی آچاریہ (فلاسفر) جیوآتما پران یا سوکشم شریر (روح) ہی کو اسلئے رُدر کہتے ہیں، کہ جب وہ یہاں سے نکل کر جاتا ہے، تو اُس وقت وہ خود بھی روتا ہے اور اپنے موجودہ جسم سے تعلق رکھنے والے دوسروں کو بھی رُلاتا ہے۔ تو حقیقت میں کہتے تو وہ بھی ٹھیک رُلانیوالے ہی کو ہیں لیکن یہ اِن جسمانی آنکھوں سے دیکھکر کہتے ہیں، اور یہ معاملہ بڑی دور اندیشی (گیان چکشو، دِویہ دِرسٹی) سے دیکھکر کہنے کا ہے۔

اور اِن چِتر گُپت، یَم راج اور رُدر رُوپ نے جوجیوں کو اُن کے کرم پھل کے مطابق بھوگوں کیلیئے یونیوں (قالبوں) کی قسم مُقرر کر رکھی ہیں کہ جن میں اُن کو پھر جنم دیکر سُکھ دُکھ (بہشت و دوزخ) یعنی سورگ، نرک بھگوایا جاتا ہے، تو اُن کا بھی بس ایک ہی قاعدہ مقرر ہے، لیکن اس کے پھیلاؤ (وِستار) کی کچھ حد نہیں ہے، جو اِسی مقالہ کے تیرھویں باب میں بتلائی جاویگی۔

اور کسی مت میں اِن میں سے چِتر گُپت کو کِراماً کاتبین یعنی کرم لکھنے والے نکیر اور منکر دو فرشتے کہتے ہیں۔ وہ یَم راج کو عادل اور رُدر کا نام خدا و ند کریم، اللہ و گاڈ ہے۔ لیکن حقیقت میں سبھی متوں کے مطابق اِن شکتیوں کے رُوپ نِراکار اور گُن، کرم، سُبھاؤ شاہد، عادل (ساکشی یا بینا یا دھیش) ہی کے ہیں، جو پرواہ سے بری وسروپ سے انادی اور اننت ہیں۔ اِنہیں شکتیوں کے باعث جیوآتما فعل کرنے میں مختار (سوتنتر) اور پھل بھوگنے میں دوسرے کے اختیار میں (پرادھین۔ پرتنتر) ہیں۔

انت میں ایسے خفیہ نگران (پرم گیاتا) چِتر گُپت، یَم راج اور رُدر رُوپ کو میرا دست بستہ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی

جیٹھ سمبت ۱۹۸۷ بکرمی

نواں باب اٹھارہ بیانات تمام شُد

اوم

یمائے نونمہ

اتھ

دسواں باب

جیوآتماؤں کے دیگر جنم دینے میں واسناؤنکے وچار

ان کے سبب۔ نام۔ رُوپ اور گن۔ کرم۔ سُبھاؤ

پیارے بھائیو! جن اعمال (سنسکاروں) کے مطابق جیوآتماؤں کے سوکشم شریروں کو پیدائش کے وقت (سرشٹی کی اُتپتی میں) اچھا بُرا پھل بھوگنے کے لئے اچھا بُرا شریر ملتا ہے وہ اوّل توکام کرودھ مَد، لوبھ، موہ پانچ وِکار (خرابی۔ شیطان) ہیں، یہ جیوآتماؤنکے پچھلے جنموں کے کئے صِرف اعمال کے خیالات (کرموں کے سنسکار ماتر) اہنکار تتو کے ساتھ ملے سوکشم شریر میں رہتے ہیں۔ دویم۔ جیوآتماؤں کے پچھلے جنموں کے کئے ہوئے بڑے بڑے دان۔ تپ۔ یگیہ۔ سوادھیائے (عمدہ تعلیم) وِدّیا۔ گیان۔ یوگ مہادرت (مراقبہ) برہم کی بھگتی (عشق حقیقی) وغیرہ نیک اعمال یا ہنسا۔ چوری۔ جھونٹ۔ وِبھچار ظلم حسد چھل۔ کپٹ بے ایمانی (کسی کا حق روپیہ، جائیداد، اُپکار مار لینا) اودّیا وغیرہ خراب اعمال کا پھل بھوگنے کے لئے اِنکا بدلا چکانے کیلئے خواہش رکھنا ہیں۔ اِن سب اعمال کے صِرف خیال (سنسکار ماتر) من تتو کے ساتھ ملے سوکشم شریر میں رہتے ہیں، بس اِسی خواہش (اِچھا) کو واسنا کہتے ہیں۔ یعنی خواہش والے نیک اعمال (شُبھ کامیہ کرموں) سے یا تو راجیہ وغیرہ سُکھ ملنے کی خواہش (واسنا) یا بے غرضانہ مُلکی خِدمات کے نیک اعمال (نشکام شُبھ کرموں) سے نجات (موکش) ملنے کی خواہش (واسنا) اور دوسرے بد اعمال (اشُبھ کرموں) سے یا تو اُنکے بدلے چکانے کی واسنا یا معافی کی واسنا، بس یہی دونوں میں سے ایک نیک اعمال کی نیک یا بد اعمال کی بد (شُبھ کرموں کی شُبھ یا اشُبھ کرمونکی اشُبھ) واسنا رہتی ہیں۔ اور یہ واسنا برخلاف کیوں نہیں بن جاتیں؟ اِس کا یہ سبب ہے، کہ یہ برہم کی اُس شکتی سے زبردستی بنتی ہیں، کہ جو یَم وغیرہ کے نام سے نویں باب میں بتلائی گئی ہیں۔ اِس لئے مجبوراً ٹھیک ہی واسنا بنکر جیوآتما کے سوکشم شریر میں اہنکار یا مَن تتو کے ساتھ لپٹی جاتی ہیں۔ اور اُس کا مناسب پھل بھوگنے کے لئے اُس کے دوسرے جنم میں ویسے ہی مناسب عناصری جسم (استھول شریر) ملنے کا باعث بنجاتی ہیں۔ اِسی لئے

جیو آتما اعمال کرنے میں مختار (کرم کرنے میں سوتنتر) اور پھل بھوگنے میں دوسرے کے محتاج (پرتنتر) ہیں اور یہ سب پچی واسناؤں کا کام ہر ایک شخص کے مرنے کے وقت مرنے سے دو پہر سے چار گھڑی پہلے تک حالتِ نزاع (سُشپتی) میں برہم کی یم راج وغیرہ شکتی اور جیو آتما کے درمیان بڑی عمدگی سے طے ہوا کرتا ہے۔ لہٰذا کسی مریض کی ایسی آخری حالت جانکر ہر ایک انسان کو کم از کم دو پہر حالت تنہائی میں چُپ چاپ اکیلے ضرور قیام کرنا کرانا چاہیئے، تاکہ ٹھیک ٹھیک اعمال (کرم پھل) کے مطابق آئندہ کے بھوگ و قالب (یونی) طے کرنے میں آسانی ہو۔ کیونکہ جن اشخاص کی وفات بغیر ٹھیک کرم پھل کے مطابق بھوگ و یونی طے کرلے اِک دم ہو جاتی ہے، اُنکی ٹھیک گتی نہیں ہو پاتی۔ یعنی ٹھیک ٹھیک جنم نہیں ہو پاتا۔ اُن کو کسی بھی یونی کے بطن (گربھ) میں جاکر پھر وہاں ٹھیک طے کرکے وہاں سے دوسرے گربھ میں جانا ہوتا ہے اور وہ گربھ گرجاتا یعنی حمل اسقاط ہو جاتا ہے پس زیادہ تر یہی باعث حمل اسقاط ہونے یا مُردہ بچہ پیدا ہونے کا بھی ہوتا ہے۔

اِن کے رُوپ نراکار ہوتے ہیں اور نام و گُن وغیرہ پہلے تبلا ہی دئے گئے ہیں، جو پرواہ سے انادی اور سروپ سے سانت ہیں۔ انت میں ایسی نیک خواہشات (شبھ واسنا) والوں کو میرا دست بستہ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی

جیٹھ سمبت ۱۹۸۷ بکرمی

دسواں باب بارہ بیانات تمام شُد

اُوم

شکتی نومہ

اَتھ

گیارہواں باب

جیوآتماؤں کے دیگر جنم دینے میں پانچ کوشوں کی تخلیق

اِن کے سبب۔ نام۔ رُوپ اور گُن۔ کرم سُبھاؤ

پیارے بھائیو! پرماتما نے جیوآتماؤں کے اچھے بُرے کرم پھل بھگوانے کیلئے جو بھوگ مُقرر کر رکھے ہیں اُنکی مُندرجہ ذیل پانچ قسمیں ہیں، جو کوش، شکتی، طاقت یا خزانے کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔ اور اِنہی کے ذریعہ وہ تمام محیطِ کُل (برہمانڈ) کے جیوآتماؤں کو بھوگ بھگوایا کرتا ہے۔ اِن میں سے اَن مے کوش زیادہ تر پانچ مہابھوتوں کا کارج اور بقیہ چار زیادہ تر پرَاکار تتوں ہی کے کارج ہیں۔ اور یہ سب پرواہ سے اَنادی اور سروپ سے سانت ہیں۔

اوّل اَنّ مے کوش کا بیان

اَنّ مے کوش اُس شکتی کو کہتے ہیں، کہ جب جیوآتماؤں کو پانچوں تتوں (عناصروں) کے ذریعہ اپنی غذا کھانا اور بڑھنا صرف ایک بھوگ شکتی بھوگ کو ملتی ہے۔ اِس کے روپ مختلف طرح کے ساکار اور مختلف طرح سے جسموں کی پرورش کرتے رہنا ہی اِس کے گُن، کرم، سُبھاؤ ہیں۔

دوسرے پران مے کوش کا بیان

پران مے کوش اُس شکتی کو کہتے ہیں، کہ جب جیوآتماؤں کو اپنی غذا کھانا، بڑھنا اور پران یعنی سانس کے ذریعہ زندگی ہونا صرف دو بھوگ شکتی بھوگ کو ملتی ہیں۔ اِس کے نام وایو۔ وِدّیت۔ بجلی اور زور بھی کہلاتے ہیں۔ اِس کا روپ نراکار اور گُن، کرم سُبھاؤ صرف جیون آدھار متحرک شکتی کے ہیں۔

تیسرے منومے کوش کا بیان

منومے کوش اُس شکتی کو کہتے ہیں، کہ جب جیو آتماؤں کو غذا کھانا، بڑھنا و پران ہونے کے علاوہ مَن یعنی خواہشاتی مادہ (اِچھا شکتی) اور ملتی ہے۔ یعنی اس میں صرف تین بھوگ شکتی بھوگ کو ملتی ہیں اس کے نام اِچھا شکتی، واسنا و خواہشاتی مادہ وغیرہ اور روپ نِراکار ہے۔ اور اپنے من کے خراب خواہشاتی مادہ سے اِدھر اُدھر کودتے اُچھلتے بھاگتے دوڑتے یا اُڑتے رہکر سنسار کے مختلف طرح کے کام سوچتے کرتے و بھوگ بھوگتے رہنے ہی کے اس کے گُن، کرم، سبھاؤ ہیں۔

چوتھے وِگیان مے کوش کا بیان

وگیان مے کوش اُس شکتی کو کہتے ہیں، کہ جب جیو آتماؤں کو کھانا، بڑھنا و پران ہونا اور من کی شکتی کے سوائے گیان شکتی اور ملتی ہے۔ یعنی اس میں صرف چار بھوگ شکتی بھوگ کو ملتی ہیں۔ اسکا رُوپ نِراکار اور عقل۔ فہم۔ بُدھی۔ گیان وغیرہ اس کے نام ہیں۔ اور انہی سے کام لے کر بھوگ بھوگتے رہنا اس کے گُن، کرم، سبھاؤ ہیں۔

پانچویں آنندمے کوش کا بیان

آنندمے کوش اُس شکتی کو کہتے ہیں، کہ جب جیو آتماؤں کو کھانا۔ بڑھنا۔ پران ہونا اور من وگیان شکتی کے علاوہ آنند شکتی اور ملتی ہے۔ یعنی اس میں پانچوں بھوگ شکتی بھوگ کو ملتی ہیں۔ اس کے نام سمپورن مگن۔ خوش و خرم اور سُکھی رہنا وغیرہ ہیں۔ اس کا روپ نِراکار اور عیش یا نجات (بھوگ یا موکش) کسی بھی کام میں مسرور (آنندمے) ہونا یعنی سنسار کے سُکھ بھوگی یا ایشور بھگتی میں ویراگی یعنی دُنیوی عیش و عشرت یا عشقِ حقیقی میں محو ہونا اس کے گُن، کرم، سُبھاؤ ہیں۔

انت میں ایسے توی (پرم شکتی شالی) کوش بنانے والے وِشو کرما پرماتما یعنی خالِق کو میرا با ادب دست بستہ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی
جیٹھ سمبت ۱۹۸۷ بکرمی

گیارہواں باب تین ۳ بیانات تمام شُد

اُوم

وِشوکرمنے نمہ

اتھ

تیرہواں باب

پانچ قسم کی یونیوں (قالبوں) کی تخلیق

اِن کے سبب۔ نام۔ رُوپ اور گُن۔ کرم سُبھاؤ

پیارے بھائیو! پھر جب وہ پرماتما پرلے کے بعد آغازِ دُنیا میں تمام جیوآتماؤں کے سُوکشم شریروں کو اپنے عدل سے اُن کے نیک و بداعمالوں کی واسناؤں کے مطابق مندرجہ بالا کوئی سے کوش اور کوئی سی جِنس نر یا ناری کی دیکر اُن کے پُنرجنم دینے میں جو استھول شریر بناتا ہے، وہ پانچوں کوشوں کے لحاظ سے پانچ ہی طرح کی بھوگ یونی بہی ہوتی ہیں، جو مندرجہ ذیل علامتوں سے۔ اُدبھج۔ سویج۔ انڈج۔ جرایج اور منشیہ کے نام سے مشہور ہیں۔ اور تمام جیوآتماؤں کو اِن یونیوں میں ایک دم جوان حالت میں اِس لئے پیدا کرکے، کہ بچوں کی پرورش اور حفاظت کون کریگا، تمام چراچر جگت (متحرک و ساکن خلقت) کی ایک دم تخلیق یعنی رچنا کر دیتا ہے۔ بس یہی بلا مُباشرتی پیدائش (امیتھنی سرشٹی) کہلاتی ہے۔ اور پھر بعد کو سب پیدائشی کام (سرشٹی کریا) پچھلے بارہویں باب کے مطابق مُباشرت کے طریق (میتھن کریا) سے چلتی ہے۔ اور یہ سب یونیاں پانچ مہابھوتوں دیا پانچ کوشوں کے کارج (اولاد) ہیں اور شریر اِن میں بسنے والا اور کرتا بھوگتا ہے، جو پرواہ سے انادی اور سروپ سے سانت ہیں۔

اوّل اُدبھج یونی کا بیان

زمین (پرتھوی) پھوڑ کر نکلنے والیں سب نباتات و جمادات یعنی ونا سپتی اور دھاتو، اُپدھاتو جو صرف پانچوں تتوں کے ذریعہ سے اپنی پرورش کا مادہ کھا کر بڑہنا جانتی ہیں اُدبھج یونی کہلاتی ہے۔ اِس یونی میں جنم پانے والے جیوآتماؤں کو صرف ایک انّ مے کوش ہی بھوگ میں ملتا ہے اور بقیہ کوشوں کے سے اِن کو دُکھ بھوگنا پڑتا ہے۔ اور سوائے گوشت خور یونیوں کے باقی تمام یونیوں کا جیون مول اہار

اختیار میں (پرتنتر) ہے ، لہٰذا اُسے اختیار ہے چاہے جیسے نیک و بد اعمال کرکے اُن کا ویسا ہی پھل بھوگ لے۔

پانچویں منُشیہ یونی کا بیان

اِس یونی میں پیدا ہونے والے جیوآتما جیل سے پیدا ہونے کے باعث تو جرائج یونی یعنی حیوانات ہی میں شامل ہیں، لیکن اِس یونی میں عقل کی زیادتی اور گیان سے آنند بھوگنا پانچواں آنند مے کوش اور زیادہ بھوگ میں ملتا ہے یعنی اور کوئی کوش بھوگ کے لئے باقی ہی نہیں رہتا، جسکے لئے اِن کو دُکھ بھوگنا یا اٹھانا پڑے، لہٰذا اِس یونی میں جنم پانے والے جیوآتماؤں کو یہ اختیار ہے، کہ یہ وِدّیا سے گیان حاصل کرکے سورگ تو سورگ پراوِدّیا کے گیان اور پرماتما کی سچی اننیہ بھگتی کرکے موکش یعنی آواگون سے چھٹکارا تک حاصل کرلیں۔ اِس لئے اِسی گیان کی زیادتی کے باعث اور اِن کوشوں کے لحاظ سے یہ یونی سب یونیوں میں بہترین اور سب کی سرتاج کہلاتی ہے۔ اور جو انہی حیوانات کی طرح صرف عیش و عشرت (بھوگ وِلاس) کے کاموں ہی میں لگے رہتے ہیں تب پھر بغیر زیادتی گیان کے تو یہ بھی وہی پشو سنگیا یعنی حیوانات کے برابر ہی تو ہے۔ اِن سب یونیوں کے گن، کرم، سُبھاؤ ملے جلے الگ الگ بہت طرح کے ہوتے ہیں، جو کچھ تو انہی کے بیان میں اوپر تبلا بھی دئے گئے ہیں اور زیادہ تشریح کے ساتھ آئندہ تبلائے جاویں گے۔

انت میں ایسی وچتر یونیاں بنانے والے وشوکرما کو میرا باادب دست بستہ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی

جیٹھ سمبت ۱۹۸۷ بکرمی

تیرھواں باب تنیس بیانات تمام شُد

اُدم

رُدترائے نونہ

اَتھ

چودھواں باب

پانچ قسم کے وَرن (خصائل) کی تخلیق

اِن کے سبب۔ نام۔ رُوپ اور گُن۔ کرم سُبھاؤ

پیارے بھائیو! اُس پرماتما نے جیو آتماؤں کے کم و بیش نیک و بد اعمال کے مُطابق کم و بیش بھوگ کرم اور گیان یعنی گُن، کرم، سُبھاؤ کے موافق جو بڑی بھاری تقسیم اوّل تو ہر ایک یونی کے جسم والے جیو آتماؤں میں اور خاصکر انسانی جسم (منشیہ یونی والوں) میں مُقرر کر رکھی ہے، بس اُسی کو ورن دھرم یعنی قومی یا خصائلی تقسیم کہتے ہیں۔ اور اِسی قومی یا خصائلی تقسیم کے لحاظ سے ہر ایک یونی میں جیو آتماؤں کے سو قسم شریر ذنکو جو پیدا کرتا ہے اور آئندہ کرتا رہتا ہے، وہ بھی مندرجہ ذیل خصائل (سُبھاؤ) والے ملیچھ پشاچ یا راکشش شودر۔ ویش چھتری اور براہمن گنتی میں پانچ ہی ہوتے ہیں۔ جو پرواہ سے انادی اور سروپ سے سناتن ہیں

اوّل ملیچھ پشاچ یا راکشش ورن کا بیان

یہ شُودر یونی میں بہت گری ہوئی حالت کے جیو ہوتے ہیں اِن کا سُبھاؤ اپنے من کی خواہشات کو پُورا کرنے کے لئے کسی بھی دوسرے ذی روح کو کتنا ہی دُکھ دیکر یا اُن کی جان تک لیکر بھی اپنا مطلب پورا کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور اِنکی خوراک میں تموگنی سامان مثل گوشت (مانس) شراب۔ گرم مصالحہ وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ اِنکا رنگ رُوپ سُرخی سیاہی مائل سیاہ یا بھنگسا سا ہوتا ہے۔ ایسی حالت اِنسان سے نیچے کی زیادہ تر سب یونیوں میں اور اِنسانوں میں صرف مغرور۔ غصیارے۔ اہنکاری۔ اگیانی۔ بے علم۔ ناستک کافر سُبھاؤ کے اشخاص میں پائی جاتی ہے۔ اِس ورن میں وہی جیو آتما پیدا کئے جاتے ہیں، جو اُوپر کے ورنوں میں کچھ ادھورا علم (گیان) حاصل کر کے پھر بد صحبت میں پڑ کر مغرور نفس پرست۔ خود غرض اور کافر ہو جاتے ہیں۔ تو اُن کو دوزخ (ادھوگتی نرک) دینے کے پیشتر اوّل اِس یونی میں جنم دیکر ایک

موقع پھر پایا جاتا ہے، کہ شاید دوسروں کی نیک صحبت سے اُنکے من کی حالت بدل جائے، تو پھر اُوپر کو ترقی کر جاویں، ورنہ پھر نیچے کی خراب یونیوں میں لاکھوں بار پیدائش و موت کے دُکھ اور اُن یونیوں کے بھوگ دُکھ بھوگنے تو ہوتے ہی ہیں۔ بس جیو آتما کی انسانی قالب سے گراوٹ کی یہ خاص شناخت ہے، یا اُنکا گُن ادھم گتی کے تموگُنی و کرم غصہ و غرور کے ساتھ۔ اور سبھاؤ کینہ و دغاباز۔ مکار، جھوٹا اور چھلی ہوتا ہے ایسی حالت کے انسانوں کو ذرا عقل سے سوچکر اپنی زندگی سنبھال کر اوپر کے ورنوں کی طرف ضرور جانا چاہیئے۔ اور صرف گوشت شراب یا خود غرضی کے ذرا سے چھوٹے سُکھ کو چھوڑ کر اعلیٰ درجہ کا سُکھ حاصل کرنا چاہیئے۔

دُوسرے شُودر ورن کا بیان

یہ برہما جی کے پیروں سے پیدا ہوئے کہے جاتے ہیں، جسکے معنی ہی خدمتی جیو آتما و نکلے ہیں یعنی یہ تموگُن پردہان سُبھاؤ کے جیو ہوتے ہیں، لہٰذا اِنکا روپ رنگ سیاہی مائل یا سانولا ہوتا ہے انسانی جسم میں ایسے اشخاص کہ جو بہت پڑھانے سمجھانے پر بھی علم و ہنر اور گیان حاصل نہ کر سکیں، لیکن نفس پرستی بھی اُنکے سُبھاؤ میں نہ ہو، صرف سیدھے و بیوقوف ہوں اور گوشت و شراب سے بھی نفرت رکھتے ہوں، بلکہ اپنی سادی گذر اوقات کیلئے اپنے سے اونچے ورن والے عالموں جاہ و حشمت والوں یا بیوپاری مالداروں کا سہارا لیکر آپ مُحبت سے اُنکی اچھی خدمت کرتے اور اُنکے دیئے دھن سے اپنا گذارا کر لینا ہی کافی اور فرض سمجھتے ہیں، بس ایسے آدمیوں کو شودر ورن کا کہتے ہیں۔ اِس ورن میں وہی جیو آتما پیدا کئے جاتے ہیں، کہ جو اپنے جنم میں نہ تو کبھی ستیا حق پرست علم پڑھتے اور نہ ایسے عالموں کی صحبت ہی کرتے، اور نہ اُنکی برائے ہی مانتے ہیں۔ لہٰذا اُنکو بے علم ہونے کے باعث دوزخ (ادھوگتی) دینے سے پیشتر ایک دفعہ پھر اِسی حیوان کے مانند انسانی جسم یعنی شودر ورن میں پیدا کر دیا جاتا ہے، کہ جس سے اُنکو اُوپر والے ورنوں کی خدمت کرنے میں نیک صحبت سے ایک دفعہ پھر ترقی کرنیکا موقع مِل جاوے اور شاید ست سنگ سے ترقی کر جاویں۔ ورنہ پھر نیچے کی ادھم یونیوں میں لاکھوں بار جنم مرن کے دُکھ اور اُن یونیوں کے بھوگ دُکھ بھوگنے تو ہوتے ہی ہیں بس جیو آتماؤں کی اِنہیں یونی سے گراوٹ کی اور ادھم یونی سے ترقی کرنیکی یہ خاص شناخت ہے۔ اِن کا گُن تموگُنی۔ کرم ساکار اُپاسنا یعنی جسم والے زندہ دیوتاؤں کی خدمت کرنا اور سُبھاؤ موہی سیدھا اور بیوقوف ہوتا ہے۔ ایسی حالت کے اِنسانوں کو ہمیشہ اوپر کے ورن والوں کی سچی خدمت کرنا اور اُنہی کا ست سنگ حاصل کر کے کچھ وِدّیا یا گیان میں ترقی کر کے اوپر کے ورنوں کی طرف ضرور جانا چاہیئے۔

تیسرے۔ ویش ورن کا بیان

اِن کو برہما جی کے پیٹ سے پیدا ہونا بتلاتے ہیں، جسکے معنی ہی پیٹ، کوش یا خزانہ کے مالک یعنی خزانچی کے ہیں۔ یہ تموگُنی و رجوگُنی مِلی جُلی پرکرتی کے جیو ہوتے ہیں، لہٰذا اِن کا روپ رنگ سُرخ و سانولا مِلا جُلا گندمی گورا ہوتا ہے اِس ورن میں وہی جیو آتما پیدا کئے جاتے ہیں، کہ جنکے بیوہار نفس پرستی اور کھان پان گوشت و شراب سے تو بالکل پاک صاف ہوتے ہیں لیکن بقیہ سُکھ دُکھ بھوگنے کیلئے اِنکو ہر وقت روپیہ کمانے اور جوڑنے کی ہی خواہش اور دُھن لگی رہتی ہے۔

اور ہر وقت بیوپار کے کاموں سے دھن کی بڑھتی کرنے رہنا ہی اپنا فرض سمجھتے ہیں خود بھی ہی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی یہی سکھاتے ہیں۔ اور اپنے سُکھ کے حاصل کرنیکے لئے پہل ملنے والے کاموں میں خیرات وغیرہ بھی کرتے رہتے اور پچھلے دان کا بھوگ بھی بھوگتے رہتے ہیں۔ اور آئندہ کی بہبودی کیلئے گیان میں ترقی کرنیکی کوشش بھی کرتے رہتے ہیں۔ ورنہ بغیر گیان و دان بڑھانے یہ بجائے ترقی کرکے اوپر جانیکے پھر شودر وغیرہ یونیوں کی طرف تنزلی میں چلے جاتے ہیں۔ اِنکا گُن تم، رَج ملا جُلا۔ کرم ساکار اُپاسنا یعنی مجسم دیوتاؤنکی خدمت کرنا۔ اور سُبھاؤ عیش عشرت و کنجوسی پسند (کامی و لوبھی) ہوشیاری اور چالاکی لئے ہوتا ہے۔ بس ایسی حالت کے اِنسانوں کو بہت سمجھ بوجھکر تپ، یگیہ، دان کرتے اور علم (گیان) بڑھاتے رہکر اوپر کے ورنوں کی طرف ضرور جانا چاہئے۔

چوتھے چھتری ورن کا بیان

اِنکو برہماجی کے ہاتھوں سے پیدا ہونا بتلاتے ہیں، جسکے معنی ہی سخت، کٹھور، قوی (شکتی شالی) اور اپنے ہاتھونکی طاقت کے گھمنڈی کے ہیں۔ یہ رجوگُنی اور ستوگُنی ملی جُلی پرکرتی (سُبھاؤ) کے جیو آتما ہوتے ہیں، لہٰذا اِنکا روپ رنگ سُرخی مائل گورا ہوتا ہے اور اپنے ہاتھوں کی طاقت کے گھمنڈ سے اپنے قابو یافتہ سبھی اعلیٰ و ادنیٰ جسم والونکی راکششوں، وزندو، بدچلنوں، اور چوروں وغیرہ سے خوب اچھی طرح حفاظت کرنا اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں۔ اور جسمانی محنت و ہتھیار دوسروں کی حفاظت کیلئے، راجیہ وغیرہ کے عمدہ انتظام کے محصول (کر) سے اپنی بسراوقات کرتے ہیں، لیکن گوشت و شراب کے بڑے بھاری دشمن ہوتے ہیں۔ اِن کو نہ تو خود کام میں لاتے اور نہ دوسروں کو کام میں لانے دیتے ہیں۔ اِنکا گُن رَج اور سَت دونوںکا ملا جُلا ہوتا ہے۔ کرم چیتنیہ دیو اُپاسنا یعنی دیو یگیہ کرنا اور سُبھاؤ اہنکاری، قوی عقلمند و منصف مزاج ہوتا ہے یعنی اِس ورن میں وہی جیو آتما پیدا کئے جاتے ہیں، کہ جنکی عادت (پرکرتی) اہنکار لئے ہوئے تو ہوتی ہے، لیکن کبھی نیک صحبت سے گیان کی طرف کو اور کبھی بدصحبت سے لڑائی جھگڑوں کی طرف کو، اور کبھی اِنصاف سے عیش و عشرت اُٹھانیکی طرف کو دوطرفہ چلتی ہے۔ ایسی حالت کے اِنسانونکو اپنی زندگی میں بہت ہوشیاری سے سمجھ بوجھ کر رہنا چاہئے، کہ دہ ست سنگ سے علم حاصل کرکے گیانی بن کر اوپر کے ورن کی طرف کو جاویں، یا سچے انصاف اور طاقت سے اپنی قابو یافتہ رعایا کو خوش رکھکر اسی ورن میں قائم رہیں۔ ورنہ نفس پرستی سے اپنے دھرم فرائض منصبی کو چھوڑ کر غیر ضروری عیش و عشرت میں پڑ کر نیچے کی طرف تنزلی (ادھوگتی) میں جانا تو تیار ہی رکھا ہے۔

پانچویں برہمن ورن کا بیان

اِن کو برہماجی کے مُنہ سے پیدا ہونا مانتے ہیں، جسکے معنی ہی زبان کی وِدّیا یعنی علم کا مالک و اُسکا گھمنڈی اور اُسی کے ذریعہ سے بسراوقات کیلئے آمدنی کرنیوالے کے ہیں۔ یہ نِرے سَت گُن پردہان پرکرتی یعنی عادت کے جیو آتما ہوتے ہیں، لہٰذا اِن کا روپ رنگ سفیدی مائل گورا ہوتا ہے۔ اِنکا گُن ستوگُنی، کرم نراکار اُپاسنا یعنی برہم کی بھگتی، علم دہرم گیان مے (فنا فی اللہ حق پرست) اور سُبھاؤ آنندمئے (ہمیشہ مسرور) ہوتا ہے۔ اِس ورن میں وہی جیو آتما پیدا

کئے جاتے ہیں، اُنکو پہلے جنموں میں مکمل برہم گیان حاصل نہ ہونے کے باعث اُنکی نجات نہیں ہوئی تھی لیکن خواہش نجات ہی کی تھی، اور کرموں کے پھل بھوگنے باقی تھے۔ اِس لئے اُن کو براہمن ورن میں اِس سبب سے جنم دیا جاتا ہے، کہ جس سے براہمن والدین یا کو بچپن ہی سے رازِ حقیقت (ست ودیا) علم (گیان) اور دُنیوی عیش وعشرت سے نفرت (ویراگ اور تیاگ) کے ربط کرنیکے لئے نیک صحبت مِل جائے۔ اور اپنی قسم اوقات ریاضت (تپ ویراگ) کے ساتھ اپنی وِدیا سے پیدا کئے ہوئے تھوڑے سے دھن سے کر کے گیان بڑھاتے جاکر نجات حاصل کرنا اپنا فرض منصبی سمجھ لیتے ہیں۔ اور عیش وعشرت والوں کی حرص نہیں کرتے، بلکہ اُنسے خاموشی کے ساتھ (اُداسین وِرتی) سے رہتے ہیں۔ اِس حالت کے انسانوں کو بڑی ہوشیاری سے اِس سنسار چکر کی منزل کو گیان۔ تپ۔ ویراگ اور ایشور بھگتی یعنی حق شناسی وحق پرستی کے ذریعہ طے کرنی ہوگی، تو شاید یہ اپنی خواہش میں کامیاب ہوجاویں اور اِس آواگون کے چکر سے نجات مِل جائے۔ ورنہ پھر من کو ذراسی ڈھیل دیکر عیش وعشرت میں پڑتے ہی بس نیچے کی طرف تنزلی (ادھوگتی) میں جانا تو تیار ہی رکھا ہے۔ اِسلئے مَن کو بیکار عیش وعشرت کی طرف لگاکر اپنی اربوں سال کی کری کرائی ترقی کو کیوں ہاتھ سے کھونا چاہئے۔

آگاہی

پیارے بھائیو! بس اِسی طرح تمام بھوگوں، یونیوں اور ورنوں کی تقسیم کر کے وہ پرم پتا پرماتما (خالق) تمام جیو آتماؤنکے سوکشم شریروں کو قیامت کے بعد ایکدم جنم دیدیتا ہے اور پھر اُن کے دوبارہ جنموں میں بھی اِسی طرح جنم دیتا رہتا ہے۔ اور تمام برہمانڈ میں اِسی طرح یہ کرم پھل۔ بھوگ جنم مرن اور نجات کا جال چکر پھیلا رکھا ہے۔ جس میں اور سب سامان مِلجانے تو آسان ہیں، لیکن نجات ملنا ہی بہت مشکل ہے۔

شاید آپ لوگ گیارھویں باب سے چودھویں باب تک کے سرشٹی کی یونیوں کی تقسیم کا میل نہ ملا سکیں لہٰذا اِسکے لئے ہر ایک یونی میں ہر ایک ورن کی مثال سمجھانیکے لئے، اگلے صفحہ پر ایک نقشہ لکھے دیتا ہوں، اِسی طرح اور سب سمجھ لیں جس سے یہ بھی پتہ چلیگا، کہ قدرتی طور پر گوشت خور جیو جو نر اور مادہ کے میل سے پیدا ہوتے ہیں، وہ انڈج اور جرایج یونی میں زیادہ پائے جاتے ہیں، لیکن اُنکی نر مادہ کے میل پر [illegible] جڑتی ہے بس ہی خاص پہچان سب یونیونکے قدرتی گوشت خور ہونے کی ہے۔ انت میں ایسے گُن اکرم اَسبھاؤ یعنی خصائل جانکر اور میل مِلاکر جنم دینے والے وِشو کرتا پرماتما کو میرا باادب دست بستہ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔

رامچندر مُنی

جیٹھ سمبت ۱۹۹۰ بکرمی

چودھواں باب پچاس بیانات تمام شُد

اُوم

اکشرائے نومہ
اَتھ

پندرہواں باب

قانونِ قدرت کا ظہور یعنی ویدوں کی تخلیق

اِن کے سبب۔ نام۔ رُوپ اور گُن۔ کرم سبھاؤ

پیارے بھائیو! جس وقت وہ وِشنو کرپا پرماتما پرلے کال، قیامت یعنی اپنے خواب میں اپنی ساکار سرشٹی کے سمیٹے ہوئے یعنی بگاڑے ہوئے کھیل کو آپنے جاگنے پر گذشتہ بابوں میں بتلائیں ترکیبوں سے گذشتہ زمانۂ پیدائش (کلپوں) کی طرح پھر ویسی ہی نراکار و ساکار سرشٹی (غایب اور ظاہر دنیا) بنا دیتا ہے۔ اور اس سرشٹی کو قائم رکھنے کا کام چلاتے رہنے کا بار سوریہ بھگوان کو سونپ دیتا ہے۔ اور تمام روحوں کے نورانی جسموں کو بھی اُن کے کرم پھل کے مطابق عناصری جسموں (استھول شریروں) میں پیدا کر دیتا ہے۔ تو جبھی یعنی آغازِ دُنیا (آدی سرشٹی) ہی میں اوّل تو اپنے بنائے ہوئے اِس سرشٹی کے کھیل کو جیو آتماؤں کو یہ جتانے کے لئے کہ یہ سرشٹی کا چکر کیسے بنایا گیا اور یہ گورکھ دھندا ہے کیا چیز؟ دوسرے تم کس کس طرح تپسیا اور میرا حقیقی گیان حاصل کر کے اِس سنسار کے ابدی زمانہ (انادی کال) کے آد اگون کے چکر سے کیسے اپنی نجات (موکش) حاصل کر سکتے ہو۔ تیسرے۔ تم کس کس طرح سُکھ ملنے والے نیک اعمال (شُبھ کامیہ کرم) کر کے اِس سنسار میں سورگ، بہشت یعنی سُکھ بھوگ سکتے ہو۔ چوتھے۔ اگر تم سُکھ ملنے والے نیک اعمال بھی نہیں کرو گے اور بد اعمال کرو گے، تو اُنکے پھل میں تم کو کیا کیا اور کب تک دوزخ (نرک) یعنی دُکھ بھوگنے ہونگے۔ پانچویں۔ میں نے اِس سنسار کو بنا کر اِس ظاہری عناصر دُنیا (ساکار جگت) میں تمہارے مکمل طور سے قیام کے سلسلہ کو چلاتے رہنے کیلئے پانچوں عناصروں کا خزانچی اور ڈرائیور (تتوں کا بھنڈاری اور سنچالک) سوریہ بھگوان کو مقرر کر دیا ہے۔ تم مکمل گیان سے اُنکی طاقت (شکتی) کو جانکر اُنکی حقیقی تعظیم و تکریم (اُپاسنا) کرو۔ اور اُن سے اپنی صحت کا ئم ماناز یادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانیکی کوشش کرتے رہو۔ بس یہ سب پوشیدہ راز جتانے کے لئے جو قدرتی قواعد یعنی قانون مُقرر کیا، اُسکو چار ستوگنی، آپت آدمی مہرشیوں یعنی ولیوں کی زبان کے ذریعہ اُن کی حالتِ بیخودی (سمادھی اوستھا)

میں ظاہر کیا۔ تو جن دیگر اشخاص نے اِس قانونِ قدرت کو اُن سے سُنا اور یاد کیا، تو انہوں نے اِس قانونِ قدرت کا نام سُرتی یعنی سُنا ہوا گیان رکھا۔ یہ سب سُرتی گنتی میں ایک لاکھ ہیں جنمیں سے اسّی ہزار کرم کانڈ (نیک اعمال) بتلانے کی و سولہ ہزار اُپاسنا کانڈ (برہم کی بھگتی اور طریقہ عبادت) بتلانے کی اور چار ہزار گیان کانڈ (رازِ حقیقی) بتلانے کی ہیں۔ جنمیں سے پہلی کو اَپرا (دنیوی سُکھ کا علم) اور آخری کو ویدانت یا پرا ودیا (دینی معاملات رازِ حقیقی یعنی حق پرستی کا علم) کہتے ہیں۔ لیکن یہ سب ملی جُلی ہی پائی جاتی ہیں، صرف اِنکا گیان ہی اَنت یعنی آخر کا ہے۔ اور اِنہیں سے ہر ایک سوتر وا اُنکے مجموعہ کو ہی سُرتی یا منتر بھی کہتے ہیں۔ اور اِن سب سُرتیوں کے مجموعہ یعنی کُل گیان کے خزانہ کو وید یا منتر سنگہتا کہتے ہیں۔ جو حقیقت میں ایک ہی ہیں صرف چار مہرشیوں کے ذریعہ ظاہر ہونے کے باعث شمار میں ہی چار کہلائے گئے ہیں۔ اور جس جس وید کا علم (گیان) جس جس رِشی کے ذریعہ ظاہر ہوا، اور جو نام اِن ویدوں کے رکھے گئے وہ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ اَگنی رِشی کے ذریعہ جو گیان سُنا گیا یا ظاہر ہوا، اُس کو رِگ وید کہتے ہیں۔

۲۔ وایو رِشی کے ذریعہ جو گیان سُنا گیا یا ظاہر ہوا، اُس کو یجُر وید کہتے ہیں۔

۳۔ آدتیہ رِشی کے ذریعہ جو گیان سُنا گیا یا ظاہر ہوا، اُس کو سام وید کہتے ہیں۔

۴۔ اَنگرا رِشی کے ذریعہ جو گیان سُنا گیا یا ظاہر ہوا، اُس کو اَتھرو وید کہتے ہیں۔

اور چونکہ یہ وید ہی سب سے پیشتر کی وِدیا ہیں، لہٰذا یہی ابتدائی علم (آدی وِدیا و سناتنی علم) کہلاتی و پائی جاتی ہیں۔ اور جب اِن سے پہلے کوئی علم (گیان) تھا ہی نہیں جسکا اِن میں ثبوت (پرمان) دیا جاتا، تو بس اِسی باعث یہ ثبوت بالذات، مُستند (سوتہ پرمان) کہلاتے ہیں۔ یعنی اِن میں جو کہا و بتایا گیا ہے بس وہی ٹھیک ہے۔ اِس کا دوسری جگہ تبلانے کا کوئی حوالہ دو، اِس سوال کی کوئی ضرورت ہی نہیں، کیونکہ یہی سب سے پہلے اور مکمل گیان کے خزانہ ہیں۔

دوسرے۔ چونکہ سمادھی، سُوشُپتی اور مُکتی ایک ہی ابتدائی حالت کا نام ہے، اور اِس حالت کے اشخاص ہی آپت۔ رِشی مُنی۔ وَلی یا دیوتا کہلاتے ہیں جنکا کلام بے لوث (بلا رو رعایت)، اور حقیقی گیان ہونے کے باعث ثبوت میں حوالہ دینے کے قابل ہوتا ہے، اِس لئے یہ مُستند (سوتہ پرمان) مانے جاتے ہیں۔

تیسرے۔ اِسی مُکتی کی حالت میں بتلائی ہوئی بات یعنی وہی سُرتی مُوکشی آتماؤں (ولیوں) یعنی ایشور کی تسکین کی بتلائی ہوئی ہوتی ہے، یعنی انسان (پُرش) کا بتلایا ہوا گیان نہیں، بلکہ پرماتما کا بتلایا ہوا گیان ہوتا ہے۔ اِسی بنا پر یہ سب سُرتی یعنی وید اپورشیہ کہلاتے ہیں۔ لہٰذا یہ سوتہ پرمان یعنی مُستند ہی تو ہوئے۔

اور جس بھاشا یعنی بولی میں یہ ظاہر ہوتے اور بولے جاتے ہیں اُس کو دیوتاؤں کی بھاشا یعنی

کے سبب دیو بانی کہتے ہیں۔ اور یہ دیو بانی ہونے کے باعث اِس میں کوئی غلطی ہونا بھی ممکن نہیں اور بالکل ٹھیک دیاک (شدھ) ہوتی ہے، اِس لئے اِس بولی (بانی) کو سنسکرت بھی کہتے ہیں سا وجہیں بیشمار علم و مرتبہ (آتول گیان والیشوریہ) کا خزانہ بھرا ہو اُس کو بھگوان کہتے ہیں، تو چونکہ یہ وید بے حد علم اور جاہ وحشمت دینے والے کلاموں کے خزانے ہیں، لہٰذا ان کو وید بھگوان بھی کہتے ہیں۔

اور چونکہ ہر ایک آغازِ دُنیا میں یہ وید بھگوان بھی پچھلی دُنیا کی طرح (پورب کلپ کے سمان) جوں کے توں ظاہر ہوا کرتے ہیں، اور قیامت (پرے کال) میں مثل سرشٹی کے یہ بھی پوشیدہ (گپت) ہو جاتے اور مثل دُنیا (سرشٹی) کے پھر ویسے ہی ظاہر ہوتے رہتے ہیں، تو مثل سرشٹی یعنی دُنیا کے یہ بھی پرواہ سے انادی اور سروپ سے سانت ہوئے۔

مختصر تشریح اُن بیانات کی کہ جو اِنمیں لکھے ہیں

۱۔ رگ وید میں زیادہ تر تمام اشیاء کے خواص و فوائد (گُن۔ کرم۔ سُبھاؤ) لکھے ہیں۔ یعنی کن کن اشیاء سے تم کیا کیا فائدہ اُٹھا سکتے ہو۔

۲۔ یجر وید میں زیادہ تر کرم کانڈ (طریق اعمال) لکھا ہے یعنی کن کن نیک اعمال (شبھ کامیہ کرموں) کو تم کیسے کیسے کرو اور اُنسے کیا کیا فائدہ اُٹھاؤ۔

۳۔ سام وید میں زیادہ تر پرماتما کی عبادت (اُپاسنا) کا حال لکھا ہے یعنی اُس کے گُن تبلائے ہیں کہ تم اُس کی بھگتی (اُپاسنا) کیسے کرو۔

۴۔ اتھرووید میں سب وگیان کانڈ لکھا ہے، جو چتن اور جڑ کا مکمل گیان ہے یعنی سانکھیہ اور یوگ دونوں کے میل کی تشریح اُس کی شکتی جاننے کو لکھی ہیں۔ اور پدارتھوں کا میل ملانا کہ کس کس کے میل سے کیا کیا بنجاتا ہے سب کچھ لکھا ہے۔ اِسکی چھوٹی سی شاخ کا نام آج کل سائنس ہے جس کے ذریعہ سے نئے سائنس فلاسفر صرف اِس دُنیا کے ہی بھوگ پدارتھوں کو ملاتے رہتے اور اُنسے اپنا سنسار کا فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ لیکن اسمیں اصلی سانکھیہ یعنی سوکشم نراکار تتوں کا میل کہ جس سے یہ دُنیا (سرشٹی) ہی بنتی ہے لکھا ہے۔ اور مکمل دھیان یوگ کہ کس طرح اور کیا کیا ملایا جاوے، یہ بھی سب کچھ لکھا ہوا ہے۔ اِس لئے بغیر یوگ کریا (عمل) کے سیکھے سانکھیہ جاننا یعنی سوکشم نراکار تتوں کا میل ملانا آ ہی نہیں سکتا۔ اِسی یوگ کی ذرا سی ابتدائی ترکیب عمل (دھارنا) کا نام آجکل مسمریزم ہے جسکو ادھورا جانکر بھی لوگ بڑے بڑے کرشمے دکھلا کر سنسار کو متعجب کر رہے ہیں۔ تو بتلاؤ! پورا یوگ جانکر تو کیا کیا نہیں کر سکتے۔ لیکن اِس کرشمے بازی میں پڑ جانا اصل برہم گیان کے حصول کو کہ جس سے موکش ملتی ہے روک دیتا ہے۔ بس اُس برہم اور پردھان پرکرتی کے میل کا سب کچھ گیان اِسی میں بھرا ہے۔ یعنی اِس سے پر برہم کا سچا گیان ہوتا ہے۔ لیکن کامل عالِم

اور تجربہ کار گرو کے سمجھانے کی ضرورت ہے بصرف لفظی ترجمہ جاننے کی نہیں۔

یعنی اِن میں جیو آتماؤں کو اپنے نیک اعمال کے ذریعہ اپنے اعلیٰ ورن کے انسانی جسم بنوالینا۔ پھر اُن جسموں سے عمدہ ویدودیا پڑھ کر اور اُن کا عمل کر کے سنسار کے اچھے اچھے سکھ بھوگنا اور بداعمالی کے بُرے پھل دُکھ بھوگنے کی وجہ سے اُنسے بچنا۔ اور سنسار میں تندرست رہنے کے قاعدے جاننا اور پھر اِس سنسار کو بے فائدہ جانکر پرمیشور کی حقیقی عبادت (سچی اُپاسنا) اور سچے گیان کے ذریعہ اِس جگت چکر سے موکش حاصل کرنے کے سب کچھ قاعدے لکھے ہیں یعنی کوئی بات ہی ایسی نہیں جو اِن میں نہ لکھی ہو۔ اگر اِن میں کوئی بات نہیں لکھی، تو جانو وہ بات ہی کچھ نہیں ہے۔ اِنہیں ویدوں کے اُن منتروں میں سے جن میں پرماتمانے آئندہ ساکار جگت کی پیدائش، قیام اور فنا کرتے رہنے کا بار سوریہ بھگوان کو سونپا ہے اور ہم کو یہ سوریہ بھگوان وشنوروپ سے ماننے کے لائق ہیں حسب موقع اُسی آٹھویں باب میں چار منتر ثبوت کے لئے لکھ دیے گئے ہیں، تاکہ ناظرین کو اُن میں کوئی شک وشبہ نہ رہے۔ ورنہ ثبوت کی خرابیوں سے یہ تتوپنشد یا مول درشن بالکل بری و پاک ہی رکھا گیا ہے۔ بس اِنہی چاروں ویدوں کو ابتدائی مکمل قانونِ قدرت۔ یا پراکرتک نیم یا آدی سناتن دھرم شاستر کہتے ہیں۔

اور اِسی لئے اِن ویدوں کے پڑھنے پڑھانے کا ڈھنکا پیٹا جاتا ہے اور پیٹنا بھی چاہئے کہ جس سے ہر بات کا سچا گیان سب خلقت کو ہو جاوے۔ اور تھوڑے تھوڑے ادھورے گیان کی وجہ سے جو آپس میں اختلاف رائے کے جھگڑے رہتے ہیں، وہ سب دور ہو کر سب اِنسان میل ملاپ سے ترقی کی زندگی بسر کریں۔ اور اِن ویدوں کے جاننے یا جانانے کے ڈھول پیٹنے والوں کا سوائے آپس میں میل ملاپ سے رہ کر سرت کی زندگی بسر کرنے کے اور کوئی مطلب ثابت ہی تو نہیں ہوتا۔

آغازِ دُنیا کے سلسلہ کا خاتمہ

پیارے بھائیو! پھر جیسے کوئی بڑا انجینیر کسی بھی انجن کے سب کل پُرزے بنا کر اور بھاپ سے اُس کو چالو کر کے اپنے سے چھوٹے اور معتبر کسی دوسرے آدمی کو کہ جس کو ڈرائیور کہتے ہیں مکمل طور سے اِس کام کو چلاتے رہنے کے قاعدے بتلا کر اُس کو اِس کام کا چلانے والا مقرر کر دیتا ہے اور آپ اُس کام سے الگ ہو کر آزاد ہو جاتا ہے یا دوسرا کام کرنے لگتا ہے، بس ٹھیک اِسی طرح اُس وشوکرما پرماتما انجینیر نے جب یہ برہمانڈ اور اُس میں سوریہ بھگوان وغیرہ وسو اور اُن میں رہنے والی تمام جڑ اور چیتن پرجا کو پیدا کر دیا۔ اور جیو آتماؤں کو اُن کی مکمل طریقہ سے سنسار میں ترقی کرنے کے لئے قدرتی قانون وید بھگوان بھی بنا دیئے۔ اور پھر آئندہ کو اِس جگت کا کام پورے طور پر قائم رکھنے کا قاعدہ بتلا کر یہ بار بھی سوریہ بھگوان کو سونپ دیا، تب پھر آپ خود آزاد ہو کر پوشیدہ طریقہ سے

سب میں ملا اور ظاہرا میں سب سے الگ رہ کر ہر ایک جیوآتما و نکے نیک و بداعمال اور سرشٹی کی رچنا کا تماشہ دیکھنے لگا اور وراٹ یعنی برتہا روپ کا کام ختم ہوا۔

انت میں ایسے اعلیٰ گیان کے بھنڈار وید بھگوان اور جن کے ذریعہ سے یہ ظاہر ہوئے اُن مکتی آتماؤں اور ان سب کے پرم گرو اُس پرمیشور پرماتما و شو کرما کو میرا بادب دست بستہ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی

اساڑھ سمبت ۱۹۸۷ بکرمی

پندرہواں ۱۵ باب چوبیس ۲۴ بیانات تمام شُد

جگت گرو سری تتو پنشد و امول درشن

مُصنفہ

رامچندر مُنی

تین سو ساٹھ ۳۶۰ بیانات اُصول آغازِ دُنیا۔ وِراٹ رُوپ کا کام اتھروید کا گیان

مقالۂ اوّل

تمام شُد

رامچند مُنی

اوم

نمشیوائے ہیتو بھوائیے

اتھ

جگت گرو سیری تتو اپنشد و اصول درشن

مقالہ دوم

اُصول قیام دُنیا وِشنو رُوپ کا کام

تَجگشتر دیوتم پُرشتاچے چھکرَ مُرت۔ پِشیے مَشروشتم جیوتے مَشردہ شتہ گُونگ
شتریاں مَشردہ بِستم پرپروا مَشردہ سنتم دُینا بیا مَشردہ شتم بھُو نیشیے شردہ شتا۔

پہلا باب

ویدوں کے مُطابق دیگر سناتن دہرم شاستروں کی تصنیف

اِنکے سبب۔ نام اور گُن

پیارے بہائیو! جب تمام ساکار جگت کی پیدائش (رچنا) ہوگئی۔ اور تمام جیو آتما اُدبھج۔ سویج۔ انڈج۔ جرایُج اور منشیہ کی نر و مادہ یونیوں میں ملیچہ۔ پشاچ یعنی راکشش۔ شُودر۔ وِیش۔ چھتری اور براہمن بہاؤسے رہنے لگے۔ اور سوریہ بہگوان کے دِن رات کا کال چکر بہی گھومنے لگا۔ اور وہ اپنے تتو دنکے کوش سے سب کو فائدہ پہنچانے لگے۔ اور رچاڑا۔ بسنت۔ گرمی۔ برسات سب موسم باقاعدہ ہونے لگے۔ اور نباتات میں خوب پہل پہول وغیرہ ہونے لگے۔ اور قدرتی طور سے کام ویگ ہونے پر نر و مادہ کے میل سے حمل رہ کر اولاد بہی پیدا ہونے لگیں لیکن آ[illegible] میں کوئی مکان یا اُن کے گرد و گاؤں وغیرہ تو بنے بنائے ہوتے نہیں، کیونکہ ویدوں کا مطلب تو سب سمجھ نہیں سکے۔ اور خود اُن کے اندر کسی کام کا صرف خیال سار سنسکار ماتر) ہونے کے سوائے زیادہ گیان نہیں ہوتا، لہٰذا سب انسان جنگل کے پہلوں

۸ چھند۔ یعنی کسی نثر کی نظم بنانے کے قاعدے یا نظم کا مطلب سمجھنے کے لئے نثر بنانے کے جو قاعدے بنائے وہ چھند گریا کہلاتی ہے۔

۹ جوتش۔ یعنی حساب (علم ہندسہ) کے ذریعہ تمام ستاروں (نَسوول؟) اور سورج (آدِتیہ) کی چال ملا کر تینوں زمانوں کا حال معلوم کرنے کے جو قاعدے بنائے وہ وِدّیا (علم) جوتش کہلاتی ہے۔

۱۰ کلپ۔ یعنی گرہیہ سوتر۔ خانگی معاملات میں سُکھ کے لئے (کرم کانڈ) نیک اعمال کے جو قاعدے بنائے اُس کو کلپ کہتے ہیں۔

بس پھر مکمل طور سے اِس طرح کی عمدہ تعلیم ہونے لگی، کہ جس سے اُس وید وِدّیا کو پڑھ کر بہت سے رِشی تیار ہونے لگے۔ اور اُس کا مطلب سمجھ کر آپ اُس پر چلنے لگے اور دوسروں کو چلانے لگے! اسلئے اب اِس وِدّیا، علم کا خوب رواج (پرچار) ہونے لگا۔ کوئی خود پڑھ گئے اور کوئی دوسروں کو چلتے دیکھکر ویسے ہی چلنے لگے۔ اور کچھ عرصہ میں سرِشٹی کے جیو آتماؤں کا وہ بنجرونکی طرح رہنیکا وقت چلا گیا یعنی اب ہر ایک کام کا عمدہ علم حاصل ہو گیا اور بڑھنے ہی لگا۔ اور عالموں کو ہر ایک قاعدہ مخلوق کو سمجھانے اور اُنپر چلانے میں بہت آسانی ہونے لگی۔ بس پھر سُکھ کی گنگا بہنے لگی اور لاکھوں سال پورے طور پر سُکھ رہا۔

لیکن پھر بھی کچھ ظالم اشخاص نیک شخصوں کو تکلیف دے ہی دیا کرتے تھے۔ پھر اکثر رِشیوں نے سرِشٹی کے ظالم شخصوں کی حالت سُدہارنے اور اُن کو پورے طور سے ویدوں کے مطابق دھرم میں چلانے یعنی نیک چلن بنانے و اَدھرم سے چلنا روکنے یعنی بد چلنی چھڑانے اور سب کے دُکھ دُور کرنے و سُکھ حاصل کرانے اور آپس کے عدل یعنی جھگڑے چُکانے کے لئے عالموں کی ایک راج سبھا وِدّیا سبھا مقرر کر کے اکثر اِسمرتی یعنی مختصر طور سے ویدوں کے مطابق قواعد یعنی قانون کی تصنیف کری لیکن اِن میں سے جو اِسمرتی منوجی مہاراج کی سبھا نے بنائی تھی وہ سب سے اعلیٰ پائی گئی، اِس لئے وہی مانی گئی اور منوسمرتی کہلائی گئی۔ لہٰذا پھر سب دیشوں میں اِس کا ہی پڑھنا پڑھانا اور اُسی پر چلنا چلانا جاری ہو گیا۔ اور پھر پرجا کو لاکھوں سال خوب عیش و آرام کے ساتھ رہتے گُذر گئے۔

پھر اِسی درمیان میں پانچ مُنیوں نے پانچ شاستر اور ایک شاستر وِدّیا پرنگ کے آخر میں کُل چھ شاستر مختلف اوقات میں مختلف ہی پیرائے سے وید وِدّیا کے سرِشٹی کرم یعنی اُصولِ آغازِ دُنیا کو آسانی سے سمجھا کر اُن سے موکش سُکھ حاصل کرنے کے طرزِ عمل (سادھن) لکھے ہیں، جو مندرجہ ذیل ہیں اور درشن شاستر کہلاتے ہیں۔

۱ یوگ درشن۔ یہ پاتنجل مُنی نے بنایا ہے۔ اِسمیں سرِشٹی کا رَیہ سِدّھی یا موکش سِدّھی کے لئے حالت بیخودی (سوسُپتی اوستھا) میں غور۔ فکر۔ وچار کرنا یعنی دہارنا۔ دہیان۔ سمادہی وغیرہ

دہار یک لڑائیوں کا اتہاس روپ (تواریخی) دہرم شاستر لکہا تھا جو مہابھارت کے نام سے مشہور ہے۔ اور پھر تبھی سری کرشن چندر بھگوان کا جیون چرتر دہرم رہسیہ (نیک اعمال) روپ سے اُنہوں نے ہی اور لکھا تھا جو سری بہاگوت کے نام سے مشہور ہے۔ اور پھر انہیں کے نیک فرزند سری شکدیوجی نے ایک شک ساگر نام کا گرنتھ سری کرشن چندر بھگوان کی بھگتی سے بھرا ہوا جیون چرتر (سوانح عمری) سری بہاگوت سے حاصل کرا کر لکھا تھا۔ یہ چاروں دہرم شاستر پراچین اتہاس شاستر (پرانی تواریخ) کہلاتے ہیں۔ جو بڑے عمدہ روچک (دل پسند) دہرم شاستر ہیں لیکن بدقسمتی سے اِس وقت درمیان کی ملاوٹیں ہو جانے کے باعث خراب اور بدنام ہو رہے ہیں۔

بس یہی مذکورہ بالا دہرم شاستر ویدوں کے مطابق سناتن دہرم شاستر کہلاتے ہیں جنکا پڑھنا پڑھانا ضرور لازمی ہے، اور جب تک سو سمجھو راجا سے لے کر اب سے پانچ ہزار تین سو سال قبل پانڈو راجہ تک پورے طور سے انہیں کے مطابق کارروائی ہوتی رہی بس تبھی تک سب سنسار مرضوں و دُکھوں کی زیادتی سے پاک رہا۔ اور خوب بل۔ بدہی۔ پراکرم و دہن دہانیہ سے پورا سکھی اور عمر طویل پاتا رہا! اور جب سے اِن کا عمل کرنا کرانا کم ہوا، بس تبھی سے آہستہ آہستہ سب سنسار بے حد دُکھوں کا گھر یعنی گھور نرک کا باسا ہوتا جا رہا ہے۔

بس پھر تمام سنسار کو ویدوں کے حقیقی مطلب بھول جانے کے باعث ویسی ہی بدتر حالت سنسار کی دیکھ کر اور بڑی بھاری ضرورت جان کر سب سنسار کی ناسمجھی یا غلط فہمی دور کرنے اور اعلیٰ درجہ کا بہترین سُکھ مہیا کروانے کے لئے اِس آتما کی بڑی بھاری بھگتی کیساتھ تپسیا د پرپرزال یعنی بڑی عاجزی کیساتھ درخواست کرنے پر اُسی (دیائے پرماتما نے دیا کر) خداوند کریم نے کرم کر کے پھر اِس دیش کی معمولی مروجہ بولی یعنی بھاشا میں اِس جگت گُرو سری تتوپنشد و اصول درشن کا گیان اِس آتما کو دان دیکر رچایا ہے جس میں مذکورہ بالا سبھی سناتن دہرم شاستروں کا لُب لُباب (سار) بھرا ہوا ہے، اور سب طرح کے جگت ہتیشی سُکھ کے سادھنوں یعنی دنیا بھر کے مفید عام بہشتی طرز عمل کے اُصولوں میں سے کوئی بھی ایسی بات باقی نہیں رہتی، کہ جو اِسمیں نہ لکھی ہو۔ لہذا اب تمام خلقت اِسی کو خوب غور سے پڑھ کر یاد اور عمل کر کے اپنا دینی اور دُنیوی بہترین فائدہ اٹھا دے۔

انت میں ایسے دہرم شاستر رچنے رچانے والے دیوتاؤں اور اُن پر چلنے چلانے والے مہاپُرشوں کی آتماؤں کو میرا با ادب دست بستہ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر رمنی

جیٹھ سمبت ۱۹۸۷ بکرمی

پہلا باب ستر بیانات تمام شد

[illegible] راجہ کے زمانے میں پھر سے سنسکرت زبان کی خوب ترقی دی، لیکن وہ اپنی عورت کی بدچلنیوں پر [illegible] اور بیراگی ہوکر بن میں تپسیا کرنے چلے گئے۔ پھر ان کے بعد اب سے غالباً پندرہ سو سال پیشتر سری مہاراج بھوج ہوئے، ان کو سنسکرت زبان سے بہت رغبت تھی، لہذا انہوں نے بھی ویدک دہرم کا خوب پرچار کرایا۔ لیکن ان کے بعد پھر کسی راجہ نے اس ودّیا کے پڑھنے پڑھانے میں کوئی امداد نہیں کی اور آپ بھی اُسی بیوقوفی میں مشغول ہوگئے۔

پھر مذکورہ بالا پوپ سماج وغیرہ سبھی مت ترقی پکڑ گئے۔ لہذا پنڈتوں کی سماج نے بھی جین وغیرہ متوں کے روکنے کے لئے انہیں کی طرح لیکن اُن کے برعکس اور ذرا اچھے طریقہ سے اپنے دیوار ادہن کے استھان یعنی مندروں کو اپنی اوتار اُپاسنا کے مندر کردئے جنہیں اُنہی اوتاروں کی مورتی پوجا شروع کردی۔ اور جینیوں کے چوبیس ازتھووں کی جگہ مجبوراً پُرانے رشی مُنیوں اور راجاؤں کے اِتہاس رُوپ (تواریخیں) اٹھارہ پُران اپنے دہرم شاستر بھی دید ویاس جی کے نام سے بنادئے، کہ جس سے وہ مُستند (پرمان ٹِرک) مانے جاویں۔ اور اسی طرح سے اِس مت میں زیادہ اشخاص شامل ہوتے رہیں اور دوسرے متوں میں نہ جاویں۔

پھر اب سے تقریباً تیرہ سو پچاس سال پیشتر سری حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے، انہوں نے مذکورہ بالا متوں میں ایشور اُپاسنا کی مٹی پلید دیکھکر اپنا مت ایک ایشور بادہلا یا یعنی نہیں ہے کوئی سوائے ایک اللہ کے عبادت کے لائق۔ اور قرآن شریف اپنا دہرم شاستر بنایا۔ اس کے بعد گرو نانک دیو جی پیدا ہوئے، اُنہوں نے مذکورہ بالا متوں میں جھگڑا دیکھکر اپنا مت بھگتی مارگ چلایا اور جپو جی۔ ساکھی۔ سُکھمنی وغیرہ اپنے دہرم شاستر بنائے۔ یعنی بھگتی کے ساتھ ایشور کے ناموں کا جپ کرنا اور معمولی طور پر سادہو ورتی (سادگی) سے رہنا ہی سب سے اعلیٰ رکھا۔

غرض اب وہ زمانہ آگیا، کہ اصلی سناتن دہرم شاستروں کے جاننے اور پڑھنے پڑھانے والے بڑے ہی شخص کونے میں چھپے ہوئے پڑے رہگئے۔ اور ان مذکورہ بالا نئے دہرم شاستروں کے چلانے والوں نے ٹھنڈے دل سے یہ کبھی نہیں سوچا، کہ حقیقت میں مت یا دہرم ہے کیا چیز؟ اسکو کیوں قبول کیا جاوے۔ اور اس سے کیا کیا فائدے دُنیا و دین (سنسار و پرلوک) کے ہوتے ہیں۔ ان کے ٹھیکے داروں نے تو بس ہر ایک مت میں اپنی اپنی کچھ نہ کچھ موجودہ بھلائی یا اپنے نام کی شہرت ہوجانا ہی اپنا فرض منصبی سمجھ لیا۔ بس آپس کے مت بھیدوں (مذہبی تفاوت) یعنی اختلاف رایوں کے بحث مباحثہ (شاستراتھ) میں ہار جیت اور خوب لڑائی جھگڑے و سرگٹا رہنے لگی۔ اور یہ کبھی نہیں سوچا، کہ ہمارے مت کے رشی پیغمبر۔ لیڈر یا چلانے والے سردار نے یہ مت پچھلے متوں میں کچھ گڑبڑ دیکھ کر اُن سے کچھ اچھا بنانے کو جاری کیا اور چلایا تھا، کہ جس سے مُلک درست ہو اور فائدہ اُٹھا دے، نہ کہ سرگٹا ہوتی رہنے کو لیکن یہ سرگٹا ہوئی زیادہ تر بیچارے پُران پنتھیوں ہی کی، کیونکہ یہ اس بگڑے ہوئے زمانے میں بھی ہنسا سری بری ہی رہے تھے۔

بےصبری کی لہریں بہنے لگیں۔ لہٰذا تکلیف زدہ نیک اطوار (دُکھی اور دہارمک) اشخاص کی مخلصانہ عرضداشت (تپسیا دپراتھنا) کرنے پر اُس رحیم (دیالو) کو جو دیا آئی، تو گذشتہ طریقہ کے مطابق اُس نے پھر نظرِ عنایت (کرپا درسٹی) کرکے اب سے تقریباً ایک سو بیس سال پیشتر ایک ایسے مہرشی کا جنم دیا تھا، کہ جس سے وہ پھر سناتن دہرم شاشتروں کے لُب لُباب کو سمجھا کر اِس وقت کی لاعلمی (اودیا) کو دور کرکے مُلک کی بیکار نا سمجھی کی خونریزی اور آپس کی رنجش کو مٹا دے۔ اِن مہاتما کا نام تھا سوامی دیانند سرسوتی۔ انہوں نے سناتن دہرم کی اشاعت (پرچار) اور اِس وقت کے سب متوں کی دُرستی کے لئے ستیارتھ پرکاش نام کا ایک ایسا دہرم گرنتھ بنایا، کہ جس میں خلقت کی دُرستی (سماج سُدہار) کیلئے دہرم کے دس قاعدے مُقرر کرکے ابتدائی دس باب مُکمل سناتن دہرم کے لُب لُباب کے دنیوی اور دینی ترقی کے لئے، اور پھر چار بابوں میں دیگر سب بڑے بڑے موجودہ متوں کی پُوری پُوری کیفیت لکھدی، کہ جس سے ہر ایک شخص کو یہ سب باتیں مختصر طور سے ایک ہی جگہ معلوم ہو جاویں۔ اور وہ اِن سب کے نیک و بد انجام کو خوب سوچ سمجھ کر پھر چاہے جس مت میں شامل رہیں۔ یعنی آپس میں لڑائی جھگڑوں کی جگہ ایک کتاب کے سمجھنے میں سر مارا کریں اور جس نتیجہ پر وہ پہنچیں، بس خود ہی اُس کو مان لیا کریں۔ مت میں دوسروں سے لڑائی جھگڑے کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اِن کا مت تمام روئے زمین کا ایک ہی دہرم (سار وبھومیہ دہرم) اور تریٔ وادیعنی ایشور، جیو، پرکرتی کا بدی (انادی) ماننے کا تھا۔ اور تمام دُنیا کے مت والوں کو یہ سمجھا کر کہ حقیقت میں تم میں سے ہیں تو سب اِسی سناتن دہرم کے ماننے والے، لیکن فرق صرف یہ ہے، کہ کسی کے مت میں ایک بات اور کسی کے میں دو باتیں اور کسی کے میں تین چار باتیں تو اِس سناتن دہرم کے مطابق ہیں اور باقی برخلاف ہیں۔ اور اپنی خلاف باتوں کے پیچھے تم دوسرے متوں کی اچھی باتوں کو بھی خراب بتلاتے ہو۔ اور نہ تو کوئی کسی کی اچھی کو سیکھتے اور نہ اپنی بُری کو چھوڑتے ہی ہو، بس یہی آپس کی راڑہ ہے۔ لیکن یہ نرا تمہارا دوش ہی نہیں ہے، یہ تو صرف ابتدائی سناتن دہرم کے نہ جاننے دمت میں خود غرضی داخل ہو جانے اور ماس و شراب کھانا پینا ہر مت میں جائز چلا آنے سے سبکی عقلوں میں بھرم یعنی غلط فہمی کے شُبہات پیدا ہو گئے ہیں، جو من خراب ہو جانے کے باعث اب دُرست ہونے میں ہی نہیں آ پاتے ہیں۔ اِسلئے اب سب دہرموں کا لُب لُباب تمہارے سامنے رکھکر اُمید کرتا ہوں، کہ اِس کے پڑھنے سے تم کو شانتی ملے گی، اور پھر آپس میں مل کر ایک ہی ہو جاؤ گے۔ تب وہ اشخاص جو مندرجہ بالا متوں کے بحث مباحثہ ہی کے باعث اپنی روزی چلاتے بلکہ گدّی دار بن رہے تھے، اُنہوں نے اپنا ٹکرا جاتا دیکھکر معمولی سنیاسی جانکر اُنکے ساتھ بحث مُباحثہ (شاشترارتھ) کو میدان میں اُتر آئے، لیکن تقدیر کے مارے لوٹے وہاں سے زیادہ تر ہار ہار کر۔ تب تو مُلک میں ہل چل مچ گئی اور آنکھیں کُھل گئیں، اور سنسار اِدھر کو جُھکنے لگا۔ تو ہر ایک مت کے عالم (پنڈت) انسے یوں

نفرت کرنے لگے اور کر ہی کیا! اِنسے کچھ بار تو باقی نہیں اور روئی ہی ہماری اِس مت سے جلتی ہے، تو لگے اُنکی بُرائی کرنے اور اُس کتاب سے لوگوں کو نفرت کرانے۔ بس یہی سبب اِس لاثانی سناتن دہرم پرچارک کے مقابلہ کرنے اور اُن سے رنجش ماننے کا ہُوا۔ ورنہ یہ تو امن پسند (شانتی مے) مہاتما تھے۔ اِنہوں نے اپنے دہرم شاستر میں برہمچریہ دہرم (حفاظت نطفہ) ودیا دہرم (اُصول تعلیم) گرہست دہرم (فرائض خانگی) سماج دہرم (فرائض اِنسانی) پرجا دہرم (فرائض محکوم) راجیہ دہرم (فرائض حکومت) راجا دہرم (فرائض شاہی) اور سنیاسی دہرم (فرائض درویشان) وغیرہ سبھی کی باقاعدہ دُرستی طے کر دی ہے۔

اب اگر پرمیشور کی مرضی سے یہاں کے عالیجاہ جہاں پناہ شہنشاہ ملک معظم بجائے اِنگلینڈ کے ہندوستان میں رہتے اور اِس سناتن دہرم شاستروں کے لُب لُباب کو پڑھکر اِس دہرم کو قبول کر لیتے، تو بس سمجھ ہی لیجیے، کہ وہ تو شہنشاہ ہوتے اور یہ مہاتما منو خاص وزیر اعظم ہوتے۔ اور پھر یہ راجیہ راجا و پرجا دونوں کو بڑا سُکھ دینے والا ہوتا۔ کیونکہ ایک مت و ایک دہرم ہوتا! اور عمدہ سوراجیہ سُکھ ہوتا! اور نہ پھر کوئی جھگڑے راجیہ کے خلاف پیدا ہوتے، بلکہ ایسے عالی دماغ مُلک پر ور بہترین شہنشاہ کو دیش سر پر چڑھائے پھرتا۔ لیکن دونوں کی بد قسمتی سے اپنے اپنے بقیہ پاپ کرموں کے پیش آنے کے باعث اُس وقت پرماتما کو یہ منظور نہ تھا۔ تب سب سُدہارکوں کے مخالفین نے مِلکر اِس شُور بیر بال برہمچاری و دنیوی سُکھ پر لات مارنیوالے اور حقیقی دہرم کے نام پر اپنی ہستی مٹانیوالے کو دھوکہ سے زہر دیدیا! اور اُنسے پھر اُن پاپیوں کو بھی مُعافی دیکر اپنی زندگی اِس دہرم کے پرچار یعنی راہ حق میں ہنستے ہنستے قربان کر کے اعلیٰ مرتبہ حاصل کیا۔ پھر جو اُنکے مت کے ماننے والے بنے، وہ بھی اُسی طرح دہرم کا پرچار کر کے مُلکی خدمت کرنے لگے اور کر رہے ہیں بہت، لیکن اب اِس سماج میں بھی وہ لگن نہیں رہی ہے۔ اور بجائے دہرم کے طرز عمل کرنیوالوں کے زیادہ تر کچھ چندہ ہی دیکر دستے ہی کر کے آریہ کہلانے والے خود غرض اشخاص اِس مت میں بھرتی ہونے لگے ہیں۔ جیسی اُمید اِنسے ہرگز نہ تھی۔

پھر مہاتما رانڈے سماج سُدہارک ہوئے۔ اِنکے بعد مہاتما گوکلے سماج سُدہارک ہوئے۔ پھر لوک مانیہ تلک راجیہ دہرم سُدہارک ہوئے اور اِسی دُہن میں ختم ہوگئے۔ پھر ایک سبھا کانگریس اور دوسری جمعیۃ العلماء کے نام سے راجیہ دہرم سُدہارک کھڑی ہوئی ہیں، جنمیں ہر ایک مت کے لاکھوں نیک اشخاص شامل ہیں۔ اِن دونوں سبھاؤں کے لیڈروں نے بھی سوچا ہے کہ بس اب دیش کا دُکھ دور کرنیکے لئے پیشتر اِسی راجیہ سُدہار کی ضرورت ہے۔ چاہیئے اور سب دہرم ٹھیک ہوتے رہیں گے۔ لہٰذا کوئی دہرم شاستر نہیں لکھا۔ اِنہیں سے سری شوامی سردہانند جی۔ سری سی آرداس جی۔ سری حکیم اجمل خانصاحب سری لالہ لاجپت رائے جی۔ سری پنڈت موتی لال جی نہرو۔ سری وٹھل بہائی پٹیل جی وغیرہ کتنی ہی بڑی بڑی ہستیاں تو اِس راجیہ سُدہار کی فکر میں اپنی زندگی تک دان کر گئیں۔ اب سری پنڈت جواہر لال جی نہرو۔ سری پنڈت مدن موہن مالویہ جی۔ سری بلبھ بہائی پٹیل جی۔ جناب ڈاکٹر انصاری صاحب۔ جناب خان عبدالغفار خانصاحب وغیرہ بڑی بڑی ہستیوں نے دونوں سبھاؤں کو ایک کر کے اور سری مہاتما گاندہی جی کو اپنا سرتاج بنا کر اہنسا تمک اسہ یوگ یعنی قانونی مخالفت عدم تشدد کے ہتھیار کے ذریعہ راجیہ دہرم سُدہار کرانیوالے ہوئے ہیں۔ اِن کا دِلی خیال ہے، کہ اگر سُدہار کرانے میں کوئی سختی بھی کرے

توبھو ساگر مار بھی ڈالے تو مر جاؤ اور مانگے جاؤ، لیکن مارو مت کیونکہ ایک طرفہ مار ہونے سے مارنہ پڑہتی نہیں ہے۔ اور لڑائی سے سر پھوڑ کر سوراجیہ بنانا غیر مستقل اور قابلیت حاصل کر کے سرخرو اکرلینا ہی مستقل طور پر ٹھیرنیوالا ہوتا ہے اور عالیجاہ شہنشاہ ملک معظم و برٹش پارلیمنٹ اور جناب ہز ایکسلنسی و ائسرائے بہادر کو راجہ شدھار کا طرح سمجھا بیٹھے ہیا۔

اب آپکو مندرجہ بالا پانچ ازتین سو سال سے لیکر اس وقت تک کے تقریباً سبھی بڑے بڑے فرنئے مذہبونکے نام اور انکے دہرم شاشترونکو مختصر طور پر ٹنا کر میں ہر ایک نئے مت کے دہرم شاشترونکے حالات کی جداگانہ زیادہ تشریح لکھنا تو صرف گڑے مُردے اکھاڑنے کے برابر ہی سمجھتا ہوں، اور نہ اُنسے کوئی مطلب ہی حاصل ہوگا۔ ہاں اگر کسی کو ان کے بارے میں زیادہ معلومات کرنی ہوں، تو وہ ستیارتھ پرکاش کو پڑہیں لیکن اپنی طرف سے یہ رائے ضرور دونگا، کہ ان مندرجہ بالا سبھی مذہبوں سے سنسار کی کوئی دُنیوی یا دینی حقیقی ترقی تو کچھ ہوئی نہیں، اُلٹا جہنم کو اور چلا گیا۔ اور وہ بیچارے مت چلانے والے مہاتما سنسار کی ترقی کے لئے شہید تک تو ہو گئے لیکن سنسار نہیں سنبھلا۔ اِس سے معلوم ہوا، کہ ایشور کی مرضی ہی ایسی معلوم ہوتی تھی۔ یا سناتن دہرم شاشتروں کا ٹھیک ٹھیک گیان نہونے کے باعث سنسار اپنی بدقسمتی سے اُن مہاتماؤنکے حقیقی راز کو بھی نہیں سمجھ پایا۔

اِسلئے اب بھی دُنیوی اور دینی ترقی چاہنے والونکو چاہئے، کہ یا تو ویدونکو یا اسی مقالہ کے باب اوّل میں بتلائے ویدونکے مطابق سناتن دہرم شاشتروں کو ہی پڑھا پڑھایا جاوے۔ اگر وقت کم ملے تو صرف اِس جگت گرو سری ستیہ نشٹھ و اصول درشن ہی کو پڑھنا کافی ہے! اور موجودہ تشریف شدھار کرانیوالونکا ہی کہنا ماننا چاہئے! دراس باب کے سبھی دہرم گرنتھوں کا پڑھنا پڑھانا بالکل بند کر دیا جاوے! دراگر پڑھانا پڑھانا ہی جاوے، تب اوّل تو اکیلا ستیارتھ پرکاش ہی پڑھنا پڑھانا کافی ہوگا، کیونکہ وہ سب کا لُب لُباب ہے۔ دوئم اگر انہیں سے کسی دوسرے کو بھی پڑہیں پڑھاویں تو ساتھ ساتھ میں یا بیشتر ستیارتھ پرکاش کو ضرور پڑہیں پڑھاویں۔ ورنہ انہیں سے کسی دہرم شاشتر کو اکیلا اکیلا پڑہنا پڑھانا بالکل نہ پڑہنے سے بھی زیادہ مُضر ثابت ہوگا! دراصل کسی دہرم کی شناخت کیلئے صرف یہ ترک (کسوٹی) جاننا بہت کافی ہے، کہ جس دہرم پر چلنے سے اِس لوک (دنیوی) اور پرلوک (دینی) دونوں کی ترقی حاصل ہو، بس وہی دہرم اعلیٰ درجہ کا بہترین ہے۔ کیونکہ سنسار کی ترقی میں پرلوک سے دور چلے جاویں اور پرلوک کی ترقی میں اِس لوک سے۔ یعنی عیش و عشرت ہو گئے کا ایسا طریق ہو کہ جو نجات سے ہی ملانیوالا ہو۔ جو نیک اطواری کہلاتی ہے کیونکہ بداطواری ہو یعنی جس دہرم پر چلنے سے دُنیوی ترقی ایسی ہو کہ جو آخر میں ایشور سے ہی ملانیوالی ہو، بس وہی دہرم سب سے بہترین ہے۔ لہٰذا کسی مت کو بھی بغیر اس کسوٹی پر کسے ہوئے قبول نہیں کرنا چاہئے۔ انت میں اِس باب میں بتلائے سبھی جگت ہتیشی دہارمک مت چلانے والوں اور دُنیا کو دُرست کرنیوالونکی بہشتی روحونکو میری یہ سرد ہانجلی (یادگاری کلمات) نذر ہیں۔ اور انکو میرا باادب سبنے نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط۔ راچند رشی۔ اساڑھ سمبت ۱۹۸۰ بکرمی۔

دوسرا باب چو راشی بیانات تمام شد۔

اوم

شمائے نوزنہ

اتھ

تیسرا باب

رازِ حقیقی کی اشاعت میں مُشکلات کا سامنا

اِن کے سبب اور گُن

پیارے بھائیو! بس اب مختصر طور پر آپ ہی سمجھ لیجئے، کہ سناتن دھرم شاستروں کا مندرجہ بالا کتنا بڑا بھنڈار ہے۔ اور پھر اُنکی اشاعت میں اِسی گذشتہ دوسرے باب کے دھرم شاستروں کے باعث مندرجہ ذیل تکلیفوں کا سامنا بھی کتنا مشکل ہوگیا ہے، کہ جسکا اللہ ہی بیلی ہے۔

۱ پیشتر تو اُن کا مِلاوٹ سے پاک حالت میں مِلنا ہی مُشکل ہے۔

۲ اُن کی قیمت بھی ہر ایک شخص کو برداشت کرنی مُشکل ہی ہے۔

۳ اُن کے سچے بھاؤ یعنی تہ دِل سے حقیقت بتلا کر پڑھانے وسمجھانے والے پیر (گرُو) مِلنے بھی مُشکل ہی ہیں۔

۴ اُن کے سچے بھاؤ سے پڑھنے والے شاگرد مِلنے بھی مُشکل ہی ہیں۔

۵ اُنکے پڑھنے پڑھانے میں جو تقریباً بیں تیس ۳۵ سال لگتے ہیں، تو اِس کلجگ میں ہر ایک شخص کو اِتنا لمبا وقت مِلنا بھی مُشکل ہی ہے۔

۶ پھر اِتنے لمبے عرصہ تک اِن اُستاد و شاگردوں کے پڑھنے پڑھانے کا ہر ایک حیثیت والوں کو اِتنا بڑا خرچہ برداشت کرنا بھی مُشکل ہی ہے۔

۷ پھر اِتنی زیادہ عُمر تک ہر ایک شخص کا نیک چلن اور برہمچاری رہنا بھی مُشکل ہی ہے۔

۸ پھر اِتنی مُدّت تک عُمر کا بھی کوئی بھروسہ نہیں، کہ جب تک دونوں میں سے کسی کا اِنتقال ہی نہو، کیونکہ بہت ممکن ہے سب ضروری سامان اِکٹھے کر لینے پر بھی درمیان ہی میں کسی ایک کا اِنتقال ہو جاوے، تو بس سب کرا کرایا بیکار ہو جائے یہ بھی مُشکل ہی ہے۔

۹ آج کل کوئی راجیہ یا مالدار سبھا بھی اُنکے پڑھنے پڑھانے یا اشاعت میں کسی طرح کی مکمل اِمداد نہیں دیتی یہ بھی مُشکل ہی ہے۔

۱۰ اگر پرماتما کی مرضی سے کوئی یہ سب دُکھ سہکر اِنکا سچا گیان حاصل بھی کرلے اور اُنکی اِشاعت کرکے سنسار کی خدمت کرنا بھی چاہے، تو سنسار کے ادھورے متوں کے ٹھیکہ داروں و نفس پرستوں کے بیجا ترک کوترکوں یعنی بیکار کے بحث مباحثوں (شاشترارتھ) اور اُن کے گروہ (سماج۔اُمت) کی بیجا لڑائی جھگڑوں کے مقابلہ کیلئے بروقت ہمت، روپیہ اور طاقت بلنا بھی تو کل ہی ہے

۱۱ یعنی کہانتک مُشکلات کا سامنا بتلاؤں، اِس وقت تو پھر میں بھی کہونگا، کہ اگر کوئی بحث مباحثوں (شاشترارتھ) سے کامیابی حاصل بھی کرلے، تو باشندگانِ مُلک بھی تو پچھلے خراب رسم و رواج کے کچھ ایسے عادی اور بیوقوف سے ہوگئے ہیں، کہ پھر اُن کا دوسروں کے بہکانے سے بچکر اور اِنکو اِسی طرح مانکر و عمل کرکے دُرست ہوکر اُن کو اپنا فائدہ اُٹھانا بھی تو مشکل ہی ہے۔

اِس لئے آج کل ہر طرح مُشکلات ہی کا سامنا دیکھکر اکثر حقیقی راز داں (سچے انبھوی) اشخاص تو اپنا انبھو (رازِ حقیقی) بتلانا ہی بند کرکے تنہائی (ایکانت) میں رہکر اور نجات کے عملیات میں لگ کو صرف اپنی آتما ہی کو اِس سنسار چکر سے شانتی دیکر خدائی احکام کی مکمل پابندی (پرماتما کی انیہ بھگتی) کے ذریعہ نجات (موکش) حاصل کرلیتے ہیں۔ کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں، کہ جب رازِ حقیقی (سچے انبھو) بتلانے میں نہ تو سنسار مانتا ہی ہے اور نہ کچھ امداد ہی کرتا ہے، تو جان لیجئے اِس کو اُسکی ضرورت ہی نہیں ہے۔ پھر بلا ضرورت اتنی بُری شے کسی کو کیوں دیجاوے۔ تو پھر سنسار اُن کو بے فیض کہنے لگتا ہے، جو سراسر غلطی ہی ہے۔

لیکن اگر کوئی خیر خواہِ مُلک اپنی جان پر کھیل کر اپنی سب کچھ ہستی مِٹا کر اِن سب مُشکلات کا مقابلہ بھی کرکے اور چاہے کوئی مانے یا نہ مانے اپنا فرض بتلانا ہی سمجھکر زندگی بھر اِس جنگ میں ڈٹے ہی رہتے ہیں، تو پھر کچھ نہ کچھ نکتی سُدھار (جگ اُدّھار) کرہی جاتے ہیں۔ پھر آئندہ آنیوالی مخلوق اِس سے فائدہ اٹھاکر اپنی خود ترقی کرتی رہتی ہے۔ جیسے کہ مذکورہ بالا دوسرے باب میں تبلائے سری شوامی شنکر آچاریہ جی سے لیکر سری مہاتما گاندھی جی تک کے سبھی بڑے بڑے اشخاص نے اپنا اپنا جیون بلدان (قربان) کیا ہے

بس اِسی خیال کو لیکر میں نے بھی جو پیشتر تبلائے سبھی سناتن دھرم اور دیگر دھرم شاشتروں کی لفظی بحث کو چھوڑ کر بیس تیس سال کی پڑھائی و ست سنگ کے بعد پھر یوگ سادھن کے ذریعہ سمادھی اوستھا میں جو سچا وگیان حاصل کیا اور تجربہ سے بالکل صحیح پایا ہے، اُسکو سنسار کی جانکاری اور بہترین مفاد کے لئے (مثل پہلے ہی زمانہ کے کہ جب سب کی سنسکرت بھاشا تھی تو سنسکرت ہی میں سب دھرم شاشتر لکھے جاتے تھے) آجکل اِس دیش کی ہندی، اردو مادری زبان میں اِس تو نپشد و اصول درشن روپ دھرم شاشتر میں لکھکر اِس لئے سمجھانے کی کوشش کررہا ہوں، کہ پھر کوئی کسی لفظ کے اُلٹے سیدھے مطلب ہی نہ کر سکیں۔ یعنی ذرا سی ہندی اُردو زبان جاننے والا شخص بھی اِس کو خود ہی سمجھ لے اور دوسرے سے کوئی مطلب پوچھنے ہی نہ جانا پڑے، جو اُلٹا سیدھا مطلب تبلا دینے کا خطرہ رہے۔ کیونکہ میں نے نتیجہ ہی یہ نکالا ہے، کہ اگر کوئی مہاتما

اُوم

ایشور لائے نومہ

اَتھ

پانچواں باب

سنسار کے سب دُکھوں کی زمانہ کے لحاظ سے دُوسری تقسیم

اِن کے سبب۔ نام اور گُن

پیارے بھائیو! سنسار بھر کے سب طرح کے دُکھوں یا امراض کے مکمل طور سے علاج میں آسانی کے لئے اُن میں مُبتلا ہونے کے وقت کے لحاظ سے جو تقسیم کیجا سکتی ہے، وہ بھی تین ہی طرح کی ہو سکتی ہے۔ یعنی بھوت دُکھ (تکالیفِ ماضی) ورتمان دُکھ (تکالیفِ حال) اور بھوشیہ دُکھ (تکالیفِ مستقبل) بس اِن کے سوائے اور کوئی چوتھی تقسیم ہو ہی نہیں سکتی۔ جن کی ٹھیک واقفیت کے لئے مندرجہ ذیل تشریح کو خوب سمجھ لیجئے، تاکہ پھر کوئی شبہ تشخیص میں نہ رہجاوے۔

اوّل بھوت دُکھ کا بیان

جو دُکھ یا مرض ہو کر گذر گیا ہو اور پھر آئندہ کو اُس کا کوئی اثر باقی نہ رہے، اُس کو بھوت دُکھ یعنی تکالیف ماضی کہتے ہیں۔ جیسے گنگا رام کو بخار آیا تھا وغیرہ۔

دُوسرے ورتمان دُکھ کا بیان

جس دُکھ یا مرض کو دُکھی یا مریض ورتمان یعنی موجودہ وقت میں بھوگ رہا ہو یعنی اُس آفت یا مرض میں مُبتلا ہو اور آئندہ کو بھی اُس کا اثر باقی چلا جائے، اُس کو ورتمان دُکھ یعنی تکالیف حال کہتے ہیں۔ جیسے گنگا رام کو بخار چڑھ رہا ہے وغیرہ۔

تیسرے بھوشیہ دُکھ کا بیان

جب کسی دُکھ یا مرض کے دوبارہ لوٹنے یا پھر نیا ہو جانے یا پہلا ہی سلسلہ باقی چلا جانے سے

آئندہ کو دُکھ یا مرض بنے رہنے کا گمان ہو، اُس کو بھوشیہ دُکھ یعنی تکالیف مستقبل کہتے ہیں جیسے گنگا گوکل سُنجار بڑھے گا وغیرہ۔

ناظرین! بس اب آپ کسی بھی دُکھی یا مریض کو دیکھ کر تشخیص کر لیں، کہ اِس وقت اِس کو کونسا دُکھ ہے۔ اور جب آپ کو یہ معلوم ہو جاوئے کہ تینوں طرح کے دُکھوں میں سے اُسکو بھوت دُکھ ہے، تو اِس کا کوئی علاج نہیں۔ کیونکہ وہ دُکھ ہو کر گذر گیا یعنی دور ہو گیا۔ اور آئندہ کو بھی اُس کا کوئی اثر باقی نہیں رہا، لہٰذا پھر اُس کی کوئی تدبیر یعنی علاج بھی کیا کرنا۔

اور اگر آپ کو یہ معلوم ہو جاوے کہ تینوں طرح کے دُکھوں میں سے اُس کو ورتمان دُکھ ہے۔ یعنی موجودہ وقت میں وہ دُکھ تکلیف دے رہا ہے، تو اُس کو جڑ سے دور کرنے کی تدبیر یعنی علاج کرنا آپ کا لازمی فرض ہے۔ اور اِس علاج سے کوئی فائدہ بھی پہنچے گا۔

اور جب آپ کو یہ معلوم ہو جاوے کہ تینوں طرح کے دُکھوں میں سے اُس کو بھوشیہ دُکھ ہے یعنی آئندہ کو کوئی دُکھ ہو جانے یا لوٹنے کا خطرہ ہے، تو اُس کا حملہ روکنے کی تدبیر کرنی ہی کافی ہوگی، نکہ اُس وقت کا کوئی عِلاج کرنا۔

انت میں دُکھوں کے ایسے جاننے والے مہاتماؤں کو میرا نمسکار ہو۔ نمسکار ہو نمسکار ہے۔

رامچندر مُنی

ساون سمبت ۱۹۸۷ بکرمی

پانچواں باب نو بیانات تمام شُد

اوم

نرگنائے نمونمہ

اتھ

چھٹا باب

سب کے دُکھوں کے مکمل اُصول علاج

اِن کے سبب ۔ نام ۔ ترکیب اور گُن

پیارے بھائیو! سناتن دھرم شاشتروں کے مطابق سب جیو آتماؤں کی سبھی یونیوں و سبھی قسموں اور سبھی زمانے کے دُکھ دُور کرنے کے لئے ، اُن کے گُن ۔ کرم ۔ سُبھاؤ کے مطابق گون ٹرک ۔ کرمک اور سُبھاوِک تین ہی حقیقی اور مکمل اُصول علاج ہی پائے جاتے ہیں ۔ لہٰذا اِن کی حسب ذیل تعریف کو آپ لوگ خوب ذہن نشین کرلیں ، جس سے پھر علاج کرنے میں آسانی ہوجاوے ۔

۱۔ گون ٹرک چکتساکرم یعنی اُصول اِنسدادُ الامراض کا بیان

کسی تندرست شخص کا کسی دوسرے دُکھی یا مریض شخص کو دیکھکر اور یہ سمجھکر کہ جس طرح اِس کو یہ دُکھ ہوا ہے اُسی طرح کبھی مجھکو بھی نہ ہوجاوے ، تو اُن کی پیدائش کے اسباب ہی پیدا نہ ہونے دینا ۔ یا یوں سمجھو ، اُن دُکھوں کی پیدائش کے اسباب یعنی جڑ ہی کو بالکل نیست نابود کردینا ۔ بس سمجھ لیجئے ، کہ جب کسی دُکھ کی جڑ ہی نہیں رہتی تو پھروہ دُکھ پیدا ہی کیسے ہوسکتے ہیں ۔ یعنی دُکھوں کے اسباب کو ہر طرح سے نیست نابود کردینا ہی گون ٹرک چکتسا یعنی اُصول اِنسدادُ الامراض کہلاتا ہے ۔

۲۔ کرمک چکتساکرم یعنی اُصول علاجُ الامراض کا بیان

جب کسی دُکھ کا پیدائشی سبب رفع ہی نہ کیا جاوے ، یا سبب ٹھیک ٹھیک تشخیص نہ ہوپانے سے دور ہی نہ ہو پاوے اور پھر کوئی دُکھ پیدا ہو ہی جاوے ، تو اُس موجودہ دُکھ کو دور کرنیکی ترکیبیں کرکے اُس دُکھ کو پورے طور پر دور کردینا یا کم کردینا ہی کرمک چکتسا یعنی اُصول علاج الامراض کہلاتا ہے ۔

۳۔ سو بہاوِک چکتسا یعنی اُصول مکمل علاجُ الامراض کا بیان

جب کسی دُکھ کا سبب دور نہ ہو پانے سے دُکھ پیدا ہو جانے پر کر یک چکتسا ہی ہو پاوے۔ یعنی یا تو اُن کے دُور کرنے کی تدبیریں میسر ہی نہ آسکیں یا کرائی ہی نہ جا سکیں یا دور کرنیکی ہر ممکن تدبیر کرنیسے دُکھ دُور یا کم ہو ہی نہ پاویں، تو جیسے بنے ویسے ہی وہ دُکھ جسم سے پورے طور پر بھوگ کر دُکھ کا بالکل خاتمہ کر دینا ہی سو بہاوِک چکتسا یعنی اصول مکمل علاج الامراض کہلاتا ہے۔

ناظرین! اب پانچوں قسم کی۔ اُدبِج۔ سُویدج۔ اَنڈج۔ جَرایُج اور منشیہ یونی میں پانچ ہی طرح کے جسم والے جیوآتما یعنی نباتات۔ کیڑے مکوڑے۔ پرند۔ حیوانات اور انسان ہوتے ہیں۔ تو جس جس طرح سے اِن تمام یونیوں کے جسم والے جیوآتما مذکورہ بالا دُکھوں کو جس جس اُصولِ علاج سے دور کرتے ہیں، اُن کا قاعدہ ہی اُس وِشوکرما پرماتما نے وِشنوروپ سے ٹھیک ٹھیک چلانے کے لئے پیشتر ہی سے اِس طرح مُقرر کر رکھا ہے، کہ ہر ایک جیوآتما اُنہیں پانچوں کوشوں یعنی شکتیوں کے بھنڈار (طاقت کے خزانہ) کے ذریعہ جو مقالہ اوّل کے گیارھویں باب میں تبلائے جا چکے ہیں، اپنے اپنے دُکھ دور کرنے کی تدبیریں کرتے ہیں۔ اور اِس کے سوائے وہ کچھ اور کر ہی نہیں سکتے۔ اور اُن کوشوں یعنی طاقتوں کے سمجھنے سے پتہ چلتا ہے، کہ اُدبِج یونی سے لیکر جرایُج یُونی کے پشو یعنی حیوانات تک چار یونیوں کے سبھی جیوآتما تو اپنی اپنی کم وبیش طاقت کے حساب سے سو بہاوِک چکتسا کرم ۳ کے مطابق ہی اپنے اپنے دُکھ دور کرتے ہیں۔ اِس لئے یہ اُن کے قدرتی بھوگ کا طریقہ مانا جاتا ہے۔ یعنی جو جو انسانی جسم والے جیوآتما اپنی زندگی میں سناتن دھرم کے خلاف از حد پاپ کے کام (بداعمال) کرتے ہیں، تو اُن کو اُن کے پاپ کرموں۔ پھل کے مُطابق اِن یونیوں میں جنم لے کر مجبوراً دُکھ بھوگنے ہی ہوتے ہیں۔ کیونکہ جس طاقت سے وہ دُکھ دور کئے جا سکتے ہیں، وہ کوش یعنی طاقت ہی اِن یونیوں میں نہیں دیجاتیں۔ اِس لئے اپنے پاپ کرموں کے کرنے کے سبب مجبوراً اور جبراً اُن دُکھوں کو بھوگ کر ختم کر کے پھر نیک اعمال (شُبھ کرم) کرنیکا موقع دینے کے لئے انسانی جامہ کے نیچے والی ذات میں جنم پاتے ہیں۔ بس اِن یونیوں کے جیوآتماؤں کے لئے پرماتما کا ہی سچا قاعدۂ عدل سے بداعمالیوں کا پھل بھگوانے اور دُکھ دور کرنے کا مقرر ہے جو سو بہاوِک چکتسا کرم ۳ سے لاگو ہوتا ہے۔

ناظرین! اب آپ کو پانچوں یونیوں میں سے چار یونیوں کے سبھی طرح کے دُکھ دور کرنے یعنی مکمل علاج کرنے کے طریقے تو معلوم ہو ہی گئے، لہٰذا اب آئندہ کو اِن کا تذکرہ کرنا ہی بالکل بند ہو گیا۔ اب تو صرف اِنسانی جامہ کے ستوگنی۔ رجوگنی۔ تموگنی اور اِنہیں گُنونکی ملی جُلی پرکرتی کے انسان اور باقی رہے، سو اِن میں سے خالص ستوگنی پرکرتی کے اشخاص تو موکش یادی یعنی نجات چاہنے والے

ہوجاتے ہیں۔ جن کا یہ مقولہ او رقول ہوجاتا ہے، کہ اِس ناپائیدار دُنیا میں جو کچھ بھی ہم کو دُکھ ملتے ہیں، وہ سب ہمارے پچھلے پاپ کرموں کے بقیہ پہل بھوگنے کے لئے ملتے ہیں جن کے بغیر بھوگے ہوئے ہم کبھی اُن دُکھوں سے چھوٹ ہی نہیں سکتے۔ لہٰذا ہمکو اُن کے دُور کرنے یا کم کرنے یا اُن سے بچنے کی ترکیبیں یعنی علاج کرنا یا سوچنا بھی بیکار ہی ہیں۔ کیونکہ اُن کے دُور کرنے کی بیرونی تدبیروں سے چاہے ہمکو کچھ عارضی سُکھ ہو بھی جائیں لیکن اِن سے دُکھوں کا پورا پورا ناش یعنی دُکھوں کا سبب دور ہو ہی نہیں سکتا۔ وہ کہتے ہیں، کہ جو دُکھ گذر گئے وہ تو گذر گئے اُن کا تو تذکرہ چھوڑو۔ اور جو موجودہ وقت میں موجود ہیں اُن کو قاعدہ ۳؂ سے بھوگا جائے کیونکہ وہ بھی بھوگے جاکر ہر وقت گذرتے ہی جاویں گے۔ اور اِس وقت اُن کا سبب دور ہو بھی تو نہیں سکتا، اِس لئے اُن کا بھی تذکرہ چھوڑیئے۔ لیکن اُن کی فکر ضرور کیجئے کہ جو مستقبل میں آنے یا ہونے کو ہیں۔ لہٰذا وہ قاعدہ ۱؂ اُصول اِنسدادُالامراض (رگوں ہرِک چکتسا کرم) کے مُطابق دُکھوں کا بالکل سبب ہی دُور کرنیکے لئے یہ بتلاتے ہیں، کہ اِس سنسار میں بار بار جنم لینا اور مرنا اور نیک و بد اعمال کرتے رہنا اور اُن کے پہل بھوگتے رہنا ہی اسبابُ الامراض بنا ہیں۔ اِس لئے اِس جگت کے سبھی کاموں سے سچا ویراگ لیکر اور برہم گیان یعنی رازِ حقیقت حاصل کرکے سب دُکھوں کے اسباب جگت ہی سے نجات یعنی ہمیشہ کو چھٹکارا حاصل کرلینا ہی سچا علاج ہے۔ اور یہی انسانی زندگی کا مطلب ہے۔ لہٰذا اب اِن کو بھی چھوڑیئے۔

اب اِنسانی جامہ میں سے ستوگُنی پرکرتی والوں کی کمی ہوجانے کے باعث بقیہ گُنوں کی پرکرتی والوں میں صرف رجوگُنی و تموگُنی اور انہیں کی ملی جلی پرکرتی والے اشخاص باقی رہے، سو ان کا من اہنکار۔ کام۔ کرودھ۔ مد۔ لوبھ اور موہ کے قابو میں رہتا ہے۔ لہٰذا اِن کا یہ سخن رہتا ہے، کہ جہاں تک ہوسکے سنسار ہی میں رہنے اور اِسی کی ترقی کے کام کرنے اور اچھے اچھے پہل بھوگنے کی تدبیریں ضرور کرتے رہنا چاہیئے۔ اِس لئے وہ اپنے اپنے سُبھاؤ اور اُس کے نیک و بد اعمال کے مُطابق اچھے بُرے پہل سُکھ دُکھوں کے بھوگنے ہی میں مست رہتے اور ہر طرح سے سُکھ حاصل کرتے اور دُکھ دُور کرنیکی تدبیریں کرتے ہی رہتے ہیں۔ اور وہ سُبھاوک چکتسا قاعدہ ۳؂ کو بالکل نہیں مانتے۔ وہ کہتے ہیں، کہ جب ہم دُکھ دور کرسکتے یا کرا سکتے ہیں، تو پھر کیوں نہ دور کریں یا کراویں اور کیوں دُکھ بھوگیں۔ اور موکش کا سُکھ تو اُن کی آنکھوں میں تل کے برابر بھی کچھ ہستی نہیں رکھتا۔ وہ کہا کرتے ہیں، کہ وہ سُکھ ہی کیا ہیں جہاں کچھ نہیں ہے۔ نہ عمدہ عمدہ ذائقہ دار کھانے کے سامان ہیں، نہ اچھے اچھے کپڑے اور زیورات۔ نہ مکان ہیں نہ راج پاٹ۔ نہ دھن دولت ہے نہ خوبصورت مرد عورت بھوگ کے لئے۔ نہ کوئی دوسرے عیش و عشرت کے عمدہ سامان ہیں نہ اولاد وغیرہ ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور نہ ناتے رشتہ دار و کُٹمبی ہی میل مِلاپ کو ملتے ہیں۔ بس برہم میں لین ہوگئے۔ (خدا کے نور سے وصال

اوم

پرمیشور اے نمونہ

اتھ

ساتواں باب

گوں ٹرک اور کرمک چکتسا کے مکمل قاعدے

اِن کے سبب۔ نام۔ ترکیب اور پھل

پیارے بھائیو! اب بقیہ اشخاص میں سے ہر ایک شخص جو بھی گوں ٹرک یا کرمک چکتسا کے قاعدوں سے اپنے دُکھوں اور مرضوں کو بالکل روکنا یا دُور کرنا چاہتے ہوں، تو اُن کے مکمل طور سے روکنے یا دُور کرنے کے لئے بھی دو ہی مکمل قاعدے یعنی اُصول علاج ہی مُقرر ہیں جن میں سے اول گوں ٹرک چکتسا کے لئے سناتنی دھار یک نیموں کی مکمل تکمیل کرنا یعنی مکمل شرعی اُصولِ علاج اور دوسرے کرمک چکتسا کے لئے پدارتھ یا تتو وگیان چکتسا یعنی مکمل کیمیادی اُصول عِلاج کہلاتے ہیں۔ بس اِن دو قاعدوں کے سوائے تیسرا کوئی اور ایسا مکمل اُصول عِلاج سنسار بھر میں ہو ہی نہیں سکتا۔ لہٰذا اِن قاعدوں کی مکمل تعریف ذیل میں لکھی جاتی ہے، آپ لوگ خوب غور کے ساتھ سمجھ لیں۔

بغرض انسدادالامراض مکمل شرعی اُصولِ عِلاج کا بیان

اِنسانوں کو زندگی بھر اپنے آئندہ کے سُکھوں کے حاصل کرتے رہنے اور آئندہ کے دُکھوں کے دور کرتے رہنے کے لئے اپنی عُمر بھر اگلے آٹھویں سے اکیسویں باب تک میں بتلائے سناتن دھرم شاستروں کے طرزِ عمل کرم کانڈ کے قاعدوں کی پورے طور پر تکمیل کرتے رہ کر اپنی روحانی طاقت کو بڑھاتے بڑھاتے یعنی چیتن جیو آتما کا عُمدہ سنسکار (پاکیزگی) کرتے کرتے آئندہ دُکھوں یا مرضوں کے اسباب ہی دُور کر کے آئندہ کے سبھی دُکھوں یا مرضوں کو از حد کم یا بالکل نیست نابود کر دینے کی ترکیب یجُروید کے کرم کانڈ کا عمل یعنی پُوری گوں ٹرک چکتسا کے لئے سناتنی دھار یک نیموں کا سادھن یعنی مکمل طور پر انسدادالامراض کے لئے ارکین شریعت کی پابندی کرنا کہلاتے ہیں۔ اِس سے گوں ٹرک چکتسا طب کی

چکتسا کی ہوتی ہے اور انہیں قاعدوں کا طرزِ عمل کرنا سب اُصول علاج سے بہتر ہے۔

۲ بغرض علاج الامراض مکمل کیمیاوی اُصولِ علاج کا بیان

جب انسانوں کے دُکھوں یا مرضوں کے اسباب دور نہ کرنے یا نہ ہو پانے سے مرض پیدا ہو ہی جاویں، تو موجودہ مرضوں کا کنہیں فوری ترکیبوں یا کنہیں مختلف خواص فوائد کی اشیاء یا تتوں کے اِستعمال سے اُن موجودہ جسمانی امراض کو بالکل نیست نابود یا ازحد کم کر دینا یعنی کنہیں اشیاء کے استعمال سے موجودہ جسمانی امراض بالکل دور یا بے حد کم کئے جا سکیں، بس وہ ترکیب سمپورن کرمک چکتسا۔ پدارتھ وگیان چکتسا۔ کیمیاوی اصولِ علاج۔ علاج الادویہ، تتو وگیان چکتسا یا علاج اکثیر عناصری کہلاتا ہے۔ اس سے کرمک چکتسا قاعدہ ۲ کی تکمیل ہوتی ہے۔ اور جسم کا سنسکار یعنی سُدھار کرنا کہلاتا ہے۔ اسلئے یہ قاعدہ پہلے گون ڑک چکتسا یعنی شرعی اُصولِ علاج سے کم تر مانا گیا ہے جنہیں سے گون ڑک چکتسا یعنی شرعی اُصولِ علاج کا مکمل بیان اگلے آٹھویں سے اکیسویں باب تک اور کرمک چکتسا یعنی کیمیاوی اُصول علاج کا مکمل بیان تیسویں سے بیالیسویں باب تک میں تتو وگیان چکتسا یعنی علم اکثیر عناصری کے نام سے لکھا جاوے گا آپ لوگ خوب غور سے پڑھ کر اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔ انت میں اِن مکمل اُصولِ علاج کے پورے واقفکار مہاتماؤں کو میرا نمسکار ہے نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی

ساون سمبت ۱۹۸۷ بکرمی

ساتواں باب آٹھ بیانات تمام شُد

بھی مانا جاتا ہے۔ اور اِن پرعمل نہ کرنے سے اِنسانوں میں (ناستک بھاؤ) ناحق پرستی پیدا ہوکر نفس پرست بنجاتے ہیں، جس سے پرماتما ناخوش ہوجاتا ہے۔ اور اِسی کے نتیجہ سے بہت قسم کے دُکھ پیدا ہوجاتے ہیں اور سنسار بھر کو بھوگنے پڑتے ہیں۔ بس اِنہیں دھرموں پرعمل کرنے کا نام سناتن دھرم ہے اور اشٹانگ یوگ سادھن بھی کہلاتا ہے۔ اِسکے سوائے اور سناتن دھرم کوئی نہیں ہے۔ اِنہیں کو پورے طور پر نہ جانکر آج دُنیا بھر میں مختلف طرح کے مذہبی اِختلاف (مت بھید) کے جھگڑے ہو رہے ہیں اور دُنیا بہشت کی بجائے دوزخ ہو رہی ہے۔ اگلے سولہویں باب سے اکیسویں باب تک میں آپ کو یہ بھی بتلایا جاویگا کہ اِن سولہ دھرموں میں سے کس کس دھرم کو کب کب اور کیسے کیسے عمل میں لایا جاوے، لہٰذا ان کو پورے طور پر ٹھیک ٹھیک جانکر اور خوب سمجھ کر پھر اِن کے عمل کرنیکی کمر باندھیئے اور نِمل سُکھ بھوگیئے۔

۱ اہنسا دھرم کا بیان

اِنسانوں کو من۔ وَچن۔ کرم میں سے کسی طرح بھی بغیر مناسب و جائز سبب کے کسی بھی پران دھاری یعنی ذی رُوح جیو کو اپنے ظلم سے نہ مارنا یعنی سبھی طرح سے ہتیا کرنا چھوڑ دینا اہنسا دھرم کہلاتا ہے۔ یعنی من سے بِلا جائز وجہ کے ہر طرح کے دُشمنی کے خیالات کو چھوڑ دینا۔ وَچن سے بِلا جائز سبب کے ہر طرح کے دُشمنی پیدا کرنے والے کلمات کو چھوڑ دینا۔ اور کرم سے بِلا جائز سبب کے کسی کو سخت سزا دینے یا جان تک لے لینے کو چھوڑ دینا یہ تینوں طرح کی اہنسا کہلاتی ہے۔ ہاں، اگر کوئی دوسرا جیو تمکو ادھرم یعنی ظلم سے مارنے یا ستانے کو آوے، تو اپنی حفاظت کے لئے تمکو ضرور کوشش کرنی چاہئے۔ اور اُس مقابلہ میں اگر کوئی دوسرا مارا بھی جاوے، تو وہ ہنسا نہیں کہلاتی ہے بلکہ وہی اصلی بہادری او رچھتری پن ہے۔ اور اگر پھر بھی تم خود ہی مارے جاؤ، تو وہ دھرم پر بلدان (شہید یا قربان) ہونا کہلاتا ہے۔

اور پرماتما (خداوند کریم) یا کسی دیوتا کے نام سے اُس کے خوش کرنے کے لئے کسی بھی ذی رُوح جیو کو مار کر اُس کی نذر بھینٹ یعنی قربانی دینا بتلا کر جو کسی جیو کو مارتا اور جو اُسکو کھاتا ہے، تو وہ بتلانے مارنے اور کھانے والے تینوں اُس کے ہتیارے مہا پاپی ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ اُس پرماتما کے بنائے ہوئے ذی رُوح جیو ونکو بغیر اُسکی منشا اور حکم کے کیوں مارتے ہیں، اور پھر خود بانٹ کر کھا بھی جاتے ہیں۔ اور اُس کے حکم کا پتہ صِرف اِسی اوّلین اہنسا دھرم سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ اور حکم بھی کیسا، کہ سب سناتن دھرم کے استھمبوں (ابتدائی ارکین شرعیت) میں سب سے پہلا اور اعلیٰ درجہ کا عُمدہ ہے، کیونکہ دوسرے احکام (دھرم۔ فرائض) تو اُسکے بعد شروع ہوتے ہیں۔ یعنی جو اِنسان اِس اوّل حکم کی تعمیل نہیں کر سکتے، تو اِس کے بعد کے سب اِحکام یعنی دھرموں کی اُن سے حقیقی پابندی ہو ہی نہیں سکتی۔ لہٰذا یہ سب سے پہلا اور نہایت ضروری بہترین دھرم یعنی حُکم ہے۔ جو اِس پر عمل کریگا، تو اُس کو دیگر تمام

ہلاکرتی ہے، اُس طرح اِن دیگر یونیوں کے کسی بہی ذی روح جیو کو مار کر کہانے میں کوئی پاپ نہیں ہوتا اور نہ کوئی سزا ہی ملتی ہے، یہ قانون ہی بنا دیا تہا۔ بس اُسی ناستک مت یعنی کافر مذہب کا نام وام مارگ ہے۔ اور مہابہارت کے بعد حقیقی دہرم گُم ہو کر یہی مت سب سے پیشتر قائم ہوا۔ پچھلے زمانہ کے پاپ کرم یعنی بد اعمال چلائے بڑی کوششیں کرنے پر بہی ابہی درست نہیں ہو پاتے۔ کیونکہ انہوں نے بہت سے دہرم گرنتھوں میں حسب موقع اپنے اِس مطلب کے ثابت کرنے کے لئے بہت سے منتر و اشلوک بنا بنا کر شامل کر دیئے ہیں۔ اور دوسرے پڑھنے و سمجھنے والے اکل حرام (پاپی اَن) کہانے سے ایسے کم فہم ہو گئے ہیں، کہ جو اُن منتروں کو ثبوت مان لیتے ہیں، اور یہی مطلب اُن کے شامل کر دینے کا بہی تھا۔ اور لاکہوں اشخاص میں سے کوئی بڑے نیک اطوار عابد و شریعت کے کامل عالم یعنی دہارمک ستوگنی مہاتما ہی اِن باتوں کو سمجھ بہی سکتے ہیں۔ سو زیادہ تر اشخاص نفس پرست ہو جانیکے باعث آسانی سے اُن کی مانتے نہیں ہیں۔ اور چونکہ تقریباً ساڑھے چار ہزار سال اِس رواج کو جاری ہوئے ہو گئے ہیں، اِس لئے بہت زیادہ اشخاص گوشت خور ہو گئے۔ اور اِس درمیان میں دیگر مذاہب بہی چلے اور ایسے چلے، کہ جنہوں نے پرماتما سے ملنے کے بہت آسان طریقے بہی تبلائے، لیکن اِسکو اُنہوں نے بہی ناجائز نہیں بلکہ جائز ہی رکہا۔ تب تبلائیے بہلا یہ ادہرم یہاں سے جائے بہی کیسے؟

کہئے جناب! میں اپنی کچھ رائے دیدوں، کہ دوسروں نے اپنے مذہبوں میں اِس کو کیوں جائز رکہا ہے۔ شاید بعد کے ہر ایک مذہب چلانے والوں نے اِسکو یوں جائز رکھ لیا ہے، کہ کہیں اِس کے چھوڑنے سے ہمارے مذہب کو کوئی قبول نہ کرے۔ اور ہماری مردم شماری کم رہجاوے۔ لیکن نذر بھینٹ یعنی قربانی دینے اور کہانے کا طریقہ دوسری طرح تبلا دیا ہے۔ یعنی ناگ ناتھ کی جگہ سانپ ناتھ۔

پیارے بہائیو! سنسار میں جب سے یہ ادہرم چلا ہے، بس تبہی سے سنسار دیال میں پڑا ہوا ہے، جو اِسی ادہرم کے پہل سے اُسی پرماتما کا قہر ہے۔ اگر پھر حقیقی نیک زمانہ آنکھوں سے دیکھنا اور پہلے جیسا تندرست بننا و سُکھ بہوگنا چاہو تو بس اوّل اِس دہرم کی مکمل پابندی کر دو اِس کے بعد دوسرے کی کرنا۔

اور دیوتاؤں کو نذر بھینٹ قربانی دینا آپ اگلے نویں و دسویں باب میں پڑھیں گے ہی بس اُسی طرح دیا کریں۔ ہاں، اگر قدرت ہی کی طرف سے بارش کی کمی و بیشی کے باعث ایسے کال پڑنے کے موقع زیادہ آویں، کہ زیادہ عرصہ تک نباتاتی جنس پیدا ہی نہ ہوں جس سے کسی کو دس دن تک متواتر بغیر غلہ کے گذر جاویں اور پھر بہی کوئی نباتاتی اشیا کہانے کو ملنے کا موقع نہ ملتا دکھائی دے تو گیارہویں دن اگر کوئی چاہے، تو اپنے پرانوں کی حفاظت کے لئے کسی بہی مرے ہوئے جیو کو یا اپنے

سے کم کوشش والے کسی ہی بیکار یا کم مُفید ذی رُوح جیو کو مار کر اگر کہا سکے تو اِس طرح کہا کر، اُسوقت اپنے پران کی حفاظت کر کے اپنے وقت کو ایسے کاٹ سکتا ہے، کہ جیسے مرض میں مجبوراً دوائی کہاتے ہیں اور پھر صحت ہونے پر چھوڑ کر اُس کا نام تک بہی نہیں لیتے۔ اُس وقت اُس کو کوئی زیادہ پاپ نہیں ہوگا، لیکن اہنسا دہرم کا جو تپ ہوتا ہے وہ پھر بہی ضرور گھٹ جاویگا۔ کیونکہ جو پران ایک دن ضرور اِس جسم سے جانا پیشتر ہی سے طے ہے، تو پھر کسی کو مار کے کہا کر ایسی جانے آنیوالی چیز کی حفاظت ہی کیا کرنی، بلکہ اپنا اہنسا دہرم تپ ہی اور توڑنا ہے۔ اِس تپ کا بارہ سال تک ٹھیک عمل کرکے عادی ہو جانے سے پھر سنسار کا کوئی بہی جیو اُس عامِل کو مار ہی نہیں سکتا۔ یعنی پھر دوسرے جیوؤں سے پرانوں کی حفاظت وغیرہ کا یعنی آدہی بہوتک دُکہوں کا بالکل خطرہ ہی جاتا رہتا ہے۔ اور شکار کہیلنا جو مقرر ہے، وہ مقالہ اول کے چودہویں باب میں چھتری ورن کے فرائض میں آچکا ہی ہے، لہذا وہ ہنسا ہنسا نہیں کہلا سکتی۔

۲ ستیہ دہرم کا بیان

مَن۔ وَچن اور کرم (عمل) سے جہوٹ کو چھوڑ دینا، یعنی جیسا من میں سوچے یا جیسا دیکھے ویسا ہی کہے، اور جیسا کہے ویسا ہی کرے۔ یعنی کسی چھل کپٹ وخود غرضی سے بہی جہوٹ نہ بولنا سچ، حق یا ستیہ کہلاتا ہی۔ اِس دہرم (فرض منصبی) کا بارہ سال تک ٹھیک عمل کر لینے سے عامِل کی زبان سچی ہو جاتی ہے۔

۳ استیے دہرم کا بیان

مَن۔ وَچن اور کرم (عمل) میں سے کسی طرح بہی بغیر کسی مالک کی اجازت کے اُس کا کوئی مال نہ لینا یا ہر طرح چوری چھوڑ دینا یعنی ہرگز چوری نہ کرنا ہی استیے کہلاتا ہے۔ اِس دہرم کے بارہ سال تک عمل کر لینے سے اُس عامِل کے مال کو بہی پھر کوئی نہیں چُرا سکتا یہ پہل مِلتا ہے۔

۴ برہمچریہ دہرم کا بیان

ویریہ یا بیج کی پختگی کے وقت تک ویریہ یا بیج کی پوری حفاظت کرنا اور گرہستی زمانہ میں بہی بے قاعدہ زیادہ ویریہ خرچ نہ کرنا، صِرف ایک ہی عورت یا مرد سے مواصلت کا پابند رہنا مجرد یا برہمچریہ کہلاتا ہے۔ اِس کا جنیئو ہونے کے وقت سے یعنی چھ۔ سات۔ آٹھ سال کی عمر سے متواتر بارہ سال تک یعنی جنم سے اٹھارہ سے پچیس سال کی عمر تک عامِل رہنے سے عامِل کی طاقت، عقل وپھرتی سب تیز ہو جاتی ہیں۔ جِسکے پُورے اسباب وطریقۂ عمل اور نتیجہ جاننے کے لئے مکمل بیان ذیل میں درج کیا جاتا ہے

ناظرین! اِس کا ٹھیک ٹھیک مطلب سمجھنے کے لئے پیشتر اِس مثال کو خوب غور کے ساتھ سمجھ لیجئے، کہ اول اُدبھج یونی کی نباتات کو دیکھئے کہ جس وقت بیج سے کوئی پودا زمین میں سے اُگتا ہے تو پیشتر وہ پرتھوی ماتا سے اپنی پرورش کا مادہ لیکر اُوپر بڑھتا ہے۔ پھر نیچے سے زمین کے رس کے گُن اور اوپر سے پانچوں تتوں کے گُن دھوپ سے لیکر اپنے جسم کو خوب بڑھاتا ہے۔ جب اُس کا جسم پورے طور پر تیار ہو جاتا ہے، تو اُس میں پیشتر پھول پھر بیج یعنی پھل آنا شروع ہوتا ہے۔ پھر اُسکی طاقت اُس پھل کے پکانے یعنی اُس کے بیج میں ویسے ہی پودے پیدا کرنیکا مادہ بنانے میں صرف ہوتی ہے۔ اِس لئے اِس وقت جتنی بھی زیادہ خدمت اُس پودے کی پرورش کیلئے کیجاتی ہے، تو اُس کا پھل اُتنا ہی عُمدہ پکتا ہے۔ اور جب اُس میں وہ مادہ یعنی ویریہ یا بیج ویسے ہی پودے بنانے کے لائق تیار ہو جاتا ہے، تو تبھی وہ پھل پک کر نیچے گر جاتا ہے۔ بس یہی مکمل قدرتی قاعدہ اِس پودے کے عُمدہ بیج حاصل کرنے یعنی برہمچریہ کا ہے۔

اب رہا مُدّت کا سوال۔ تو بعض پودے تو تین چار ماہ میں اپنے جسم بڑھا کر اور پھل لا کر خود ہی ختم ہو جاتے ہیں، جیسے خربوزہ۔ مکا۔ سواں۔ دھان وغیرہ۔ کوئی چھ سات ماہ میں جیسے گیہوں۔ جو وغیرہ۔ کوئی ایک سال میں جیسے ارہر۔ ایکھ وغیرہ۔ اور کوئی دس یا بارہ سال تک خوب بڑھ کر اس کے بعد پھل دینے شروع کرتے ہیں لیکن پھر آپ جلدی ختم نہیں ہوتے اور بہت مُدّت تک پھل دیتے رہتے ہیں۔ جیسے آم۔ جامن وغیرہ۔ اب اگر اِن میں سے کسی کو پھل پکنے سے پیشتر ہی توڑ کر زمین میں بو دیا جاوے، تو کیا پودا اُگیگا! ہرگز نہیں، وہ تو عُمدہ پکے پھل کے بیج ہی کو عُمدہ زمین میں بونے سے پیدا ہو سکے گا۔

بس ٹھیک اِسی مثال کے مطابق سویدج یونی کے جسم والے جیو آتما جیسے جُوں۔ کھٹمل وغیرہ تین ماہ میں۔ انڈج یونی کے جسم والے جیسے مچھلی۔ مُرغا وغیرہ بارہ ماہ میں۔ جرایُج یونی کے جسم والے حیوانات چوپائے وغیرہ جیسے بکرا وغیرہ ایک سال میں۔ گائے۔ بیل۔ گھوڑا۔ گھوڑی وغیرہ چار سال میں اور ہاتھی بارہ سال میں اِس طرح کے بیج تیار کرنے والے ہو پاتے ہیں۔

اب رہا منشیہ یونی کے جسم والوں کا سوال۔ یہ بھی ٹھیک اِسی مثال کے مُطابق پیدا ہونیکے بعد پیشتر اپنی ماتا کا دودھ پی کر قدرے بڑے ہوتے ہیں۔ پھر نباتاتی اشیاء غلّہ دھوپ وغیرہ کے ذریعہ پانچوں تتوں کے گُن کو کھا کر اپنے جسم کو سولہ سال تک اِس طرح بڑھاتے ہیں، کہ جو کچھ غلّہ وغیرہ سامان وہ کھاتے ہیں، اُس میں سے کچھ ذرا سا حصّہ اُن کا ست ایک سفید رس سا بنتا ہے۔ اور بقیہ حصّہ اُن کا فضلہ وغیرہ بنکر پیشاب پاخانہ وغیرہ کے ذریعہ جسم سے خارج ہو جاتا ہے۔ پھر اِس رس میں سے صاف ہو کر کچھ خون بنجاتا ہے اور کچھ چربی۔ پھر اِس خون کا پک کر گوشت بنتا ہے۔ اور پھر گوشت و چربی مل کر ہڈّی بنتی ہے۔ پھر اِن سب کے مُرکّب مجموعہ سے مجّا بنتا ہے، جو ہڈّی کی بیچ کی نالی میں رہتا ہے

نتیجہ یہ ہے۔ کہ یہ پانچ دہرم (فرائض منصبی) یا طرز عمل ملکر ہی یَم یعنی خدائی احکام کہلاتے ہیں جو شخص برہمچاری زمانہ سے عمر بھر اِنکا عمل کرتا رہتا ہے، تو پھر اُس پر کوئی جُرم ہی انصاف کے لئے نہیں لگتا۔ تو پھر اُس کا انصاف ہی کیا چکایا جاوے۔ اور پھر اُسے یَم کے سامنے لے بھی کون جائے۔ اور کیوں لیجائے۔ لہٰذا وہ یم راج کی سزا سے بری ہو جاتا ہے۔ اِس لئے یہ احکام خدائی خود ہی یَم کہلاتے ہیں۔ اور اِسی لئے اِنہیں یموں کا عمل کرنا آدہی بھوتک دُکھوں کی اصلی گوں ڑک چکتسا ہے۔ یعنی جیو سے جیو کو ہونے والی تکلیفوں کا مکمل انسداد ہے۔

۶ شَوچ دہرم کا بیان

مَن۔ بچن اور کرم سے صاف رہنا، یعنی مٹی و جل سے مانجھ دہو کر جسم، کپڑے و مکان کو صاف رکہنا، سچ بولنے اور اُوم یا گایتری منتر کا جپ اور سناتن دہرم شاستروں کا مطلب سمجھ کر مطالعہ کرنے سے وچن (زبان۔ کلام) کو پاک رکہنا اور اِن سب نیک اعمالوں کا بڑے شوق و پرداہ کے ساتھ عمل کرنے سے مَن کو پاک رکہنا۔ (یہی پاکیزگی سب سے اعلیٰ ہے) اور یہی سب صفائی مِل کر پاکیزگی یا شَوچ کہلاتا ہے۔ اِس کے بارہ۱۲ سال تک عمل کر لینے سے عامل کا مَن پاک ہو جاتا ہے۔

۷ سنتوش دہرم کا بیان

اپنی جائز طریقہ سے پیدا کی ہوئی تہوڑی آمدنی میں ہی صبر رکہنا اور خوش رہنا۔ اور دوسرے کی زیادہ آمدنی پر نہ تو کُڑہنا اور نہ اُس کو چھین نا سنتوش یعنی صبر کہلاتا ہے۔ اِس کے بارہ سال تک عمل کر لینے سے عامل کا مَن اور زیادہ مُستقل مزاج و پاک ہو جاتا ہے۔

۸ تپہ دہرم کا بیان

سردی۔ گرمی۔ بہوک۔ پیاس برداشت کرنیکی عادت ڈالنے اور غذا سے نفرت ہونا روکنے یا زیادتی یا خواہشات نفسانی کم کرنے کے لئے ہفتہ وار اور کبھی کبھی کے برت یعنی روزہ رکہنا۔ اور دیسی گھٹیا و کم کپڑے استعمال کرنا یا بالکل ہی چھوڑ دینا تپہ یا ریاضت کہلاتا ہے اِسکے بارہ سال تک عمل کر لینے سے عامل کی تمام جسمانی بدحرکتیں دور ہو جاتی ہیں جس سے تمام حواس باطنی و ظاہری قابو میں ہو کر مَن اور زیادہ پاک و نرمل ہو جاتا ہے۔

۹ سُوادہیائے دہرم کا بیان

ویدوں یا حقیقی طرز عمل یعنی سچے اراکین شریعت کی پابندی اور پرمیشور کی بھگتی یا گیان (خدا کی عبادت

یا اُس کے جاننے کا حقیقی علم سکھانے والے کسی بھی سناتن دھرم شاستر کا غور کے ساتھ مطلب سمجھ کر کچھ نہ کچھ بیان روزانہ پڑھتے پڑھاتے رہنا یا اُوم وغیرہ اکشر برہم کا مَن سے جپ کرنا نیک تعلیم یا سوادھیائے کہلاتا ہے۔ اِس کے بارہ سال تک عمل کر لینے سے عامل کو تتو گیان حاصل ہوجاتا ہے جس سے اُس میں آستِک بھاؤ یعنی حق پرستی پیدا ہوجاتی ہے۔

۱۰ ایشور پرنِدہان دہرم کا بیان

سب برہمانڈ کا پرماتما ایک ہی ہے، اور وہ سرب کال میں سرب ٹھور اور سرو تر ویاپک ہے یعنی ہر وقت۔ سب جگہ۔ اور سب میں موجود رہتا ہے۔ اُس کو ایسا سب جگہ حاضر و ناظر جانکر سب بداعمالی یعنی پاپ کرم چھوڑ کر نیک اعمال (شُبھ کرم) ہی کرے۔ اور اُسی کے حاصل کرنے کے لئے صرف اُسی کی عبادت (بھگتی اور اُپاسنا) کرتا ہوا سب نیک اعمال (شُبھ کرموں) کے پھل کو بھی اُسی کی نذر بھینٹ کردے اور سب طرح اُسی پر بھروسہ رکھے۔ بس یہی عشق الٰہی، اننیہ بھگتی یا ایشور پرنِدہان کہلاتا ہے۔ اِس کے بارہ سال عمل کر لینے سے عامل بے حد آستِک یعنی ایشور بھگت حق پرست بنجاتا ہے۔

نتیجہ یہ ہے۔ کہ یہ پانچ دہرم یا طریقہ عمل ہی کر قاعدے یا نیم کہلاتے ہیں۔ اور یہی دہرم زیادہ تر جسمانی امراض سے بری رکھنے اور ایشور بھگتی کرنا یعنی حق پرست ہونا سکھانے کے ہیں۔ اور اِن پر برہمچریہ کے وقت سے تپسوی زمانہ تک عمل کرنا ہوگا۔ اِن کے عمل سے عامل کا جسم تندرست رہتا اور اُس میں بے حد آستِکتا یعنی ایشور بھگتی، حق پرستی آجاتی ہے۔ لہٰذا یہ آدھی دیوک اور ادھیاتمک دُکھونکی گوں ڑک چکتسا ہے یعنی دیوتاؤں اور پیٹ و خون کے ذریعہ ہونے والے دُکھوں کا مکمل اِنسداد ہے۔

۱۱ آسن دہرم کا بیان

برہم گیان کے حاصل کرنے کے لئے زیادہ وقت تک آرام سے بیٹھنے کے طریقے یعنی جس طرح بلا تکلیف زیادہ وقت تک بیٹھکر مراقبہ میں غور۔ فکر۔ وچار یعنی دہیان یوگ کے ذریعہ سے برہم کی بھگتی یعنی رازِ حقیقت جاننے میں مَن لگایا جاسکے۔ بس وہی طریق نشست سب سے اعلیٰ ہے۔ اور انہیں طریق نشست کا نام آسن کہلاتا ہے۔ اور یوگ درشن میں ایسے بہت سے آسن لکھے ہیں جن میں سے چند سِدھ آسن وغیرہ اِس مطلب کے لئے بہت عمدہ ہیں۔ اور بقیہ سب آسن صرف جسمانی تندرستی ٹھیک بنانے یا بعض امراض رفع کرنے کے لئے ہیں۔ اِس طریق نشست یعنی آسن کا تین سال عمل کرلینے سے عابد (تپسوی) کا دسوں حواس یعنی اِندریوں پر پورا قابو ہوجاتا ہے۔

۱۲ پراڑاں یام دہرم کا بیان

پران یعنی سانس کی کثرت اور اُس کو قابو میں کرنا یعنی پھیپھڑوں سے ناک کے ذریعے لمبے سانس کھینچنے اور روکنے یا دیر میں سانس لینے اور دیر ہی میں نکالنے کی طاقت کا ربط کرنا پراڑاں یام کہلاتا ہے۔ اِس کے تین سال عمل کر لینے سے عابد یعنی تپسوی کے من کی طاقت بالکل سست اور بیکار ہو جاتی ہے۔ اور عقل (بُدہی) بالکل پاک (نرمل) ہو جاتی ہے۔

۱۳ پرتیاہار دھرم کا بیان

پھر تن کو سست و بیکار بنائے رکھنے اور بُدّہی کو آزاد و بے خطر کرنے کے لئے، ایک دن یا ایک وقت کے لئے بھی کھانے پینے و رہنے سہنے کا کوئی سامان اپنے پاس نہ رکھنا پرتیاہار کہلاتا ہے۔ اِسکے تین سال عمل کر لینے سے عابد (تپسوی) کا اہنکار دوش یا نفسِ امارہ یعنی دُنیوی عیشوں کا گھمنڈی شیطان بالکل نیست نابود ہو جاتا ہے۔

نتیجہ یہ ہے۔ کہ یہ تین دہرم یعنی فرض یا عمل صرف تپسوی اوستھا یعنی تارکُ الدُّنیا ہونے کی حالت میں کرنے ہونگے۔ اِنکے تین سال عمل کر لینے سے تپسوی۔ (عابد) کا سب اِندریوں۔ تن اور اہنکار پر مکمل طور پر قابو ہو جاتا ہے یعنی یہ سب اور اِنکی تمام حرکتیں بالکل نیست نابود ہو کر بُدّہی بالکل نرمل ہو جاتی ہے۔

۱۴ دھارنا دہرم کا بیان

یوگی کا پراڑاں یام کی حالت میں یا اِس کے علاوہ بھی تن کی طاقت کو دُنیوی کاموں و خواہشات بھوگ سے روک کر پہلے کسی ایک باہر کی دلپسند چیز میں، پھر کسی ایک معبود دیو یعنی اوتار یا پیغمبر اور پھر برہم میں لگانا۔ یا یوں سمجھو۔ پہلے ایک گول شکل کی کالی بوند پر نگاہ جما کر پھر کسی مالک معبود دیو کی شکل دیکھنے میں کامیابی حاصل کرنا۔ پھر ناک یا زبان کے اگلے سرے میں یا دونوں ابرو دونکے درمیان میں، پھر اپنے ہی اندر ناف کے چکر میں یا دِل میں یا دماغ میں برہم یا کسی دیگر معبود دیو کی تمنائے وصال (سدہی) میں پختہ اعتقاد کے ساتھ قصداً من کو لگانا دھارنا کہلاتا ہے۔ اور عِلم مسمریزم کی ساری جڑ یہی ہے، اِسکے تین سال عمل کر لینے سے یوگی کے من کی اِچھا شکتی یعنی قوتِ ارادی کی سِدہی یعنی کامیابی ہو جاتی ہے۔

۱۵ دہیان دہرم کا بیان

یوگی کا دہارنا میں جو برہم کے بارے کا وِچار و خیال (دھیہ) تھا، اُسی کو پرماتما کے دیا یک

کی سیڑھی ہے) تو پھر اُس کی خوشنودی کے لئے کسی پران (تنفس جیو) کی مار کر قربانی یا بلی دینا تو محض بیکار اور ناجائز کام ہی ہوا نا۔ بس یہی ویدوں کا تو یعنی لُب لُباب ہے۔

۳۔ پِترِگیہ دھرم کا بیان

پِترِگیہ یعنی اپنے زِندہ اور نزدیک رہتے پِتر۔ دیو۔ رِشی (ماتا۔ پِتا۔ گرو۔ اَوتار) یعنی ماں۔ باپ پیر۔ ولی پیغمبر۔ اور ایسے ہی دیگر بزرگوں کی غذا و پانی، کپڑے وغیرہ سے روزانہ خوب عزّو وقار کے ساتھ محبت سے خدمت کر کے خوش رکھنا (ترپتی کرنا) اور اُن سے اُن کے تجربے اور گیان سیکھنا۔ اور اگر مر گئے ہوں، تو روزانہ اُن کی حقیقی نصیحتوں پر صِدق دِل سے عمل کرتے رہنا۔ اور اپنے ورن آسرم وکُل یعنی خاندان کی ہستی (مریادا، رواج) کو پاک (نِردوش) بنائے رکھنا۔ اور سالانہ اُنکی پیدائشی تاریخ کے دِن اُن کے زِندگی کے کارناموں (جیون چرتروں) کا خاص طور سے سُننا سُنانا پِترِگیہ۔ ترپن۔ شرادھ کریا یا میلاد۔ فاتحہ یا نذر و نیاز دینا کہلاتا ہے۔

اور بڑے پِترِگیہ کے لئے پرماتما کے وِراٹ روپ یعنی جس پرم پِتا یعنی برہما جی (بابا آدم سب کے باپ) سے ہم سب جسم والوں کی پیدائش اماوس کو ہوئی۔ اور اُسی دِن اُس نے ہم سب کو ہمارے بہترین مفاد کے لئے پیغمبروں (مہرشیوں) کے ذریعہ ویدوں کا گیان یعنی قانونِ قدرت کا علم سُنایا۔ اور جو اب بھی ویدوں کے گیان اور دُنیا کی پیدائش کا سلسلہ جاری رہنے سے زِندہ ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اور گردشِ زمانہ کے حساب سے کسی وقت پھر اِسی تاریخ کو یہ وِراٹ روپ یعنی بڑی وسعت کی شکل، استھول روپ یعنی دیکھنے والی حالت، سوکشم روپ یعنی غیر محسوس حالتیں جا قیام پاویگا۔ تو اُس کی اُسی دِن اُسی طرز سے یاد قائم رکھنے کے لئے ماہ بماہ اندھیرے دِنوں (کرشن پکش) میں اماوس کے دِن کسی نیک خصلت بزرگ (برہما روپ برہمن) عالم (رِشی) ریاضتی عابد (وان پرستی) یا صوفی منش درویش (سنیاسی) کو گرو سمجھکر باعزّت دعوت دیکر اپنے مکان پر بُلا کر یا اُن کی قیام گاہ پر ہی جا کر اعتقاد و محبت کے ساتھ اُن سے کلامِ الٰہی (وید ودیا) سُننا اور اُن کو اکلِ حلال سے حاصل کی ہوئی پاک و مفید غذائیں و کپڑے وغیرہ کے سامان نذر کر کے خوش کرنا جہان پِترِگیہ میلاد۔ بڑا سرادھ یا فاتحہ دینا کہلاتا ہے۔ اور یہ دیوتاؤں سے ہونے والے دُکھوں کا مکمل اِنسداد (آدھی دیوک دُکھونکی گون ڈرک چکِتسا) ہے۔ لہٰذا اِس کا اِسی طرح کرنا ہر ایک برہمچاری و گرہستی عیالدار کا خاص فرضِ منصبی ہے۔

خاص آگاہی:۔ کچھ عرصہ گذرا، اُس زمانہ میں امیر لوگوں میں محبت کے باعث کچھ ایسا رواج ہو گیا تھا، کہ اپنی اولاد کے جنم کی خوشی اُس کی زندگی میں ہر سال اُس کی پیدائشی تاریخ کو

(سالگرہ) منایا کرتے تھے۔ جسکو اکثر بعد انتقال بھی مناتے رہتے تھے۔ اور جو اشخاص مُلکی خیرخواہ
ثابت ہوتے تھے، تو ایسے اشخاص کے جنم کی یادگار میں دیش بھر خوشی کا تیوہار منایا کرتا اور اُس
دِن اُسی کی زندگی کے کارنامے یعنی کتھا گایا کرتا تھا۔ اور اِسی طرح اب بھی ہمکو مثال سے معلوم ہو
رہا ہے، کہ بڑے بڑے قابلِ تعظیم بزرگوں کی جنم کی یادگار میں خوشی کے تیوہار منائے جاتے ہیں۔ اور
اُس دِن اُن کی مُلکی خدمات کا گھر گھر یا مندروں میں چرچا یعنی کتھا سُنی سُنائی جاتی ہے۔ اور اُن کے
نام پر کچھ نذر و نیاز دی دلائی جاتی ہے۔ بس یہی اُن دیش بھگتوں کی حقیقی یادگار یعنی سرادھ کریا
ہے۔ جیسے رام نومی۔ کرشن جنماشٹمی۔ شِب ترودشی وغیرہ، جو پیشتر سے بھی ہوتی آئی ہیں اور اب بھی
جو دھرم پر قُربان ہو رہے ہیں، اُنکی یادگار کا دِن بھی مُقرر کر دیا جاتا ہے۔ اور اُس کو سب دیش مناتا
جاتا ہے۔ جن کو اسلئے بھی منانا واجب ہے، کہ جس سے موجودہ اشخاص دیکھ ہی لیں، کہ دھرم پر قُربان
ہو جانے والوں کو آئندہ کیا عزت و تعظیم اور بزرگی ملتی ہے۔ پھر یہ عزت اور بزرگی ملنے کی وجہ سے دیگر
اشخاص بھی دھرم پر بلیدان ہونا سیکھیں، جس سے دھرم کی ترقی ہوتی جاوے۔ بس ٹھیک اِسی رواج کے
مطابق یہ ہوتا چلا آیا ہوگا، کہ مہابھارت لڑائی کے بعد جب دھرم کے جاننے والے ناپید سے ہو گئے ہونگے
اور حقیقی سناتن دھرم شاستروں کا پڑھنا پڑھانا بہت کم ہو گیا ہوگا۔ اور مندرجہ بالا آٹھویں باب کے
اہنسا دھرم میں تبلایا وام مارگ مذہب ہی پھیلنے لگا ہوگا، تو اُس خود غرض دھرم کے ٹھیکیدار براہمنوں
نے یہ سمجھ کر، کہ زندہ بزرگوں کی خدمت اور مرے ہوؤنکی اِس طرح سرادھ کریا کرنے سے ہم کو تو کوئی فائدہ
ہی نہیں پہنچا، تو زندوں کی پیدائشی تاریخ یعنی سالگرہ اور مرے ہوؤں کی تاریخ وفات منانا مُقرر
کر دی ہوگی۔ اور دیش اِسی کو منانے لگا ہوگا۔ پھر اِس کا رواج ہوا دیکھکر اُس کے کارنامے (گُن
کرم) سُننے سُنانے کی جگہ اُس کی روح کو آسمان (پرلوک) میں بہشت و دوزخ (سورگ نرک) میں
بسنا بتلاکر، اُس کی تکالیف دور کرنے اور آرام پہنچانے کے لئے یہاں سے کچھ سامان پہنچوانا مُقرر
کر دیا ہوگا۔ اور جب خلقت اِس کے ماننے والی بھی ہو گئی ہوگی، تو پھر عُمدہ موقع دیکھ کر اور بیخوف
و خطر بیٹھ کر گرُڑ پُران اور ترپن کے اشلوک بنا دیے ہونگے۔ جنمیں جیوآتما کو سورگ یا نرک میں رہنا بہت
اچھی طرح سمجھا کر پھر اُس کی ترپتی یعنی اُس کی ضروریات پوری کرنے کے لئے اُس کے وارثوں سے
سب طرح کھانے پینے و رہنے سہنے کے سامان اُس کے پاس پہنچانے کے بہانے سے خیرات کرا کر
وصول کرنے شروع کر دیے ہونگے۔ اور اپنا مطلب ثابت کرنے کے لئے منوسمرتی وغیرہ دھرم شاستروں
اور تواریخوں میں بھی حسب موقع کچھ اشلوک بنا کر شامل کر دیے ہونگے۔ اور ہر سال کے ماہ کنوار میں
کرشن پکش صرف اِسی کام کے لئے مُقرر کر دیا ہوگا۔ قسمت سے اُس وقت مُلک دھن سے دھنی اور
عِلم و عقل سے خالی تھا، لہٰذا اُن کی مانتا رہا۔ لیکن کاغذ کی ناؤ چلتی کتنے دِن ہے، آخر بڑے بڑے

عالم (مہرشی) پیدا ہوئے اور اُنہوں نے دیش کو تبلایا، کہ تم یہ کیا کرتے ہو۔ اگر سرادھ ہی کرتے ہو، تو اُس دن اپنے معزز بزرگوں کی یادگاریں اُن کی کی ہوئیں مُلکی خدمات اور اُن کے نیک وعظوں (ست اُپدیشوں) کو گایا کرو۔ بس یہی مرے ہوؤں کی سرادھ کریا یعنی اُن کی ترپتی کرنا ہے، جو بہت اختصار کے ساتھ لُبِ لُباب نکال کر پہلے ہی تبلادی گئی ہے۔

دوسری بات یہ ہے۔ کہ جب دیگر مذاہب بھی پیدا ہو گئے ہونگے، تو اُنہوں نے بھی انہیں کی سُنی سُنائی یا پڑھی پڑھائی باتوں کی کچھ نہ کچھ نقل دوسری طرح بناکر اپنے اپنے مذہب میں رکھ لی ہوں گی، کیونکہ سب اشخاص اسی مذہب سے نکل کر تو دوسرے مذاہب میں گئے ہوں گے۔ اور وہ اِس مذہب والوں سے زیادہ عالم تو بنے نہیں، کیونکہ سناتن دھرم شاستروں کو تو اُن میں سے بھی کسی نے نہیں پڑھا، پھر بیچارے بنتے بھی کہاں سے؟ جیسے مذہب اسلام کے ایک فرقہ میں جو بڑے دیش بھگت حضرت علیؑ شیرِ خدا و حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام معزز بزرگوں کی یادگاریں جو اکثر تعزیہ وغیرہ بنائے جاتے ہیں، اصل میں یہ ایک طرح سے اُن کی سرادھ کریا ہی تو ہے اگر اِس کو بھی وہ مندرجہ بالا طریقہ کی مانند اپنے گھر پر یا پنچایتی مکان میں بیٹھکر اُن کی مُلکی خدمات کی کتھا سُن سُنا کر ہی کیا کریں، تو شاید اِس طرح سے مُلک کو زیادہ فائدہ پہنچے گا۔ کیونکہ دوسرے مذہب والے بھی تو مخالفت کی بجائے خاموشی کے ساتھ بیٹھ کر اُن کی مُلکی خدمات کو سُنینگے اور پھر وہ بھی ویسا ہی ماننے لگیں گے۔ اور کیا کسی مُلکی خیرخواہ کی خدمات کو یاد کرنا کرانا یا سُننا سُنانا کسی خاص مذہب یا اہلِ اسلام یا ہندوؤں کے حصّہ ہی میں آیا ہے، ہرگز نہیں، اُنہیں سبھی کا حصّہ برابر ہے۔ یہ اسلامی بھائیوں کی سراسر بھول ہے، جو محرم میں ہندوؤں کو شامل ہونے سے روکتے ہیں۔ اور جو بغیر بُلائے شامل ہی ہو جاتے ہیں، تو اُن کو اینٹ پتھر مارنے کا ڈر دکھا کر وہاں سے بھگا دیتے یا ڈراتے رہتے ہیں۔ جس سے اُن میں شامل نہ ہوں۔ ورنہ ہندو جاتی میں تو یہ خاص صفت ہے، کہ بزرگوں کا سرادھ کرنا خوب ہی جانتی ہے۔ اور اکثر مزاروں تک پر چادر اور مانڈے چڑھاتی ہی رہتی ہے۔ لیکن وہ تو انہیں پوپوں کے چون کے پُتلے اور اُون کے بال و بانس کی ہڈی کا جسم بنانے کے مطابق وہ بانسوں۔ کاغذ و کپڑے کا۔ اور جسم کی جگہ مقبرہ بناتے ہیں۔ اگر راستی سے سوچا جائے، تو بات ایک ہی سی ہے ذرا پیرائے کا فرق ہے۔ اور ایک دوسرے سے بحث کے جھگڑے مُفت میں موجود ہیں، جو میل کی بجائے مخالفت کا باعث ہو گئے ہیں۔

ناظرین۔ میں ہر ایک بھائی کو مختصر نتیجہ لُبِ لُباب بتلانا چاہتا ہوں، کہ جیو آتما تو انتقال کے بعد نہ معلوم کیا ہوا اور کہاں گیا، یہ تو پہلے مقالہ کے چھٹے باب میں نورانی جسم کے بیان میں پڑھیئے۔ اور جسم جل گل کر تمہارے سامنے خاک ہو ہی گیا۔ پھر تم کس کے لئے اور کیا کرتے کراتے ہو۔ لہٰذا اگر کرنا ہی ہے، تو مندرجہ بالا طریقہ سے ہی یہ حقیقی سرادھ یا تعزیہ داری کرنا کرانا سیکھو اور تمام اشخاص مِلکر اِسکو یکجائی ہی منایا کرو۔

۴ بھوت یگیہ دھرم کا بیان

سنسار میں بالکل بے خوف و خطر طریقہ سے اپنے سب سُکھ بھوگنے کیلئے تمام سنسار کے جانداروں سے جگت مے برہم یعنی برہم ہی جگت روپ اور برہم مے جگت یعنی جگت ہی برہم روپ ہے یعنی جگت کے روپ میں برہم رما ہوا یا برہم کے روپ میں جگت سمایا ہوا جانکر ہر ایک ذی روح کے ساتھ اہنسا اور اپرگرہ دھرم کے ساتھ محبت سے منصفانہ مناسب برتاؤ کرنا یعنی بلا وجہ اُن سے دشمنی نہ کرنا۔ اذیت نہ دینا۔ اور اُن سے ناجائز آمدنی کی خواہش تک نہ کرنا، بلکہ اُنکے جائز دُکھوں کے دور کرنے میں اپنے مقدور بھر اُن کو امداد دیکر اُن کی ہمدردی کرنا کرانا۔ یا عام طور سے برہمچاری اور تپسویوں کے کھانے پینے و رہنے سہنے کیلئے سامان کا انتظام کرنا کرانا یا اس کیلئے دھن دان دینا۔ اور قحط پڑنے پر سب ضرورتمند بھوکوں کو اناج و کپڑا اور مریضوں کو ادویات کا۔ اور کتے، بلی، کوتے، چڑیاں، چیونٹی، چوہے و گائے وغیرہ گھر کے آسرے رہنے والے سبھی جیو جنتوں کو کچھ اناج کی امداد دیکر اُنکی ترپتی یعنی سیری کرنا یا سچی ذکوٰۃ سے امداد کرنا بھوت یگیہ ولی ویشو دیو کرم۔ دان یا ذکوٰۃ دینا کہلاتا ہے۔ اور یہ آدھی بھوتک دُکھوں کی گوں ٹرک چکتسا ہے یعنی انسان کو دوسرے جانداروں سے ہونیوالی تکلیفوں کا انسداد ہے۔ اسلئے اسکا اسی طرح سب کو عمل میں لانا ہر ایک گرہستی، راجہ اور گروکل آسرم کا فرض منصبی ہے۔

۵ اتتھ یگیہ دھرم کا بیان

کسی بھی برہمچاری، تپسوی، سنیاسی یا سچے دھرم اُپدیشک، دیش بھگت، شرھنگ، سروانگ مست یا منی، دستھاوالے یا اپنے کسی خیر خواہ بزرگ یا راجہ کے اتفاقیہ اپنے گھر پر آئے ہوئے کی عمدہ پاک صاف غذا، پانی، کپڑ وغیرہ کے سامان سے باعزت و محبت خدمت کر کے اُنکو خوش کرنا اور اُنسے اُنکے بیش بہا ست اُپدیش (پاکیزہ رائے وعظ) سننا اتتھ یگیہ یا مہمان نوازی کہلاتی ہے، اور یہ آدھی دیوک دُکھوں کی گوں ٹرک چکتسا ہے یعنی چیتن دیوتاؤں سے ہونیوالی تکلیفوں کا انسداد ہے۔ اسلئے اسکا عمل کرنا ہر ایک گرہستی، گروکل، آسرم اور راجہ کا فرض منصبی ہے۔

ناظرین! اب آپ ان سب نتیہ کرموں یعنی فرائض منصبی کو ضرور ٹھیک ٹھیک سمجھ گئے ہونگے اور جس غرض سے یہ دھرم میں شامل کئے گئے تھے یعنی فرائض منصبی قرار دیئے گئے تھے اور وہ غرض کس طرح پوری ہو سکتی ہے، یہ بھی سمجھ ہی گئے ہونگے۔ تو بس آخر میں ان یگیوں کے ٹھیک اسی طرح سے کرنے کرانے والے و مذہبی جھگڑے میٹنے والے مہاتماؤں کو میرا با ادب نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔

راجچندر منی۔ چیت سمبت ۱۹۸۰ بکرمی

نواں باب چونتیس ۳۴ بیانات تمام شد

گری ہوئی زکوٰۃ کا حقیقت میں سچا ثمرہ ملنے کے لئے اپنی زندگی و خوب ہوش میں اور اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے آیندہ کے بہشتی عیش و عشرت ملنے کے لئے رسد پہنچانے کی خواہش سے پرماتما کی نذر کرنیکے لئے صرف وہیں کے مقامی نیک اطوار و حق پرست (ساتوک ورتی) آزاد پیشہ (عالم گرہستی براہمنوں ہی کے مکان (آشرم) پر جاکر اور مرد و عورت کے سوائے بقیہ وہ سب سامان جن کو وہ آیندہ ہوگنا چاہیں۔ خوب محبت و عزت کے ساتھ عاجزانہ اُن کے قدموں میں دہر کر عرض کیا کریں، کہ حضرت یہ میرا خیرات کیا ہوا سامان آپ میری بہبودی کے لئے من سے منظور کر لیجئے۔ اور پرماتما سے میرے لئے نیک ثمرہ دینے کی دُعا کیجئے۔ بس حقیقت میں یہی خیرات عمدہ و نیک ثمرہ دیتی ہے۔ اگر اور زیادہ تعداد میں خیرات کرنا چاہیں، تو وہاں کے گروکل کے لئے شالہ (مکان) کنواں یا باغ بنوا دیا کریں اور قحط پڑنے پر اپنے اپنے گاؤں یا محلے کے سب محتاج بھائیوں کو اناج یا کپڑے خیرات کیا کریں لیکن خیرات لینے والوں کو اپنے مکان پر بُلا کر غرور سے کبھی خیرات نہ دیں۔ ورنہ یہ تموگنی زکوٰۃ ہو جاویگی۔ جسکے ثمرہ میں عمدہ بہشتی سُکھ ہرگز نہ ملیں گے۔ اور تپسوی لوگ گروکل کے برہمچاریوں کو عمدہ علم کی خیرات دیا کریں۔ اور سنیاسی اپنے گیان کے تجربوں کی خیرات راجہ و پرجا کو دیکر دیش کی بہبودی کیا کریں۔ اور راجہ مہا ودیا سبھا۔ (کونسل) صرف راجہ اور اُس کے احاطہ کی رعایا کی عمدہ بہبودی سوچکر دونوں کا آپس میں محبت سے میل ملائے رکھنے کے لئے حقیقی اور مُفتی عدل سے آپس کے لڑائی جھگڑے کے تصفیہ چکانے، اور راجہ کے لئے رعایا سے مناسب مالگذاری لینے کا انتظام کیا کریں۔ بس یہی اُنکی بڑی زکوٰۃ ہے۔ اور راجہ اپنے دوسرے جنم میں بہشتی سُکھ ملنے کے لئے اوّل تو رعایا سے مناسب اور کم مالیانہ لینے کا، پھر رعایا کے نیک اعمالی ہونے اور رعایا کیساتھ اپنے مُلازمان کے بیوہار دیکھتے رہنے کا، اور رعایا کی رُوح گروکلوں کی، اور قحط پڑ جانے پر سب غریب پرجا کی پرورش و اپاہجوں کے گذارے کے انتظام میں اگر ضرورت ہوا کرے، تو زر و مال سے امداد کیا کرے۔ بس یہی اُسکی بڑی خیرات کافی ہوگی، اِس کے خلاف اور خیرات کچھ نہیں۔ اور ہر ایک شخص کے کچھ نہ کچھ مُلک کو بہکا کر ہر وقت خیرات ہی خیرات چلاتے اور مانگتے پھرتے رہنے کے خراب رواج کو کوشش کے ساتھ چھوڑ دینا و چھڑا دینا چاہیئے۔ اِس سے مُلک کا نقصان و تنزلی ہی ہوتی ہے۔ اور فائدہ و ترقی کچھ نہیں۔ کیونکہ ایسی سب زکوٰۃ تموگنی خیرات ہوتی ہیں، جنکا ثمرہ دینے اور لینے والے دونوں کو دوزخ (نرک) یعنی دُکھ ہی ملتا ہے۔

۴۔ دیو آرادہن دھرم کا بیان

دراصل یہ پتر یگیہ و سوادھیائے دھرم کا تبادلہ ہے اور آدھی دیوک دُکھوں کا مکمل انسداد ہے۔

جب کبھی خلقت کو دہرم کے کام کرتے رہنے میں بہی دُکھ اٹھانے پر (جو دراصل اُن کے پچھلے بداعمال ہی سے ہوتے ہیں) اُن میں کوئی شک یا نفرت پیدا ہوجایا کرے، تو مُن کی درستی کرکے اُن میں پھر سے دِلی رغبت بڑھانے کے لئے مہرشیوں نے پہلے ہی سے بوجہ تپ کی مانند دیوارادہن یعنی اطاعت شیخ یارسول کو فرض منصبی قرار دیدیا ہے۔ لیکن کچھ زمانہ گذرا، اُس وقت سنسار کی غور و خوض کرنے کی طاقت کمزور ہوجانے کے باعث یترگیہ کی مانند ہی اس کا بھی حقیقی مطلب ٹھیک ٹھیک نہ سمجھکر سنسار کی رفتار دوسری لہریں بہنے لگی تہی جس کی وجہ سے حقیقی دیوارادہن کی بجائے مورتی پوجا یعنی بُت پرستی کا زمانہ ہوگیا تہا۔ پھر اُس بُت پرستی کو حق پرستی یعنی مورتی پوجا ہی کو برہم کی بھگتی (خُدا کی عبادت) سمجھ سمجھاکر، اُن کے پُجاری یعنی پنڈا و مُجاور لوگوں نے عجب طرح کی مذہبی کتابیں پُران شاشتر لکھ دئے تہے۔ پھر اُن کو سُناکر اور اُن دیوتاؤں کی نذر بھینٹ دینا لیکر مندروں میں دہن چڑھوانے لگے تھے۔ اور اس کے خلاف جو دوسرے مذاہب رائج ہوئے۔ تو اُنہوں نے اسے قطعی ناجائز بتلاکر اسکو بالکل جڑ ہی سے مٹنا چاہا۔ تب یہ اندہادُہند اعتقاد ہی تو نیست ہونے لگا اور حقیقی گیان پیدا نہیں ہوپایا، تو اُس کا یہ نتیجہ نکلا، کہ خلقت میں اکدم بالکل ناستک بہاؤ یعنی ناحق پرستی کا خیال (کفر) آنے لگا ہے۔ مطلب یہ ہے، کہ اوّل تو عُمدہ رواج کو خراب طرح سے کام میں لاکر اُس رواج کو بگاڑ دیا گیا۔ اور دوسروں نے بہی اس کا حقیقی مطلب نہ سمجھکر اس کو جڑ سے ہی مٹا دینا چاہا، جس سے ناحق پرستی کے خیالات بڑھنے لگے ہیں۔ مطلب یہ ہے، کہ اِن دونوں طریقوں میں سے کسی سے بہی حقیقی فائدہ نہیں ملا۔ اور وہ فائدہ جب ہوسکتا تھا، کہ جب وہ دیوارادہن کا حقیقی مطلب سمجھ لیتے۔ اِس لئے اِس دیوارادہن و دہرم کا مطلب مکمل طور پر سمجھنے کے لئے آپ تہ دِل سے صبر و استقلال کے ساتھ منطق کے ذریعہ غور سے سمجھکر اس تتو پنشد و اصول درشن کو کئی بار پڑھیئے۔ اور خوب سوچ سمجھ کر اور موجودہ زمانہ کی رفتار کو بھی دیکھ کر، پھر حقیقی و بے لوث عدل سے جو فیصلہ آپ اپنے من میں کرلیں، بس پھر موج سے اُسی پر چلیں، اور سُکھ بہوگیں۔ لہٰذا اس کا حقیقی منشا جاننے کے لئے پیشتر آپ کو کچھ باتیں جاننا اور سمجھنا بڑی ضروری ہیں، اس لئے ان کو مندرجہ ذیل چھ فصلوں میں تقسیم کرکے بتلایا جاویگا۔ تاکہ آپ خوب اچھی طرح سمجھ سکیں۔

فصل اوّل ۔ دیوآرادہن کے حقیقی معنی کیا ہیں ۔

فصل دویم ۔ دیو۔ دیوآدہی پتی (دیوونکے سردار) جینینیہ دیو (شیخ) اوتار (پیغمبر یارسول) وہادیو۔ سنسار میں کون کون ہیں؟ کتنے ہیں اور کہاں رہتے ہیں

فصل سویم ۔ اِن دیووں۔ دیوآدہی پتیوں (دیوں کے سرداروں) جینینیہ دیووں (شیخوں) اوتاروں (پیغمبروں یارسولوں) اور مہا دیووں کی امداد ہمنا کس طرح کری جاسکتی ہے ۔

فصل چہارم - دیوآرادہن کس جگہ کرنا بہتر ہوگا۔
فصل پنجم - اِن سب دیو وغیرہ کی آرادہنا کرنے سے فائدہ بھی کیا ہوگا۔
فصل ششم - اِن سب دیو وغیرہ کی آرادہنا نہ کرنے سے ضرر بھی کیا ہوگا۔

فصل اوّل

دیوآرادہن کے حقیقی معنی کیا ہیں

یہ جملہ دیو اور آرادہن دو کلمات سے مِل کر بنا ہے، لہٰذا اِس کے دو ہی معنی بھی ہوتے ہیں یعنی دیو کہتے ہیں از حد دِویہ گن یعنی بہترین اوصاف رکھنے والے اور دوسروں کو دینے والے کو۔ اور آرادہن کہتے ہیں اُن کی تعریف یعنی اوصاف بیان کرنے اور اُن کے احکام کی پابندی کرنے کو۔ یا اپنی کوئی ایسی مرغوب شے اور اِس طرح اُن کی نذر بھینٹ کرنے کو، کہ جو اُس دیو کے خواص کے موافق ہو یعنی وہ شے اُن کو پسند بھی ہو اور وہ اُس کو منظور بھی کر سکیں۔ تو وہ شے اپنی طرف سے اُن کی نذر دیکر اُن کے اُس دِویہ گن کو، کہ جس کو وہ ہم کو دے رہے ہیں، اور زیادہ مقدار میں عمدہ مفید بنانا اور اُن سے مانگنا آرادہنا، اُپاسنا یا عبادت و پرستش کرنا کہلاتی ہے۔

فصل دوم

دیو وغیرہ سنسار میں کون کون ہیں، کتنے ہیں اور کہاں رہتے ہیں

۱۔ دیوؤں کو سُنیئے۔ کہ ہم کو سنسار کے جتنے سامان بنے ہوئے دکھائی دیتے ہیں، تو اُن سبھی میں اُن دیوؤں کی تلاش کرنے پر جب ہم اُن کے خواص کی آخری حد تک پہنچنے کے لئے نیچے سے چلتے چلتے اوپر ایک ایسے مقام پر پہنچ جاتے ہیں، کہ جن اوصاف سے یہ سرِشٹی یعنی خلقت ہی بنتی ہے، تو سنسار کی سب بنی ہوئی اشیا یعنی دُنیا کے پھیلاؤ کی شکلوں کا لُب لُباب (سار) مِل جاتا ہے۔ یا یوں سمجھو! کہ اوّل مقالہ کے اُصول آغازِ دُنیا کے مُطابق ہم اُنہیں اوصاف میں پہنچ جاتے ہیں، کہ جن سے یہ سرِشٹی بنتی یعنی پھیلتی ہے۔ اور اُن میں از حد دِویہ گُن اور اُن کا دینا بھی ثابت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ہم اور تمام دُنیا اُنہیں اوصاف سے تو بنتے ہیں اور پرورش بھی روزانہ اُنہیں سے پاتے ہیں۔ تو بس طے ہو گیا، کہ اِس پیدائشی ترکیب کا سلسلہ چلانیوالے سب نِراکار و ساکار تتو ہی دیو یا دیوتا کہلاتے ہیں اور کچھ نہیں۔ کیونکہ اگر ہم اُن سے نیچے کے ساکار پدارتھوں یعنی مجسم صورتوں میں سے کسی کو دیوتا مان بھی لیں، تو اُن میں اِن اوصاف کی آخری حد نہ ہونے کے باعث وہ اِس زُمرہ میں آتے ہی نہیں۔ اب آپ اِس بیان کو خوب غور و خوض کے ساتھ پھر سوچ سمجھ لیں، کیونکہ یہی تو یوگ کریا سے سانکھیہ کے میل مِلانے کی بھید پوشیدہ

والا برہمن (شیخ) ہی سب سے اعلیٰ اور بہترین چیتن دیو ہے۔ یعنی تمام سنسار کی سب یونیوں کا دیوتا تو ہر ایک اِنسان ہے، لیکن اِنسانوں کا سردار چیتن دیو مذکورہ بالا خصائل کا شخص یعنی وِدّوان وگیانی اور ستوگنی خواص کا برہمن (شیخ) ہی ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ اِس کے دوسرے دو یہ گُن بھی تو ثابت ہو گئے، کہ وِدّوان ہی تو بہت تو یعنی عقل کی زیادتی کے باعث سب طاقتوں کے خزانہ (گیان کے بھنڈار) ہیں۔ اِس لئے اُن میں اِس دُنیا (لوک) کے سُکھ کے طرزِ عمل اور دینی (پرلوک) دیگر جنم کی نجات پانے کے طرزِ عمل کے سبھی گُن بھرے ہوتے ہیں اور سب سنسار کو اِسکی بھلائی کے لئے تبلاتے بھی تو رہتے ہیں۔

۴ اوتار و نکو سُنیئے۔ اِس معاملہ کا پورا بیان حسبِ موقع اگلی تیسری فصل کے چھٹے بیان میں تحریر کیا جاویگا، وہاں آپ پڑھیں گے ہی۔

۵ مہادیو کو سُنیئے۔ اِس کا بیان پہلے مقالہ کے پہلے باب میں مکمل لکھا جا چکا ہے، وہاں پڑھا ہی ہوگا۔ تو یہی برہم سب وجود باطنی وظاہری (نِراکار جگت اور ساکار جگت) اور اِن کے دیو وغیرہ کی پیدائش و فنا کا خاص باعث ہے، کیونکہ بغیر اِسکی منشا کے یہ سب ہی بیکار ہیں۔ اِس لئے یہی برہم سب دیوونکا دیو مہا دیو (اللہ اکبر) کہلاتا ہے۔

نتیجہ ۔ لہٰذا اِس وعظ (اپدیش) کا یہ نتیجہ نکلا کہ جڑ وسوؤں (سیّاروں) اور رہا ہو توں یعنی عناصروں میں برتر اِن کا سردار سوریہ بھگوان دیولوک میں۔ اور حواس باطنی وظاہری (پانچ گیان و پانچ کرم دسئوں اِندریوں) کا سردار من پرتھوی لوک میں۔ اور سب وجود باطنی (نراکار تتوں) کا سردار جیو آتما یعنی رُوح اور برہم مہا دیو انترکش لوک میں لازمی طور پر قابلِ احترام و پرستش کے ہیں۔ اور چیتن دیو وں میں ساکار روپ وِدّوان، ستوگنی وگیانی مہاتما یعنی مجسم عالم و رازِ نہانی کے واقف کار حق پرست و حق شناش اشخاص سب تتوں اور وسوؤں میں برتر۔ اور برہم مہا دیو یعنی اللہ اکبر نراکار یعنی غیر عناصری جسم والے، جن کا پرتھوی لوک یعنی تمام روئے زمین، دیولوک (خلا میں لٹکنے والے تمام سیاروں) اور انترکش لوک (خلا) تینوں لوکوں پر اختیار ہے، بس یہی دونوں سب جگہ قابلِ احترام و لائق پرستش ہیں۔

فصل سوم

دیو وغیرہ کی آرادھنا یعنی پرستش کا طریق

ناظرین! چونکہ یہ دیو وغیرہ اپنے اپنے مختلف گُن۔ کرم۔ سُبھاؤ یعنی خصائل کے لحاظ سے سات طرح کے ہوتے ہیں، جس سے اِن کی پرستش بھی مختلف طریق سے ہی ہو سکتی ہے۔ لہٰذا یہ بیان

ثمرہ ملیگا۔ اور اُس کی خواہشات کو پوری کرنے کے چکر کو من کی پرستش ماننا ہمیشہ ہر حالت میں غلط فہمی ہے۔ ایسا کرنے سے یہ بداعمالی ہو کر تم کو اندھے کنوئیں میں ڈال دیگا اور پھر پیچھے خود ہی پچھتا ویگا۔ اِس لیئے اِس کی ایسی پرستش کرنا اُلٹی دشمنی کرنا ہی ہوگی۔

۱۸ جیوآتما دیو کی پرستش کا طریقہ اور اُسکا ثمرہ

اِس جیوآتما سردار دیو کی پرستش کے لیئے پچیس تتوں و پانچوں کوشوں کے بنے ہوئے اور پانچوں یونیوں میں بہتر انسانی جسم کو۔ قوموں میں بہتر وِدوان براہمن یا شیخ کے ست سنگ سے حقیقی علم بڑھاؤ اور اِس کے پیٹ بھرنے کو اناج پہننے کو کپڑے وغیرہ نذریں دو۔ بس یہی اِس کی حقیقی پرستش ہے۔ اِس کے ثمرہ میں مُلک سے بے علمی دور ہوگی۔ سب پاپی (بداعمال) نیست ہونگے اور پھر سب کام دہرم نکیت (شریعت کے مطابق) ہوں گے۔ جس سے سبھی خلقت عمدہ سُکھ اُٹھاویگی بس پھر یہی ست یُگ یعنی عمدہ سوراجیہ ہوگا۔

۱۹ چیتن دیو کی پرستش کا طریقہ اور اُسکا ثمرہ

چیتن دیوں میں وِدوان۔ گیانی۔ ستوگنی۔ براہمن۔ شیخ۔ رِشی مہاتماؤں کی پرستش کے لیئے بڑی عزت کے ساتھ سرد ہا بھگتی سے عمدہ عمدہ اناج۔ کپڑے وغیرہ سامان اُن کی نذر بھینٹ کرو اور اُن کے سب حقیقی وعظوں کی پابندی اور سب نیک اعمال کیا کرو، بس یہی اُن کی حقیقی پرستش یعنی تعظیم و تکریم ہے۔ اِس کے ثمرہ میں وہ تم کو پوشیدہ سے پوشیدہ رازِ نہانی کے علم کا بھید بتلا کر اِس لوک میں مکمل سُکھ اور پرلوک میں سب سے اعلیٰ درجہ نجات تک ملنے کے لائق بنا دیں گے۔

۲۰ اوتاروں و پیغمبروں کی پرستش کا طریقہ اور اُسکا ثمرہ

جب جب سنسار میں ادہرم یعنی تموگن (بداعمالی و بےعلمی) کی بہت زیادتی اور دہرم یعنی ستوگن (نیک اعمالی و حقیقی علم) کی بہت کمی ہو جایا کرتی ہے۔ اور بڑے بڑے ظالم طاقتور چھوٹے چھوٹے نیک خصائل کمزوروں کو ناحق دباتے و ستاتے رہتے ہیں۔ جس سے سنسار دُکھوں کا گھر ہو جاتا ہے، تب دہرم کی مریادا یعنی راہِ راست پھر سے درست کرنے اور ادہرمیوں یعنی ظالموں کا تدارک کرنے کے لیئے کہ جس سے مُلک سُکھی ہو، تو اُس وِشوکرما پرماتما کی انتہائی رحمت سے زیادہ قدرت رکھنے والی نجاتی رُوح جو جنم سے ہی سمادہی سِدھ (ہر طرح کی طاقت) رکھنے والے و عجب طرح کے خصائل اور روپ رنگ والے یا آکاش کے رنگ کے جو اشخاص پیدا ہوتے ہیں، اور وہ ظلم کو مٹانے اور راہِ راست کے قائم کرنے کے لیئے آپ خود سناتن دہرم کے مطابق چل کر سنسار کو دکھلایا کرتے ہیں۔ پھر اُس دہرم کی پابندی نہ کرنے والوں کا تدارک

ایک جلہیری (پانی بہرے رہنے کی کنڈی) بنادیں - اور اُس میں روزانہ پانی ڈال دیا کریں - اور گنبد کے چاروں طرف بیٹھ بیٹھ کر صحن چھوڑ کر عمدہ کھلے برآمدے بنائے جاویں - اور اُس کے بیرونی احاطہ کے صدر دروازے دو طرفہ ہوں - اور وہاں وید مقدس و پہلے باب میں تبلائے ویدوں کے مطابق سب سناتن دہرم شاستروں اور مندرجہ ذیل گذشتہ وموجودہ بڑے بڑے منی رایوں - اوتاروں - یوگی راجوں پیغمبروں - عادل بادشاہوں - حق پرست بہادروں نیک چلن اور ستی عورتوں - عالم مصنفوں - ایشور یا دیش بھگتوں وغیرہ کے جیسے - سری ناروجی منی - سری کپل جی منی - سری بھرگوجی منی - سری بسیشٹ جی منی - سری بالمیک جی منی - سری وشوامتر جی منی - سری اسٹاکر جی منی - سری دتاتریہ جی منی - سری وید دیاس جی منی - سری گوتم بدھ جی منی - سری شنکرآچاریہ جی منی - سری رامانج آچاریہ جی منی - سری شب شنکر جی بھگوان - سری رامچندر جی بھگوان - سری کرشن چندر جی بھگوان - سری یوگی راج ہنومان جی بجرآنگی - سری حضرت موسیٰ علیہ السلام جی - سری حضرت عیسیٰ یسوع مسیح جی - سری حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جی - سری گرو نانک دیو جی - سری گرو گوبند سنگھ جی سری سوامی دیانند جی سرسوتی - سری راجہ ہرشچندر جی - سری راجہ موردہج جی - سری راجہ دہرم یدھسٹر جی - سری راجہ دیروکرمادیتہ جی - سری حاتم طائی جی - سری راجہ بہوج جی - سری بھرتری ہری جی - سری حضرت علی شیر خدا جی - سری حضرت امام حسن علیہ السلام جی سری امام حسین علیہ السلام جی - سری اکبر جی - سری جہانگیر جی - سری نوشیروان جی - سری شواجی - سری سیتا دیوی جی - سری دروپدی دیوی جی - سری مندالسا دیوی جی سری وکٹوریا مہارانی جی - سری سور داس جی - سری گوسوامی تلسی داس جی - سری کالی داس جی - سری کبیر داس جی - سری شیخ سعدی جی - سری دہرو بھگت جی - سری پرہلاد بھگت جی - سری بال گنگا دہر جی لوکمانیہ تلک سری سی - آر - داس جی - سری سوامی شردہانند جی - سری لالہ لاجپت رائے جی - سری حکیم اجمل خاں جی - سری پنڈت موتی لال جی نہرو - سری بٹھل بہائی جی - سری مہاتما گاندہی جی سری بلبھ بہائی جی پٹیل - سری پنڈت جواہرلال جی نہرو - سری ڈاکٹر انصاری جی - سری خان عبدالغفار خاں جی وغیرہ کی سوانح عمریاں رکہی جاویں - اور سری پنڈت بہوانی پرشاد جی ساکن بجنور کی لکہی ہوئی پرب پدتی منگاکر رکہیں - اور ایک دو اخبار بہی منگائے جایا کریں - اور جب کوئی چاہے وہاں جاکر اس کتب خانہ سے کتاب لے کر پڑہا کریں - وہ سب پنچائتی کام وہیں ہوا کریں - اور سب سنیاسی مہاتما وہیں ٹھیرا کریں - اور وہاں ہفتہ وار ہر ایک اتوار کے دن تو برتی وہ کر دن کے سے چار بجے تک اور کسی دیو کے پیدائشی دن کہانا کہانے کے بعد دو بجے سے آٹھ بجے تک یہ کام

ہوا کرے ۔ کہ پیشتر چوتھائی ۔ ٹنک صرف ایک دہونسہ آدمیوں کو اکٹھا ہونے کے لئے بجایا جایا کرے ۔ تب سبھی مرد عورت فوراً ایک ہی وقت میں اکٹھے ہوجایا کریں۔ لیکن پھر کسی طرح کا باجا کتھا کے شروع یا درمیان یا آخر میں نہ بجایا جایا کرے ۔ اور کوئی بھی شہری اعلان (نگر کیرتن) سوائے اعلان کی گھنٹی کے باجہ کے ساتھ نہ ہوا کریں، کیونکہ دیوارادھن میں یہ تصور (دھیان) کے خلاف ہے ۔ پھر آپس میں میل ملاپ کرکے اپنا کوئی پنچائتی کام یا اسی دن کے دیوتا کی سوانح عمری یا سری تتوپدیشٹوا اصول درشن یا دیگر کسی سناتن دہرم شاستر کا کوئی ضروری بیان سُنا سُنایا جایا کرے ۔ اور اسی لئے انہیں دنوں کی چھٹی منائی جایا کرے ۔ جس کے ثمرہ سے ہر ایک مرد عورت کے مَن کی غلاظت و نیک اصولوں کے عمل نہ کرنے کی بے رغبتی دور ہوتی رہے گی ۔ اور تمام گاؤں یا محلہ کے ساکن یا وہاں بیٹھنے و ٹھہرنے والے سبھی اشخاص آکاش کی بجلی گرنے سے ہمیشہ آزاد رہا کرینگے ۔ اور دیوتاؤں کی سوانح عمری سُن کر اُن کا آرادھن یعنی عزت افزائی اور بتریگیہ (سرادہ میلاد) اچھی طرح کیا کریں گے ۔

میری رائے میں ایسے ہی مندروں کا رواج اسی مطلب کے لئے پیشتر ہی سے مقرر ہوگا، کہ جس کو اُس کے خدمت گاروں نے پنڈا یا مجاور بن کر اُن میں دیوتاؤں یا اوتاروں کی مورتی پوجا (بت پرستی) کرکے اور اُن کی ہی کتھا سُنا کر پھر نذر بھینٹ چڑھوانا جاری کرکے حقیقی مطلب کو کھو دیا ہوگا ۔ بس یہی مقام سب قوموں (دورنوں) کے دیوارادھن کے لئے یکجائی وہاں کا وہیں بہتر ہوگا ۔ اس مطلب کیلئے کہیں دور دیش میں جانا یا علیحدہ علیحدہ مندر مسجد یا گرجا بنوانا ہی بیکار ہوگا ۔ ہاں! وہاں ٹھہرے ہوئے مہاتماؤں کی غذا و کپڑے سے خدمت کرنا سب کا فرض ہی ہے ۔

فصل پنجم

اس دیوارادھن سے فائدہ کیا ہوگا

اول تو ہر ایک دیو ۔ سردار دیو جتین دیو ۔ اوتار اور مہادیو کی پرستش کے بیان ہی میں اُنکی پرستش کا ثمرہ لکھدیا گیا ہے ۔ دوئم یہ بات ہے ، کہ جب سب اشخاص مندروں میں جاکر ان دہرم کے اصولوں کے عامل دیوتاؤں کی سوانح عمری میں اُنکی زندگی کے کارنامے سُنیں گے ، تو سب کا من درست ہو کر راہِ راست یعنی دہرم کے اصولوں کی پابندی کرنے اور بداعمالی یعنی ادہرم کے کام چھوڑنے میں لگ جاویگا ، جسکے ثمرہ میں تمام مُلک بہترین سکھ اُٹھا دیگا لیکن وہاں بُت پرستی ہرگز نہ کر بیٹھیں ۔ لہٰذا وہاں کا انتظامی اختیار کسی پنڈے کے ہاتھ میں نہ دیں ، بلکہ سب اقوام کے ایک ایک شخص مشترکہ پنچائت اپنے ہاتھ میں رکھے اور ایک خدمتگار اس کی صفائی کے لئے چھوڑ دے ۔

فصل ششم

اِس دیوارادہن کے نہ کرنے سے حرج بھی کیا ہوگا

اگر ایسے دیوتاؤں کی مذکورہ بالا طریقہ کے مُطابق پرستش نہ کی جاوے، تو اکثر راہ راست یعنی دہرم کے اصُولوں کی پابندی کرنے میں تکلیفیں ہونے کے باعث زیادہ تر اشخاص کے من میں نیک اعمال کرنے سے نفرت ہوکر وہ خود غرضی کے خراب اصولوں پر چلنے لگتے ہیں۔ اور پھر کوئی دیوتا ویش کو عمُدہ ثمرہ نہیں دیتا۔ پھر اسکا جیسا خراب نتیجہ ہوتا ہے، وہ سب کے سامنے آج کل موجود ہی ہے۔ یعنی مُلک کو اِسکے نہ کرنے سے بہت نقصان اُٹھانا پڑتا ہے، پڑا ہے اور پڑیگا۔

۵ تیرتھ یاترادھرم کا بیان

یہ جُملہ تین کلمات سے مِل کر بنا ہے، جس کے معنی ہی یہ ہوتے ہیں، کہ تیر کے معنی ہیں نزدیک یا پاس اور ارتھ کے معنی ہیں مطلب۔ اور یاترا کے معنی ہیں جانا سفر کرنا جس کا اصل مقصد یہ ہے، کہ جس کے پاس جانے سے بڑے بڑے مطلب حاصِل ہوں، یا جہاں اپنے عمُدہ مطلب حاصِل ہوں اُسکے پاس جانا تیرتھ یاترا یعنی حج کرنا کہلاتی ہے۔ اور مطلب مِلنے کے حساب سے یہ سب طرح کے دُکھوں کا سب طرح کا علاج ہوسکتا ہے۔ جیسے

۱۔ ایک مقام پر کیڑے مکوڑے وغیرہ سے ہر وقت جان کا خطرہ رہتا ہو، تو وہاں سے ایسے مقام پر جاکر رہنا، کہ جہاں پر یہ خطرے دور ہو جاویں۔ تو یہ تیرتھ یاترا آدھی بھوتِک دُکھوں کی گون ٹرک چکِتسا یعنی جیوسے جیو کو ہونے والے دُکھوں کا انسداد کرنے والا علاج ہوگا۔

۲۔ کسی مقام کی آب و ہوا خراب ہو، تو وہاں سے ایسے مقام پر جاکر رہنا، کہ جہاں کی آب و ہوا اچھی ہو۔ جیسے ترائی کے جنگل سے اوپر پہاڑ پر یا نیچے میدان میں جاکر رہنا۔ یا کسی مریض کے مرض کو نقصان دہ ہو، تو وہاں سے ایسے مقام میں جاکر رہنا کہ جہاں اُس کے مرض کو مفید ہو، جیسے سِل کے مریض کو عمُدہ مُعتدل ٹھنڈے پہاڑ پر جاکر رہنا۔ یا جلندھر کے مریض کو سمندر کے کنارے کیطرف جاکر رہنا۔ یا جُذامی کو دریا کے کنارے ریتیلی زمین میں جاکر رہنا۔ یا کسی دائمی قبض کے مریض کو گندھک کے چشمہ پر جاکر رہنا اور اُس کا پانی پینا۔ یا کسی بڑے مریض کا علاج کرانے کسی بڑے طبیب کے پاس جانا۔ یہ تیرتھ یاترا ادھیاتمِک دُکھوں یعنی پیٹ و خون کی خرابی سے ہونیوالے امراض کی گون ٹرک وکرمک چکِتسا یعنی جُملہ امراض کا کلیۃً اِنسداد و علاج ہوگا۔

۳۔ دیوارادہن کے بیان میں بتلائے کبھی بھی گذشتہ دیوتاؤں کی کتھا سُننے کے لئے کسی پنچائتی مقام میں جانا، یا اپنے موجودہ اور زِندہ ماں۔ باپ۔ گرُو۔ ستوگُنی مہاتماؤں یا اوتاروں کے ست

اُپدیش (نیک وعظ) سُننے جانا - یا کسی یوگی راج کے درشن کے لئے جہاں اُن کی کُٹی یا آسرم (مکان گھر) ہو وہاں جانا اور اُن کے اِحکام کی پابندی کرنا - یا تپسیا و پرماتما کا بھجن کرنے کے لئے کسی عمدہ پاک وصاف دریا یا پہاڑ پر جا کر تنہائی میں رہنا یہ تیرتھ یاترا سب طرح کے آدہی دیوک دُکھوں کی مکمل گوں ڑکی چکتسا یعنی دیوکوپ سے ہونے والی جُملہ تکلیفوں کا مکمل اِنسداد ہونگی -

نتیجہ

ناظرین! بس اِنہیں سب مندرجہ بالا ضروریات میں سے کسی ہی مطلب کے حاصل کرنے کے لئے مذکورہ بالا کسی ہی دیوتاؤں کے پاس جانا حقیقی تیرتھ یاترا یعنی حج کرنا کہلاتی ہے - اور اِنہیں مطالب کے پورا کرنے کے لئے اِس کو فرضِ منصبی (دہرم) میں شامل ہی کیا گیا تھا ، کہ خلقت اِس سے اپنا بہترین فائدہ اُٹھاوے - اِس لئے اِس کے سوائے دن رات بیکار کسی دریا میں اشنان کرنے یا پہاڑوں پر یا دوسری جگہ کسی مورتی کے درشن کرنے جانا ، اور بھیڑ اچال کے لئے سفر میں پیسہ اور وقت بیکار گنواتے پھرنا اور وہاں کے پنڈاؤں کو خیرات دیکر بیکار شرابی ، کبابی اور بدچلن بنانا حقیقی تیرتھ یاترا نہیں ہے ، بلکہ سبھی طرح کے ارتھ ناش کرنے والی یاترا ہے - جس سے دہرم کے کسی استھمبھ (رُکن - تنہ) انگ (شاخ) یا اُپانگ (ٹہنی) کی تکمیل ہی نہیں ہوتی - اِس بُرے رواج کو مُلک سے جلدی اُٹھا دینا ہی مناسب ہے -

انت میں مندرجہ بالا اصول کے مطابق تپ - دان - یگیہ - دیو آرادھن و تیرتھ یاترا کرنے کرانے والے بھگتوں کو میرا با ادب نمسکار ہے - نمسکار ہے - نمسکار ہے - فقط

رامچندر مُنی

بہادوں سمبت ۱۹۸۷ بکرمی

دسواں باب چورانوے ۹۴ بیانات تمام شُد

یوں تو اور بھی تھوڑا تھوڑا فرق ۔عورت و مرد کے جسموں کے سبھی بڑے بڑے آلات میں رکھا تھا ، لیکن سوائے اُن کے وزن یا حجم میں کمی یا بیشی کے اُن کے فعلوں میں کوئی فرق نہیں رکھا ، وہ دونوں اعضاء والوں کی تندرستی کے لئے یکساں ہی قایم رکھے ۔جس وجہ سے اِن دونوں یونیوں کے سوکشم شریروں ہی میں بہت فرق پڑگیا تھا ۔ یا یوں سمجھو ، کہ ایک ہی کرم اِندری کی لوٹ بدل کے لئے اِس یونی کے جسم والے جیو آتماؤں کے سوکشم شریروں میں اندرونی تو بہت فرق کرنا پڑا لیکن زِندگی قائم رکھنے کے باقی کل پُرزے مرد ہی کے مانند رکھے تھے ۔چنانچہ ظاہرا میں بھی آپ دیکھتے ہی ہیں ، کہ مرد عورت کے کھانے پینے ، رہنے سہنے ۔ پاخانہ پیشاب ۔ سانس لینا ۔سونا ۔بیٹھنا ۔ چلنا ۔بول چال ۔ مُباشرت اور سب صورت شکل حالانکہ دونوں کی ایک سی ہی ہیں ، لیکن پھر بھی کتنا فرق اِن دونوں میں ہوتا ہے ، کہ دیکھتے ہی فوراً مرد اور عورت کی صاف شناخت ہو جاتی ہے ۔ تو یہ بالکل ہی بڑی بھاری بھول ہو جاویگی ، کہ جو اِن دونوں یونی کے سوکشم شریروں اور عناصری بڑے جسموں کو اِکدم بالکل یکساں ہی مان بیٹھیں گے ۔کیونکہ بڑا عناصری جسم تو نورانی جسم کا صِرف خول ہی ہوتا ہے ، لہٰذا بڑے عناصری جسم میں فرق ہونے سے اُس کے سوکشم شریر (لطیف جسم) میں لازمی فرق ہوا ۔ تو جب یہ ایک آلہ رحم اور اِس کے متعلقین اور بھی عضو مرد سے زیادہ بنائے گئے ہیں ، تو اِس آلہ کے تندرست رکھنے اور ٹھیک کام کرتے رہنے کے لئے جو مردوں سے جُدا جسمانی فرض مقرر ہیں ، بس اُنہیں کو سادہارن ناری دھرم وِچار یعنی معمولی عورتوں کے متعلق فرائض کہتے ہیں ۔ لیکن اِس آلہ رحم سے بالکل نجات پا جانے یعنی بری ہونے کے لئے جو من کے اور زیادہ فرض مقرر ہیں ، اُن کو اسادہارن ناری دھرم وچار یعنی غیر معمولی اور اعلیٰ عورتوں کے فرائض منصبی کہتے ہیں ۔ اِس لئے ایک جنس (یونی) کے دو مختلف فرائض ہو جانیکی وجہ سے دو بابوں میں اِن کا بیان لکھا جاویگا ۔ یعنی اِس باب میں معمولی عورتوں کے فرائض اور اگلے باب میں غیر معمولی اعلیٰ عورتوں کے فرائض یعنی اسادہارن ناری دھرم وِچار لکھے جاویں گے ۔

پیاری بہنو ! چونکہ اور سب تتو تو تمہارے اور مردوں دونوں کے برابر ہیں ، لہٰذا پچھلے اور اگلے بابوں میں بتلائے سب فرائض بھی تمہارے اور مردوں کے برابر ہی ہیں ۔ جو تم دونوں کو برابر ساتھ ساتھ عمل کرنے ہونگے ۔ اور جو فائدے اُن فرائض کے عمل کرنے سے مردوں کو حاصل ہونگے ، ویسے ہی کرنے سے تم کو بھی وہی فائدے حاصل ہوں گے ۔ لیکن اِن دونوں بابوں میں تبلائے فرائض خاص طور پر تمہارے ہی لئے علیحدہ فرائض یعنی دھرم مُقرر ہیں ، لہٰذا اگر تم اِس آلہ رحم کی تندرستی چاہو اور بہت امراض سے بچنا چاہو ، تو تم کو اِن کا عمل لازمی کرنا چاہیئے ۔کیونکہ یہ تمہارے ہی آدھی بھوگ اور ادھیاتمک دُکھوں کی گوں ڈِرَک چکتسا ہے ۔

سنو بہنو! یہ رحم اعضا رئیسہ صرف سوکشم شریروں کے کیڑوں کے گربھا دھان یعنی قیام و پرورش پانے کے لئے تیز گرم سبھاؤ کا بنایا گیا ہے۔ اور کوئی دیگر خاص کام اس آلہ کا نہیں ہے لیکن ایسا عجیب خواص اس آلہ کا ہے، کہ اگر اس سے ٹھیک ٹھیک کام لیا جاوے، تو پچاس سال کی عمر تک بچے بھی خوب پیدا ہوتے رہیں اور عورت بھی تندرست بنی رہے۔ ورنہ اولاد تو کہاں، زندگی بھی وبال میں پڑ جاتی ہے۔ اور جس طرح سے یہ تندرست رہتا ہے وہ یہ طریقہ ہے، کہ عموماً گرم ملکوں میں بارہ سال اور ٹھنڈے دیشوں میں پندرہ سال کی عمر سے اوپر ہر ایک لڑکی کے رحم کا پختہ ہو جانے پر منہ کھلا کرتا ہے، اور اس میں سے گرم و فاسد خون خارج ہو کر اور فرج کے منہ کی جھلی پھاڑ کر باہر کو نکلتا رہتا ہے، اور تین دن متواتر نکل کر وہ بند ہو جاتا ہے اور پھر ستائیس دن کے بعد ایسے ہی ہوا کرتا ہے۔ اور یہی سلسلہ پچاس سال کی عمر تک ہر ماہ ہوتا رہتا ہے، بس اسی کو رجو درشن۔ ماسک دھرم، حیض یا منتھلی کورس ہونا کہتے ہیں۔ اور جب حیض ہونا شروع ہو جاوے، تو بس اسی عمر کا نام یُوا اوستھا یعنی جوانی کی شروعات کا وقت ہوتا ہے۔

اب چونکہ رحم میں بہت تیز آگ ہوتی ہے، تو زیادہ مقدار میں اس سے گرم اور فاسد خون خارج ہو کر اس کی آگ ذرا کم ہو جایا کرتی ہے، تب اس میں حمل قائم ہو سکتا ہے۔ اسلئے اس سے پیشتر تو مرد کے ساتھ مباشرت کرنا بالکل بیکار اور رحم کو نقصان دہ ہے ہی، لہٰذا وہ بے حد برا فعل سزا کے لائق جرم کہلاتا ہے۔ کیونکہ ایسی عمر میں مباشرت کرنا فرج و رحم کے پھٹ ٹوٹ کر ہمیشہ کے لئے بگڑ جانے کا باعث ہوگا۔ جو قدرتی قانون کے خلاف مباشرت ہوئی لیکن ایسی آگ نکلنے کی حالت میں یعنی ماہواری حیض ہونے کے وقت میں بھی اگر مرد کے ساتھ مباشرت کیجاوے، تو بھی وہ دونوں کو نقصان دہ ہی ہوا کرتی ہے۔ کیونکہ اوّل تو حمل قائم ہی نہیں ہو پایا کرتا۔ اگر رہ بھی جاوے، تو پھر جلدی ہی گر بھی جایا کرتا ہے۔ اور اگر بچہ پیدا بھی ہو جاوے تو گرم مزاج کا چڑچڑا کمزور اور بڑے عیاش خواص کا ہوا کرتا ہے۔ اور اکثر خون کے فساد کے امراض اسکو زندگی بھر ستاتے رہتے ہیں۔ اور مرد کو آتشک، سوزاک وغیرہ گرمی کے امراض ہو جانے کا خطرہ رہتا ہے۔ اور عورت کو ماہواری حیض کی خرابی اور مباشرت کی خواہش زیادہ ہو جایا کرتی ہے۔

عمدہ مباشرت کی ترکیب

اس لئے رفاہِ عام کے لئے اس کا ایک ہی فرض مقرر کر دینا مناسب اور مفید سمجھا ہے، کہ جب سے ماہواری حیض جاری ہو، تو چھتیس (۳۶) بار یہ گرم فاسد خون خارج ہو کر رحم پاک ہو جاوے تب یعنی ماہواری حیض شروع ہونے سے کم از کم تین سال بعد گربھا دھان سنسکار یعنی حمل قائم

کہنے کا فعل ہونا چاہیئے ۔ بس اسی لیئے تم کو گرم دیشوں میں پندرہ سال اور سرد ملکوں میں اٹھارہ سال تک برہمچارنی رہ کر اپنی جسمانی اور روحانی ترقی کے لیئے دھارمک و دیا دشرعی تعلیم پڑھنا اور آئندہ کی گرہستی زندگی کے ضروری اور مفید سب ہنروں کو سیکھتے رہنا چاہیئے ۔ پھر اس کے بعد مرد کے ساتھ مباشرت کرنا کرانا سب کو مفید ہوگا ۔ ہاں ! اگر اس سے بھی تین چار سال رُک کر مباشرت کرو، تو اس سے بھی زیادہ عمدہ، قوی، عقلمند، اور مستقل مزاج اولاد پیدا ہوگی ۔ لیکن پھر بیشک تیس سال کی عمر کے بعد تک رکنا ٹھیک نہیں ہوگا، کیونکہ پھر وہ رحم بالکل سست اور ٹھنڈا ہو جاویگا ۔

اور چونکہ مرد عورت کے ایک جگہ رہنے اور تخلیہ میں آپس میں محبت کی باتیں کرنے و خوبصورتی بڑھانے کی ترکیبیں کرتے رہنے سے ممکن نہیں کہ اس اصول کی پابندی ہو سکے، لہذا ماہواری حیض ہونے کی شروعات سے تین سال بعد تک برہم چریہ کی مانند سادگی کے ساتھ بلا مرد دیکھے والدین کے پاس یا گروکل میں برہمچارنی (مجرد) بنکر ہی رہنا چاہیئے ۔ اور پھر بیواہ کے بعد مرد کے ہوتے ہوئے بھی چار دن ماہواری حیض کیوقت اپنی بدصورتی بنا کر رہنا، نہ کسی چیز کو آپ چھونا اور نہ کسی کو اپنے جسم کو چھونے دینا یہ سب اسی فائدے کے لیئے مقرر کر لینا چاہیئے، کہ جس سے کہیں اس وقت میں مرد کے ساتھ میل نہ ہو جاوے ۔ ورنہ اس میں اور کوئی ایسی چھوت کی بات نہیں ہوتی ہے ۔

حمل قائم کرنیکی عمدہ ترکیب

اور پھر بھی عمدہ اولاد کی خواہش والے گرہستی حیض شروع ہونے سے چھٹے دن کی رات سے ایک ایک دن بیچ بیچ میں آرام لے لے کر دوسرے دوسرے دن یعنی چھٹے ۔ آٹھویں دسویں بارہویں ۔ چودہویں وسولہویں دن کی رات میں غذا کھانے سے تین گھنٹہ پیچھے رات کے دوسرے پہر میں، شرم و دہشت سے مبرا کسی تنہا جگہ آپس میں محبت سے مباشرت کیا کریں ۔ لیکن اس عمر سے پیشتر ہی عیاش آدمیوں کی بدصحبت میں خود پڑ جانے یا اپنے کم فہم یا لالچی والدین کے ایسی بدصحبت میں ڈال دینے سے تم اپنی آئندہ کی زندگی خراب نہ کر بیٹھنا ۔ کیونکہ اول تو کم عمری کی مباشرت سے رحم میں خرابی ہو کر پردر ۔ مرگی ہسٹیریا وغیرہ مرضوں میں خود کو، اور شان وغیرہ مرضوں میں اولاد کو مبتلا کراتا ہے ۔ دوسرے ادھ پکے یعنی کچے رحم و فرج کے چھیڑنے سے مباشرت کی خواہشات زیادہ ہو جاتی ہیں، جو ہمیشہ پریشان رکھا کرتی ہیں ۔ یعنی اس مباشرت کے کام سے پھر اُن کی کبھی سیری ہونی ہی مشکل ہو جاتی ہے ۔ اور اولاد ہونی بھی مشکل ہو جاتی ہے ۔ اور ایسی خراب خواہشات کبھی کبھی تو عورتوں کی سب عزت آبرو یا جان تک

ے ڈالتی ہیں۔ اور اُن ظالم اشخاص یا والدین کا کچھ نہیں بگڑتا۔ اِس لئے اگر تم کو یہ اعضاء رئیسہ
اور اپنا و اپنے خاوند کا جسم مرضوں سے بری اور عمدہ تندرست بنائے رکھنے اور عمدہ اولاد پیدا
کرنی منظور رہوں، تو اِس مُباشرت کو گرم مُلکوں میں پندرہ سال اور ٹھنڈے مُلکوں میں اٹھارہ
سال کی عُمر کے بعد تم خود شروع کرنا اور آئندہ اپنی لڑکیوں کو شروع کرنے کی اجازت یا موقع دینا۔

دوسرے۔ رہاتی پتنی یعنی خاوند و بیوی کا سوال۔ اِس کے لئے قدرتی اُصول سے تو
اعضاء تناسُل اور فرج دونوں ہی آزاد اور پاک آلات (کرم اِندری) ہیں، لہٰذا اگر کسی کی اِن
دونوں اِندریوں میں کوئی مرض نہ ہو، تو کسی عورت کا کسی بھی مرد کے ساتھ میل ہو سکتا ہے، اِسمیں
روڑہ اٹکنے کی کوئی بات ہی نہیں ہے۔ اور اگر تم کو بچوں کو دودھ نہ پلانا پڑے، تو ہر سال ایک بچہ
بھی جن سکتی ہو۔ اگر دودھ پلانا پڑے، تو بچہ کے دودھ بند کر دینے کے تین ماہ بعد پھر حمل قائم کرا سکتی
ہو۔ لیکن اِس طرح کسی مرد کے ساتھ مُباشرت کرنے سے تمہارا یہ بہت بڑا نقصان ہوگا، کہ تم کو
مرض و بڑھاپے کی حالت میں اور تمہاری اولاد کو پرورش کرنے کے لئے خرچہ کون دیگا۔ لہٰذا پھر
چرندوں و پرندوں کی طرح تم کو بھی اپنی پرورش و گذارے کے لئے اپنا خود ہی انتظام کرنا ہوگا۔ اور
خواہشاتِ نفسانی پوری کرنے کے لئے کسی مرد کے ساتھ مُباشرت بھی ضرور کرنی ہی پڑیگی۔ اور
اگر تم رنڈی کا پیشہ کرنے لگو، تو جب سنسار کی سب عورتیں رنڈی ہی بنجاویں گی، تو پھر اُن کو
پوچھے گا ہی کون۔ کیونکہ یہ پیشہ بھی جبھی تک ہو سکتا ہے، کہ جب بہت سے مردوں کے پیچھے ایک ہی
رنڈی ہو اور عمدہ خوبصورت بھی ہو۔ لیکن پھر اِس طرح پیدا کی ہوئی تمہاری سب اولاد قطعی
ورن شنکر (دوغلی۔ کھیل کی اولاد) ہی ہو جاویگی۔ اِس لئے پھر اپنے کِس باپ کے مال کی مالک
ہو پاویگی۔ اور سوزاک، آتشک وغیرہ خطرناک امراض کی تکلیفوں میں بھی وہی عورتیں مُبتلا
رہتی ہیں، کہ جو ایک سے زیادہ اور عیاش مردوں کے ساتھ مُباشرت کرتی ہیں۔ یہ سب رنڈیوں
کی باتیں تم دیکھ ہی رہی ہوگی، کہ آخر میں اُن کی کیا بُری حالت ہوتی ہے۔ لہٰذا آئندہ زندگی بھر
تک کی بہت سی تکلیفوں کی وجوہات سوچ سمجھکر شروع جوانی ہی سے ایک عورت کو اپنا ہم خیال
(سہ دھرمی)، ایک ہی خاوند۔ اور ایک مرد کو اپنی ہم خیال (سہ دھرمی) ایک ہی زوجہ والدہ کی
چھ پشت (پیڑی) اور والد کی نسل (ونش۔ گوتر) چھوڑ کر ضرور کسی کو مقرر کر کے اور دس آدمیوں
میں سات قول و قرار (وچن) یعنی نکاح (بواہ سنسکار) کر کرا کے، پھر آپس میں یہ میل ملاپ
کرنے کرانے کا اُصول مُقرر کرنا بہت اعلیٰ درجہ کا مُفید ہوگا۔ جس سے عورت اپنے اور اپنی
اولاد کے خرچہ کے بار سے بچ جاوے، اور آئندہ کو بھی مرد کی کُل ملکیت کے حقدار وارث بنجاویں۔
سہ دھرمی (ہم خیال) اِس وجہ سے، کہ کہیں عورت ونش یعنی بقال کی لڑکی ہوئی، تو

وہ تو رات دن نئے نئے سامان اِستعمال کے لئے مانگے گی۔ اور خاوند صاحب کہیں برہمن ہوئے، تو لاویں گے کہاں سے۔ دویم جُدا جُدا مختلف عادات ہونے کے باعث دونوں میں ہمیشہ اَن بَن ہی رہا کریگی۔ تب اُس کی تو عیش عِشرت کی خواہش اور رعیار اج کی بہمن کی خواہش دونوں ہی پوری نہیں ہوں گی، جس سے عیالداری زِندگی دوزخی زِندگی ہو جائیگی، اور اولاد سب ورن سنکر یعنی مخلوط النسل پیدا ہوگی۔

اور والدہ کی چھ پیڑی د والد کا گوتر یعنی ونش و نسل اِسوجہ سے چھوڑ دینا چاہیئے، کہ وہاں تک اِن کا آپس میں بہن بھائی کا رشتہ ہوتا ہے، لہٰذا اِنسانوں کو اِس رشتہ میں مُباشرت کرنا اول تو بے حیائی اور شرم کی بات حیوان کی مانند مُباشرت کرنا ہے۔ دویم۔ اِن سے جو اولاد پیدا ہوگی، وہ زیادہ تر بیوقوف۔ یعنی علم ریاضی میں بہت کم ہوشیار۔ بے شرم اور شودر سے بھی گری ہوئی حالت کی حیوان کی مانند انگیانی پیدا ہوتی ہے۔ اِس لئے یہ بے حد بُرا کام ہوتا ہے۔

ہاں! اگر تم کو تمہارا خاوند عیّاش ثابت ہو جاوے، تو تم فوراً اُس سے یہ کہو، کہ یا تو آپ اِس عیّاشی و بدفعلی کو چھوڑ دیں، اور نہ پھر ہم کو بھی عیّاشی کرنے کا حق حاصل ہے۔ کیونکہ اِندری (اعضا) و اُن کے فعل اور قول و قرار تو دونوں کے برابر ہی ہیں، نہ کہ کم و بیش۔ یا تم کو خاوند میں سوزاک۔ آتشک۔ نامردی۔ سِل۔ مِرگی۔ دیوانگی یا جذام وغیرہ کا کوئی بُرا مرض ثابت ہو جاوے، تو تم اُس وقت تک کے لئے تو ضرور ہی اُس کو چھوڑ دو، کہ جب تک وہ عیّاشی کو چھوڑے یا اپنے مرض کو جڑ سے اچھا نہ کرا لے۔ ورنہ پھر تم بھی اُس سے ہمیشہ کو علیحدگی اختیار کر لو۔ نہیں تو پھر ایسے خراب خاوند کے ساتھ میل مِلاپ سے تم کو بھی زِندگی بھر وہ امراض گھیرے ہی رہیں گے۔ کیونکہ یہ عرشس اور چھوتدار مرض ہوتے ہیں، جن کا پنڈ چھوٹنا آسان نہیں ہوتا ہے۔

تب تم ایسے خاوند کو چھوڑ کر یا خاوند کے مر جانے پر اگر پھر بلا مرد کے ساتھ میل کے نہ رہ سکو، تو فوراً حیا کو چھوڑ کر بقیہ خاندان والوں کو اپنے مطلب سے آگاہ کر دو۔ اور اُن کے مشورہ سے اپنا کوئی دوسرا ہم خیال (سہ دھرمی) عمدہ خاوند طے کر کے پھر اُس کے ساتھ مُباشرت کرو کراؤ۔ لیکن یہ تمو گنی تیسرے درجہ کی عورت کہلاتی ہیں، جو بعد مرگ تموگن کی زیادتی سے شودر ورن میں جنم پاتی ہیں۔ لیکن تم بغیر خاوند کے مقرر کرے پوشیدہ طور سے ڈبک چھپک کر مُباشرت کرائیں اور حمل مت گرائیں رہنا۔ اور اِس اسقاطِ حمل کی ہتیا کے بڑے جُرم سے ہمیشہ بچتی رہنا۔ کیونکہ یہ حیوان کی مانند مُباشرت کہلاتی ہے۔ اور ایسی ہی عورتوں کو سناتن دھرم شاستروں میں تموگن سے بھی زیادہ گراوٹ کی حیوانی خصلت

اُوم

سرسوتیئی نمونہ

اَتھ

بارہواں باب

سناتن دھرم کے مُطابق اسادھارن ناری دھرم وِچار

اِس کے سبب - نام - طریق عمل اور فائدے

پیاری بہنو! اگر تم گیارہویں باب میں تبلائے معمولی اُصولوں پر چلو گی، تو تم کو اِس سنسار میں جسمانی اور حواس باطنی وظاہری (شریر و دسوں اِندری) کا سُکھ ضرور حاصل ہوگا اور اپنے کرموں کے پھل کے مطابق چاہے اُدبھج - سویدج - انڈج - جرایُج اور انسان کی یونیوں کے چوراسی لاکھ قالبوں میں سے کسی ہی قالب کی مادین جیسے - بیلا - جامن - جوُں - مکھی چیونٹی - چھپکلی - مچھلی - مُرغی - چڑیا - بکری - گائے - کُتیا - بلی - ہرن - مہترانی - چماری - کمہاری تیلنی - چھترانی یا برہمنی وغیرہ بنتی رہا کرنا - لیکن اگر تم کو اِس جگت اور اِس مادہ کے قالب میں بہت تکلیف معلوم ہوں، کہ جس سے تم اِس یونی کے قالب ہی سے از حد ناخوش ہوجاؤ اور من سے یہ چاہو کہ مجھے اب یہ مادین کا قالب بالکل نہیں چاہیئے، بلکہ مردوں کی طرح نجات کے طرزِ عمل کرکے ہم بھی اِس جگت چکر سے نجات (مُکت ہونا - چھوٹنا) چاہتی ہیں - تو پیشتر تم کو اِس مادی خصائل (جڑ پر دھانتا) سے اپنے سوکشم شریر ہی کو بری کرانے کے لئے اُن اسباب کو چھوڑنا ہوگا کہ جن سے تمہارے سوکشم شریر نے ناری کا سوکشم شریر اختیار کیا تھا - اِس کا سبب یہ ہے کہ جب تک جیو زیادہ مادی خصلت یعنی جڑ پرکرتی کا رہتا ہے، تو مادہ یعنی پرکرتی ہی میں رما ہوا رہتا ہے - اور خالص چیتن ہوکر چیتن میں لین مخلوط ہوسکتا ہے - یعنی ہر ایک شئے اپنے ہم خواص وہم جنس (سہ دھرمی) میں لین ہوا کرتی ہے - متضاد خواص والی (وِدھرمی) میں ہرگز نہیں - لہٰذا تم کو مادی خصائل (جڑ پردھان) عورت کی یونی ہی بدلنے یا چھوڑنے اور زیادہ نورانی خصلت (چیتن پردھان) مرد کا جسم اختیار کرنے کے لئے جن اُصولوں (دھرموں) کا عمل کرنا ہوگا، بس اُنہیں دھرموں کا نام اسادھارن ناری دھرم وچار یعنی غیر معمولی عورتوں کے فرائض ہیں -

دویم۔ اِس لئے بھی اِن دھرموں کا نام اساد ہارن ناری دھرم وچار ہے ۔کہ یہ ساد ہارن دھرم یعنی سیدھے سیدھے راستہ چلنے اور دُنیوی عیش وعشرت بھوگنے کے خلاف ہیں۔ اور ہر ایک عورت کے لئے یہ دھرم لاگو بھی نہیں ہوتے۔ کیونکہ اِن دھرموں کا عمل وہی عورتیں کر بھی سکیں گی ،کہ جن کو بیشتر تبلایا ہوا ویراگ پیدا ہو گیا ہو یعنی دُنیوی میل مِلاپ و عیش وعشرت سے نفرت پیدا ہو گئی ہو۔

سُنو بہنو! وہ خاص اسباب کونسے ہیں ،کہ جنسے تمہارے چیتن پردہان نر کے سوکشم شریر کو جڑ پردہان ناری کے سوکشم شریر میں بدل کر عورت کا جسم رکھنا پڑا تھا۔ وہ یہ ہیں کہ ہر وقت اپنے مَن کی خواہشات (واسناؤں) یعنی خیال کو پرکرتی پرستی یعنی دُنیا سازی یا دُنیوی ترقی ہی میں لگائے رکھنا۔ مثلاً خوبصورتی بنانے کو زیورات۔ کپڑے ۔مکان ۔سواری وغیرہ ہی کے لئے ہر وقت سوچتے و کوشش کرتے رہنا۔ اور اپنے جسم کی خوبصورتی کو بناکر اُسے بڑے گھمنڈ و غرور سے یہ دیکھتے رہنا ،کہ میں ایسی ہوں۔ اور دُنیوی عیش وعشرت کے کاموں کی دُرستی ہی میں ہر وقت بڑی خوشی سے بہتے رہنا۔ اور اپنا ونش (خاندان) اور نام چلانے کے جھوٹے لالچ سے اپنے بطن سے اولاد کی پیدائش چاہتے رہنا۔ بس اِسی کا نام جڑتا یعنی مادی خصلت ہے۔ اور اِسی خیال سے اُس کے سوکشم شریر پر یہ اثر پڑتا ہے ،کہ انتقال کے وقت وہ جڑ پردہان جیو آتما (روح) ہونے کے باعث اُسکا سوکشم شریر بجائے لِنگ کرم اِندری ومردانہ اعضائے تناسل اختیار کرنیکے ، فرج ورحم وغیرہ کرم اِندری کی شکل میں بنا یا بدلتا رہتا ہے۔ اور پھر بغیر خاص تپسیا (ریاضت) کرے اِس کا پنڈ چھوٹنا ہی مشکل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ پھر قدرتی کام بھی تو اُس جیو کے ویسے ہی شروع ہو جاتے ہیں ،کہ جیسا اُس کا جسم ہوتا ہے۔ جو پھر مجبوراً اُس ناری کو لازمی کرنے ہی پڑتے ہیں۔ اِس لئے وہ اپنے اور اپنی اولاد ومتعلقین کے اِس طرح کے رسم ورواج کے کھیلوں میں مست ہوئی زندگی گذار کر دوسرے جنم میں پھر اپنے اعمال کے مُطابق کسی یونی کی ناری کی شکل میں جنم لے لیتی ہیں۔ بس اِسی لئے یہ یونی پرواہ سے انادی (بہاؤ کے سلسلہ سے ابدی) اور سروپ سے سانت (شکل سے فانی) ہو سکتی ہے۔ اِس لئے نجات چاہنے والی عورتوں کو بیشتر اِن مُندرجہ ذیل پانچ اساد ہارن دھرموں کے عمل کی لازمی طور پر پابندی کرنا ہوگی۔

۱۔ اپنے ہم خیال (سہ دھرمی) مرد کو اپنا ایک خاوند ضرور بنانا ہوگا۔

۲۔ اپنے خاوند کے سوائے کسی بھی دوسرے مرد کے ساتھ مُباشرت کرنے کی خواہش تک کرنی چھوڑنا لازمی ہوگی۔

۳۔ اپنے مَن کو بالکل اپنے خاوند کی نذر کر دینا اور خاوند ہی کے مَن سے اپنی بسر اوقات

کے سب کام کرنے لازمی ہوں گے۔

۴ آٹھویں باب میں بتلائے سناتن دھرمی استمبھ رُکن شریعت کے عمل کرنے کرانے میں اپنے خاوِند کا لازمی مددگار رہنا ہوگا۔

۵ اپنے کیسے ہی بُرے یا بھلے تقدیر کے مُطابق بنے خاوِند ہی کو بھگوان روپ جانکر اُسی کی اِس طرح ساکار اُپاسنا (جسمانی خدمات) کرنی لازمی ہوگی، کہ اُسی میں رم جاوے۔ اور تمام سنسار کے دوسرے مردوں کو اپنی بہن کی مانند عورت ماننا ہی لازم ہوگا۔

اوّل فرض کا سبب طریق عمل وثمرہ

اِس کا عمل اِس سبب سے کرنا ہوگا، کہ چونکہ سنسار میں عُمر بھر عورت مرد کا ٹھیک میل ملاپ رہنا ایک طرح کی رُوحانی خوشی کا باعِث ہوتا ہے۔ جو خلاف سُبھاؤ والے سے عُمر بھر بلا رہنا ہمیشہ ناممکن ہی ہوتا ہے۔ اِس لئے اِن کو اِس خوشی کو عُمر بھر بنائے رکھنے کے لئے اپنا برہمچریہ کال یعنی زمانہ طالب علمی ختم کرنے کے بعد اپنے ہم خیال، مذہب یعنی سہ دھرمی ورن والے اپنی ماتا کی چھ پیڑی اور پتا کا گوتر چھوڑ کر نِروگی اور تندرست مرد کے ساتھ بواہ سنسکار (نکاح۔ شادی) کرکے اُس کو اپنا خود یا اُس کے گھر والوں کو اُس کا خاوِند بنانا چاہیئے۔ کہ جس سے پھر قدرتی سُبھاؤ کے اِختلاف ہونے کی وجہ سے آپس میں کبھی لڑائی جھگڑا ہی نہ ہو اور اولاد ورن شنکر یعنی دوغلی پیدا نہ ہو۔

دوسرے فرض کے سبب طریق عمل وثمرہ

اِس کا عمل اِس سبب سے کرنا ہوگا، کہ آغاز دُنیا کے وقت ایک مہا پُرش (پرماتما۔ خداوند) اور ایک ہی پردھان پرکرتی (مادہ) کے میل سے تمام نِراکار اور ساکار جگت (کُل کائنات ظاہری وباطنی) کی پیدائش ٹھیک ٹھیک ہوئی تھی۔ اور وہی دونوں گُن (خواص) اِن عورتوں و مردوں میں بھی رہتے ہیں۔ تو ایک مرد دوسری عورت سے یا ایک عورت دوسرے مرد سے سوائے اپنے خاوِند و بیوی کے ساتھ کے قدرتی اُصول کے مُطابق مُباشرت کرنے کرانے کے حقدار ہی نہیں ہیں۔ اور ظاہرا میں بھی یہی معلوم ہوتا ہے، کہ اِنسان کی یونی میں سے کوئی مرد اپنی زوجہ کے ساتھ دوسرے مرد کو مُباشرت کرتا سنکر یا دیکھ کر سوائے دونوں کا سر کاٹ ڈالنے کے اور کچھ چاہتا ہی نہیں ہے۔ پس غور کے ساتھ سمجھنے سے یہی خاص شناخت اِسکام کے قدرت کے خلاف یعنی ناجائز فعل ہونیکی بہت کافی ہے۔ اِسلئے اپنے خاوِند کو خوش رکھنے کیلئے کوئی بھی عورت کبھی خواب میں بھی دوسرے مرد کے ساتھ مُباشرت کرنیکی من سے بھی خواہش تک نہ کرے۔

اوم

بزرگارائے نونہ

تیرہواں باب

سناتن دہرم کیمطابق کہانے۔ پینے۔ رہنے سہنے وعیش وعشرت کیمتعلق آچار۔ اناچار کامکمل وچار کیساتھ بیان

ان کے سبب۔ نام۔ طریق عمل اور ثمرہ

پیارے بہائیو! اوّل تو پچھلے بابوں میں بتلائے سب نیک اُصولوں کا جوں کا توں سمجھ کر عمل کرتے رہنا ہی نیک عمل کرنا اور دیو خصائل اشخاص کی صحبت کرنا وحقیقی علم سیکھنا۔ وچار کے ساتھ آچار یا سد اچار یعنی نیک اعمالی کہلاتا ہے۔ اور اُن کے خلاف عمل کرنا اناچار یا دُراچار یعنی بداعمالی کہلاتا ہے۔ لیکن سنسار میں مختلف طرح کے خواص کے اشخاص ہونے کے باعث نہ تو سبھی اشخاص اِک دم نجات حاصل کرنے کے عمل ہی کرتے ہیں۔ اور نہ سب عامل اِکدم آسانی سے کامیاب ہی ہوجاتے ہیں۔ لہٰذا نجات ہونے تک نہ معلوم کب تک اِس سنسار میں جنم لینا، مرنا و رہنا لازمی پڑیگا۔ اور جب رہنا ضرور پڑیگا، تو دُنیوی بھوگ (کہانا۔ پینا۔ رہنا۔ سہنا) بھی ضرور بھوگنے ہی ہوں گے۔ لیکن بھوگوں کے بھوگنے میں یہ بات ٹھیک ہی پائی گئی ہے کہ کسی بھی کام یا بھوگوں کی بہت زیادتی سنسار میں رہنے میں تکلیف دِہ ہی ہوتی ہے۔ اِس لئے اِس کی زیادتی کے دُکھوں سے بری رہنے کے لئے سنسار کے بھوگوں کو بالکل چھوڑ دینا یا بیکار زیادہ یا بُری طرح بھوگنا ہی ادہیاتمک دُکھو یا جسمانی مرضوں کا باعث ہوجاتا ہے۔

اِس لئے اوّل تو اِن بھوگوں کے اِس طرح بھوگنے کو کہ جس میں پیشتر بتلائے سناتن دہرم شاستروں کے مطابق نیک اشخاص کو عمل کرتا دیکھکر اپنی روح اُس کو منظور کرے، یا یوں سمجھو، کہ جن بھوگوں کے بھوگنے میں اپنی آتما میں شرم۔ ڈر اور شُبہ پیدا نہ ہو، بس وہ سب بھوگ

سداچار کے ہوتے ہیں۔ لہٰذا اُن ہوگوں میں سے زیادہ تر سب ضروری ہوگوں کا سب کی جانکاری کے لئے زیادہ تشریح کے ساتھ نیچے اور بیان لکھا جاویگا، کہ جن کے جس طرح ہو گنے کو سناتن دہرم میں آچار اور دوسری زبانوں میں قواعد حفظانِ صحت یا اکثر مذہبی ریت رواج اور انگریزی زبان میں ہائجین بھی کہتے ہیں۔ تو اُن کا جس طرح ہوگنا مفیدِ صحت یا فائدہ مند لکھا ہو، بس وہی وچار کے ساتھ آچار۔ اور جس طرح ہوگنا مُضرِ صحت یا نقصان دِہ یا اُن سے پرہیز کرنا لکھا ہو، وہی وچار کے ساتھ اناچار سمجھ لیں۔

۱۔ ہوا کے استعمال کا طریقہ

یہ تو تندرستی کا سب سے بڑا جزو اور اوّل درجہ کی غذا ہے، جس کو جنم سے مرنے تک ہر وقت کھانا لازمی ہوتا ہے۔ اور کسی ذی رُوح کو اِس کے بغیر کھائے پانچ منٹ زندہ رہنا بھی ناممکن ہوتا ہے۔ اِس کا ٹھنڈا۔ آہستہ آہستہ چلنے والی اور قدرے خوشبودار کھانا تندرستی کے لئے مُفید۔ اور گرم۔ بہت تیز چلنے والی بدبودار۔ گرد وغبار۔ دُھواں۔ دُھواں ملی ہوئی کھانا مُضرِ صحت ہے۔ اور لمبے سانس سے کھانا مُفید و آہستہ آہستہ سانس لے کر کھانا مُضرِ صحت ہے۔ لہٰذا جس جگہ مذکورہ بالا طریق سے ایسی غذا کھانا نہ ملے وہاں رہنا یا جانا یا اُس کو ہوم یا خوشبودار پھلواڑی کے ذریعہ شُدھ کر کے کھانا اور جہاں ایسی ہوا نہ ملے وہاں رہنے سے بچنا مفیدِ صحت ہے۔

۲۔ پانی استعمال کرنے کا طریقہ

ہوا سے دوسرے درجہ پر یہ تو تندرستی کے لئے بڑا ضروری جُزو ہے۔ اِس کا معمولی ٹھنڈا تازہ۔ بلا ذائقہ۔ بلا بو۔ بغیر گرد ملا ہوا پاک صاف پانی پینا مُفیدِ صحت۔ اور اِس کے خلاف گرم۔ کھاری۔ خوشبودار یا بدبودار۔ خراب برتن میں و میلا پینا مُضرِ صحت ہے۔ جو اوّل تو بارش کا زمین پر گرنے سے اوپر ہی کا لیا ہوا۔ دوئم بھیکے کا۔ سوئم پہاڑ کے جھرنے کا۔ چہارم برسات کے موسم کے علاوہ گنگا جی یا کسی بڑے پہاڑی دریا کا۔ پنجم عُمدہ کنوئیں کا پانی پینا بہتر ہوتا ہے۔ اور خلوے معدہ یا غذا کے ساتھ زیادہ مقدار میں پینا مُضرِ صحت، اور غذا کے ایک گھنٹہ بعد خوب پینا مُفیدِ صحت ہے۔ اِسلئے جس طرح مذکورہ بالا طریقہ سے ایسی ضروری غذا ملے ویسی ہی تلاش کر کے یا اوٹا کر یا فلٹر کر کے شُدھ کر کے پینا اور خراب سے پرہیز کرنا مُفیدِ صحت ہے۔

۳۔ غذا استعمال کرنے کا طریقہ

پانی سے دوسرے درجہ پر یہ پانچوں عناصروں کا مُرکب مجموعہ کھانا تندرستی کے لئے ضروری

جزو ہے۔ جو نباتات (اُدبھج یونی) میں سے وَیشں ورن کی مُفید صحت سبزی کا عمدہ پک کر گر جانیپر اوّل پھل یا غلّہ کی شکل میں کچّی یا پانی میں اُبال کر۔ دوئم ساداد ال روٹی، پوری، حلوا، کھیر۔ دلیا، ساگ۔ ترکاری کی صورت میں کچھ نمکین، میٹھی، کھٹی، چرپری، چکنی، گرد غبار کوڑا کرکٹ سے پاک صاف کر کے اہنسک یعنی مانس نہ کہانے والے کسی ورن کے پاک صاف رہنے والے شخص سے صاف مقام و صاف برتنوں میں بنواکر یا ایسی ہی دیگر کسی طرح سے لے کر یا مانگ کر اور گرد و غبار سے پاک صاف تنہا جگہ میں بیٹھکر اکل حلال غذا کہانا مُفید صحت۔ اور اِس کے خلاف غذا کہانا مُضر صحت ہے۔ اور سوائے اپنے تندرست و نیک چلن ماں، باپ، بہائی یا بیٹوں کے ساجھے میں کہانے کے بقیہ سب دیگر اشخاص کا چاہے یکجائی تو بیٹھ کر لیکن علیحدہ علیحدہ برتنوں میں کہانا مُفید۔ اور سبھی کا ساجھے میں جھوٹا یا زیادہ الگ الگ بیٹھ کر کہانا مُضر ہے۔ اور دن میں دوسرے اور پانچویں پہر کے شروع میں یعنی صبح دس بجے و شام کو سات بجے دو بار کہانا اعلیٰ بہترین۔ اور صبح سات بجے و بارہ بجے و شام کو سات بجے تین بار کہانا دوئم درجہ کا مُفید۔ اور ہر وقت بہوک سے پون حصّہ کہانا مُفید۔ اور اِس کے خلاف کہانا مُضر صحت ہے۔ اور اِنسانوں کو سبزی کی غذا کہانا مُفید صحت۔ اور ساتھ میں حیوانی غذا کہانا و شراب پینا مُضر صحت ہے۔ البتہ حیوانی غذا میں دودھ۔ گہی۔ دہی۔ مٹھا حالتِ طالب علمی (برہمچاری اوستھا) میں تھوڑا۔ اور عیالداری (گرہستی) حالت میں کچھ زیادہ کہانا مُفید صحت ہے۔ لیکن اِس کا بہی بہت زیادہ مقدار میں کہانا یا ربڑی۔ ماوا۔ کھویا کی صورت میں بنا کر کہانا مُضر صحت ہے۔ اور بہ نسبت تازی و ملائم غذا کے زیادہ باسی، زیادہ پکی ہوئی، سڑی ہوئی، جلی ہوئی، بہت گرم، زیادہ ٹھنڈی و زیادہ سخت غذا کہانا مُضر صحت ہے۔ اِس لئے اتنے آچار (خیال) کے ساتھ کہانا سداچاری و ساتوکی غذا کہلاتی ہے اور مُفید صحت ہے۔ اور اِس سے کم و بیش آچار (خیال) کے ساتھ کہانا اناچار یا دُراچار کی غذا کہلاتی ہے اور مُضر صحت ہے۔ لہٰذا ایسی ضروری غذا کو جس طرح مذکورہ بالا طریقہ کی صاف، تازی و نباتاتی مل سکے وہ تلاش کر کے اور سُدھار کر مُفید صحت بنا کر کہانا اور اِس کے خلاف سے پرہیز کرنا مُفید صحت ہے۔

ناظرین! چونکہ یہ بیان بے حد ضروری و بہت پیچیدہ ہے، اور زیادہ تر تمام دُنیا کے اِس وقت تک کے غیر تعلیم یافتہ تو سبھی اور نوے فیصدی تعلیم یافتہ اشخاص بہی اِس بات سے بالکل ناواقف معلوم ہوتے ہیں، کہ حقیقت میں غذا کیوں کہائی جاتی ہے اور کیا کیا اشیاء غذا میں کہائی جاویں۔ اِس لئے کچھ تو ناواقف ہونے کے باعث اُن سے غذا کے سامان کہانے میں غلطیاں ہوتی ہیں اور کچھ اُن کے ذائقہ منانے کے باعث بہی غلطی ہوا کرتی ہے۔ اور زیادہ

تعداد میں ہمارے بہائی حیوانی غذا یعنی مانس و انڈا وغیرہ کے بہی بے سوچ سمجھے صرف نا سمجھوں (اگیانیوں) کی دیکہا دیکھی ہی کہانے کے عادی سے ہوگئے ہیں۔ اور کوئی کوئی بہائی پانی۔ دودہ۔ قند۔ مول۔ پہل وغیرہ تک سے بہی کچھ کچھ بیکار پرہیز کرتے ہیں۔ لہٰذا رفاہِ عام کے لئے اِس کی مکمل ضروری تشریح ذیل میں اور درج کی جاتی ہے، آپ لوگ خوب غور کیساتھ سمجھ لیں۔

ع۱۔ ناظرین۔ اِس جسم کی مشین کی حرکت سے روزانہ کام کرتے رہنے کے باعث جو خون و چربی وغیرہ کام کو کرڈالتے ہیں، لیکن خود کچھ مقدار میں نیست ہوجاتے ہیں، لہٰذا اُتنی ہی جسم کی طاقت میں کمی یعنی کمزوری ہوجایا کرتی ہے۔ اِس لئے جسم کی اُس طاقت کو پوری یعنی کمزوری کو رفع کرنے و تندرستی ٹھیک قائم رکھنے کے لئے بھوک لگا کرتی ہے، تو اِس کے لئے وہ اشیاء کہائی پی جاسکتی ہیں، کہ جن سے وہ کمی پوری ہو کر کمزوری درست ہوتی رہے۔ بس اِسی کا نام غذا کہانا ہے۔ اور جو سامان بیکار پیٹ تو بھر دیں، لیکن جسم میں طاقتور مادہ اُن سے کچھ نہ بنے یا کم بنے، تو اُن کو فضول یا کم مفید غذا کہانا یا فاقہ، ناغہ، روزہ برت و اُپواس کرنا ہی کہتے ہیں۔ لہٰذا وہ گئی ہوئی طاقت پوری کرنے اور تندرستی ٹھیک قائم رکھنے کیلئے سناتن دہرم کی شاخ علم طب کے مطابق ہر ایک جوان اِنسان کو تندرستی کی حالت میں خون و گوشت بنانے والے سامان چھبیس۲۶ تولہ۔ چربی بنانے والے چھ تولہ۔ نشاستہ و شکر بنانے والے بیس تیس۳۵ تولہ۔ نمک بنانے والے سوا تولہ۔ اور پانی ایک سیر سے ڈیڑہ سیر تک۔ یعنی کل اِتنا سامان دِن میں دو یا تین بار میں تھوڑا تھوڑا کر کے کہا پی کر اپنی گئی ہوئی طاقت کو پوری کرنے اور آئندہ کو طاقت بڑھانے کے لئے روزانہ کہاتے پیتے رہنا چاہیئے۔ جس کے لئے وَیشنو دِن کی نباتاتی اشیاء کہانی پینی بہت مفید ہیں، جو مقالہ اوّل کے چودہویں باب میں کچھ تمثیلاً لکھی جاچکی ہیں۔

ع۲۔ اگر کوئی شخص اِن میں سے کوئی شے نہیں کہاویگا، تو اِس کا نام فاقہ یا برت کرنا ہے، جس کو زیادہ کرنے پر وہ بہت جلدی موت کو بُلا دیگا۔ اور اگر اِس وزن سے کم کہاویگا، تو صرف کمزور ہی رہیگا۔ اور اگر اِس مقدار سے زیادہ کہاویگا، تو بھی وہ مختلف طرح کے بڑے امراض میں مبتلا رہیگا۔ جیسے جو شخص خون و گوشت بنانے والی یا چربی اشیاء زیادہ کہاویگا، تو وہ جگر کی خرابی ہو کر نقرس وغیرہ سخت امراض میں مبتلا ہوجاویگا۔ اور اگر شکر بنانے والی میٹھی اشیاء زیادہ کہاویگا، تو ذیابطیس وغیرہ سخت امراض میں مبتلا ہوجاویگا۔ اور جو چربی بنانے والے گھی، تیل وغیرہ کے سامان زیادہ کہاویگا، تو وہ کھیلوں کی بوری کی طرح

کام کرنا پڑتا ہو، تو اُس کے لیے صرف حُقہ کی شکل میں تمباکو میں شیرا ملا کر تھوڑا تھوڑا پانچ۔ چھ بار پینا کچھ مُفید دافع ریاح ہے۔ کیونکہ اِس طرح اِس کا خاص زہر نکوٹین پانی میں رہ جاتا ہے۔ اِس لیے اِس کا سوکھا کھانا، سونگھنا اور سگریٹ، بیڑی کی شکل میں پینا بہت مُضرِ صحت ہے۔ کیونکہ اِسکا زہر نکوٹین سیدھا معدہ و پھیپھڑوں کے ذریعہ دماغ میں جا کر بہت خشکی کرتا ہے۔ اور دیگر کسی قسم کے نشے بھی جیسے۔ گانجا۔ سُلفہ۔ بھانگ۔ چرس۔ افیون۔ شراب۔ تاڑی۔ کوکین وغیرہ ہرگز بھول کر بھی استعمال نہیں کرنے چاہئیں، کیونکہ شراب بیحد مُحرک ہے، اِسلئے جسم کو پھونک دیتی اور خواہشات شہوانی کو بڑھاتی ہے اور فوائدہ اِس سے کچھ بھی نہیں ہے۔ اور بقیہ سب نشے تمام جسم کو سُکھاتے اور دماغ کو سُست و بیکار بناتے ہیں اور منی و گوشت سُکھا کر (چھئی روگ کر کے) مار تک دیتے ہیں۔ اور بقیہ سب کھانے کے سامان تقریباً چھ قسم کے رس (مادے و ذائقہ) ہی کے ہوتے ہیں، جن کے مُناسب مقدار میں استعمال کرنے سے تمام عناصر (تتو) ٹھیک ٹھیک بنے رہتے اور خوب طاقت دیتے ہیں۔ اور انہیں کے کم و بیش مقدار میں استعمال کرنے سے سب تتوں میں خرابی ہو کر جسمانی امراض کی پیدائش کا باعث ہو جاتا ہے۔ اِس لیے یہ مُندرجہ ذیل تشریح آپ کو اِنسے بننے و بگڑنے والے تتوں کو بتلائیگی۔ لہٰذا اب آپ تمام غذائیں و ادویات کو اِسی طرح سوچ سمجھ کر پرہیز سے کھایا کریں۔

۱۔ مدھر یعنی میٹھے رس کے خواص فوائد

یہ آکاش تتو کو بیش و وایو اور اگنی تتو کو دفع کرنے والا ہے یعنی بلغم پیدا کرنیوالا اور سودا و صفرا کو دفع کرنے والا ہے۔ سرد، قابض، مُدِر، مُقوی و مُقوی باہ ہے۔ آنکھوں، بالوں و اعضاء تناسل کو بہت مُفید ہے۔ چھاتیوں میں دودھ کی بیشی کرنیوالا، ٹوٹی ہڈی جوڑنے والا۔ اور تیز خراشدار زہر کا دافع ہے۔

۲۔ اُمل یعنی کھٹے رس کے خواص فوائد

یہ آکاش و اگنی تتو کو بیش اور وایو تتو کو دفع کرنیوالا ہے یعنی بلغم و صفرا پیدا کرنیوالا، اور دافع ریاح ہے۔ تیز ہاضم و مُسہل ہے۔ بھوک و رغبت غذا و خون کو بیش کرنیوالا اور دانتوں کو مُفید ہے۔ منی (ویریہ) کو خراب و پتلا کرنیوالا۔ اور بینائی چشم کو مُضر ہے۔ مُحرک اعصاب و رُویں کھڑے کرنے والا ہے۔

۳۔ پٹو یعنی نمکین رس کے خواص فوائد

یہ آکاش و اگنی تتو کو بیش اور وایو تتو کو دفع کرنیوالا ہے۔ یعنی بلغم و صفرا پیدا کرنیوالا اور دافع ریاح ہے۔

گہر کی چہت بہی عُمدہ پختہ بنوانی چاہیئے۔ لیکن اِن کو ہر آدمی پیچہے دو ہزار مُکعب فٹ خلا کے ہر مکان میں اگلی طرف چوبیس۲۴ مُربع فٹ کا ایک دروازہ اور اِس کے دونوں طرف اِس سے چوتھائی مُربع فٹ کی دو گہڑکیاں اور ہر کہڑکی سے چوتھائی مربع فٹ کے دو روشندان کہلی دیوار میں اوپر کی طرف اور تمام مکان کے چاروں طرف کُہلے برآمدے بنواکر رہنا مُفید صحت اور اِسکے خلاف میں رہنا مُضر صحت ہے یعنی ہر پختہ مکان میں بیٹھنے سے دونا صحن اور کچہ کہڑکی، روشندان سوریہ بہگوان کی دہوپ و صاف ہوا کی آمد و رفت کو بنواکر رہنا چاہیئے۔ اور پہر بہی مکان میں دیو یگیہ کرتے رہنا چاہیئے۔ اور پاخانہ و رسوئی خانہ کے مکان کو عُمدہ دُہلے ہوئے رکہنے و خراب گندے پانی اور دہوئیں کے اِخراج کا عُمدہ بندوبست رکہنا چاہیئے۔

۸ غذا بنانے و کہانیکے برتن اِستعمال کرنیکا طریقہ

اوّل درجہ میں مٹی یا درختوں کے پتوں کے جب کہ صرف ایک بار کام میں لائے جاویں۔ ورنہ سلسلہ وار تام چینی، چینی، کانچ، لوہا، سونا، چاندی، اسٹ دہاتو، کانسی یا کس کُٹ یعنی پیتل کے بہرت کے برتن اِستعمال میں لانا مُفید صحت اور بقیہ سب مُضر صحت ہیں۔

۹ صفائی رکہنے کا طریقہ

مکان کو جہاڑ پونچہ کر لیپ پوت کر صاف رکہنا۔ کپڑوں کو دہوکر یا دہوپ میں سُکہا کر جسم کو غُسل کرکے۔ پیشاب پاخانہ کے بعد مقعد، اعضاء تناسُل و ہاتہوں کو مُندرجہ ذیل طریقہ سے مانجہ دہوکر۔ غذا کہانے کے بعد مُنہ و دانتوں کو خوب دہوکر صاف کرکے۔ زبان کو سچ بول کر، مَن کو نیک اعمال سکہانیوالی کتابوں کا مُطالعہ یا اُوم کا جپ تپ کرکے۔ اور غذا کو صاف مقام و صاف برتنوں میں بغیر گوشت کہانیوالے پاک شخص سے بنواکر و صاف جگہ میں بیٹھ کر بلا شراب و گوشت کے کہانا۔ بس یہی صفائی مُفید صحت اور اِس کے خلاف صفائی مُضر صحت ہے۔ اور اِس سے زیادہ صفائی کرنا بہی وبالِ جان و دنیوی کاموں میں رُکاوٹ اور دُنیا کے تمام اشخاص کے ساتھ اُنسیت سے میل ملاپ رکہنے میں حائج ہے۔

۱۰ پیشاب پاخانہ و غسل کرنیکا طریقہ

علی الصباح چار، پانچ بجے سوتے سے اُٹھ کر پاؤ بھر تازہ پانی پی کر پیشاب پاخانہ سے فارغ ہوکر اور سیر بھر پانی سے مقعد کو دھوکر، پہر بزی مٹی سے تو سات بار یا مٹی اور پانی سے تین بار یا بزے زیادہ پانی سے ایک ہی بار اچھی طرح ہاتھ پانجہ دہوکر۔ اور دانتوں کو نمک سے مانجہ کر کُلّہ کرکے مُنہ دہونا۔ پہر موسم کے لحاظ سے تازے یا گنگنے پانی سے غسل کرنا اور موٹے کپڑے سے پونچہنا۔ پہر دس بجے غذا کہانے کے بعد پیشاب

جانا۔ پھر پانچ بجے شام کو پیشاب پاخانہ جانا۔ پھر رات کو دس بجے پیشاب جانا اور ہر بار مذکورہ بالا اصول کے مطابق مٹی و پانی سے مانجھ دھو کر صفائی کرنا مفید صحت، اور اس کے خلاف مضر صحت ہے۔

۱۱ رہن سہن کا طریقہ

اپنے اپنے دُنیوی کام کے لحاظ سے چودھویں باب کے مطابق عمر کے حصے کرکے ہر ایک بھوگ و تپ کے کام کا وقت مقرر کر لینا، پھر اُسکی پابندی کرنا مفید صحت اور اس کے خلاف رہن سہن مضر صحت ہے۔

۱۲ چال چلن و عادت رکھنے کا طریقہ

شائستہ۔ سچا۔ نیک چلن حق پرست و سیدھا سادا بلا شوقینی۔ چال چلن یا عادت رکھنا مفید صحت، اور اس کے خلاف مضر صحت ہے۔ اور کسی قسم کی بازی یا جوے کی عادت ڈالنا دین و دُنیا دونوں کو مضر ہے۔

۱۳ ایشور کی پرارتھنا و اُپاسنا یعنی خُدا کی عبادت کرنیکا طریقہ

اوّل تو اپنے سب کام ہمیشہ یم نیم کے مطابق کرنا، اور صبح کے وقت سورج نکلنے سے پیشتر اور شام کو سورج غروب ہونیکے وقت سے ہی روزانہ پانی سے صاف ہو کر ایک ایک گھنٹہ چُپ چاپ خاموشی سے بیٹھکر دھیان کیساتھ نویں باب کے مطابق برہم یگیہ یعنی پرارتھنا اُپاسنا کرنا مفید۔ اور اس کے خلاف عبادت کرنا مضر ہے۔

۱۴ دوسروں کی عزت افزائی و آداب بجالانیکا طریقہ

عُمدہ خوبصورت و بیش قیمت پتھروں کو حفاظت سے سنگوا کر رکھنا۔ اور عُمدہ نباتاتی اشیاء کو پانی وغیرہ سے سینچنا، اور عُمدہ چرند و پرندوں کو خوب اناج۔ جل۔ چارا دیکر پالنا۔ اور اپنے سے بڑے عُمر کے شودروں کا۔ مالدار ویشوں کا۔ قوی چھتریوں کا و عالم ستوگنی براہمنوں کا عزت کیساتھ ادب کرکے محبت سے ملنا نمستے وغیرہ کرنا، بولنا بٹھانا۔ اور اُن کی خاطرداری کرکے اُنکی بہتر رائے لے کر اور اُسے مانکر اُنکا ادب (ستکار) کرنا مفید۔ اور اسکے خلاف کرنا مضر ہے۔

۱۵ سیر کرنے کا طریقہ

شہری تندرست گرہستیوں کو نماز (سندھیا) سے فارغ ہونے کے بعد یا اس کے پیشتر ہی ایک گھنٹہ کے لئے صبح یا شام کو روزانہ کسی جنگل میں پیدل تیز رفتار سے گھومنے جانا۔ اور اگر جا سکیں تو کمزور مریضوں کو آہستہ آہستہ سواری میں جانا مفید صحت، اور اس کے خلاف سیر کرنا مضر صحت ہے۔

۱۶۔ سفر کرنیکا طریقہ

گرہستیوں کو اپنے رِشتہ میں کبہی کبہی ملنے کو یا کسی اور ضروری کام کے لئے جانا آنا۔ یا اپنی روزگار کیلئے کسی بہی چہوٹے یا لمبے سفر یا مُلک در مُلک ہنر سیکہنے یا سوداگری کرنے جانا۔ اور سنیاسیوں کو بلا ضرورت بہی لمبے سفر کے لئے اِس دیش سے اُس دیش کی طرف یا اِس پہاڑ سے اُس پہاڑ کی طرف یا اِس دریا سے اُس دریا کی طرف کو روزانہ سفر کرتے رہنا اور درمیان میں خلقت کو نیک اُصول (ست اُپدیش) بتلا دہیک مانگ کر روٹی کہاتے جانا۔ اور اِسی طرح زندگی بہر سفر کرتے رہنا مفید صحت، اور اِس کے خلاف صرف من بہلاؤ کے لئے سفر میں مارے مارے پہرنا اور وقت و دولت کہوتے پہرنا مُضر صحت ہے۔

۱۷۔ چھوت چھات ماننے کا طریقہ

تمام سنسار کے آدمیوں کو اپنا بہائی جانکر صِرف اِسی مقالہ کے آٹہویں سے چودہویں باب تک میں تبلائے سناتن دہرم کے اَستمبھوں۔ انگوں۔ اُپانگوں و آچار وِچاروں کی پابندی نہ کرنے والوں کے ساتھ چھوت ماننا۔ یعنی اِنہیں کو ترقی کرنا سکہانے کے لئے صِرف دہمکی دینے کے طور پر اُنکا سا ماجک بہسکار کر دینا یعنی اپنے زُمرہ سے اُس کو اُس وقت تک کے لئے کہان، پان، رہن، سہن، شادی، غمی وغیرہ سب کاموں کی شرکت سے قطعی الگ کر دینا کہ جب تک وہ اُن کی پابندی نہ کرنے لگے، اور جسم کے لئے نقصان دِہ و خراب ناپاک اشیاء سے چھوت ماننا مُفید صحت، اور اِس کے خِلاف کسی سے غرور۔ ریاکاری۔ دمبھ۔ پاکہنڈ سے چھوت ماننا مُضر صحت ہے۔

۱۸۔ جسمانی و روحانی کام کرنیکا طریقہ

جسمانی و روحانی دونوں قسم کے کاموں کو تقریباً مساوی طور پر کرنا مُفید صحت، اور اِسکے خلاف کم و بیش کرنا مُضر صحت ہے۔

۱۹۔ تعلیم پانیکا طریقہ

اگلے سترہویں باب میں بتلائے ہوئے گروکُل کی نیک و بہترین طریقہ تعلیم کے مُطابق باقاعدہ تہوڑی ہی تعلیم پانا و معمولی موٹے حروف کی کتابیں پڑہنا اور رات کو تیز روشنی میں نہ پڑہنا مُفید صحت اور اِس کے خلاف چاہے زیادہ تعلیم بہی پانا مُضر صحت ہے۔

۲۰۔ رنج۔ فکر و خوشی منانیکا طریقہ

قُدرتی طور پر اِن تینوں کو اپنے کرتے اچھے یا بُرے فعلوں کا ثمرہ سمجھکر اُن کے دُکھ یا سُکھوں کو خاموشی

شوق سے لگے رہتے ہیں، کہ اپنا سب وقت اور دھن دولت انہیں میں صرف کر دیتے ہیں۔ اور وہ اسی کو اپنا امت یا فرض منصبی ہی سمجھ رہے ہیں، جس سے دیش کو فائدہ کی جگہ بہت نقصان ہو رہا ہے۔
کیونکہ انہیں گروہوں (سماجوں) کے دوسرے بھائی جو بہت غریب ہیں، اور برادری کے رواج کے مطابق اُن کو وہ خرچہ اُن سنسکاروں میں کرنا ہی پڑیگا، لہٰذا وہ بہت سے سنسکاروں کو کرتے ہی نہیں ہیں۔ چنانچہ اِس خرچہ کی زیادتی کے خراب رواج نے ایسی قوی خوفناک صورت اختیار کر لی ہے، کہ اُپ نین سنسکار (جنیو) جو طالب علم کو صرف علم و ہنر پڑھنے کے لئے برہمچاری روپ (مجرد شکل) سے رہنے کا ونڈ اور اُس کی علامت اختیار کرنا ہے، نہ کہ کچھ اور مقصد کے لئے ہو۔ جس کا وقت بچپن کے بعد ہی سے شروع ہوتا ہے، نہ کہ جوانی میں۔ تو آج کل کسی کسی مت میں اُس میں بھی اس قدر زیادہ خرچہ کا رواج مقرر کر دیا ہے، کہ چاہے بچہ پڑھے یا نہ پڑھے۔ اور چاہے پلا اُپ نین سنسکار کئے بیس سال کا ہو جاوے۔ اور چاہے یہ سنسکار بالکل نہ ہو۔ لیکن اگر ہو، تو اِس قدر خرچہ ضرور ہو۔ تو بتلایئے! اِس سے اُپ نین سنسکار کا اصل مطلب تو بالکل دور ہی ہو گیا نا۔ اور اب چھتری، ویش و شودر ورن کو تو الگ رکھیئے، اُن کا اُپ نین سنسکار کرنا کرانا تو شاید اب فرض (دہرم) ہی نہیں رہا ہے۔ آپ تو ذرا اُن کو دیکھیئے، کہ جو اپنے لئے براہمن کہتے ہیں اور ایک ہندو مذہب کے سرغنہ ہیں۔ اور اسی چیلے سے دان اور نیوتا (دعوت) کہا کہا کر گذر بھی کرتے ہیں، لیکن غریب ہیں۔ اور دوسرے جو انہیں میں مالدار بھی ہیں اور چاہے اُنہوں نے بچے ایم۔ اے تک پڑھا لئے ہیں، لیکن اِن سبھی میں کم و بیش اسّی فیصدی ایسے اشخاص ملیں گے، کہ جن کے اُپ نین سنسکار تک تو ہوئے نہیں ہیں اور شادی (بواہ) تک ہو جاتی ہیں۔ یا شادی سے ایک دن پیشتر اِس رواج کے پورا کرنے کے لئے گلے میں تگے ڈالے جا رہے ہیں۔ اور کوئی کوئی مذہب اِسی کو خراب طریقہ سے کرنے لگے ہیں۔ جیسے مسلمان بھائی بچہ سے ویریہ کی حفاظت کرانے کی بجائے، اُس کو جلدی عیاش بنانے کے لئے اُس کے اعضائے تناسل کی کھال تک کٹوا دیتے ہیں۔ اور عیسائی بھائی بچپن ہی سے بالوں و کپڑوں کی ڈریس کا شوقین بناتے اور بائیسکوپ و تھیٹروں میں اولاد کو بھیج کر اور انڈے و شراب کھلا پلا کر جلدی عیاش بنا دیتے ہیں
اور دوسرے سنسکاروں کے بارے میں بھی کچھ ایسی ہی حالت ہو رہی ہے، کہ حقیقت میں کتابوں میں تو لکھے پائے جاتے ہیں، لیکن اُن کو بیکار سمجھ کر رواج سے خارج کئے اتنا زمانہ ہو گیا ہے، کہ اب اُنکو کوئی جانتا تک بھی تو نہیں۔ اِس لئے پھر سے اُن کا ٹھیک رواج مقرر کر کے اُنسے حقیقی فائدہ اُٹھانے کیلئے، اوّل تو وہی سولہ سنسکار جو سنسکار ودہی میں لکھے ہیں اگر ملک کے باشندے اُن کو اور اُن کے مطالب کو ٹھیک سمجھتے ہوں، تو ضرور کریں کراویں۔ یا آئندہ بتلائی ہوئیں اپنے اپنے اِحاطہ کی راجہ جہاودیا سبھائیں (کونسلیں)، اپنے اپنے یہاں کی ضرورت کے مطابق تمام مرد و عورتوں کے مذکورہ بالا سکھوں کے حاصل کرنیکے

لئے گیان کے ساتھ سمجھکر جو جو سنسکار اور اُن کا طرزِ عمل (پدہتی) مُقرر کردیں، بس وہی ٹھیک ہیں۔ اور جب تک دوسرے عالمگیر سنسکار طے نہ ہوں، بس اُن کو ویسے ہی کریں کرادیں۔

اور اگر اِسمیں کوئی نقصان اور ہارجیت نہ سمجھیں، تب میری رائے تو یہ ہے، کہ اُن سولہ سنسکاروں میں سے جو بہت ہی شائستہ (دہارمک) زمانہ کے لئے تجویز کئے گئے ہیں، ماہی اِس ناسمجھ (اگیانی) زمانہ میں صرف اُن سنسکاروں کی تو ضرور ہی پابندی کریں کرادیں، کہ جنکی دراصل بہت بڑی ضرورت ہے۔ اور اُنکے کرنیکے لئے بہی بہترین رسم ورواج کا قانون یعنی اُن کے کرنیکے بہترین اُصول یا طرزِ عمل (پدہتی) مُقرر کردیئے جاویں، ورنہ پھر وہ بہی عمل میں نہ آسکیں گے۔ کیونکہ ذرا اِس مثال سے تو آپ سمجھ لیں، کہ جب یہاں تک تو بدچلنی کی نوبت پہنچ گئی ہے، کہ اِنسان حیوانوں کے ساتھ یا ہاتھ سے یا لڑکوں کے ساتھ اور حیوان کی مانند بہنوں کے ساتھ قدرت کے خلاف تو مباشرت کررہے ہیں، تو پھر بہلا گربہادہان سنسکار (حمل قرار پانیکی رسم) یہاں کون کرادیگا۔ اور ایسے بدچلنوں کا یہ سنسکار کرو بہی، تو اِس خراب (دوشت) ویریہ سے حمل (گربہ) رہتا بہی تو نہیں ہے۔ بس اِسی طرح دیگر سنسکاروں کی بہی حالت سمجھ لیجئے۔ اِس لئے زمانہ کے لحاظ سے میں اپنی عقل اور آزادانہ بے لوس خیال سے اُن سنسکاروں کو، کہ جو اِس زمانہ میں کئے بہی جاسکیں اور اُن سے کچھ نتیجہ بہی نکلے، معہ اُن کے طرزِ عمل وخرچہ کے قانون (پدہتی) کے لکہے دیتا ہوں، عالم اشخاص غور کے ساتھ خوب سمجھ سمجہالیں۔ لیکن یہ ضرور کہونگا، کہ اگر یہ بہی کسی کی آنکھ میں کھٹکے، تو مُلک میں مُکمل تنزلی چہاجاویگی۔ اور اگر کسی کو یہ کم دکھائی دئے، تو وہ اپنے سنسکاروں کی گٹھری باندھ کر اپنے گھر ہی میں رکھے رہیں گے۔ اور صرف اُن کی کتابوں ہی میں لکھے رہ جاوینگے۔ یعنی جو رواج میں باقی بہی رہ گئے ہیں، وہ بہی آئندہ نہیں رہ سکیں گے۔ اِس لئے اِن کی کمی پر غصہ نہ کریں۔ بلکہ ذرا گیان کے ساتھ حقیقت کو سمجھیں اور اِسی طرح کرنے کرانے کی کمر باندہیں۔

اِسلئے ناظرین! ہر مرد عورت اپنے اپنے زمانہ طالب علمی (برہمچریہ کال) کو پورا کرکے اور اپنے اپنے ہم خیال (سہ دہرمی) خاوند و زوجہ (پتی پتنی) کے ساتھ شادی (بواہ سنسکار) کرکے عُمدہ عُمدہ مقوی غذائیں کہاتے اور دودھ وغیرہ پیتے رہیں۔ اور عورت کے حیض (ماہک دہرم) کے چھٹے دِن سے پچھلے گیارہویں باب کے مُطابق عُمدہ مُباشرت وحمل قائم کرنیکے طریقہ کے مُطابق خوب مُحبت سے آپس میں مُباشرت کرتے کراتے رہیں۔ جب حمل قائم ہوجاوے اور دو ماہ متواتر عورت کو حیض نہ ہو، تو پھر اگلا سنسکار کریں۔ اِسکے بعد دوسرے مُندرجہ ذیل سنسکار کئے جاویں۔ حالانکہ اکثر عالم (اچاریہ) اِس فعل کو بہی گربہادہان سنسکار ہی کہتے ہیں، لیکن اِس کی پدہتی (قانون) ہی گربھ کی ترکیبوں کو عُمدہ طرح سے کرتے رہنا اور مُقوّی سامان کہاتے رہنا ہے اور کچھ نہیں۔ کیونکہ اِس طرح سنسکار ایک دِن ہوتا ہے نہ کہ روزانہ۔

سلسلۂ سنسکار حسبِ ذیل ہے۔

(اختیار میں) رکھے۔ اُس وقت برہمچاری کے والدین ہون کی سامگری میں ایک روپیہ، گُروجی کی بھینٹ میں ڈھائی روپے نائی کو آٹھ آنے اور حاضرین اشخاص کو پرساد بانٹنے میں ایک روپیہ یعنی کُل پانچ روپے صَرف کریں بس اُصولاً قاعدے سے یہی عُمدہ اُپنین سنسکار رہے جس میں وید آرمبھ بھی شامل ہے۔ اِس اُصول کے اگلے سولہویں باب کے مُطابق عمل کرنے سے طاقت، علم وعقل تیز ہو جاتی ہے، جس سے آئندہ زِندگی بھر سب دُکھ دور رہتے ہیں۔

۶ سماوَرتن سنسکار وِدھی

جب برہمچاری علم وہنر حاصل کرکے اور کسی بھی ورن کا ہو کر گُروکُل سے گھر کو لوٹایا جاوے، تو اُس وقت یہ سنسکار گُروکُل ہی میں ہونا چاہئے۔ اور اِس کی معمولی پدھتی سے گُرو لوگ ہی کیا کریں، لیکن برہمچاری کے والدین یا مُحافظ وہاں ضرور موجود ہوا کریں۔ اور اِس سنسکار میں ہون کی سامگری کو آٹھ آنے اور پرساد کے لئے دو روپے اور گُرو دچھنا (نذر) میں کم سے کم ایک سو روپے سے ایک ہزار روپے تک اپنی حیثیت کے مُطابق گُرو کو زکوٰۃ میں ضرور دیویں۔ پھر اپنے گھر آکر برہمچاری کے لوٹنے کی خوشی میں ایک دِن پڑوسیوں و نزدیک کے کنبیوں کو اِکٹھا کرکے سب مِل کر معمولی ہون کریں اور حاضرین کو اُس کی پدوی یعنی ڈگری۔ درجہ۔ مرتبہ یعنی ورن سُنا کر اُس کی شادی (بواہ سنسکار) کرنے کی تدبیر کریں۔ اور دو روپیہ کا پرساد بانٹ کر سب کو باعزت رخصت کریں۔ اِس وقت ہون کی سامگری میں آٹھ آنے و نائی وغیرہ کو اِنعام میں سوا روپیہ کُل چار روپے صَرف کریں۔ بس اُصولاً قاعدے سے یہی عُمدہ سماوَرتن سنسکار رہے۔ اِس سے گُرو کا فرض (رِن) ادا ہوتا ہے۔ جس سے کرتگھنتا (احسان فراموشی) دور ہوتی ومن پاک ہوتا اور وِدیا سپھل ہوتی ہے۔

۷ بواہ سنسکار وِدھی

جب کسی برہمچاری و برہمچارن کی اُن کے ہم رُتبہ (سدھرمی) ورن یعنی گُن۔ کرم سُبھاؤ اور رغبت کے مُطابق خود یا گُروکُل کی سبھا (جماعت) یا والدین کی رائے سے میل مِلا کر شادی (بواہ سنسکار) ہونا طے ہو جاوے۔ یعنی سگائی، ٹیکہ، منگنی ہو جاوے۔ تو پھر لڑکی کی طرف سے بُلانے پر لڑکے کی طرف سے برادر اُس کا والد، اگر ممکن ہو، تو گُروکُل پروہت اور چار یا پانچ اپنے دیگر ہمدرد دوست احباب یا بر کے شادی شُدہ بھائی و بہنوئی اور ایک دو خدمتی مُلازم وغیرہ سب دس اشخاص۔ اور اگر ممکن ہو تو بر کی والدہ و شادی شُدہ بہن اور اُس کی ایک دو سہیلی اور ایک خدمت گذار عورت سب کم وبیش دس سے بیس اشخاص تک کا گروہ برات میں اکٹھے ہو کر لڑکی والوں کے مکان پر

اُسی مُقررہ تاریخ پر جاویں، کہ جو وہاں سے مُقرر ہو کر آوے۔ اور وہاں لڑکی کی طرف کے نزدیک رہنے والے کُٹمبی وپڑوسی جو دس بیس مرد عورت ہوں، تو وہ اور یہ دونوں طرف کے مرد عورت میل ملاکر خوشی کے ساتھ عُمدہ ویدی رچاکر (منڈپ بناکر) اور لڑکی و بر کو حسبِ حیثیت عُمدہ کپڑے و دلہن کو چھوٹے چوڑی اور کچھ زیور پہنا کر، پھر بواہ سنسکار کی پدھتی کے مُطابق ہون کر کے بر اور بدھو (دُولہا دُلہن) دونوں کے آپس میں سات قول وقرار (وچن) کر کرا کے شادی (بواہ سنسکار) کرادویں۔ اِس سنسکار میں دونوں طرف سے ہون کی سامگری میں ڈھائی روپیہ اِس وقت کے حاضرین کو پرساد بانٹنے میں ڈھائی روپیہ۔ اور گروجی و پروہت جی کی نذر بھینٹ میں پانچ پانچ روپے اور گروکُل کو دان میں کم سے کم پانچ روپے۔ اور خدمتگاروں کو پانچ پانچ روپے انعام میں دے دِلاکر وہاں کے رشتہ داروں کی خوشی اور محبت کیلئے ایک وقت یا ایک دو دِن یا جتنے عرصہ تک دونوں کی خواہش ہو، اُتنے دِن وہاں ٹھیر کر آپسمیں مِل ملاکر بھجن، بھوجن وست سنگ کرتے کراتے رہیں۔ اِس کے بعد محبت کے ساتھ رخصت پر معہ بر و بدھو (دُولہا وُدلہن) کے اپنے گھر لوٹ آویں۔ پھر گھر پر آتے ہی دُولہا وُدلہن اور سب خاندانی مرد عورت مِل ملاکر۔ استوتی۔ پرارتھنا و اُپاسنا کے منتر بول کر ہون کریں۔ پھر حاضرین کو دُلہن کے ہاتھ سے پرساد تقسیم کرادیں۔ اِس وقت بھی ہون کی سامگری میں ایک روپیہ اور حاضری کے مُطابق دو چار روپے پرساد بانٹنے میں صرف کریں۔ اور اگر ہستی ہو، تو اپنے ہمدرد دوست احباب وپڑوسیوں اور نزدیک کے رہنے والے خاندانی دس بیس مرد عورتوں کی دعوت کرنے میں دس بیس روپے صرف کردیں یعنی اِس سنسکار بھر میں کُل پچاس ساٹھ روپیہ صرف کریں۔ اور جو دُلہن کے والد کا دیا ہوا سامان اُس کے ساتھ آیا ہو، اُس کو دُلہن سے کوئی کبھی نہ لیوے اور نہ وہ بانٹا جاوے۔ ورنہ بانٹنے و لینے والے تمام پاپ کے ذمہ دار ہونگے۔ ہاں! منہ دکھائی وغیرہ کر کے اُس کو کچھ دے او، دیں۔ اور اگر کھانیکا سامان آوے، تو وہ بطور پرساد ضرور بانٹا جاسکتا ہے۔ اور پھر اُسی دِن سے دُولہا اور دُلہن کو آپسمیں میل ملاقات کرنیکی اجازت وموقع دیدیں۔ اور لیاقت کے مُطابق تمام گھر کے یا کسی کام کے جب ہی سے مکمل ذمہ دار و مالک بنادیں۔ پھر یہ بھی آئندہ سولہویں باب میں بتلائے گرہستی حالت کے مُطابق رہیں۔ بس اصولاً قاعدے سے یہی بہترین بواہ سنسکار یعنی شادی کرنا ہے۔ اِسی کو اکثر رشیوں نے برہم۔ دیو۔ آرش و پرجاپتیہ بواہ کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اِسی سے ست یُگ۔ ترتیا یُگ قائم رہتے ہیں، کیونکہ اِسی سے عُمدہ ستوگنی اولاد پیدا ہوتی ہے۔ اور بقیہ سے رجوگنی یا تموگنی۔ جس سے سوائے نرک دُکھ کی تکلیفوں کے اور کچھ ثمرہ ہی نہیں ملتا۔ ہاں! اگر درمیانی حالت کا رجوگنی بواہ کرنا چاہیں، تو پچاس آدمی تک برات میں لے جاویں اور جہیز ولیک باڑی لیا دیا کریں۔ اِس کو قدیم زمانہ کے رشی اسُر بواہ کہتے ہیں۔ اگر ادنیٰ درجہ کا تموگنی بواہ کرنا چاہیں، تو چاہے جتنے آدمی اور باجا گاجا۔ آتشبازی۔ باغباڑی لیکر لڑائی کے طور پر برات کی چڑھائی

کیا کریں۔ اور لڑ جھگڑ کر نیگ جوگ یعنی حق حقوق مانگا اور لیا دیا کریں۔ اِسی کو قدیم زمانہ کے رِشی راکشش بواہ بتاتے ہیں، جو قاعدہ قانون سے سب کو سب حالتوں میں تیاگنے یعنی چھوڑ دینے کے لائق ہی ہیں۔ اور یہ بواہ سنسکار سوائے ایک راجہ کے باقی ہر ایک درن کے اشخاص کو مندرجہ بالا طریقہ سے ایک سے ہی کرنے چاہئیں۔

ہاں! اگر نوشہ (دولہا۔ بر) کا والد کوئی زیادہ مالدار یا بڑا خاندان و کنبہ یا زیادہ دوست احباب رکھنے والا شخص ہو، تو وہ اُنکی دعوت اپنے مکان پر چاہے جیسی بڑھیا روزانہ کیا کرے اور خیرات میں کچھ بھی دیا کرے اِس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن برات میں اِس سے زیادہ آدمی نہ تو لیجا دیں۔ اور نہ کوئی بُلاوے۔ اور اگر لڑکی کا باپ کوئی مالدار شخص ہو، اور جہیز و دان دینا چاہے تو اُسی وقت رُخصت پر یا پھر خاموشی سے اپنی لڑکی کو کچھ بھی دیدیوے، لیکن فرض (کر) سمجھکر لیکے کے طور پر ہرگز نہ دیوے۔ کیونکہ لڑکی کے بواہ میں جیسا لڑکی پر دہن دولت مانگ کر لینا پاپ ہے، ویسا ہی لڑکے پر بھی دہن مانگ کر لینا دینا پاپ ہے۔ اپنی خوشی سے لڑکی کو اُس کا باپ چاہے کچھ دیوے یا نہ دیوے، بس یہی فرض (دھرم) ہے۔ اور دیگر براتی اشخاص کو تو باعزت کھلانا پلانا و ٹھیرنا اور رُخصت پر کچھ نذر بھینٹ ہی دے سکتا ہے اور کچھ نہیں۔ اور اِس وقت اولاد کے ماموں یا پھوپا سے بھات یا دوست احباب سے نیوتا لینے دینے کے خراب رواج کو بھی اکدم بند کر دینا چاہئے کیونکہ کچھ اسکے باعث بھی آدمیوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ اور دھرم سے اِس بارے میں کسی پر بھی محصول (کر۔ فرض) باندھنا جائز نہیں ہے۔ ہاں! اگر بھائی بہن یا دوست احباب میں آپس میں بڑی محبت ہو، اور اِن میں سے کسی کو کبھی کچھ دہن کی امداد کی ضرورت پڑجاوے، تو ضرور ایک دوسرے کی ہر وقت اِمداد کر سکتے ہیں لیکن اِس موقع پر محصول (کر) کی صورت میں کچھ نہ کریں۔

شِدوان پرستھ آسرم سنسکار وِدھی

جب کوئی مرد یا عورت گرہست آسرم (عیالداری) کی منزل پوری کرکے تپ (ریاضت) کرنے کیلئے وان پرستھ آسرم میں جاوے، اور گھر کا انتظام (بھار) اپنے بڑے یا کسی ہوشیار و لائق پسر یا کسی دیگر متعلقین پر چھوڑے، تب ایک دن پڑوسیوں و نزدیک رہنے والے کنبیوں اور دوست احباب سبھی مرد عورتوں کو آخری مُلاقات کیلئے بُلاوے۔ تب اُن کے روبرو اِس سنسکار کی پدھتی کے مُطابق معمولی ہون کرے اور جو اپنے من میں آوے وہ سامان سچے من سے اپنے پرلوک کے فائدے کیلئے حقیقی براہمنوں کو یا گروکُل کو اپنے ہاتھ سے خوشی کے ساتھ پرماتما کی خوشنودی کے لئے دان کرے۔ اور حسب حیثیت دس بیس روپے خدمتگاروں کو انعام دیوے۔ پھر اگنی دیو کو ساکشی (شاہد) کرکے

سورگ سکھ یا موکش (نجات) کا سادھن (ذریعہ) ہے۔ اور اِسی آسرم والوں کے نیک وعظوں و بہلوں مشوروں سے پرجا اور راجہ دونوں محبت سے اِنصاف کیساتھ چلتے ہیں جس سے ملکی بہودی ہوتی رہتی ہے۔

۱۰ انتیسٹی سنسکار وِدہی

جب کسی شخص کا سوکشم شریر اُس کے عناصری بڑے خول کو چھوڑ جاوے یعنی اُسکی وفات ہوجائے تو اُس مُردہ عناصری جسم یعنی پریت، نعش کا انت یعنی خاتمہ، جلا کر راکھ کرکے تو بہت جلد ہی، اور صحرائی یا دریائی جانوروں کو کہلا کر بہی کچھ جلدی ہی یعنی تھوڑی دیر میں، یا زمین میں گاڑ کر گلا سڑا کر ذرا زیادہ دیر میں پانچوں عناصروں کے ملے جلے مجموعہ کو جُدا جُدا پانچوں عناصروں میں ملانے کے لئے اِن تین ہی ترکیبوں سے ہوسکتا ہے جنمیں سے جلدی سے جلدی دو پہر کے اندر اُسمیں کرمی (کیڑے) پڑنے سے پیشتر جلا کر راکھ بھسم کرکے ملا دینا سب سے اعلیٰ ہے۔ اِس لئے جہاں کہیں باہر پردیس میں سنیاسی کا جیو آتما اِس عناصری جسم سے جُدا ہوجاوے، تو اُس مُردہ جسم کا دیگر اشخاص عمدہ واہ سنسکار یعنی اچھی طرح جلا کر بھسمی کردینے کی ترکیب کیا کریں۔ اور اِس کام کو وہ اپنا پِتری کرم یعنی اپنے بُزرگ کا بھسم کرنا سمجھیں۔ کیونکہ اُن کے والد کا ہی تو کہیں دوسرا بھائی یہ سنسکار کرینگے ہی، کہ جس کا کرنا انہیں کا فرض تھا۔ لہذا اِسمیں دس من لکڑی۔ ایک من اُپلے۔ ایک روپیہ کی خوشبودار سامگری۔ ڈہائی سیر گھی۔ اور اُسکے تمام جسم کو ڈھانپنے کیلئے کچھ نیا کپڑا کُل ملا کر دس پندرہ روپیہ چندہ سے لگا کر، اُس پریت کو شمشان بہومی یعنی غیر آباد زمین (مرگھٹ) میں یا دریا کے کنارے لیجا کر اِس کی پدہتی کے مطابق اُس کا داہ کرم سنسکار یعنی بھسمی کردیں۔ اور اُسکی راکھ کو اگر شمشان بہومی ہو تو وہیں گاڑ دیں۔ اگر دریا ہو تو اُسی میں بہادیں۔ اور آخر میں تمام اشخاص اُسکی آتما کے لئے پرماتما سے شانتی کا دان مانگیں۔ اور سنیاسی کیلئے آئندہ پھر کچھ نہ کریں۔ اور بان پرستھی کا یہ سنسکار گرہستی سبھا کیا کرے۔ اگر کسی شخص کا اپنے گھر ہی پر یہ سنسکار کرنا پڑے، تو اُس کا لڑکا یا جو وارث ہوں، وہ اپنے پاس سے یہ لاگت لگا کر مندرجہ بالا طریقہ کے مُطابق ہی سب کچھ کیا کریں۔ اِس کے بعد نورانی جسم (سوکشم شریر) اور عناصری جسم دونوں ہی کا اِس گرہست (گھر۔ خاندان) سے کوئی تعلق نہیں رہتا۔ کیونکہ نورانی جسم تو اِس عناصری جسم (خول) سے نکلتے ہی اپنے اعمال کے مطابق یا تو دوسرے جنم میں سکھ یا دُکھ (سورگ یا نرگ) بہوگنے چلا گیا یا نجات پاگیا۔ اور عناصری جسم کو مندرجہ بالا کسی طریقہ سے یا جلا کر بھسم کرکے اُس کے سب تتوں (عناصروں) کو سب تتوں میں ملا ہی دیا گیا۔ تو پھر بتلایئے ؟ کہ تعلق ہی کس سے وکس کا اور کیا رہ گیا۔

اِس لئے پھر شمشان بھومی سے لوٹ کر پیشتر مرتک استھان یعنی جائے وفات (لحد) کو جھاڑ پونچھ ولیپ پوت کر اُسی وقت اُسمیں ھون کریں۔ اور پھر کنبی اشخاص سادا غذا بنا کر کہا دیں۔ اور روزانہ

اُسی مقام میں ہون کرتے اور سادا غذا کہاتے رہیں۔ دسویں دن پھر تمام مکان کی صفائی کرکے اور نزدیک کے کُٹمبیوں وپڑسیوں اور دوست احباب کو بُلاکر، پھر اِسکی سنسکار پدہتی کے مُطابق اُسی جگہ قایم بڑا ہون کریں۔ اور انت میں تمام اشخاص مرحوم کی آتما کے لیئے پرماتما سے شانتی کا دان مانگیں اور وارثوں کے ساتھ میل جول وہمدردی سے رہنے کا اظہار کریں اور دہیرج دلا سا دیکر اُن کا غم دفع کرکے کام میں لگا دیویں۔ اُسوقت چلتی بار تمام موجودہ اشخاص کو اُسکا وارث دو چار روپے کا پرسا بانٹ دے۔ بس اُصولاً قاعدے سے یہی بہترین انتیشٹی سنسکار یعنی نرگیہ یا میت کہلاتا ہے۔ یہ جسم کا سنسکار ہے اور آدہی ہو تیک دُکھوں کی گوں ڑک چکتسا ہے۔

ناظرین۔ انہیں دس سنسکاروں کو اِسی طرح معمولی طریقہ سے کرکرا دینا چاہیئے۔ اور ان میں جو زیادتی خرچہ کا خراب رواج بڑھا دیا گیا ہے، وہ زر کے گھنڈیوں یا اِس حیلہ سے زر کمانیوالوں کے ہیں۔ وہ سب چھوڑدیئے جاویں۔ جس سے سب بھائی خوشی کے ساتھ سب سنسکاروں کو عمل میں لاسکیں اور نام کرن، اُپ نین، بواہ اور انتیشٹی میں جو دوست احباب کی دعوت یا دان کرنیکا رواج مقرر کرلیا ہے، اِس کو خراب رواج جانکر چھوڑ دینا چاہیئے۔ انہیں خراب رواجوں کے باعث آج نوّے فیصدی ہمارے مُلک کے بھائی بلا سنسکار کئے رہ رہے ہیں۔ ان خراب رُسومات کے خرچہ کو روک کر اولاد کی حقیقی نیک تعلیم اور اپنے اپنے روزگاروں میں مُلک سے کم نفع یا کم سود لے کر اور رشوت کی بھوت کو کسی طرح اِس مُلک سے بھگاکر اِس ملک کی امداد کرکے اِس کی مُفلسی کو دور بھگانے کی کوشش کریں۔ بس اُصولاً قاعدے سے یہی سنسکاروں کا اعلیٰ ثمرہ ہوگا، کہ ملک اُبھر جاویگا اور پھر سوچ فکر سے بری ہوکر خوب تندرست رہیگا۔

دویم وارثوں کے حقوق کا بیان

پیارے بھائیو! چونکہ ہر ایک مرد عورت کے میں سے لڑکا یا لڑکی دو ہی قسم کی اولاد پیدا ہوتی ہے، جو اپنے بزرگوں کی جائیداد کی مساوی حصہ کی حقدار ہونی چاہیئے۔ لیکن اِس اولاد میں سے لڑکی کی شادی ہوکر وہ تو اپنے خاوند کے گھر جاکر اپنے خاوند کے خاندان (ونش۔ گوتر) کی ہوجاتی ہے اور اُسی کے ورثہ کی مالکنی بنجاتی ہے۔ اور لڑکپن میں اپنی پرورش کرانے کے بعد پھر اپنی جوانی میں وہ اپنے والدین کی خدمت بھی نہیں کرتی۔ اور لڑکے اپنے ماں باپ کے یہاں رہتے، اُسکی نسل (ونش۔ نام) چلاتے اور ضرورت پر اُن کی ضروری خدمات بھی کرتے ہیں۔ لہٰذا ان دونوں طرح کی اولاد میں سے لڑکا اور اُس کی آئی ہوئی دُلہن اپنے والد کی، اور لڑکی اپنے خاوند کے گھر جاکر اپنے خاوند کے ورثہ کی مالک طے کردینا ہی شریعت (دہرم) کے مُطابق ہے۔

دویم۔ لڑکیوں کو اپنے والد کی جائداد میں سے حصہ لینے پر آئندہ بھائی بہنوں میں اتنی محبت بھی نہیں رہیگی۔ اِسلیئے بھی یہ شریعت کے خلاف یعنی دہرم وِرُدہ ہے۔

سویم - جب ہر ایک لڑکی تو اپنے والد کی جائیداد میں سے بھائی سے حصہ بانٹ کرا لاوے اور اپنے خاوند کی جایداد میں سے اپنی لڑکیوں کو دیدیں، تو مطلب تو ایک ساہی رہیگا، صرف جھگڑا ہی اور بڑھ جاویگا، کہ اِدھر لانا اور اُدھر دیدینا - اِس لئے یہ جھنجھٹ ہی ہے - اِسی لئے یہ سب کام سیدھے سیدھے چلانے اور آپس میں بہن بھائیوں کی محبت بنی رہنے کے لئے ماں باپ کی تمام جایداد کو اُن کے سب نیک اطوار (دھارمک) لڑکوں ہی میں بحصہ مساوی بانٹا جاوے - اور لڑکی اِس سے کوئی تعلق نہ رکھے - وہ اپنے خاوند کا حصہ اپنے خاوند کے گھر جا کر بھوگے - اگر ایسی حالت میں کوئی غریب بھی ہو جاویگا، تو محبت قائم رہنے کے باعث شاید ایک دوسرے کو کوئی اِمداد بھی دیدے، ورنہ پھر کوئی نہیں دیگا -

ہاں! اگر کسی کے کوئی لڑکا ہی نہ ہو اور صرف لڑکی ہی اولاد میں ہو، تو تمام نیک اطوار (دھارمک) لڑکیاں ہی اُس جائیداد کی وارث ہو ویں، اِس میں کوئی حرج نہیں ہے - لیکن لڑکا گود لینے کے خراب رواج کو خارج کر دیا جاوے، کیونکہ اوّل تو گود لینے کے لئے عمدہ خاندان کے لڑکے ملتے ہی کہاں ہیں - دویم - کسی بھی بے میل بچّہ کے گود لینے سے اُس کے خون میں عمدہ مادہ یا اِس نسل کا مادہ نہ رہنے کے باعث اُس کو اِن ماں باپ وغیرہ سے حقیقی محبت ہی نہیں ہوتی - سویم - ایسی اولاد کے کمائے دھن کو پا کر اُس کا خراب و ناجائز اِستعمال کر کے جلدی ختم کر دیتی اور آپ بدچلن بنجایا کرتی ہے جس سے گود لینے والوں کو آخر میں دُکھ ہی ہوتا ہے اور ثمرہ کچھ نہیں - اِس لئے جب کوئی اولاد ہی نہ ہوا اور اُس کے ہمدرد و نیک چلن بھائی کی نیک چلن اولاد ہووے، تو کُل جائیداد کا نصف حصہ اُس کو، اور نصف حصہ مُلکی فائدہ کیلئے گروکُل کو دیا جایا کرے - اور اگر اُس کی بھی اولاد نہ ہو یا ہمدرد اور نیک چلن نہ ہو، تو وہ اپنے پچھلے پاپ کرم پھل رفع کرانے اور پرلوک میں بہترین سُکھ ملنے کے وسیلہ (سادھن) کے لئے خود اپنی زندگی ہی میں اپنے ہاتھوں سے اپنی کُل مالیت گروکُل ہی کو سچے مَن سے خیرات دیدے یا اُسکی وفات کے بعد باشندگانِ مُلک دیدیں - بس اصولاً قاعدے سے یہی حق حقوق کا قاعدہ ٹھیک ہے اور یہ آدھی بھونک دُکھوں کی گوں ڑِک چکتیا ہے -

انت میں اِسی طرح محبّت کے ساتھ سنسکاروں کے کرنے اور حق حُقوق بانٹنے والوں کو میرا با ادب نمسکار ہے - نمسکار ہے - نمسکار ہے - فقط

رامچندر مُنی
کارتک سمت ۱۹۸۰ بکرمی

چودھواں باب ساٹھ بیانات تمام شُد

اُدم

دہرمائے نمونہ

اتھ

پندرہواں باب

بغرض انسدادُ التکالیف سناتن دہرم کے استھمبہ انگ و اُپانگوں کا موجودہ طرزِ عمل و مکمل پابندی کا طریقہ

اِن کے سبب معاملات ۔ ترکیب اور ثمرات

پیارے بہائیو! بغرض انسدادُ التکالیف گذشتہ آٹھویں سے چودہویں باب تک میں بتلائے سناتن دہرم کے استھمبہ، انگ و اُپانگوں کی پورے طور پر اِس طرح پابندی و عمل ہو سکتا ہے، کہ بیشتر مندرجہ ذیل چھ اصولوں کو نیک اعمال (شبھ کرم) مانگر قاعدے کے ساتھ پابندی کرنا کرانا، اور اُن کے خلاف تمام فعلوں کو بداعمال (اشبھہ کرم) مانگر چھوڑنا چھڑانا لازم ہوگا۔ کیونکہ یہی اُصول تو سنسار کو سُکھی بنانے اور سب کا دُکھ رفع کرنیکے لئے اعلیٰ بہترین ہیں۔ اور انہیں کا عمل و پابندی کرنا زیادہ تر اشخاص کو اکثر مُشکل ہی معلوم ہوتا ہے۔ اور جب مُشکل عمل جانکر انکی پابندی نہیں کی جاتی، تو اِن اُصولوں پر عمل نہ کرنے سے تمام فعل اور اُن کے ثمرات (کرم پھل) ہی بگڑ جاتے ہیں۔ جنکے خراب نتائج آج کل آپ دیکھ ہی رہے ہیں، کہ سبھی طرح کے دُکھ آج سنسار بھر کے اوپر ٹوٹ رہے ہیں۔

ناظرین! جس وقت یہ باب لکھنا شروع ہی ہوا تھا، کہ ٹھیک اُسی وقت ایک شخص جو نئے رئیس آدمی ہیں آموجود ہوئے اور بولے، کہیئے مُنی جی ؟ آج کل سہری تتونشد میں کیا بیان چل رہا ہے۔ میں نے کہا جناب وہی دلیش سُدہار و دہی اور سُکہوں کے ملنے کا طریقہ یعنی سورگ کا آدامن لکھا جا رہا ہے۔ تب اُنہوں نے کہا، ذرا بتلایئے تو ؟ آخر آجکل دُکھی ہی کون ہے۔ مجھ کو تو کوئی دُکھی معلوم نہیں ہوتا۔

میں نے کہا، بہائی آج کل بڑے بھاری دُکھ ہیں اور آئندہ ہونے کو ہیں۔ جو صرف دُور اندیش

ستوگنی مہاتماؤں کو ہی عقل (گیان چکشو) سے دکھائی دیا کرتے ہیں، اُن کو تموگنی رئیس آدمی ظاہری آنکھ سے نہیں دیکھ سکتے۔ کیونکہ اُنہوں نے تو کسی طرح بھی نیک و بد افعال کے ذریعہ سے پرجا سے خوب دھن کمایا اور موج سے خوب عیش بھوگے۔ شراب پی۔ موٹر میں گھومے۔ تھیٹر، ناچ دیکھا اور موجیں اُڑائیں۔ بھلا وہ دُکھیوں کو کیا جانیں۔ اور یہ بھی کیا جانیں، کہ کل کو کیا ہوگا۔ لیکن وہ ایسے چھپے ہوئے دُکھ ہیں، کہ جن کا نتیجہ آئندہ چل کر ایسی خطرناک شکل اختیار کر لیتا ہے، کہ پھر مُلک میں بڑی بڑی خطرناک جنگ تک ہوجایا کرتی ہے۔ اسی باعث سنسار کی ستوگنی آتما (نیک و پاک روحیں) اُن خراب علامات کو دیکھ کر پیشتر ہی سے شور مچا کر تمام کو آگاہی دیا کرتی ہیں، کہ یا تو پیشتر ہی سے ان موجودہ و آئندہ والے دُکھوں کا علاج (مکمل انسداد) کر لو، ورنہ پھر تمام مُلک ہی کو وہ خطرناک دُکھ جھیلنے ہونگے۔ تب وہ بولے مُنی جی! ذرا مثال دیکر تو بتلائیے؟ کہ وہ کیا دُکھ ہیں، جن کے لئے قانون سُدھار کی ضرورت پڑ گئی۔

سوال۔ کیا کسان دُکھی ہیں۔ اُن کے پاس زمین کم ہے۔ یا لگان زیادہ ہے۔ یا بارش نہیں ہوتی۔ یا پیداوار کم ہے۔ یا جوت کا سامان کم ہے۔

جواب۔ جی نہیں دُکھی تو نہیں ہیں، لیکن سُنئے سُکھی بھی کیسے ہیں۔ زمین بھی جوت کو بہت ہے، لیکن کسی کے پاس تو دس پانچ بیگھہ، سو وہ بھی دس پانچ روپیہ بیگھہ سالانہ لگان پر۔ اور کسی کے پاس دو سو بیگھہ اور آٹھ آنے بیگھہ لگان پر بھی۔ اور کاشتکاری کا سامان سبھی پر برابر، زیادہ سے زیادہ ایک کسان اور ڈیڑھ بیل اور کھاد کے لئے گائے بھینس ندارد، کیونکہ چرائیں کہاں؟ بیشی لگان کے لالچ سے زمینداروں نے اور دھندے کے باعث کسانوں نے دریا کے کنارے و پہاڑوں کے سروں تک کے سب بنجر جوت ڈالے ہیں۔ اور ضرورت پر تو بارش ہوتی کم ہے، لیکن فصل کی تیاری پر بہت زیادہ ہو کر اُس کو ڈبا دیتی یا بہا لیجاتی ہے، پھر بھی پیداوار تو کافی ہو ہی جاتی ہے، لیکن زمینداروں اور ساہوکاروں کی باقی کا سود ہی کھا جاتا ہے۔ اگر اس میں سے وہ کچھ دُبکا کر کھا گئے تو کھا گئے، ورنہ پھر ساہوکاروں کو ایچھوں کے باہن دکھا دکھا کر کھاد، بیج اور بیل خریدنے کے بہانے سے قرضہ لے کر کھاتے اور موج اُڑاتے رہے۔ پھر واپس دلانا امین صاحب کے ہاتھ میں ہی ہے۔ لیکن نتیجہ کیا! رات دن مُقدمہ بازی۔ اور چھینا جھپٹی۔

سوال۔ کیا مزدور دُکھی ہیں، اُن کی مزدوری کم ہے، یا کماتے کم ہیں؟

جواب۔ جی نہیں دُکھی تو نہیں ہیں، لیکن سُنئے سُکھی بھی کیا ہیں۔ حجام صاحب بھی ایک طرف کے بالوں کے ذرا ذرا سے سرے تراشنے میں چار آنے تک لے لیتے ہیں، نہ معلوم تمام سر مُنڈوانے میں تو جانے کیا لینگے۔ لیکن پھر بھی سُلفے و شراب کی بھٹی والے کی باقی کے رہتے قرضدار ہی ہیں۔ پھر روٹیوں کا سوال تو باقی ہی رہ گیا۔ اور ایسی ہی بداعمالیوں و عیاشیوں کے باعث ہر ایک شخص جب تک کماتا رہتا ہے، کہ جب تک

گردن ہلتے ہلتے اُڑک نہیں جاتی۔

سوال ۔ کیا ساہوکار یا زمیندار دُکھی ہیں؟

جواب ۔ جی نہیں دُکھی تو وہ بھی نہیں ہیں، لیکن سُنیئے سُکھی بھی کیسے ہیں۔ ایماندار اور کم سود کم لگان لینے والے ساہوکاروں اور زمینداروں کا دیوالہ تو بے ایمانوں نے دیوالیہ بن کر نکال دیا، وہ تو جاتے ہی سے رہے۔ لیکن کچھ عرصہ سے ظالم ساہوکاروں یا زمینداروں کا بول بالا ہے۔ اُنہوں نے کم وبیش ایک آنہ دو آنے فی روپیہ ماہواری سود لینا شروع کر دیا ہے۔ اور نہ ادائیگی پر جو وصول ہو گئے تھے وہ تو عدالت کی فضول خرچی کو رہے، باقی سب کی ڈگری کرالی۔ تو جس سے وصول ہو گئے، تب تو اُس آسامی کا کُبس۔ اور جس سے نہ ہوئے، تو اِنکا ناش۔ اِسلئے نتیجہ کیا؟ ڈگری کو لئے جاؤ۔

سوال ۔ کیا روزگاری یا کارخانہ دار یا بینک دُکھی ہیں؟

جواب ۔ جی نہیں بظاہر تو سب سُکھی ہیں، لیکن اندر کی سُنیئے۔ زیادہ تر روزگاریوں نے یہ کر رکھا ہے، کہ تھوڑی رقم گھر سے لگا کر روزگار شروع کر دیا۔ ایک لی لوہے کی الماری، دو چار سپاہی نیم رکھے نوکر، ایک سائن بورڈ اور ہُنڈی کے فارم لئے چھپا، بس بھر حیثیت دِکھا دِکھا کر قعول (پرامیسری نوٹ ہتی دار ہُنڈی) پر لے لیا قرضہ اور چلنے لگی ہُنڈی۔ جو رہا نفع، تو موج اُڑاتے رہے۔ جو ہوا ٹوٹا، تو جھٹ دیدی دیوالیہ میں عرضی۔ یہی حال بینکوں اور کارخانہ داروں کا ہے، کہ پیشتر تو گہرا نفع دِکھا دِکھا کر بیچے حصے اور کرالیا رجسٹری۔ آپ رہے مینیجنگ ڈائرکٹر، رشتہ داروں کو رکھا نوکر۔ جو مِلا نفع، تو جمع کر دیا رِزرو فنڈ میں اور جو رہا ٹوٹا، تو لے لیا قرضہ، انت میں بینک یا کارخانہ فیل۔

سوال ۔ کیا گرہستیوں کو شادی بیاہ یا اولاد کا دُکھ ہے، یا بیوہ دُکھی ہیں؟

جواب ۔ نہیں یہ بھی سب سُکھی ہی سے ہیں، لیکن سُنیئے سب ہی بیکار۔ کوئی ایسا بدقسمت ہوگا، جسکی شادی دس پندرہ سال کی عُمر تک نہ ہو جاتی ہو۔ تو یا تو ایسے کچے دیریہ وِیج کے چھیڑنے سے پیشتر تو تپ دق ہو ہو کر رانڈ اور رنڈوے ہونیکی بازی لگی رہتی ہے۔ اگر بچ گئے، تو نامردی اور ہسٹیریا کے امراض نے آگھیرا۔ جو اِس سے بھی بچے، تو اولاد ندارد۔ اگر ہو بھی گئی، تو پیشتر تو ماتا پِتا اور پیچھے پِتا کا بھیا شان روگ ہی کھا جاتے ہیں۔ اور جو ہو گئے رانڈ رنڈوے، تو پھر لگے عیاشی کرنے۔ تب اولاد کو تو پالے کون، اِس سے گربھ ہی صاف کرا دیے جاتے ہیں۔

سوال ۔ تو کیا برہمچاری (نیک چلن مجرّد) کم ہیں، یا کھاتے کم ہیں؟

جواب ۔ جی نہیں، بہت زیادہ۔ جب مُباشرت کرتے کرتے ہو گئے نامرد یا عورت گئی مر، تو گھر دیا چھوڑ اور لگے برہمچاری کہلانے۔ اور جن کو روٹی نہیں ملتی وہ تو یہاں ہیں ہی بہت زیادہ لیکن ایسے بھی بہت ہیں، کہ جو کھاتے تو کھاتے بُجلاتے بھی ہیں۔ یعنی جب کھاتے کھاتے ہضم نہیں ہو پاتا، تو بھی کھا کھا چورن

اور پی پی سوڈا پھر بھی کہاتے ہی رہتے ہیں۔

سوال ۔ تو کیا نیک تعلیم کا دُکھ ہے۔ یا بچے پڑھتے کم ہیں۔

جواب ۔ جی نہیں، اب تو لازمی تعلیم وڑہیا کورس تبلاتے ہیں۔ اور گتے۔ بلی۔ طوطا۔ مینا کی عمدہ عمدہ دلچسپ کہانیاں بہت ہی اچھی طرح سے سمجہا کر پڑھائی جاتی، اور تصویریں کھینچنا، سُرتال سے گانا، عمدہ طرح سکھائے جاتے ہیں۔ اور پڑھنے والوں کا تو یہ حال ہے، کہ بس پُوچھو ہی مت۔ جس سے پُوچھو کون ہو! بی۔ اے۔ کون ہو؟ ایم۔ اے۔ کون ہو؟ ایل۔ ایل۔ بی یا ڈاکٹر۔ یعنی اِس سے نیچے کی ڈگری کے تو اِن کی نظر میں تِل کی برابر بھی ہستی نہیں رکھتے۔ اور جو اِن سے کوئی دہرم (فرائض منصبی) کے بارے میں کوئی سوال کرو، تو سَو میں سے دُو کا بھی ٹھیک جواب نہیں دینا بلکہ صاف کہدینا، کہ یہ واہیات باتیں ہم نہیں جانتے۔ اور جو نتیجہ سُنو، تو تین سوالات میں سے ایک کے صحیح جواب پر پاس ہیں۔ اور لڑکی تو ایسی پڑہی ہیں، کہ بس پوچھو ہی مت۔ اور یہ دونوں ہی گھر کے کام اور بزرگوں کی خدمت و پرماتما کی بھگتی (عبادت) کرنا تو پاپ سا سمجھنے لگے ہیں، اور اِسی گھمنڈ پر تعلیم کے زمانہ میں تو صرفہ کے مارے باپ کا دیوالہ تک نکال دیتے ہیں، اور پھر تلاش کرتے پھرتے ہیں روٹیاں۔

سوال ۔ تو کیا تعلیم یا مُدرّس (ماسٹر) گراں ہیں؟

جواب ۔ بھائی گرانی اور ارزانی کو تو تم جانو، میں تو صرف اِتنا جانتا ہوں، کہ ماسٹر جی تنخواہ تو لیتے ہیں سرکار سے۔ اور ٹیوشن فیس لیتے ہیں پڑھوانے والوں سے۔ اور پڑھائیں سال میں چھ ماہ جس میں بھی دِن میں پانچ گھنٹے، تِسپر بھی پاس ہونے کے ذمہ دار نہیں۔ اور جو کہیں گھر کی بیوی سے جھگڑا ہو گیا یا وہ ماہواری حیض سے ہوئی، تو کوئی کوئی ماسٹر صاحب چڑھ بیٹھتے ہیں کسی طالب علم پر۔ اِس لئے نتیجہ کیا، وہی بدچلنی اور عیّاشی کی ترقی۔

سوال ۔ تو کیا دہرم اُپدیشوں یا دہارمک وعظوں (کتھاؤں) یا مذہبی آزادی کے نہ ہونے یا کم ہونے کے دُکھ ہیں۔

جواب ۔ نہیں سو بھی نہیں۔ پنڈت جی کی کتھا، مولوی صاحب کا وعظ یا میلاد شریف۔ آریوں کے ویاکھیان۔ پادری صاحب کی تعلیم اور گرنتھ صاحب کے پاٹھ کے مارے تو ناک میں دم ہے۔ رہی مذہبی آزادی۔ وہ تو اِتنی زیادہ ہے، کہ بس پُوچھو ہی مت۔ اوّل تو جو جس مذہب میں ہے، وہ اُسی کے فرائض منصبی (دہرم) کا عمل نہیں کرتے۔ پھر صبح سے شام تک چاہے کوئی چار مذہب اختیار کرلے اور چاہے پی پی شراب، کہا کہا کوکین، دیکھ دیکھ تھیٹر، کرکر رنڈی بازی کوئی اپنا دیوالہ تک کیوں نہ نکال دے، لیکن کوئی پوچھتا ہی نہیں، کہ بھائی یہ کِس مذہب میں جائز لکھے ہیں۔ کیا یہ کچھ کم آزادی ہے؟ لیکن نتیجہ کیا، جب واعظ (کتھا کہنے والے وکتا اپدیشک) ہی عامل نہیں، تو سُننے والے کیا ہونگے۔ یہ تو سب سُننے

منانے کے شغل کہلانے لگے ہیں۔
سوال۔ توکیا تپسوی۔ سنیاسی یا تیاگی (ریاضتی۔ صوفی) کم ہونے کے دُکھ ہیں؟
جواب۔ نہیں بھائی۔ نہ تو ان کی کمی کا دُکھ دیش کو ہے، اور نہ یہ خود ہی دُکھی ہیں۔ جاؤ کسی بڑے میلے پر، پہلے ہی ملیں گے، پیچھے میلہ۔ کوئی آگ سے تپ رہے ہیں۔ کوئی گلے گلے جل میں کھڑے ہیں۔ کوئی زمین میں گڑے پڑے ہیں۔ کوئی ناک کان منہ میں بتی (ڈاٹ) ٹھونسے بیٹھے ہیں۔ کوئی آسن جمائے ڈٹے بیٹھے ہیں۔ رہے سنیاسی (صوفی) میرے خیال سے یہ تو چاہے گرہستیوں سے چوتھائی سے بھی کچھ ہی کم ہونگے۔ اور کوئی کوئی تو ایسے پہنچے ہوئے ہیں، کہ لنگوٹی تک بھی نہیں باندھتے۔ جب دیکھا کہ بیوی تو گئی مر۔ تو دھن کمانے اور روٹی کرنے میں محنت کرے کون۔ تو جھٹ جا داخل ہوئے دس پنتھیوں میں۔ کنائی چوٹی اور لے لیا ہاتھ میں کمنڈل۔ بس کرنے لگے: رائے ہری اور مائیوں کے درشن۔ جو کسی نے کہا مہاراج کوئی دھرم اُپدیش، تو جھٹ سے جواب دیدیا کہ میں کیا کوئی آریہ سماجی ہوں، کہ جو بیکار بک بک کرتا پھروں۔ بس یہی تمہارا دھرم ہے، کہ سنیاسیوں کی خدمت کرے جاؤ، اور باقی سب کھٹ راگ ہیں۔ اور تیاگیوں کی تو اتنی بھرمار ہے، کہ کچھ ٹھکانا ہی نہیں۔ جدھر دیکھو تیاگی ہی تیاگی نظر آتے ہیں۔ کوئی کدو کا۔ کوئی بینگن کا۔ کوئی آلو کا۔ کوئی گھوئیوں کا۔ کوئی بھنڈیوں کا۔ کوئی چھینڈوں کا۔ کوئی چماروں کا۔ کوئی مسلمانوں کا۔ کوئی انگریزوں کا۔ کوئی عیسائیوں کا۔ کوئی ہندوؤں کا۔ کوئی گیانی مہاتماؤں تک کا۔ اور کوئی دوسروں کے ہاتھ کی روٹی کھانے یا چھوا ہوا پانی پینے تک کا۔ لیکن نتیجہ کیا؟ وہی سب میں پیسہ کی چاٹ و بدچلنی اور آپس کی رنجش اور پھوٹ کی ترقی۔
سوال۔ توکیا مریضوں کو علاج معالجہ کے دُکھ ہیں؟
جواب۔ نہیں مہاراج مریضوں کو تو نہیں، لیکن مرضوں کو ضرور ہیں۔ کیونکہ بڑے بڑے جسمانی امراض کا آجکل اتنا بڑا علاج ہوتا ہے، کہ جتنے زیادہ ڈاکٹر و حکیم صاحبان ہیں لیکن پھر بھی جنکو ہو گئے اُنکے تو جاتے کیا، دوسروں کے بھی چپٹنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ اور بھیڑیوں کی مانند خطرناک صورت دھر کر سنسار میں پھیل رہے ہیں۔
سوال۔ اچھا کوئی خیرات (دان) وغیرہ کی کمی کے تو دُکھ نہیں ہیں؟
جواب۔ نہیں جناب یہ تو ضرورت سے بھی زیادہ ہو رہی ہے۔ قرضہ لے لے کر بھی دیوی پر بکرے و بھینسے اور بقرعید پر گائے تک کی قربانی کیجاتی ہیں۔ اور گنگا پر گھٹوالیوں کا برہم بھوج، براتوں میں بکھیر اور لوٹ۔ ایکھی (تیرھویں) پر تگڑی بند نیوتا (برہمنوں کی دعوت) جگناتھ جی کا ہنڈا۔ گیا جی و ہرد وار جی کے پنڈا، کاشی جی کے سنڈا، متھرا جی کے چوبے جی کے بیٹے، اناتھوں کے پروار۔ مہنتوں کی گدی اور مندروں کے جھنڈے اسی سے تو لہرا رہے ہیں لیکن نتیجہ کیا؟ غیر مستحق و نالائق لوگوں کو دیکر بدچلن بنانا۔
سوال۔ توکیا اسوقت کسی کو آرام پہنچنے یا دل بہلاؤ (منورنجن) کے دُکھ ہیں؟

اِسی وجہ سے سناتن دہرم شاستروں میں مخلوق کو نیک اطوار بنانے اور سب دُکھوں کی جڑ کاٹ کر دُنیا میں سُکھ پھیلانیکے لئے پیشتر ہی سے بہت سے اُصول مُقرر ہیں جن کا لُب لُباب اِسی مقالہ کے آٹھویں سے چودھویں باب تک میں بتلا دیا گیا ہے۔ لہٰذا جو دیش اِن کا جتنا عمل کرتا ہے، وہ اُتنے ہی سُکھ کا حقدار ہوتا ہے۔ اور جو عمل نہیں کرتا، وہ دُکھ کا بھاگی ہوتا ہے۔

اِس لئے سنسار کے دُکھوں کے اسباب رفع کرنے کیلئے اِن اُصولوں کی پابندی ضرورتاً، مجبوراً اور جبراً لازمی طور پر کرنی کرانی ہوگی یعنی اِن کو ضروری جانکر یا لاچار ہوکر، اور زبردستی دہشت دِکھا کر بھی تمام سنسار کو۔ یا اپنے اپنے مُلک یا احاطہ کو ایک سے، چاہے وہ مُشترکہ طور پر ہوں یا علیحدہ علیحدہ تمام تعلیم و اِنصاف اور علاج سب مُفت اور لازمی طور پر کرنے کے لئے مُندرجہ ذیل طریقہ سے عمل کرنے کرانے ضروری ہونگے۔ اور چاہے اِس کام کو کوئی شخصی حکومت کرے یا پنچایتی، لیکن ہاں! اگر کوئی شخصی حکومت اِن اُصولوں کو اِسی طرح عمل کرا دیگی، تو اُس کی لاکھوں سال حکومت قائم رہیگی۔ اور تمام رعایا اپنی جان سے زیادہ اُس کی حفاظت کریگی۔ اور پنچایتی حکومت کی ضرورت ہی نہ رہیگی۔ اور اگر پنچایتی حکومت بھی اِس طرح عمل نہ کرا دیگی، تو وہ بھی زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ راجیہ کا بھی سناتنی اُصول ہے، کہ راجہ۔ پرجا کو نیک چلن اور خوشحال بنادے، تب وہ نیک چلن اور خوش حال پرجا ایسے راجہ کی حفاظت خود کرلیتی ہے، ورنہ نہیں۔ اِس واسطے اگر ہماری موجودہ برٹش گورنمنٹ اور عالیجناب شہنشاہ ملِک مُعظم قیصرِ ہند جس طرح اپنے دیگر سب کاموں میں ہوشیار ہیں، اگر اِس مُلک کو بھی خوشحال اور اپنا پیارا راجیہ بھگت (حقیقی شاہی فرمانبردار) بنانا چاہیں، تو اِن اُصولوں کی اِسی طرح قانوناً پابندی کریں کرا دیں۔ تب ملِک مُعظم کا بھی تو اِس میں کچھ حرج نہ ہوگا اور بیس سال میں تمام مُلک مکمل نیک چلن اور سُکھی و خوشحال ہوجاویگا۔ اور پھر اپنا راجیہ بھگت یعنی حقیقی شاہی فرمانبردار ہوگا، کہ ملِک مُعظم کے سمجھانے پر بھی ہرگز پنڈ نہ چھوڑیگا۔ لہٰذا پھر لاکھوں سال اِنکی اٹل حکومت قائم رہیگی۔ اور پھر کوئی سوراجیہ ہی کیا مانگیگا۔

۱ ہر مرد و عورت کی عُمر کے پانچ حصّے یعنی اوستھا۔ حالت یا آسرم مُقرر کر کے اُن کے فعل اور بھوگ مُقرر کرنے ہونگے۔

۲ اِن آسرموں کے کام سکھلانے کو ایک عالموں کی جماعت (وِدّیا سبھا) اور اُس کے کام کے اُصول مُقرر کرنے ہونگے، جس کا نام گُروکُل سبھا ہی رکھنا بہتر ہوگا۔

۳ اِن تمام کاموں کے سیکھنے و سکھانے اور کرنے و کرانے والونکے اِمتحان کیلئے ایک بڑی جمعیتُ العلمار (مہا وِدّیا سبھا) مُقرر کرنی ہوگی، اور اُس کے کام کے اُصول مُقرر کرنے ہونگے۔

۴ مہا وِدّیا سبھا کے اِمتحان کے بعد تمام اِنسانوں کے ورن کی تقسیم اور اُن کے کام مُقرر کرنے ہونگے، جس سے آئندہ گرہست کے کام ٹھیک ٹھیک چلائے جاسکیں اور خلقت کی ورن سنکرتا یعنی

مخلوط النسل ہوناد ور ہو جاوے۔

۵۔ مندرجہ بالا تمام کاموں کو حقیقی طور پر چلانے وشاہی کام چلانے اور مالیانہ (کر) وصول کرنے، اور ہر ایک ورن یعنی بہاگ یعنی منقسمہ جماعت کو اپنے فرائض منصبی کی پابندی نہ کرنے پر سزا دینے کے لئے ایک راجہ جہا و دیا سبھا (قانونی کونسل) اور اس کا ایک سردار یعنی راجہ، یا ایک راجہ و اسکی پرجا کو ایک عمدہ راجہ جہا و دیا سبھا لازمی رکھنی ہوگی۔

۶۔ مندرجہ بالا تمام راجیہ کے سبھی اصولوں کی پابندی کرنے کرانے والی جماعتوں (سبھاؤں) اور آسرموں کے سبھی مرد عورتوں کے کہانے پینے، رہنے سہنے ورنج خوشی، بیماری، تعلیم، بیاہ شادی وغیرہ سبھی ضروریات کے لئے اُن کے صرفہ کا انتظام لازمی مقرر کرنا ہوگا جس سے آپس میں کبھی لڑائی جھگڑا ہی نہ ہو۔

ناظرین! بس جبہی سُکھ کا زمانہ تھا، کہ جب مذکورہ بالا اصولوں کی پابندی کرنے کا قدرتی خواص ہی ہوگیا تھا لیکن وہ حقیقی دہارمک راجا اور حقیقی دہارمک راجا جہا و دیا سبھا (قانونی کونسل) کے حقیقی ڈنڈ کے باعث ہی ہوتا ہی رہتا تھا۔ اور اُسی خواص کی وجہ سے اِتنے عرصہ تک کچھ اُسی سبھاؤ کا رواج چلا آیا کام ہی دے رہا ہے۔ کہ جو ہزاروں سال سے راجہ جہا و دیا سبھا (قانونی کونسل) کے بگڑ کر خود غرض ہو جانے پر بھی کچھ دہرم کا جز و (انگ) موجود ہی ہے۔ بس تبھی سے سنسار میں دُکھوں کا یہ حال ہی ہوتا جارہا ہے، کہ ہر قسم کے دُکھ یا روگ جن کو لگ گئے اُن کا تو پنڈ کیا چھوڑتے، بلکہ جنہیں نہیں لگے ہیں اُن کو بھی چمٹنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔

اور بس اسی کو خلقت آزادی (سوتنترتا) ہی کہنے لگی ہے، کہ کسی نیک دہارمک اُصول کے عمل کرنیکا پابند ہونا ہی پرتنترتا یعنی پرادہین تا ہی ہے۔ بس اسی بد صحبت کی بدخیالی سے پیشتر تو برہمچاری بنکر بچے تعلیم پانا ہی نہیں چاہتے۔ اور گرو سکہلانا ہی نہیں چاہتے۔ اور حقیقی نیک عمل سکہلایا ہی نہیں جاتا۔ پھر متحن اور راجہ جہا و دیا سبھا (تعلیمی بورڈ) وغیرہ سب ہی اس کام میں بیگار ٹال رہے ہیں۔ اور کچھ بھی حقیقی امداد نہیں کرتے۔ اِس لئے پھر اسی کے بدنتائج سے سب کی جڑ ذریعہ معاش یعنی سب کی کمائی کا طرز ہی ایسا خراب ہوگیا ہے، کہ کیا تبلایا جاوے۔ یعنی زیادہ تر سب پیشہ وروں نے بے ایمانی ورشوت کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ پس حقیقت میں جب حقیقی صالح خون بنانے کی جڑ بنیاد روزی ہی بگڑ گئی، تو پھر سب کام بگڑ گئے۔

اور چونکہ عمدہ قانونِ قدرت یعنی سناتن دہرمی اصولوں کی پابندی نہیں کیجاتی اور جھوٹی آزادی کی لہر پھیل گئی ہے، لہٰذا نفس پرستی کے ساتھ ساتھ بدچلنی بھی شامل ہوگئی ہے۔ جسکے مدت سے بگڑتے چلے آکر آج ورن و بہاگ (قومی تقسیم) میں بڑی سنکرتا (خلط ملط) ہوگئی ہے۔ یعنی ایسے ملے جلے ورن

اوم ٭

سرو کالائے نمونمہ

اتھ

سولہواں باب

اوّل اُصول کی پابندی کیلئے پانچ اوستھاؤں کا بیان

اِن کے سبب۔ نام فعل۔ ترکیب عمل اور ثمرہ

پیارے بہائیو! اِس اُصول کی مکمل تکمیل کے لئے ہر ایک شخص کی اوستھا یعنی عُمر کے مُندرجہ ذیل پانچ حِصّے یعنی آسرم مُقرر کرنے لازمی ہوں گے

عُمر کا اوّل حِصّہ بالک پن کا بیان

موجودہ زمانہ کے سبہی ورنوں کے ہر گرہستی کو معمولی طور پر اپنے اپنے ہر ایک بچّہ کا نام رکہکر (نام کرن سنسکار کرکے) ماتا یا گائے کا دودھ پلاتے، اور زیادہ گرمی وسری کا خیال رکہکر تازہ یا گنگنے پانی سے روزانہ غُسل کراتے اور زیادہ ترکہلی ہوا میں رکہتے ایک سال تک پالیں (لیکن عورت کو حمل کے زمانہ سے دودھ پلانے تک اپنے بچّہ کو لے کر کسی رِشتہ کی عورتوں کے مجمع میں جاکر دعوت میں ہرگز نہ شامل ہونا چاہئے) اِس کے بعد مونڈن وکن چھیدن سنسکار کرادیں۔ اور ماتا کا دودھ پلانا چھڑادیں۔ اور گوشت وشراب سے پاک ساتوِک غذا یعنی دودھ گہی ملی ہوئی کچھ میٹھی پھیکی ونمکین غذا، دال، روٹی، ساگ، چاول وبہل وغیرہ کی صورت میں کہلاتے اور معمولی موٹے سودیشی صاف کپڑے پہناتے وتازہ پانی سے نہلاتے اور زیادہ ترکہلی جگہ میں بہاگ دوڑ۔ گیند کے کھیل کہلاتے ہوئے پانچ سال کی عُمر تک پیار ومحبت سے پرورش کریں۔

اِس کے بعد یہ دیکھیں، کہ یہ بچّہ کِس خصلت (سبھاؤ) کا ہے۔ اگر زیادہ عقلمند اور تندرست ہے تو اُسی وقت۔ اگر کم عقل اور تندرست معلوم ہو، تو چھٹے سال۔ اگر کم عقل اور زیادہ کمزور معلوم ہو، تو ساتویں سال۔ اور جو بالکل ہی عقل کا دُشمن وکہلاڑی معلوم ہو۔ تو آٹھویں سال تو ضرور ہی ہر بچّہ کو عمدہ تُکہی بنانے والے والدین یا محافظ سب لاڈ پیار کو چھوڑ کر لڑکی کو لڑکیوں کے اور لڑکے کو لڑکوں کے

گرو کل میں باقاعدہ برہمچاری رہ کر علم سیکھنے کا اُپدیش (مشورہ) دیکر گرو کل میں لیجاکر وہاں کے قواعد کیمطابق اُپ نین سنسکار کرا کے داخل کر دیا کریں۔ بس اصولاً قاعدے سے یہی جنم سے آٹھ سال تک کی عمر کا حصہ بچپن، لڑکپن اور بالیہ اوستھا کہلاتا ہے۔ اِس اوستھا میں سب بچے والدین کے آدھین یعنی اختیار میں پرتنتر یعنی پرادھین رہنے چاہئیں۔

عُمر کا دوسرا حصّہ برہمچریہ اوستھا کا بیان

اِس اوستھا یعنی عُمر کے حصہ میں ہر ایک بچہ کو لڑکا ہو تو لڑکوں کے، اور لڑکی ہو تو لڑکیوں کے گرو کل میں وہاں کے قواعد کے مُطابق رہنا ہوگا جسکی مُدت اِس بگڑے ہوئے زمانہ میں اُصولاً قاعدے سے لڑکوں کی شودروں کو اٹھارہ سال۔ ویش کو بیس[2] سال۔ چھتری کو بائیس سال اور براہمن کو چھبیس[2] سال تک اور لڑکیوں کی شودرانی کو چودہ[1,2] سال۔ ویشیانی کو پندرہ سال۔ چھترانی کو سولہ سال اور براہمنی کو اٹھارہ سال تک ہو سکتی ہے۔ اِس اوستھا میں بالکل سختی سے دیریہ کی حفاظت کر کرا کے ساتوک غذا سے پرورش پاکر ودیشی ورتی (پڑھنے پڑھانے و تیاگ کی شکل) سے رہکر آئندہ سُکھ کے حاصل کرنے کے لئے ودیا، ہنر حاصل کر کرا کے اپنے اپنے بل، بُدھی، پراکرم (طاقت، عقل، پُھرتی) کو بڑھانا اور یم، نیم کا سادھن سیکھنا ہوگا۔ پھر وہاں سے اپنے اپنے بڑھائے ہوئے ودیا، بُدھی، بل پراکرم یعنی گُن۔ کرم۔ سُبھاؤ کے اِمتحان کے مُطابق مہا ودیا سبھا کی کسی ورن میں داخل ہونے کی سند حاصل کر کے علیحدہ ہو جانا ہوگا۔ بس اُصولاً قاعدے سے یہی برہمچریہ اوستھا۔ (طالب علمی کی عُمر) کہلاتی ہے۔ اِس عُمر میں سب بچے گرو کل ودیا سبھا کے آدھین پرتنتر رہنے چاہئیں۔

عُمر کے تیسرے حصّہ گرہست اوستھا کا بیان

اِس جوانی اوستھا کے عُمر کے حصہ میں ہر ایک برہمچاری کو گرو کل چھوڑ کر علیحدہ ہو جانے پر جس ورن کے سبھا کی اُس نے سند حاصل کی ہو، ویسے ہی سند یافتہ چاہے اُسی گرو کل کی یا دوسرے گرو کل والی اپنی ہمخیال (سہ دھرما) لڑکی کے ساتھ فوراً بیاہ کر کرا کے گرہستی بنکر، پھر آپس میں محبت کے ساتھ باقاعدہ عمدہ مُباشرت کرتے کراتے یعنی شروع میں گیارھویں وچودھویں باب کے مُطابق ہفتہ میں تین بار، ایک بچہ پیدا ہونے کے بعد ہفتہ میں دو بار، دو بچہ پیدا ہونے کے بعد ہفتہ میں ایک بار، پھر تین بچوں کے بعد دس دن میں، پھر چار بچوں کے بعد ہر پکھواڑے وار (پندرہ دن بعد) پھر پانچ بچوں کے بعد مہینہ میں ایک بار آپس میں مُباشرت کرتے کراتے رہیں۔ اِس سے کم چاہے ہو، لیکن زیادہ ہرگز نہ ہو۔ اور اپنے اپنے ورن کے مُطابق آمدنی کے کاموں سے یم۔ نیم دھرم کی پابندی کر کے دھن

پیدا کرتے اور باقاعدہ دھرم کے ساتھ اپنے بھوگ، دان و یگیہ میں لگاتے رہیں۔ اور یم نیم و سناتن دھرم کے
انگ وا اُپانگوں کا عمل باقاعدہ روزانہ کرتے رہیں۔ غذا اور رہن سہن سب ساتوِک آچار و چار کے ساتھ
تیرہویں باب کے مطابق گوشت و شراب سے مبرا کرتے رہیں۔ اور جب اُن کے اولاد ہو جاوے،
تو اُس کو باقاعدہ گروکل میں داخل کرتے رہیں لیکن جب وہاں سے لڑکا کسی بھی ورن کا ہو کر واپس آجاوے تو
اُس کی شادی کرا دیں۔ اور جب اُس کے بھی لڑکا ہو کر پانچ سال کا ہو جاوے، تب اُس لڑکے کو، اور
لڑکا نہ ہونے پر گھر کے کسی دوسرے آدمی کو اپنی مالیت اور بقیہ گرہست کے بالکوں اور اپنی عورت کو سُکھ
سے رکھنے کا سب گرہست کا بار سمجھا کر اور سپرد کر کے اپنی خواہش کے مطابق چاہے جب ورنہ زیادہ سے
زیادہ شودر کو چتالیس سال، ویش کو پچاس سال، چھتری کو پچپن سال اور براہمن کو ساٹھ سال تک
اور اگر تقدیر سے شادی نہ ہوئی ہو یا وہ خود ہی نہ کرے، تو بھی گروکل سے لوٹنے پر اپنے ماں باپ اور دیگر بھائی
بہنوں کی کچھ دن خدمت اور اُن کی و اپنی محبت پوری کرنیکے لئے بھی ضرور کچھ مدت اِسی گرہست میں
سداچاری درِشٹی ورتی سے رہتا ہوا، اور اپنے ورن کے مطابق نیک روزگاروں سے آمدنی کرتا ہوا
اپنے بھوگ۔ دان اور یگیہ خوب اچھی طرح کر کرا کے، پھر جب من میں دُنیا سے تیز نفرت اور عشق الٰہی میں
تیز رغبت (تیبر ویراگ) ہو جاوے تو تبھی یا اُسی پیشتر بتلائے وقت پر اُس اپنے گرہست کے کام و دھن اور
کٹمب کا بار بقیہ آدمیوں پر چھوڑ کر اور سب سے موہ توڑ کر دُکھ موڑ کر چودھویں باب کے مطابق اپنے
پرلوک کے مفید تپ سادھن کرنیکے لئے گرہست کی زندگی چھوڑ دے۔ اور گروکل میں جا کر آچاریہ
(اُستاد) کی تسکل سے رہکر، وان پرست آسرم نرباہ کرنا چاہئے۔ البتہ اگر اُسکی عورت اپنی اولاد
کے پاس رہنا چاہے اور وہ بھی اُس کو محبت سے رکھے، تو اُسی کو سپرد کر جاوے۔ اور وہ وہاں
کٹمب ہی میں تپسون حالت سے رہکر برہم کی بھگتی محبت سے کرتی ہوئی زندگی بسر کر دے۔ ورنہ وہ
بھی شوہر کے ساتھ ساتھ جا کر زنانہ گروکل میں وان پرست آسرم میں تپسون حالت سے رہکر گروکل
کا کام زندگی بھر کرتی ہوئی زندگی بسر کر دے۔ لیکن آزاد ہو کر اس سے آگے سنیاس آسرم میں ہرگز
نہ جاویں۔ اگر عورت بال بدھوا ہو جاوے اور وہ بلا شوہر کے ساتھ مباشرت کرے نہ رہ سکے، تو
فوراً دوسری شادی کر لے۔ ورنہ نیک فرائض ادا کرنے کے لئے فوراً گروکل میں جا کر دان پرستی تپسون
بن کر دلش کی لڑکیوں کی ودّیا دان سے خدمت اور پرماتما کی بھگتی کرتی ہوئی پوری زندگی ختم کر دے۔ اور
اگر اُس کے کوئی اولاد ہو، تو اُس کو بھی گروکل ہی میں داخل کرا دے۔ بس اصولاً قاعدے سے اِسی ادھا
یعنی عمر کے حصہ کا نام گرہست آسرم یا گرہستی حالت ہے۔ جس میں سناتن دھرمی کرم کانڈ (فرائض منصبی
کی پابندی) اور یم نیم کے سادھن میں اور نیک اکل حلال کما کے اپنے بھوگ۔ دان۔ یگیہ روزانہ کے
کاموں میں لگے رہنا۔ اور راجہ و راجہ جہا و ودّیا سبھا کے نیائے کے آدھین پرتنتر (پرادھین) رہنا ہوگا۔

عُمر کے چوتھے حِصّہ تپ اوستھا کا بیان

یہ ادھیڑ عُمر کا حِصّہ وان پرست آسرم کہلاتا ہے۔ اِسمیں ہر ایک گرہستی یا جو زندہ رہیں اور وہ
عُمر کے لحاظ سے کمزوری کے سوائے اور کوئی زیادہ بیماری نہ ہوں۔ تب وہ چودھویں باب کے
مُطابق گرہستی زندگی چھوڑ اور بان پرستی بنکر اپنے پرلوک کے مُفید تپ سادھن کے لئے یا تو اتنی مُدت
تک، کہ جتنے سال اُس نے دیش کے دھن سے گُروکُل میں پرورش پاکر تعلیم حاصِل کی تھی۔ یا زیادہ سے
زیادہ قاعدہ قانون سے عورتوں کو زندگی بھر۔ اور مردوں میں شودروں کو پچپن سال - ویش کو ساٹھ سال
چھتری کو ستر سال اور براہمن کو اسّی سال تک کی عُمر سے زیادہ نہ ہو۔ یا کم سے کم جو کچھ مُدت وہ اپنی طاقت
زندگی۔ ویراگ اور گیان کے مُطابق دے سکیں۔ اُس مُدت تک عورتیں زنانہ اور مرد مردانہ گُروکُل
میں رہکر، ہر ایک اپنے اپنے ورن کے مُطابق گُروکُل کے اُصول کے مُطابق مُفت تعلیم دے دیں۔
اور اپنے حاصِل کئے ہوئے تجربات و منتروں کو بے لوث خیال سے برہمچاریوں کو بتلا دیں۔ اور
اُن سے پیچھے سوئیں اور پیشتر اُٹھا کریں۔ اور ہر ایک برہم یگیہ و دیو یگیہ کو برہمچاریوں ہی میں مِل کر
کرتے کراتے رہا کریں۔ اور کھان پان رہن سہن تیرھویں باب کے مُطابق ساتوک اور تپ کے
اُصول کے مُطابق رِشیوں کی مانند بلا شوقینی کے برہمچاریوں سے ادنیٰ درجہ کا اور حیواناتی غذا
کے دودھ گھی وغیرہ سے پاک صرف مِٹھا۔ سستے پھل۔ سبزی۔ اناج۔ نمک وغیرہ کا پھل اہار رکھکر۔
آسن۔ پراناں یام۔ پرتیاہار کا بھی خوب عمل و پابندی کریں۔ اور دیگر گُروکُل کے کام یا برہمچاریوں
کی تعلیم کے وقت کو چھوڑ کر دوسرے اوقات میں تمام ورن کے تپسوی آچاریہ مِل مِلا کر مُحبت سے ایک
مقام پر روزانہ اِکٹھے ہو کر بیٹھا کریں۔ اور براہمن ورن کے تپسوی کا ست سنگ کر کے، اُپنشدوں کی
پراوِدّیا (دینی علم) کے گیان کو حاصِل کیا کریں۔ اور اِسی طرح دانوں میں وِدّیا دان وگیوں میں
تپ یگیہ اور یوگ کا سادھن کرتے وہیں بسر کرتے رہیں۔ اور جب پورا ویراگ ہو جاوے، تو اُسی
وقت دوسرے تپسوی کو اپنا کام سپُرد کر کے، ورنہ مُقررہ مُدت پر تو ضرور ہی اِس کام کو بھی اپنے
بہترین مفاد و آتما کا آنند حاصِل کرنے کے لئے ضرور چھوڑ دیں۔ بس اُصولاً قاعدے سے اِس اوستھا
کا نام تپ اوستھا یا وان پرست آسرم ہے۔

عُمر کے پانچویں حِصّہ بِردہ اوستھا کا بیان

اِس اوستھا کو سنیاس آسرم بھی کہتے ہیں۔ اِس میں ہر ایک تپسوی اپنے وان پرست آسرم
کو بھی چھوڑ اور چودھویں باب کے مُطابق سنیاس لے کر برہم کی بھگتی میں مَن لگا کر جہاں مَن میں

آوے وہاں وچریں۔ اور جس بستی کی طرف بھکشا مانگنے جاویں، تو وہاں دن میں دو بار ستوگنی غذا مانگ کر کھاویں۔ اور جو اُن کے من میں آوے وہ، یا جو معاملہ معلوم کیا جاوے، اُس کا ایک بار مناسب دھرم اُپدیش دیدیا کریں۔ یہ آسرم دان و تپ سے بھی بڑھا ہے۔ صرف یگیوں میں گیان یگیہ یعنی برہم کے حاصل کرنے کے لئے دہارنا۔ دھیان۔ سمادھی ہی کا زندگی بھر سادھن کرتا رہے۔ ہاں جب ضرورت اوستھا ہو جاوے، تو اُپدیش دینا نہ دینا بھی اُس کے اختیار رہے۔ اور اگر اُس کا ٹن تیاگ میں نہ لگے اور کسی کام ہی میں لگا رہنا چاہے، تو حسب ضرورت مہاودیا سبھا یا راجہ مہاودیا سبھا میں شامل ہو کر گروکل کے امتحان یا شاہی کاموں میں لگا رہے اور راجہ کو دھرم کے شاہی کاموں میں امداد دیا کرے۔ بس اسی بردہ اوستھا۔ بڑھاپے کی حالت کا نام سنیاس آسرم ہے، جو تمام ورنوں اور آسرموں میں اعلیٰ کہلاتی ہے۔ اور بڑی آزادی کی ہے۔ اِس سے پہلی سب پرتنتر تا کی ہیں۔

انت میں ایسے برہمچاریوں یا گرہستیوں۔ دان پرستیوں اور بوڑھے سنیاسیوں کو میرا باادب نمسکار رہے۔ نمسکار رہے۔ نمسکار رہے۔ فقط

رامچندر منی

اگہن سمبت ۱۹۸۰ بکرمی

سولہواں [16] باب پچیس [25] بیانات تمام شد

اوم

سری گروے نمونہ

اتھ

ستر ہواں باب

دوسرے اُصول کی پابندی کیلئے وِدّیا سبھا کا بیان

اِس کے سبب شاخیں۔ افعال۔ ترکیب عمل اور ثمرہ

پیارے بھائیو! وِدّیا سبھا کے قائم کرنے کے لئے پیشتر مندرجہ ذیل بارہ اُصولوں کا خیال لازمی رکھنا ہوگا۔

۱۔ وِدّیا سبھا یا گرُوکُل کے قائم کرنیکا خاص مطلب کیا ہے۔

گرُوکُل کے حقیقی معنی ہی یہ ہیں، کہ جس میں کُل گرُو ہی گرُو ہوں۔ یا تمام نیک تعلیم (دھارمک وِدّیاؤں) کے سکھانیوالے گرُو کا کُل یعنی ونش یا خاندان۔ اور وِدّیا سبھا کے بھی یہی معنی ہیں، کہ دھارمک وِدوانوں کی سبھا یعنی جمعیتہ العلما، یا نیک عالموں کی جماعت، جس کو پُروہت یعنی پرم ہتی (خاص ہمدرد) کا گھر بھی کہ سکتے ہیں۔ اور جہاں ہمارے زِندگی بھر آرام سے رہنے اور پرلوک میں سُکھ (سورگ) ملنے کے لئے پچھلے آٹھویں سے چودھویں باب تک میں بتلائے بل۔ وِدّیا۔ بُدھی۔ گیان۔ ہنر۔ آمدنی خرچ۔ کھان پان۔ رہن سہن۔ نیائے۔ علاج۔ سبھی باتوں کو ذمہ دارانہ طور پر بلافیس یعنی مُفت سکھلایا جاوے، اُس کا نام گرُوکُل ہے۔ اور جب تک تعلیم۔ علاج دنیائے (انصاف) مُفت اور برہمچاری رہنے کے قاعدوں کی پابندی تیاگی بوڑھے بزرگ تجربہ کار شخصوں کے ہاتھ سے نہیں کرائے جاتے، تب تک کسی دیش کی حقیقی ترقی اور پورے فائدے نہیں ہو سکتے۔

۲۔ وِدّیا سبھا کی کتنی شاخیں ہونی چاہئیں

یہ وِدّیا سبھا مُشترکہ طور پر تو ایک لیکن رہن سہن و کام کی تفاوت سے لڑکوں کے لئے مردانی و لڑکیوں کیلئے زنانی علیحدہ علیحدہ دو شاخیں ہونی چاہئیں۔

۳۔ وِدّیا سبھا کا مکان کیسا اور کہاں ہونا چاہئے۔

گرُوکُل کا مکان پندرہ ہزار کی آبادی یعنی پندرہ بیس گاؤں کے درمیان جنگل میں ایک اور اِس طرح کا

کیجادیں۔ جنمیں سے ایک پنچ ورنی تپسوی ٹولی خاص گروہو۔ جو تمام آمدنی وخرچ وغیرہ کا حساب رکھے اور تمام وبھاگوں کے مکھیوں کی سردار رہے۔ اور باقی پانچ پانچوں وبھاگوں کے روزانہ کے کام کی جانچ اور اُن کا جُدا جُدا حساب رکھنے والی رہا کریں۔ یعنی ایک شخص کی جگہ پانچ شخصوں کی ٹولی (جماعت) ہر ایک وبھاگ کی سردار رکھی جاوے۔ بس اصولاً قاعدے سے یہی قانون پنچایتی (مُشترکہ) کاموں کا ہو۔ جیسے

اوّل۔ مُکھیا پنچ ورنی ٹولی کے یہ خاص بیالیس[۴۲] تپسوی ہوں، کہ چھ تپسوی براہمن خاص گرو۔ چھ تپسوی چھتری خاص کلرک۔ چھ تپسوی وَیش خاص خزانچی۔ بارہ تپسوی شودر مددگار خزانچی۔ چھ تپسوی شودر ہر ایک ٹولی کے نجی خدمتی کام کرنے والے۔ و چھ تپسوی ٹیچھ تمام وبھاگوں کی صفائی کرنیوالے۔

دوئم۔ تعلیمی وبھاگ کے یہ اسّی تپسوی ہوں، کہ پانچ تپسوی براہمن دس تپسوی چھتری۔ پندرہ[۱۵] تپسوی وَیش۔ بیس تپسوی شودر کُل تعلیمی جماعت کے پچاس۔ اور چار تپسوی چھتری کلرک۔ چھ تپسوی وَیش خزانچی و بیس تپسوی شودر خدمتگار یعنی اِس وبھاگ کے تیس[۳۰] مددگار تپسوی اور ہوں۔

سوئم۔ وشوکرما وبھاگ کے یہ اُنچاس[۴۹] تپسوی ہوں، کہ ایک تپسوی براہمن مُکھیا، دو تپسوی چھتری کلرک، دو تپسوی وَیش خزانچی، چار تپسوی شودر مددگار خزانچی و چالیس تپسوی تمام صنعت و حرفت و ہُنر سکھانیوالے ہوں یعنی یہاں گروکُل کے لئے ہر ایک ہُنر کی اشیاء تیار کیجایا کریں اور بنانا سکھلایا جایا کرے۔ جیسے کپاس اوٹنا، دُھننا، سوت کاتنا، کپڑے بُننا، سلائی کرنا، میز، کرسی، تپائی، فرش، آسن، برتن بنانا و لُہار، بڑھئی، دُھوبی، سُنار، تیلی و کاشت کا کام وغیرہ سب صنعت حرفت کا کام کرنا سکھلایا جایا کرے۔

چہارم۔ نیائے وبھاگ کے یہ تیس[۳۰] تپسوی ہوں، کہ پانچ تپسوی براہمن، پانچ تپسوی چھتری، پانچ تپسوی وَیش، پانچ تپسوی شودر، پانچ تپسوی چھتری کلرک، و پانچ تپسوی شودر خدمتگار۔ اور یہ جماعت (سبھا) اپنے گروکُل کے احاطے کے متعلق پندرہ ہزار اشخاص کے تمام دین لین، جائیداد، حق حقوق، بدچلنی، چوری و فوجداری کے تمام جھگڑے (مُقدّمات) پورے طور پر فیصل کیا کرے۔ اور اس کے فیصل کئے ہوئے مُقدّمات کا پھر کہیں اپیل نہ ہوا کرے۔ البتہ اگر کوئی چاہے، تو ہما وِدّیا سبھا (بڑی جمعیتہ العلماء) میں نگرانی ضرور کرا سکے۔ تو اگر نیائے وبھاگ کا کیا ہوا فیصلہ اُلٹا ثابت ہو، تو وہ نیائے وبھاگ کی سبھا مُجرم ٹھیرے اور اِس عُہدے سے ہٹا دی جایا کرے۔ اور اگر وہ فیصلہ ٹھیک ثابت ہو، تو نگرانی کرانے والا دیگر جُرم کا اور زیادہ مُجرم ٹھیرا کرے۔ اور تمام جھگڑوں (مُقدّمات) کے عدل و نگرانی اِس گروکُل ہی میں فیصل کرے جایا کریں، کہ جہاں کے جھگڑے ہوا کریں۔ جس سے مُدّعی و مُدّعاعلیہ اور گواہان کے آنے جانے میں رعیت کو، اور موقع دیکھنے میں عادلوں کو سہولت رہا کرے۔ اور انصاف کرنے یا کرانے میں کسی کا بیکار خرچہ بھی نہ پڑا کرے۔ اور اس جماعت کا کیا ہوا تصفیہ راجہ و راجہ مہا وِدّیا سبھا کا کیا ہوا مانا جایا کرے۔ اور راجہ اُس کا زور کے ساتھ عمل درآمد کرایا کرے۔ اور راجیہ بھر میں کسی نیائے یا دہیش سبھا (جماعت عدل) کی دی ہوئی ڈگری کا روپیہ اُس گروکُل

کی نیائے سبھا وصول کرا کے مُدّعی کو دیا کرے، کہ جس گُروکُل کے احاطہ میں وہ مُدّعا علیہ رہتا ہو۔ کیونکہ ڈگری دینے کے بعد راجیہ کا فرض ہے، کہ مُدّعی کا روپیہ چاہے جس طرح ہو وصول کر کے دیوے۔ اور فریادی کی فریاد کو پُورا چکا دے، نہ کہ صرف ڈگری ہی دیدے۔ اِس طرح تمام بے ایمانی اور مُقدمہ بازی جلد ہی دیش بھر سے دور ہو جاویگی، جو سخت آدمی بہوتک دُکھوں کا باعث ہو رہی ہے۔ البتہ زنانی شاخ میں نیائے وبھاگ کی جگہ بیاہ شادی طے کرنیوالی ایک زنانی و ایک مردانی دو چترورنی ٹولی ہوا کریں، جو اپنے اور اپنے چاروں طرف والے پانچ پانچ گُروکُلوں میں گھوم پھر کر گُروکُل سے خارج ہونے والے برہمچاری اور برہمچارنیوں کے طے شُدہ ورنوں کے مُطابق بد (برابرت) بلا کر بیاہ شادی کرنا کرانا طے کر دیا کرے۔

پنجم - چکتسا وبھاگ کے یہ پچاس تپسوی ہوں، کہ دس تپسوی براہمن چکتسک (طبیب) دس تپسوی چھتری مددگار چکتسک یعنی کمپونڈر۔ دس تپسوی ویش مددگار کمپونڈر۔ دس تپسوی شودر مددگار کمپونڈر۔ پانچ تپسوی شودر چکتسک جماعت کے خدمتگار و پانچ تپسوی مہیہ اِس وبھاگ کی صفائی کرنیوالے۔ یہ وبھاگ اپنے تمام گُروکُل اور اپنے احاطہ کے متعلقین پندرہ ہزار اشخاص کا گُروکُل میں آنے پر مُفت علاج کیا کرے۔ اور زنانی شاخ کے اِس وبھاگ میں صرف عُمدہ طور پر بچہ جنانے والی بیس دائیوں کی ایک جماعت ہو، جو اپنے احاطہ کے مُتعلق تمام گاؤں کی عورتوں کے بچہ جنایا کرے۔

ششم - بھوجن وبھاگ کے یہ ۴۰ تپسوی ہوں، کہ ایک تپسوی براہمن چکتسک۔ ایک تپسوی چھتری کلرک۔ ایک تپسوی ویش خزانچی۔ دو تپسوی شودر مددگار خزانچی و پانچ تپسوی شودر بھوجن بنانیوالے اِن دس کام کرنے والے اشخاص کی ایک رسوئی بنانے والی جماعت ہووے۔ اور ایسی ایک ایک جماعت ایک خاص گُرو وبھاگ کو۔ ایک وشوکرما وبھاگ کو ایک نیایا دھیش وبھاگ کو۔ ایک چکتسا وبھاگ کو۔ اور ودیالیہ کی مردم شُماری کے دس ٹکڑے کر کے دس جماعت ودیالیہ وبھاگ کو یعنی کُل چودہ رسوئی خانے گُروکُل میں ہوا کریں۔ اور ہر ایک رسوئی خانہ میں سب کو مُشترکہ یکساں بھوجن بنوانا اور مُشترکہ ہی سبکو کھانا کھلانا ہوا کرے۔ یعنی اِس گُروکُل میں خاص مُکھیا جماعت کے بیالیس[۴۲] - ودیالیہ جماعت کے اسّی۔ وشوکرما جماعت کے پچاس۔ نیائے آلیہ جماعت کے تیس[۳۰]۔ چکتسالیہ جماعت کے پچاس۔ رسوی خانہ کی جماعت کے ایک سو چالیس۔ اور رات کے مُحافظ نو۔ کُل چار سو تپسوی کارکُن ہُوا کریں۔

۶- وہاں برہمچاریوں اور کارکُنان کے داخلہ کا کیا اُصول ہو۔

ہر سال ماہ پھاگُن کے کرشن پکش کی پڑوا (اندھیرے پکھواڑے کی پہلی تاریخ) سے ماہ چیت کی اماوس تک اُس سالانہ امتحان کا کام مُقرر کر دیا جائے، کہ جس کی سند ملے گی۔ اُسوقت پچھلے ودیارتھی اور ادھکاری (طالب علم اور کارکُنان) جو علیحدہ کرنے کے لائق ہوں وہ خارج ہوا کریں۔ اور اِسی طرح نئے داخل ہونیوالے

داخل ہوا کریں یعنی اُسی سال کا کام اُسی سال ختم اور نئے سال کا کام شروع کیا جایا کرے۔ تو سالانہ اِمتحان پر جتنے بچے داخل ہونے کے لئے آیا کریں، اُن کا داخلہ فارم اُن کے ماں باپ یا مُحافِظ سے معہ پورے پتہ کے لِکھوا لیا جایا کرے۔ تب خاص گُرو جماعت پیشتر یہ دیکھے، کہ برہمچاری کی عمر جو دسویں وسولہویں باب میں بتلائے داخلہ کے اُصول کے مُطابق ٹھیک ہے یا کم وبیش۔ اگر کسی جائز ضرورت کی وجہ سے ایک سال تک کی عمر زیادہ ملے، تو خاص گُرو کو مُعافی کا اختیار ہو۔ ورنہ بچہ کو تو داخل کرلیں اور اُس کے والدین یا محافظ کی کہ جس نے گُروکُل میں داخل کرنے میں دیر کی ہے نیائے وبہاگ کو شکایت لکہدیں۔ وہاں سے اُس کو مناسب سزا مِل جاوے۔ پھر تمام داخل شُدہ وِدّیارتھیوں کو ایک ہفتہ گُروکُل کے بچوں سے علیحدہ رکھکر اُن کے چال چلن وبل، بُدّہی (طاقت اور عقل) اور مرض کی جانچ کریں کراویں۔ اگر اُن میں کوئی مریض معلوم ہووے، تو پیشتر اُس کا عِلاج کراویں۔ اور اگر کوئی گوشت خور یا بدچلن ثابت ہووے، تو اُس کے والدین یا محافِظ کو یہ قاعدہ سُنا دیں، کہ اگر یہ آئندہ کو گوشت وشراب کا اِستعمال اور بدچلنی چھوڑنیکا عہد کرے، تو ہم گُروکُل میں داخل کرسکیں گے ورنہ نہیں۔ اور جب اُس کے والدین اور وہ خود اِس بات پر تیّار ہوجاویں، تو گُروکُل میں داخل کرلیویں۔ اگر تیّار نہ ہوویں، تو اُس کے خصائل (گُن، کرم، سُبھاؤ) کے مُطابق اُس کو ملیچھ یا راکشس ورن کا مان کر اور یہی سند دیکر وہاں سے اُس کو علیحدہ کردیں اور پھر کوئی گُروکُل بھی اُس کو داخل نہ کرے۔ تو شاید اِس ڈر سے راکشس ومليچھ ورن کے بچے بھی گوشت وغیرہ کہانا چھوڑ دیں گے۔ کیونکہ وہ سمجھیں گے، کہ گوشت خوری ہی کے باعث ہم اِس علم میں ترقی کرنے سے محروم ہو رہے ہیں۔ اور دیگر اشخاص اِن کے ست سنگ (صحبت) سے اِس لئے خراب نہیں ہوں گے، کہ ابھی اُن کے لڑکپن کا زمانہ ہے۔ اور اُن کی بدعادتیں ابھی پختہ نہیں ہوئی ہیں بلکہ ابھی صرف جنم ہی کا ایک سُبھاوک سنسکار بگڑا ہے جسکو اگلے گُن۔ کرم دونوں عُمدہ سنسکار مِل کر شاید درست کرلیں گے۔ اور پھر اِس طرح ایک دِن وہ بہترین زمانہ آجاویگا، کہ ہم سب مِل کر جگت میں حقیقی اعلیٰ درجہ کے ورنوں کو قائم کرسکیں گے۔ اور کسی کی ترقی کرنے میں حائج ہونے کا اِلزام بھی ہم پر عائد نہیں ہوسکے گا۔ اور کسی مت (مذہب) کے طرفدار بھی نہیں کہلاوینگے۔ اِس لئے پھر بلاشک ایک سناتن دہرمی ذات اور اُس کے حقیقی ورن وآسرم قائم ہوجاویں گے۔ اِس لئے پھر جتنے بچوں کا داخل ہونا طے ہوجاوے، تو سب کا سنسکار ردِہی کے مُطابق اُپ نین سنسکار کریں کراویں۔ اور علمی طاقت (وِدّیا بل) حاصِل کرنے کے لئے برہمچاری کی حالت میں رہنے کا عہد مع وصورت شکل اختیار (ڈنڈ دہارن) کرا کے اُسی کا اُپدیش (مشورہ) دیکر پھر سب کو اوّل درجہ میں داخل کر کے سب کا وید آرمبھ سنسکار (ویدودّیا پڑہنا شروع) کراویں۔ بس اُصولاً قاعدہ سے یہی حقیقی اُپنین سنسکار۔ یگیو پویت۔ جنیو اور وید آرمبھ سنسکار ہے۔

دویم - جتنے گرہستی گرہست آسرم چھوڑ کر وان پرست آسرم میں داخل ہونے کے لئے چودہویں و سولہویں باب کے مُطابق تپسوی بنکر آویں، اُن کو داخل کر کے کام میں لگا دیویں - اور اُن کی جگہ پہلوں کو سنیاسی بنا کر وہاں سے خارج کر دیا کریں - وہ حسب ضرورت اوپر کے عہدوں پر لیے جاویں یا آزاد و چریں (گھومتے رہا کریں) ان اُصولوں کی پابندی راجہ اور راجہ مہاودیا سبھا قانوناً زور کے ساتھ کریں کراویں -

۷ - وہاں کھان پان - رہن سہن و تعلیم وغیرہ کا اوقات کیسے ہو -

اِس گُرُکُل کے دونوں وبھاگوں کے تمام گرو اور شِشیہ (اُستاد و شاگرد) وقت کی پابندی اِس طرح مُقرر کریں، کہ تمام تعلیم و کھان پان - رہن سہن تیرہویں و چودہویں باب کے مُطابق ساتوک - پاک صاف سادا اور یکساں ہوا کرے - فرق صرف یہ رہے، کہ مردانی شاخ میں آمدنی کے علم و ہنر زیادہ سکھانا اور پوشش مردانی ہوا کرے - اور زنانی شاخ میں تمام گھر کے کام کرنا کروانا اور گرہستی زمانہ میں ٹھیک طور پر اولاد پیدا کرنا اور اُس کی پرورش کی ترکیب زیادہ سکھلائی جاوے اور پوشش زنانی ہو - اور تمام ودیارتھی کچھ کچھ کی ٹولی میں بھانٹ دیئے جاویں - اور ہر ایک ٹولی (جماعت) میں ودیالیہ کے کارکُن بطور محافظ شامل کر دیئے جاویں یعنی سب کے بابا اور پوتے بلا کر ایک ایک جماعت بنا دی جاوے اور وہی اپنی اپنی ٹولی کے مکمل ذمہ دار ہوا کریں -

اِس لئے پیشتر تمام کارکُنان کی جماعت کے تپسیوں کو علی الصباح چار بجے رات کے محافظ سوتے سے اُٹھایا کریں - پھر پانچ بجے گھنٹی کے ذریعہ تمام ودیارتھی سوتے سے اُٹھا دیے جایا کریں - اور چھ بجے تک تمام پیشاب، پاخانہ، دانتوں، غُسل وغیرہ سبھی صفائی کی ضروریات سے فارغ ہو جایا کریں - پھر سبھی کارکُنان و ودیارتھی اپنی اپنی جماعت کے علیحدہ علیحدہ لیکن یکجائی بیٹھ کر نویں باب کے مُطابق برہم یگیہ، دیو یگیہ، پرارتھنا، اُپاسنا اور دھیان سے سات بجے تک فارغ ہو جایا کریں - اِس کے بعد صرف اوّل درجہ کے بالکوں کو کچھ گھی میٹھا اور آٹے کا بنا ہوا ایک چھٹانک سامان یا پاؤ سیر دودھ کھانے کو دیا جایا کرے - اور اِس وقت اُنسے دس سال کی عمر تک کوئی کھیل کا کام کرایا جایا کرے - اور بقیہ کو ساڑھے سات بجے سے ساڑھے دس بجے تک تین گھنٹہ ودیالیہ (جائے درس) میں کوئی سخت سبق پڑھایا و زبانی یاد کرایا جایا کرے اور اِس وقت میں پڑھانے والے پڑھائیں - اور پڑھنے والے پڑھیں - کام کرنے والے کام کریں و رسوئی (بھوجن، روٹی) بنانے والے رسوئی بنائیں - اور ساڑھے دس بجے سے بارہ بجے تک سب کو بھوجن کھانے کھلانے کی چھٹی ہوا کرے - اِس وقت تک تمام کارکُن اور ودیارتھی تپسوی بھوجن کھا کھلا کر فارغ ہو جایا کریں - پھر چار بجے تک چار گھنٹے تمام وبھاگ والے اپنا اپنا کام کریں کراویں اور اِس وقت ودیالیہ میں صرف دو آسان سبق پڑھائے اور یاد کرائے جایا کریں یعنی ایک سبق کو پڑھنے پڑھانے اور یاد کرنے کو دو گھنٹے

سے کم وقت نہ دیا جاوے۔ اور روزانہ تین بیانات (سبق۔وشے) سے زیادہ نہ پڑھاویں۔اور تعلیم کے وقت رسوئی بنانے والے رسوئی بنایا کریں اور بقیہ اوقات کی تمام کارروائیوں میں سب کے ساتھ شامل ہوا کریں۔لیکن لڑکے زنانے میں اور لڑکیاں مردانے میں ہرگز نہ جایا کریں۔اور وہاں کوئی ناچ تماشا تھیٹر۔بائسکوپ۔ڈراما یا عشقیہ دِل لُبھانے والے (رسک) گانے یا سنگیت ہرگز نہ ہوا کریں بلکہ لڑکیوں کی شاخ میں لڑکوں کی اور لڑکوں کی شاخ میں لڑکیوں کی تصاویر بھی کتابوں میں نہ چھپی ہوا کریں۔اور دوپہر کے وقت کوئی ہرگز نہ سویا کرے۔پھر چار بجے سے پانچ بجے تک تمام کی چھٹی ہوا کرے اُس میں کارکنان (اَدھکاری تپسوی) آسن۔پراڑان یام کا سادھن کیا کریں اور برتیا ہارکا سادھن وہ کرہی رہے ہیں۔اور بڑے برہمچاری ملہ یدھ کشتی۔ ڈنڈ۔مگدر۔گدکا۔بھری۔گدا۔سانگ۔لیزم لاٹھی بانا بنیٹی۔تلوار۔تیرکمان وغیرہ چلانا، اور پچلے ڈوڈ وا آو چھوٹے گیند کھیلا کریں۔لیکن لڑکیاں ایسے کھیل نہ کھیلا کریں۔پھر پانچ بجے سے چھ بجے تک سب پاخانہ وغیرہ ضروری صفائی سے فارغ ہوا کریں۔اور چھ بجے سے سات بجے تک برہم یگیہ۔دیویگیہ۔استوتی۔پرارتھنا کیا کریں۔پھر سات سے آٹھ بجے تک سب مِل جُل کر بھوجن کھایا کھلایا کریں۔

اِس کے بعد بہت کم روشنی میں تمام برہمچاری اور تپسوی اپنی اپنی جُدا جُدا ٹولی میں بیٹھکر تپسوی تو برہم گیان کے متعلق آپس میں زبانی بات چیت کیا کریں۔اور برہمچاری زبانی حساب و تواریخ آپس میں پوچھا و تبلایا کریں۔تیز روشنی میں ہرگز کوئی کتاب نہ پڑھیں، صرف دِل بہلاؤ کے طور پر یہ کام کرے جایا کریں۔اگر دودھ کا انتظام ہوا کرے، تو نو بجے سب کو بانٹ کے پلاکر سُلا دیا جایا کرے۔اور غذا میں ہمیشہ تیرھویں باب کے مُطابق دال، روٹی، ساگ، چاول، حلوا، پوری وغیرہ جُملہ سامان جو ساتوک ہوں اور مِل سکیں، وہی روزانہ دوبار ادل بدل کر کھانے کو دیے جایا کریں۔تیسری بار نہیں۔اور موسم کے لحاظ سے سستے، میٹھے، اور مُفید قند۔مول۔پھل۔گُروکُل ہی میں پیدا ہوے یا نزدیک کے خریدے ہوئے بھی ضرور دیئے جایا کریں۔لیکن دُور دیشوں کے آئے قیمتی پھل۔میوے جیسے سیب۔انگور۔لیچی خوبانی۔ناک۔و کابل کے خشک میوے وغیرہ کو صرف مالدار گرہستیوں کے کھانے کا کام ہے تپسوی اشخاص اِن کو ہرگز نہ کھاویں۔

اور سب کے بالوں کا مونڈن ہر ماہ ضرور ہوا کرے۔پوشش میں موسم کے لحاظ سے کُرتا۔رُوئی کا سلوکا و دھوتی کے سوائے اور کچھ نہیں۔اور جانگیہ (نکر) ہرگز نہ پہنایا جایا کرے۔یعنی ہر وقت اِس بات کا لحاظ رکھکر کھان پان۔رہن سہن کے سامان اِستعمال کیئے جایا کریں، کہ یہ زمانہ تپسیا کرنے اور بل۔ودیا۔بدّھی۔ہنر و گیان سیکھنے سکھانے اور بڑھانے کا ہے، نہ کہ بھوگ بھوگنے کا۔لہٰذا گُرو شِشیہ دونوں ہی تپسوی کی شکل سے رہکر اِس منزل کو پورے طور پر ختم کیا کریں۔

۸۔ اُصولِ تعلیم وطریقۂ تعلیم وہاں کیسے ہونا چاہیئے

ناظرین! حقیقت میں سنسار میں تعلیم پانے یا دینے کا مقصد چاہے وُہ کتنے ہی اعلیٰ درجہ کی تعلیم کیوں نہ کہلاوے صرف یہی نہیں ہے، کہ بس لفظوں کی واقفیت کر کے عبارت لکھنا پڑھنا جان گئے، یا کسی بات کو دو چار طرح سے بولنا آ گیا۔ چاہے اُس سے اپنے یا دوسروں کے لئے اِس لوک یا پرلوک کا کوئی حقیقی نیک فائدہ ہو یا نہ ہو۔ کیونکہ ایسی بیکار اعلیٰ تعلیم سے بھی ہر ایک مُلک کا یہ بڑا بھاری حرج ہو جاتا ہے، کہ پھر وہ دہرم سے ناواقف (ادہاربک) پڑھی لکھی اولاد دِن رات ناول، اخبار اور واہیات راگ راگنی ہی صرف اپنے دِل بہلاؤ کے لئے دیکھا کرتی ہے۔ اور کسی پیشے کو بھی کر کے اُس میں مکاری و چالاکی سے دہوکہ دیکر ہر ایک مُلکی بھائی کو دشمن کی مانند جانکر لوٹا کرتی ہے۔ یا راجہ اور کسی دیگر مالداروں کی نوکری کر کے، پھر رِشوت وغیرہ لے لے کر دیش کا زر و مال ٹھگتی اور دیش میں انیائے پھیلاتی رہتی ہے۔ اور کھٹمل کی مانند سب کا خون پی پی رہتی اور چین رات دِن کسی کو نہیں لینے دیتی ہے۔ اور اُس دہن سے اپنے فضول شوق پورے کرتی رہتی اور پھر اپنے آقا راجہ کے راجیہ کو بدنام کراتی رہتی ہے۔ اور راجہ سے دیش کی بُرائی کر کر کے اُس کے مَن میں پرجا کی طرف سے بدخیالات پیدا کراتی رہتی ہے، کہ جس سے راجہ پرجا کا قصور جانکر اُس کی بات ہی نہیں سُنتا ہے۔ لہٰذا پھر اُن کی دال گلنے لگتی ہے۔ اور جس طرح پیشتر نفس پرستوں نے اپنے مطلب کے اشلوک بنا بنا کر اور سناتن دہرم شاستروں میں لکھ لکھ کر اور راجہ کو ثبوت دے دے کر عیش اُڑائے ہیں، ویسے ہی یہ لوگ بھی راجیہ سے پرجا کو دبانے کی اجازت لے لے کر موج اُڑانے لگتے ہیں۔ لہٰذا جس طرح وہ دہرم شاستر خود غرضانہ کلمات کی بلاوٹ سے خراب و بدنام ہو گئے، ویسے ہی ایسی نفس پرست (راکشش) نوکر شاہی نیک راجیہ کو بھی گندہ کر کے راکشش راجیہ مشہور کرا دیتی ہے۔ جس کے نتیجہ سے دیش دُکھی ہو جاتا ہے اور راجہ و پرجا میں رازش رہنے لگتی ہے۔ اور سِول نافرمانی (ادراجکتا) پھیل جایا کرتی ہے۔ کیونکہ پرجا تو اپنا باپ سمجھ کر اپنے دُکھوں کو راجہ کو سُنایا کرتی اور اُن کا عمدہ بندوبست چاہا کرتی ہے، اور وہ خراب و بدخیالات سے پُر ہونے کی وجہ سے اُن سے نفرت کر کے اُن کا خیال تک نہیں کیا کرتا ہے، بس پھر دونوں میں میل مِلاپ کیسا؟ تب دونوں طرف کے طرفدار اپنا اپنا جُدا جُدا راستہ اختیار کر لیتے ہیں۔ بس یہی ہوتا ہے بِلا دہرم کی تعلیم کا ثمرہ۔

اِس لئے سناتن دہرم کے اُصول کے مُطابق پیشتر ہی سے ایسا قاعدہ مُقرر کر لینا بہتر ہوتا ہے، کہ جس سے تعلیم دینے دِلانے کا ٹھیک مقصد حاصِل ہو جاوے۔ اور وہ یہ ہے، کہ اوّل تو اُصولِ تعلیم، دوئم پڑھنے کی کتابیں ایسی مُقرر کیجاویں، کہ جس سے پیشتر تو آسانی سے الفاظ کا گیان

(واقفیت) ہوجاوے اور جلدی ہی عبارت پڑہنا لکہنا آجاوے۔ اِس کے بعد وہ کتابیں پڑہائی جاویں، کہ جس سے سنسار میں رہنے سے وہ اپنے گھریلو فرائض کو اچھی طرح عمل میں لاکر یہاں بہی سُکہی رہیں اور پرلوک میں سورگ یا موکش (سُکہ۔بہشت یا نجات) حاصِل کرسکیں۔ اور دوسروں کے ساتھ بیکار رنجش نہ کریں بلکہ اپنا فرض سمجھکر امداد ہی دیتے رہیں جس سے اُس کے زندہ رہنے سے اُس کے دوسرے بہائی تنگ نہ آویں۔ اور اپنے دیر یہ کی حفاظت وہ خود کرلیں۔

لہٰذا اِس تعلیم کے پورا کرنے کے لئے سلسلہ وار پانچ پانچ سال کا ایک ایک درجہ مُقرر کرکے پانچ درجے مُقرر کئے جاویں۔ اور اِس کے مُطابق تعلیمی کتابیں ایسی مُقرر کردیجاویں، کہ پھر کبھی تبدیل ہی نہ کرنی پڑیں۔ کیونکہ تعلیمی کتابوں کی تبدیلی ہی ادہوری ہونیکی وجہ سے ہوا کرتی ہے۔ اور برہمچاری چاہے جس درجہ تک پڑھ کر چھوڑدیں بلکن پھر بھی وہ کچھ نہ کچھ دہارِ بک بن ہی جاویں۔ اور ودیا بہی اُس کے قابو کیمُطابق اُس کے روزانہ کے کام کے لائق کافی ہوجاوے۔ لیکن لڑکیوں کے لئے اوّل درجہ کے سوائے زیادہ تعلیم پانے کا قانون نہ رکہا جاوے، صِرف آئندہ اور زیادہ پڑہنا اُن کی خوشی پر مُنحصر ہے۔ لیکن جگت گرو سِری تتو پنشد وامول درشن اور ستیارتھ پرکاش لازمی طور پر پڑھا کر ضرور ختم کرادیں۔ جس سے اُن کے دہرم و خانگی مُعاملات میں بہت فائدہ دیویں۔ اور تینوں قِسم کے دُکھوں کا عِلاج وہ خود کرلیا کریں۔ اور اُنکے ورن کی جانچ کرنے میں صِرف مقالہ اوّل کے چودھویں باب کے مُطابق خصائِل (گُن۔کرم۔سُبھاؤ) ملاکر سند دیجایا کرے۔

اوّل درجہ۔ ہرایک بچّہ کے داخِل ہونے کے بعد دو سال تک دیوناگری زبان میں اعلیٰ نیک اُصول سکہانے والی تعلیمی کتابیں پڑہائی جاویں۔ اِس کے بعد معمولی ہندی قواعد (ویاکرن) اور دیو آرادہن کے بیان میں بتلائے سبھی دیوتاؤں کی تواریخ و پنڈت بھوانی پرشاد کی تصنیف کردہ پرب پدہتی، اور روزانہ کے بیوہار میں کام آنیوالا تمام تحریری و زبانی حساب۔ ضلع کا نقشہ عام طور پر اور اِحاطہ کا نقشہ خاص طور پر۔ اور ہندوستان و روے زمین کے نقشہ کا معمولی علم کہ دُنیا گول ہے۔ اور اِسپر سوائے ہمارے سے دیشوں کے اور کوئی بہشت۔ دوزخ (سورگ۔نرک) کہیں نہیں بنے ہیں۔ لیکن خط وکتابت لکہنا پڑہنا اور زبانی و تحریری حساب کا خوب عُمدہ ربط کرایا جاوے۔ یہ تو دُنیوی کام کا علم۔ اور پرماتما کے نام، رُوپ وگُن، کرم سبھاؤ اور اُس کی ہستی و طریق عبادت جاننے کے لئے اِس گرنتھ کے اِسی مقالہ کے نویں و دسویں باب کو پڑھاویں۔ اور برہم یگیہ۔ دیو یگیہ۔ بہوت یگیہ۔ پتر یگیہ۔ اتیتھ یگیہ و استوتی (معرفت) کے وید منتروں کا مطلب کے ساتھ مکمل عِلم کراتے اور اُن کا طرزِ عمل سمجہانے کے لئے میری لکہی ہوئی بہاشا پنچ یگیہ ودہی کو پڑہاویں۔ اور ہندی میں ایشور کی تعریف کی کوئی شاعری یا اِسی آسرم کا گیان وِلاس کو اویں۔ بس اِتنی باتوںکو پڑہنے پڑہانے کے لئے پانچ سال کا وقت اور اُس کا نام پہلا درجہ، اور

یہاں تک پڑھنے والوں کا شودر کا مرتبہ یعنی پدوی مقرر کی جاوے۔ اگر اتنا بھی نہ کرسکیں، توپھر اُن کو دِیا
کی علامت یگیو پویت (جنیؤ) نہ دیں۔

دویم درجہ - اس میں دیوناگری بھاشا میں تواریخ میں رامائن۔ مہابھارت۔ تمام ضروری حساب
تمام ہندوستان و دُنیا کا اور طبعی نقشہ و جغرافیہ۔ تمام سنسکار ودِھی وستیارتھ پرکاش۔ جگت گرُو
سری تتوپنشد و اصول درشن اِس مقالہ کے پہلے حصّہ تک ختم کرادیا جاوے۔ اور سنسکرت میں پرتھما
کی تمام کتابیں اچھی طرح سے ختم کرادیجاویں، بس اتنی پڑھائی کے لئے پانچ سال کا وقت، اور اِس کا
نام دوسرا درجہ، اور یہاں تک پڑھنے والوں کا ویش کا مرتبہ یعنی پدوی مقرر کیجاوے۔

سویم درجہ - اِس میں دیوناگری بھاشا میں منوسمرتی۔ چانکیہ نیتی۔ بدُر نیتی۔ جوتش کا کچھ معمولی حصّہ
جگت گرُو سری تتوپنشد و اصول درشن کے دونوں کانڈ مکمل۔ اور سنسکرت میں مدّھیما پریکشا کا تمام
کورس ختم کرادیا جاوے۔ بس اتنی پڑھائی کے لئے پانچ سال کا وقت اور اِس کا نام تیسرا درجہ اور
یہاں تک پڑھنے والوں کا چھتری کا مرتبہ یعنی پدوی مقرر کی جاوے۔

چہارم درجہ - اِس میں تمام تعلیم سنسکرت میں ہو۔ اِس لئے سنسکرت آچاریہ پریکشا
کا تمام کورس۔ یعنی شکشا، دیاکرن۔ نِرُکت۔ کلپ۔ جوتش۔ چھند و چھ درشن شاستروں او
جگت گرُو سری تتوپنشد و اصول درشن چاروں مقالہ کا مکمل عالم ہونا چاہیئے۔ بس اتنی تعلیم کے
لئے پانچ سال کا وقت، اور اِس کا نام چوتھا درجہ۔ اور یہاں تک پڑھنے والوں کا براہمن یا
رِشی کا مرتبہ یعنی پدوی مقرر کیجاوے۔

پنجم درجہ - اِس میں اِسی مقالہ کے پہلے باب میں تبلائے بارہ اُپنشد۔ اور پہلے مقالہ کے
چاروں ویدوں کا مکمل گیانی بنانے کے لئے جتنا مناسب ہو یا پانچ سال کا وقت، اور اِس کا نام
پانچواں درجہ، اور یہاں تک کے پڑھنے والے مکمل عالم کو مہرشی یا جگت گرُو کا مرتبہ یعنی پدوی مقرر کیجاوے

۹ - چھٹیوں کا اُصول وہاں کس طرح ہونا چاہیئے

اِس مقالہ کے دسویں باب کے مطابق روزانہ کی پڑھائی، کھان پان، رہن سہن اور دھرم
کے اُصولوں کی پابندی کرنے میں رغبت کم ہونے یا اُن سے نفرت دور کرنے کے لئے ہفتہ وار ہر ایک
اتوار (روی بار۔ یکشنبہ) کے دِن اور دیوار ادھن میں تبلائے کسی زندہ یا گذری ہوئی بڑی ہستیوں
کے جنم دِن میں بھی چھٹی منائی جایا کرے۔ اُس دِن تیسرے پہر تک بالکل ورت تپ کریں اور سب
اکٹھے ہوکر کسی بڑے مہاتما کی سوانح عمری کی یا جس دیوتا کا اُس دِن جنم دِن ہو، اُس کی کتھا سُنیں
سُنایا کریں۔ پھر روزانہ کے سوائے کوئی دیگر غذا بدل کر ایک وقت کھایا کھلایا کریں۔ اگر ایسا نہ

اُوم

نرے پائے نمونہ

اتھ

اٹھارہواں باب

سویم اُصول کی پابندی کیلئے مہاوِدیا سبھا کا بیان

اِس کا سبب، نام، فعل، ترکیب عمل اور ثمرہ

پیارے بھائیو! وہ بان پرستھی یعنی تپسوی مہاتما، جو وِدیا سبھا سے سخت ویراگی ہو کر پرم ہنس نہ بن گئے ہوں اور زندہ دِنروگی بھی ہوں، اور اُن کی مُلکی خدمات کرنیکی خواہش بھی پائی جاوے، تو اُن تپسیوں کو سنیاس آسرم میں داخل کرنے گرُوکُل کا کام چُھڑا کر مہاوِدیا سبھا میں شامل کر لیا جایا کرے۔ یا جو رِشی کا رُتبہ حاصل کر کے گرہستی نہ بننا چاہیں اور ایک دم سنیاس لے لیں، تو اُن کو بھی اِس سبھا میں شامل کر کے فوراً اِس کا سردار (مُکھیا) بنا دیا جایا کرے۔ کیونکہ ایسے ایک مہاتما بھی دیگر کروڑوں اشخاص سے بھی زیادہ بہتر ہوتے ہیں۔ لہٰذا اِس گرُوکُل میں سے آئے ہوئے سنیاسیوں کی ایک ایسی جماعت (سبھا) کہ جس میں پانچ براہمن رِشی ورن کے، پانچ چھتری ورن کے، پانچ وَیش ورن کے، پانچ شُودر ورن کے مِلا کر بیس خاص سبھاسدوں (ممبران) کی پانچ چترورنی ٹولی ہووے۔ اور پانچ شُودر اِن کے خِدمتی اور پانچ چھتری اِس سبھا کے کلرک یعنی ہر ایک ٹولی کا ایک ایک خدمتگار و ایک ایک کلرک علیحدہ علیحدہ اور ایک وَیش سب کا خزانچی، کُل اکتیس سنیاسی مِلا کر اِس مہاوِدیا سبھا (بڑی جمعیتہ العلماء) میں رکھے جاویں۔ جن میں سے ایک چترورنی سنیاسی ٹولی اِس سبھا کی مُکھیا اور بقیہ چار کام کرنے والی ہوویں۔

اب سترہویں باب کے مُطابق قائم کئے ہوئے بیس گرُوکُلوں کو اِس ایک جمعیتہ العلماء (مہاوِدیا سبھا) کے اختیار میں دیدیا جاوے۔ اور اِنہیں بیس گرُوکُلوں کی حد کا نام تحصیل ہووے۔ اور ہر ایک ضلع میں وہاں کی مردم شماری کے لحاظ سے کم و بیش لیکن چار تحصیلیں لازمی ہوں۔ اور سب میں ایسی ایسی ایک ایک مہاوِدیا سبھا مقرر کی جاوے۔ اور اِن سبھاؤں کا یہی کام مُقرر کر دیا جاوے، کہ یہ ہمیشہ اپنے احاطہ کے گرُوکُلوں ہی میں اِس طرح پیدل چکر لگاتی رہا کریں، کہ تین دِن تک ایک

ضرورت ہونے پر یا سال میں ایک بار وِدّیا سبھا یا جہاوِدّیا سبھا کے کام کو بھی دیکھ آیا کریں۔

اور جب کبھی شہنشاہ کو کسی ضلع کی پرجا سے کسی معاملہ کی کوئی رائے یعنی ووٹ لینے کی ضرورت ہوا کرے، تب زیادہ پھیلاؤ کے ساتھ تو ہر ایک گروکل وِدّیا سبھاؤں سے، ورنہ جہاوِدّیا سبھاؤں ہی سے، اور بہت اِختصار کی صورت میں کمی کے ساتھ ووٹ لیے جانے کی حالت میں صرف ضلع کی جہاوِدّیا سبھاؤں ہی سے ووٹ لے لینے کافی ہوں گے۔ کیونکہ ایسے بڑے بزرگ نیک اشخاص حقیقی خیرخواہِ ملک، بے لوس۔ تپسوی۔ سنیاسیوں کے ووٹ دیش کو ملنے ہی بہت مشکل ہیں۔ اِس لئے اگر مِل جاویں تو وہ سب ہی کے کافی بہترین مفیدِ عام ثابت ہی ہوں گے۔ اور جب ایسے بے لوس تپسوی نیایادھیش (جج) اور ووٹ دینے والے بڑے جہاتما اشخاص کی سبھا مقرر ہو نگی، بس تب ہی سب سنسار بھر کے راجہ اور پرجا کا اُدّہار (ترقی۔ بیڑا پار) ہوگا۔ اور بیکار گھومنے والا سنیاسیوں کا دل (گروہ) حقیقی کام میں بھی لگ جاویگا۔

بس انت میں ایسی جہاوِدّیا سبھا اور اُن کے قائم کرنے کرانے والے اعلیٰ اشخاص کو میرا باادب نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔

فقط

رامچندر مُنی

ماگھ سمبت ۱۹۸۷ بکرمی

اٹھارہواں باب آٹھ بیانات تمام شُد

اوم

سری بدّھے نمونہ

اتھ

اُنیسواں باب

چہارم اصُول کی پابندی کیلئے گرُوکُل سے وِدّیارتھیونکی واپسی
یعنی ورن وِبہاگ کی چھانٹ یا چار ورنوں کا جنم
اِنکے سبب - نام - افعال - ترکیب عمل اور ثمرہ

پیارے بہائیو! جب کسی بہی گرُوکُل کا سالانہ اِمتحان لینے مہاوِدّیا سبھا جاوے، تو اُس وقت کیلئے ایک ہفتہ پیشتر اِس گرُوکُل کے خاص گرُو (مُکھیہ ادہشٹھاتا - پرنسپل) کو اِطلاع دیدے، کہ جس سے وہ اپنے اِحاطہ کے گاؤں میں وِدّیارتھیوں (طالب علموں) کے والدین یا محافِظوں کو اِطلاع دیدیا کریں - یعنی سالانہ اِمتحان کے وقت - مُحافِظوں کی سبھا، گرُوکُل کی سبھا، اور مُمتحن مہاوِدّیا سبھا تینوں سبھائیں اِکٹھی موجود ہوا کریں، کہ جس سے آئندہ کِسی کو شکایت کا موقع ہی نہ رہے - ورنہ پھر کسی کی شکایت ہی نہ سُنی جایا کرے - تو اُس وقت گرُو اور مُحافِظ دونوں سبھاؤں کے روبرو مُمتحن سبھا پیشتر اوّل درجہ اِس کے بعد دوم، سویم، چہارم، پنجم درجہ کی تمام تعلیم وغیرہ کا اِمتحان لیوے اور جو نتیجہ نِکلے اُس کو درج کرلے - پھر مُحافِظ سبھا کے سامنے گرُوکُل سبھا سے اُس کے گذِشتہ پانچ سال کے رہن سہن، چال چلن اور روزانہ کی تعلیم و عقل کے بارے میں کیفیت معلوم کریں اور یہ بہی درج کرلیں - اور مُحافِظ بہی اِن دونوں مُعاملات کو مُمتحن سبھا کے ساتھ ساتھ سب سُنیں اور سمجھیں - اِس کے بعد مُمتحن سبھا ہر ایک درجہ کے وِدّیارتھیوں کے لئے مُندرجہ ذیل طریق پر اپنا آخری فیصلہ تجویز کریں -

ا - شودر ورن کا جنم

یعنی اوّل درجہ میں جو وِدّیارتہی اچھی طرح کامیاب ہوں اور وہ خود دوسرے درجہ میں پڑہنا اور اُن کے والدین پڑھانا چاہیں، تو وہ دوسرے درجہ میں داخل کردیے جاویں - اور جو پڑہنا پڑھانا نہ چاہیں

کر دیوے۔ اگر کوئی کام نہ کریں اور فوراً سنیاس لینا چاہیں، تو بھی کچھ وقت گروکل ہی میں تعلیم کا کام لیویں اور سمجھاویں، کہ کچھ دن آپ گرہستی بنکر رہ لیجے۔ کیونکہ بہت تپ اور تعلیم کی محنت وتکلیفیں اُٹھانے کے بعد کچھ سُکھ بھوگ کر سنیاس لینا بہتر ہوگا۔ اگر مان جاویں، تو فوراً انتظام کریں۔ اگر نہ مانیں تو ایسے ہی کچھ دن اُنکا ست سنگ کریں۔ کیونکہ ایسے ہی مہرشی کے درشن ملنے تو دیش کو مشکل ہوتے ہیں۔ اور جب ایسے مہرشی پیدا ہونے لگیں گے، تب ہی تو اس دیش اور سنسار بھر کا اُدھار ہوگا۔ بس اُصولاً قاعدہ سے یہی سب سے اعلیٰ مہرشی پد یا جگت گرو کا جنم ہے۔

انت میں سب ورنوں کے ایسے گرہستیوں وایسے خاص تعظیم وتکریم کے لائق جگت گرو اور ایسے ورن آسرم مقرر کرنے کرانے والے نیک اشخاص کو میرا باادب نمسکار ہے، نمسکار ہے نمسکار ہے۔ فقط

رام چند رمنی

ماگھ سمبت ۱۹۸۷ بکرمی

انیسواں۱۹ باب بیں۲ بیانات تمام شد

منوانے کے لئے راجہ کو دوسری سبھا مُقرر کرنی چاہئے۔ جس کا نام کرم نِرِیکشن سبھا یا چتر گُپت سبھا یا اعمال نگراں کی جماعت یا پولیس وخفیہ پولیس رکھا جاوے۔ اور عالیجناب راجہ جی کا نام رُدّر رکھا جاوے۔

اب سوال یہ ہوتا ہے، کہ یہ دونوں سبھائیں بنائی کیسے جاویں۔ کیونکہ یہ تو سب کو معلوم ہی ہو گیا، کہ مُلک کی ایسی بڑی ذمہ داری کے کام کرنے والی دونوں سبھائیں کوئی معمولی سبھائیں تو ہیں ہی نہیں، یہ تو بڑا بھاری اِنقلابِ عظیم کر دینے والی سبھائیں ہوئیں۔ کہ جن کے اعلیٰ بہترین ہونے پر پرجا۔ راجہ اور راج سب خُوش وخُرّم اور مالا مال۔ اور اِن کے ہی خراب ہونے یا بگڑ جانے پر پرجا و راجہ اور راج سب ڈانواڈول یا نیست و نابود۔ بس سب کچھ اِنہیں کے اچھے بُرے ہونے سے بن بگڑ سکتا ہے۔ اور پیشتر ایسے ہی ہوا ہے، اور اب بھی ایسے ہی ہوگا۔

اِس لئے اِن میں راجہ و پرجا دونوں کے اصلی معنی جاننے والے نیک اشخاص ہی کو رکھیں۔ لہٰذا پیشتر اِنہیں کو اعلیٰ درجہ کا بہترین بنانے کے لئے راجہ و پرجا دونوں مِل کر اول راجہ ودیا سبھا کی تقرری اِس طرح کریں، کہ اٹھارہویں باب میں بتلائے قاعدہ سے جو ہر ایک گاؤں کے تجربہ کار گرہستی اشخاص گرہستھ کا سُکھ چھوڑ کر تپسوی حالت میں گروکل و ودیا سبھا کا کام کر چکیں۔ اور پھر سنیاسی ہو کر مہا وِدیا سبھا کا کام بھی کر چکیں۔ اور اُسی میں سے چھٹ کر ضلع کی اعلیٰ مہا وِدیا سبھا میں پہنچ گئے ہوں، تو ہر ایک ضلع سے ایسی ایک ایک پنچ ورنی ٹولی لے کر ایک ایک احاطہ کی راجہ مہا وِدیا سبھا بنا دیں۔ پھر ہر ایک احاطہ کی سبھا میں سے ویسے ہی مندرجہ بالا طریقہ سے ایک ایک پنچ ورنی سنیاسی ٹولی لے کر، یا مہرشی درجہ کی سند حاصِل کر کے جو مہاتما ایک دم سنیاسی ہو جاویں، اُن کو بھی اِس سبھا میں لے کر اِن سب اتنے نیک اشخاص بوڑھے بُزرگ تجربہ کار، عالِم، تیاگی اور دونوں دلوں (گروہوں) سے بے لوس و دونوں ہی کی حقیقی بہبودی و ترقی چاہنے والے سنیاسی مہاتماؤں کی راجہ مہا وِدیا سبھا بنا دیں، جو راجیہ منتری، وزیر شاہی یا وزیر تخت بھی کہلاویں۔ کیونکہ کسی بھی ایسی سبھا سے جو صِرف پرجا یا راجہ ہی کے مطلب کی اِک طرفہ بھلا چاہنے والی یا درمیان میں آپ ہی اپنا کوئی نجی فائدہ اُٹھانے والی سبھا سے دُنیا میں ہرگز کام نہیں چلے گا۔ کیونکہ کسی بھی راجہ یا اعمال کی نگراں سبھا یا پرجا کی خاص شخصی حالت کا ایک طرفہ سُکھ کا لحاظ ہمیشہ غیر مُستقل ہوتا ہے۔ اور وہ زیادہ عرصہ تک نہیں ٹھیر سکتا۔ اِس لئے صِرف ایسے ہی تیاگی رشیوں کی پنچایت یعنی سبھا و جماعت بنا کر رکھی جاوے، جو عام طور پر مُفید عام ہوں۔ اور جو اشخاص اپنے کِسی نجی فائدہ کے لئے ایسی پنچایت کے ممبر بننے کے لئے کھڑے ہوں، یا جو نِرے راجہ ہی کے خیر خواہ معلوم ہوں، یا جو نِرے پرجا ہی کے طرفدار ہوں، تو ایسے سبھی اشخاص کو شخصی رو رعایت کرنیکے دوشی ہونیکی وجہ سے اِس پرکار سبھا میں ہرگز نہ داخِل کیا جایا کرے۔ یہ تو صِرف مندرجہ بالا قاعدہ کے مُطابق یکساں لحاظ رکھنے والی

بے وس ہی مقرر کی جایا کرے۔ اب جو نیچے سے گرو کل ودیا سبھا یا مہاودیا سبھا یا کسی تکلیف زدہ پرجا کی درخواستیں راجیہ میں آیا کریں، تو اُنہیں راجہ پیشتر اِسی راجہ مہاودیا سبھا کو غور کرنے کے لئے دیدیا کرے۔ پھر جو وہ رائے دیا کریں، بس اُسی کا عمل اپنی دوسری اعمالی نگران سبھا کی طاقت سے کرایا کرے۔ اگر اِس سبھا میں سے کم سے کم تین سال بعد جو کوئی سنیاسی ٹولی دیش میں گھومنے چلی جاوے یا وفات کی وجہ سے کم ہو جایا کرے، تو اُسی مقام سے اِس طرح فوراً لے لی جایا کرے۔ کیونکہ وہاں تو ہر وقت ہر ضلع کا لُب لُباب چھٹا چھٹایا تیار ہی ہوگا۔ جس سے پھر کسی قانون بنانے کے لئے دیش سے رائے (ووٹ) لینے کی ضرورت ہی نہیں ہوگی، کیونکہ وہ تو خود ہی دیش کی رُوح مہاتماؤں کا بنایا ہوا قانون ہوگا پھر دیش کو اُس میں کسی قسم کی کوئی شکایت ہی نہیں ہو سکتی۔ اور جب اُن اعلیٰ اُصولوں یعنی عُمدہ قانونوں سے دونوں طرف کی حقیقی ترقی ہونے لگے گی، تب اُن کے اِس کام کی آپ خود تعریف ہونے لگے گی۔ ورنہ پھر دیش کی پکار سُن کر فوراً پھر اُس پر غور کرایا جایا کرے، زیادہ انتظار ہرگز نہ دیکھا جایا کرے۔ لیکن آج کل کیسے ووٹ (رائے) لے کر قانونی کونسل کے ممبر بنانا، یا اُنسے ووٹ لے کر قانون بنانا تو محض فضول ہی سے ہیں۔ اور راجہ اپنے پرلوک کے بہترین مفاد کے لئے زیادہ تر اِسی سبھا کا ست سنگ (نیک صحبت) کرتا رہا کرے۔

پھر دوسری چیتر گپت سبھا (اعمالی نگران عمّال یعنی اعمال کی جانچ کرنیوالی سبھا) کو اِس طرح مُقرر کریں۔ کہ گرو کل سبھا کے سالانہ اِمتحان پر ہر ورن کے نیک دہارمک ودوان جوان اشخاص جو گرو کل سے باقاعدہ خارج ہونے کے بعد گرو کل چھوڑا کریں، تو اُن کی شاہی خدمات کرنے کی خواہش پر یا گرو سبھا اپنی ہی طرف سے عُمدہ دہارمک و تندرست سناتکوں کو چھانٹ کر جس جس شخص کو جس جس کام کے لئے راجہ مہاودیا سبھا کو لکھ دیا کرے، بس اُن کو اُسی اُسی راجیہ کے کاموں پر مُقرر کر دیا جایا کرے۔ اور ان کے سردار بھی اِنہیں میں سے چھانٹ لئے جایا کریں۔ جس کی ایک ایک چوکی ہر ایک گرو کل کے پاس رہا کرے اور اُن کی مُکھیا سبھا یعنی تحصیلدار ہر بیس گرو کلوں پر اور سب تحصیلوں کی ایک مُکھیا سبھا یعنی کلکٹر ہر ایک ضلع میں اور سب ضلعوں کی سردار ایک احاطہ کی سبھا۔ اور سب احاطوں پر ایک راشٹ پتی سبھا رہا کرے۔ اور جب اُن میں نئے اشخاص آجایا کریں، تو پُرانوں کو چھٹی وغیرہ دی جایا کرے۔ لیکن سوائے شاہی احکامات کا عمل کرانے کے اور کوئی رعیت پر حکومت کرنے کے اختیارات اِس سبھا کو ہرگز نہ دیئے جایا کریں۔ اور کسی قسم کا ٹیکس یعنی فیس لے کر پرجا کا کوئی کام یا اِنصاف ہرگز نہ فیصل کیا جایا کرے۔ یہ کام صرف گرو کل سبھا ہی مُفت کیا کرے۔ اور ایسی سبھا کی ایک جنگجو بہادر شاخ ہو وے، جو گرو کل سے آئے ہوئے عُمدہ عُمدہ چھتری جنگجو بہادروں کی ایک ٹولی تخت کی مُحافظ، اور ایک راجہ کے جسم کی محافظ رہا کرے۔ اور کچھ خطرناک راستوں و سرحدوں پر اور کچھ ہر ایک ضلع میں

دکھی جایا کریں۔ اگر اتفاقیہ باہر سے کوئی حملہ ملک پر ہو جایا کرے، تو ملک میں سے ہر گاؤں پیچھے کچھ بہادر شور بیر فوراً بلائے جایا کریں جنکو راجہ اپنی طرف سے تمام ہتھیار و خرچہ دیا کرے اور کام لیا کرے۔

اور اگر رعایا و نوکر شاہی میں آپس کی کوئی شکایت ہوا کرے، تو اُس کو بھی مندرجہ بالا اصول کے مطابق گروکل نیائے و بھاگ ہی فیصل کیا کرے۔ اور راجہ کسی کی طرفداری نہ کیا کرے۔ کیونکہ پرجا راجہ کی دو دھار وگائے اور کماؤ بیٹا بیٹی ہیں۔ اور نگران سبھا راجہ کے ساجھی و کھاؤ بھائی ہوتے ہیں، اس لئے وہ کسی کی نہ کہے۔ اُن کا جو فیصلہ وہاں کی گروکل سبھا کر دیا کرے، بس وہی ٹھیک مانا جایا کرے

تو جو راجہ دیش کا ایسا ہمدرد ثابت ہوتا ہے اور وہ خود اپنے فرائض منصبی کے پورا کرنے میں ہر وقت اپنی دونوں طرح کی سبھاؤں کو اعلیٰ خیر خواہ ملک بنانیکی فکر و کوشش میں رہا کرتا ہے۔ اور آپ تمام پرجا و سبھاؤں کی ترقی کیلئے اِسی مقالہ کے آٹھویں سے اکیسویں باب تک کے دھرموں و رسومات کا سب پرجا کو عمل کرنا اور سب سبھاؤں کا خود عمل کرنا اور پرجا سے کرانا دیکھتا رہتا ہے۔ اور عمل کرتے دیکھ کر خوش، اور نہ کرتے دیکھ کر دُرگی شکل سے سزا دیتا رہتا ہے، تو ایسے راجہ کی پرجا میں سے سوائے چند بدمعاش اشخاص کے جو اِبتلانے کے (کہ جو راجہ سے ملے رہ کر اور اُس کو مغالطہ میں ڈال کر آپ تو پرجا کو ٹھگ ٹھگ کر لوٹتے کھاتے موج مارتے رہا کرتے اور راجہ کو بدنام کراتے رہا کرتے ہیں) باقی اور سب مرد عورت کیا، پشو پکشی بھی اُس کی حفاظت میں اپنا تن من دھن سب قربان کر دیا کرتے ہیں مثال کے طور پر سری جہاراجہ وِکرم آدیتہ و سری حاتم طائی کی سوانح عمری کو پڑھ کر دیکھئے۔

اور جو پرجا اِن آٹھویں سے چودھویں باب تک کے فرائض منصبی کی پابندی و پندرھویں سے انیسویں باب تک کے قاعدہ قانون کا عمل کرنا خود اپنا فرض منصبی سمجھ لیتی ہے، تو اُس کو ہر ایک راجہ بھی اپنی جان سے پیاری رکھا کرتا ہے اور کبھی راجہ و پرجا میں لڑائی جھگڑے پیدا ہی نہیں ہوا کرتے۔ اور کوئی خراب سے خراب راجہ و اعمال کی نگران سبھا اُس کا کچھ کر بھی نہیں سکتے، مثال کے طور پر مریادا پرشوتم سری رامچندر جی بھگوان کے زمانہ کی پرجا کی تواریخ پڑھ کر دیکھئے بس اصولاً قاعدہ سے اِسی طرز عمل کیمطابق حکومت کرنے والے کو عمدہ راجہ یا راجیہ کہتے ہیں۔ اور ایسے ہی نیک خو (دھارمک) راجہ کا راجیہ ونش در ونش لاکھوں سال تک چلا جایا کرتا ہے، چلا آیا ہے، اور چلا جا سکتا ہے۔ انت میں ایسے راجہ و راجہ جہا دِیا سبھا (کونسل) کو میرا با ادب نمسکار ہے، نمسکار ہے، نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر منی

پھاگن سمت ۱۹۸۷ بکرمی

بیسواں باب بیس بیانات تمام شد

اُوم

انثائے نمونہ

اَتھ

اکیسواں باب

چھٹے اصُول کی پابندی کیلئے ہر ایک سبھا کی پرورِش کے واسطے دہن کے اِنتظام کا بیان

اِس کا سبب فعل۔ ترکیب عمل اور ثمرہ

پیارے بہائیو! یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے، کہ ہر ایک جسم رکھنے والے کو سنسار میں اپنے کہان پان رہن سہن وغیرہ کے خرچہ کے لئے سامان کی یا دہن دولت کی ہمیشہ ہی ضرورت ہوتی ہے، تو اُن کے گروہوں کو تو اور بہی زیادہ ہونی چاہیئے۔ تب راجہ تو بھیک مانگ کر راجیہ کا انتظام اور اُسکی جانچ نہیں کر سکتا۔ اور راجہ بھا و دیا سبھا بھیک کے بعد قانون نہیں بنا سکتی۔ اور نہ راجیہ کی نگرانی ہی کر سکتی ہے۔ اور برہمچاری بھیک مانگ کر ٹھیک وقت پر پورے عالم نہیں بن سکتے۔ کیا ہوا اگر دو چار بن ہی گئے، تو اُن سے مُلک کو فائدہ ہی کیا ہوگا۔ اور علم و ہنر سکہلانے والے گروُ بہی روٹی، اَنّ، جل و کپڑے کا استعمال تو لازمی ہی کرینگے۔ اگر وہ بہی مانگ کر اپنی ضرورت پوری کرینگے، تو سکہلا دینگے کیا؟ اور کب؟ اور کتنا؟ اور ہر ایک گرہستیوں کو تو اپنی اور دوسرے سب آسرموں کی پرورش تو کرنی ہی ہوگی۔ اگر وہ بہی دہن کمانے کا کوئی روزگار نہیں کریں گے، تو دوسرے سبہی آسرم بیکار ہو جاویں گے۔ کیونکہ اگر وہ بہی بھیک مانگ کر گذر اوقات کرلیں، تو بتلایئے، وہ مانگنے ہی کس سے جاویں؟ کیونکہ جب تمام آسرم تو گرہستیوں سے مانگیں، تو گرہستی کس سے مانگیں؟ اور اگر نہ مانگیں، تو بتلایئے کہا دیں کیا؟ اور دیں بہی کیا؟ اس لئے پیشتر اِس خاص گرہست آسرم والوں کو، اور پھر پیچھے دوسروں کو کوئی دہن کا خاص انتظام کرنا کرانا لازمی ہوگا، نہ کہ پیشتر ہی منگتے (فقیروں)، یا نوکروں یا راجہ کو۔

لہٰذا ہر ایک سبھا کی آمدنی و خرچ کے عمدہ بندوبست کے لئے ایک مُستقل طریقہ مُقرر کر دینا بہت ضروری اور فائدہ مند ہوتا ہے، اُسی کو کوئی قانونی بندش ہونا یا راجیہ کرو مالیانہ دینا بہی کہتے ہیں۔ اور وہ بہی چلا تو قدیمی

(دسناتنی) ہی آتا ہے اور ہر وقت کسی نہ کسی شکل میں جاری ہی رہتا ہے، لیکن فرق صرف اتنا ہے، کہ وہ کس طرح قائم کرکے تو لیا جاتا ہے اور پھر کس طرح اور کہاں صرف ہوتا ہے۔ اور ملک یا راجہ کو اُس سے کوئی حقیقی فائدہ بھی ہوتا ہے یا نہیں۔ جیسا کہ موجودہ زمانہ میں ہو رہا ہے، کہ بیجا ٹیکسوں کے مارے تو پرجا دبی جاتی ہے اور راجہ یا پرجا کو ان ٹیکسوں سے کوئی حقیقی فائدہ نہیں پہنچ رہا۔ یعنی راجہ اور پرجا دونوں ہی اس ٹیکس (کر) اور انتظام سے ناخوش اور غیر مطمئن ہیں۔ تو پھر بتلایئے، کہ آخر وہ چلا بھی کہاں جاتا ہے؟ اسی وجہ سے مندرجہ ذیل سب سے اعلیٰ انتظام سوچکر اس مالیانہ (کر) کے بارے میں یہ قاعدہ قانون مقرر کیا جاوے، کہ جو میری رائے میں تو عام طور پر تمام سنسار کو مفید اور قدرتی ہی ہے۔ اور اب اسی پر عمل کرنے سے پرجا اور راجہ کا مکمل فائدہ بھی ہوگا، ورنہ ہرگز نہیں ہوسکتا۔

اوّل - تو تمام ملک کی پرجا کو اپنی تمام خراب رسومات کے خرچے و خراب طریقہ کی خیرات کو روکنا اور جائز خیرات کو بھی غیر مستحق و نالائق لوگوں کو نہ دینا، بلکہ بڑی بھاری ضرورت سمجھ کر اس خیرات کو ٹیکس کی شکل (کر روپ) میں لازمی دینا چاہیئے۔ زمانہ قدیم میں اسی طرح دیا ہے، اور اب بھی ایسے ہی دینا دلانا ہوگا۔

دوئم - ہر ایک گرہست آسرمی کے گذارے کے لئے سب طرح کے علم و ہنر و طاقت اور دھن کے روزگار دینے جیسے۔ سب خدمت کے کام، کاشتکاری، موشی کا پالنا، بیوپار۔ دوکانداری، لین دین صنعت و حرفت کے کارخانے و نظام ملکی اور تمام علم وغیرہ کے کام اُن کے لئے مقرر کر دیئے جاویں۔ جن میں سے اُنیسویں باب کیمطابق علیحدہ۔ شودر۔ ویش۔ چھتری اور براہمن ورن کے پیشے جُدا جُدا تقسیم کر دیئے جاویں جس سے پھر کوئی کسی پیشے کو اپنے ورن کے خلاف کر ہی نہ سکیں۔ اور رسو دکی در بھی اُنیسویں باب کے مطابق مناسب مقرر کر دی جاوے، لیکن ہر ایک روزگاری کی باقی کو مفت وصول کرکے دلانے کا راجہ ذمہ دار ہو۔

سوئم - کاشتکاروں۔ زمینداروں۔ راجہ اور مشترکہ طور پر تمام دیش بھر کی حقیقی ترقی کے لئے راجہ و تمام پرجا مل کر اس طرح انتظام کریں، کہ پہلے تو ہر ایک گاؤں کا ایک ہی زمیندار یا مشترکہ بندوبست ہو۔ دوسرے تمام ہی کاشتکار ہمیشہ کو موروثی ہوں۔ اور زمین کا لگان نہ دینے پر اُن کی آمدنی سے کسی طرح بھی لے لیا جایا کرے، لیکن زمین نہ چھڑائی جایا کرے ساں۔ اگر کوئی خود اس پیشہ کو چھوڑے یا لاولد (نرونش) ہو جاوے، تو کسی دیگر شخص کو ضرور دید یا جایا کرے۔ تیسرے ہر ایک کاشتکار کے پاس چھتیس ۳۶ انچ یا سولہ گرہ کے گز سے ۶۰×۶۰ مربع گز زمین کے ایک بیگھہ کے حساب سے ۱۲½ بیگھہ سے کم بیش زمین نہ ہو۔ اور چار بیل۔ چار گائے۔ دو بھینس۔ ایک گاڑی اور دو۔ تین آدمی کام کرنیوالے سے کم نہ ہوں۔ چوتھے بقیہ ہر ایک گرستی بھی دو چار گائے ضرور رکھیں۔ پانچویں۔ کوئی شخص نجی طور پر اکیلا قرض لینے یا دینے کا مستحق نہ ہو۔ لیکن جائز و مناسب ضرورت ہونے پر اس کام کی امداد کیلئے

اُسی ضلع کے گُروکُلوں کی مردم شماری کیمطابق برابر حصے کرکے سب کو تقسیم کردے۔ تب اس زکوٰۃ کی آمدنی سے تمام برہمچاری و برہمچارنی وسترہویں اور اٹھارہویں باب والی تمام سبھائیں کیا یا کریں۔ اور کتابیں۔ آلات کپڑا وغیرہ سب اسی میں سے لیویں۔ اور جو روپیہ مقدمات میں جرمانہ کا بنیائے و بہاگ سے آوے، وہ گُروکُل کے کسی کارکن کے صرفہ میں نہ آوے، بلکہ اس دھن کو چکتسا و بہاگ میں مُلک کیلئے خرچ کیا کریں جس سے اِس دھن کو کہا کر گُروکُل سبھاؤں کی عقل خراب نہ ہوجاوے۔ اور سنسکاروں یا دیگر زکوٰۃ وغیرہ میں جو دھن سیدھا گُروکُل ہی میں آجاوے، وہ اُسی گُروکُل کی ملکیت ہوگی، کہ جس میں آوے۔ لہٰذا وہ اُسی گُروکُل کے مکانات۔ کنویں۔ باغ وغیرہ کی ضرورت میں صرف کیا جایا کرے۔

ششم ۔ راجہ و راجہ مہاودیا سبھا و احاطہ و ضلع کی راجہ مہاودیا سبھا کی شاخوں و تمام مُلک کی نوکرشاہی کے صرفہ کیلئے راجہ شُودر پیشہ خدمتگاروں کو چھوڑ کر کاشتکاروں سے اُنکی آمدنی کا چوتھائی حصہ زمینداروں کے ذریعہ مالیانہ کر وصول کرے اور باقی اُن کے خرچہ کو چھوڑدے۔ اُسمیں سے نصف حصہ آپ لیوے اور نصف حصہ زمینداروں کی ملکیت اور محنت کے باعث اُنکے خرچہ کو چھوڑدے۔ اور دوسرے بیوپاریوں و ہنروالوں سے اُنکی آمدنی میں سے اوّل بیوپار کیمتعلق خرچہ، پھر گُروکُل کا دان، پھر آٹھ سو روپیہ سالانہ اُنکا خانگی صرفہ نکال کر باقی تمام آمدنی کا چالیسواں حصہ انکم ٹیکس (آئے کر۔ حفاظتِ مال کی چنگی) لیوے (یعنی گُروکُل کی زکوٰۃ کیلئے خانگی اخراجات نکالنے کی شرط لاگو نہیں ہوگی) لیکن گُروکُلوں یا رشی، مہرشی پیشہ والے اشخاص سے کوئی آمدنی کا محصول راجہ نہ لیوے۔ کیونکہ اِنکی آمدنی زیادہ تر زکوٰۃ کی ہوتی ہے۔ اور مُلکی مفاد کے کاموں اور نیک صلاح چلنے کا مالیانہ کر اِنسے ملے ہی گا۔ اور بیجا مالیانہ کر جیسے نیائے چکانے یا جرمانہ یا جُوا کھلانے یا نشہ پلانے وغیرہ کا کوئی ٹیکس (محصول) مقرر کرکے راجہ نہ لیوے۔ نہیں تو ایسا دھن کھانے سے تو اُسکی تمام سبھاؤں کی، اور جُوا کھیل کر یا نشہ پی کر اُسکی تمام پرجا کی سب عقل گندی و خراب ہوجائیگی۔ اور پھر تمام راجیہ کے کام بگڑ جاوینگے جس سے اُس کا راجیہ خراب ہوکر نیست ہو جاویگا۔ اب مندرجہ بالا اُصول کیمطابق ٹیکسوں (کروں) میں سے اپنا اور اپنی مددگار تمام سبھاؤں کے کارکنان کا خرچہ وہ خود پورا کرے، یا چاہے جتنا دھن بچاوے۔ دیگر گرہستیوں کی مانند اُس کو بھی اختیار ہے چاہے کچھ کرے۔

بس اُصولاً قاعدہ سے یہی حالت تمام سبھاؤں کے خرچ و زکوٰۃ (دان) کے کام چلانیکی مقرر کرلینی سب سے اعلیٰ ہے۔ اِس سے راجہ کو تو کوئی نقصان یا تکلیف نہیں ہوتی اور پرجا ہمیشہ سُکھی و خوش و خرم رہتی ہے۔ بس یہی سوراجیہ کا زمانہ ست یُگ کہلاتا ہے۔ انت میں اِس طرح خوشی سے مالیانہ (کر) مقرر کرکے لینے اور دینے والے راجہ اور پرجا کو میرا باادب نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ رامچندر مُنی۔ پھاگن سمبت ۱۹۸۰ بکرمی

اکیسواں باب تین بیانات تمام شد

اور تخت شاہی چھوڑ چھاڑ کر تپ کرنے بن کو چلے جاتے تھے اور زیادہ عرصہ تک راجیہ کرنا نرک مول لینا ہی سمجھتے تھے۔ اسی زمانہ میں سری مہاراجہ ہرشچندر و سری موردہج اور دُدہرو۔ پرہلاد وغیرہ ہوئے تھے، جن کے حق پرست کارناموں کے بارے میں سب خلقت اچھی طرح جانتی ہی ہے، کہ اُنہوں نے دہرم کی حفاظت کے لئے کیا کیا تپ اور تیاگ نہیں کئے۔ اور آپ تو آپ اپنی بیوی بچوں کو بھی اُنہیں دہرم کے کاموں پر قربان کر دیا۔ لیکن اِس طریقہ کا زمانہ تقریباً سترہ لاکھ سال سے کچھ زیادہ رہا۔

۲۔ تریتایگ۔ ویراگ کیساتھ کرم اُپاسنا کی عُمدہ حالت کے زمانہ کا راجیہ
آٹھویں باب میں بتلائے دہرم کے دَس استھمبوں یم نیم کی پابندی کا ثمرہ

اب چونکہ پرماتما کی سرشٹی میں ہر انسان ایک ہی شکل سے ہمیشہ زندہ نہیں رہتے، یعنی کِسی شکل سے جاتے اور کِسی شکل میں آتے رہتے ہیں۔ اور اِس سرشٹی میں ہر انسان کے من کی حالت جُدا جُدا اور بڑی چنچل ہوتی ہی ہے۔ تو اِس طول طویل زمانہ کے آواگون کے چکر میں نہ معلوم کب، جب وہ تپ کی طرف سے ہٹتی ہے، تو نیک اُصول (دہارمک نیموں) کی پابندی اور عشقِ الٰہی (ایشور بھگتی) چھوڑتی جاتی اور عیش و عشرت (بھوگ وِلاس) کی طرف کو لگتی جایا کرتی ہے۔ تو پھر بیشتر تبلائے ہوئے تمام استھمبوں کی پابندی کرنا کم ہوتا جایا کرتا ہے۔ اور اِس دہرم کا اُصول (نیم) یہی ہے، کہ جب تک دلیش بھر اِسکی پابندی نہیں کرتا، تو تھوڑے اشخاص کے کرنے سے سنسار کا سُکھ بھی سب کو اچھا نہیں ملتا ہے۔ تو جب کچھ گروہ تو اِن نیک اُصولوں (دہرم نیموں) کی پابندی چھوڑتا جایا کرتا اور زیادہ گروہ جاری رکھے رہا کرتا ہے، تب بد اطوار (ادہارمک) اشخاص سے نیک اطوار (دہارمک) اشخاص ستائے جانے لگتے ہیں۔ بس یہی نیک چلنی کم کرنے سے نقصان اور آدہی بھوتک دُکھوں کی شروعات و تریتایگ کا زمانہ ہوتا ہے۔ تب پھر ستائے ہوئے اشخاص اپنے سُکھ کے مُستقل انتظام کے لئے کوئی وِدوان مہرشیوں کی پنچائت اِس مقصد سے بنا لیتے ہیں، کہ یہ پنچائت ظالموں کو تدارُک دیکر نیکوں کی حفاظت کرتی رہے۔ بس اِسی پنچائت کا نام راجہ جہاوِد یا سبھا ہوتا ہے، کہ جس کا نام آج کل کونسل ہے۔ لیکن کوئی بھی بڑی پنچائت بغیر ایک سرپنچ یعنی سردار کے بنائے قائم نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ حُکم تو ایک ہی کا مانا جاسکتا ہے نہ کہ بہتوں کا، چاہے رائے ملا کر کتنے ہی اشخاص اُس اُصول کو طے کریں۔ لہٰذا وہ کِسی نیک چلن (سداچاری) فرائضِ منصبی پر عمل کرنیوالا (دہارمک)، عالم (وِدوان) مُنصِف مزاج (نیائی) قوی بہادر (شوربیر) شخص کو اپنا ایک سردار رکھیا مُقرر کر لیتی ہے، بس اُسی کا نام راجہ ہوتا ہے۔

اور جس اُصول (نیم) سے وہ ظُلم کرنے والے اُسکی ٹھیک سزا کو بھی بھوگ لیں اور اُس ظالم و دیگر باشندگانِ مُلک کو اِس سزا کے ڈر سے پھر ظُلم (پاپ) کرنیکی ہمت ہی نہ ہو یا بہت کم ہو، تو ایسی سزا دینے کیلئے جس اِنصاف (نیائے) کا وہ سہارا لیتے تھے، بس اُسی کا نام اِسمرتی یعنی قانون یا شریعت ہوتا ہے۔

چنانچہ اُس زمانہ میں بہت پنچائتیں قائم اور راجہ مقرر ہوئے اور اُنہوں نے بہت سی اِسمرتی بنائیں ، لیکن منو وغیرہ مہرشیوں کی پنچائت نے جو اسمرتی بنائی ، وہ تمام کو اِس قدر پسند آئی ، کہ پھر تمام پنچائتوں میں وہی اِسمرتی کام میں لائی جانے لگی اور منو سمرتی کے نام سے مشہور ہوئی ۔ اِس کا قانون بہت آسان ، تھوڑا اور ٹھیک ہے اور سزائیں بھی دونوں باتوں کا لحاظ رکھکر بہت مناسب مقرر کی گئی ہیں ، کہ اُس وقت ظالم بھی تو سزا بھوگ لیں اور سخت سزا ملنے کے ڈر سے آئندہ کو ظلم کرنا رُک بھی جاوے ۔ چنانچہ پھر اُن مہرشیوں کی پنچائت اور اُن کے سردار راجہ کے عمدہ انتظام سے پھر دیش کو بہت سُکھ پہنچنے لگا ۔ اور چونکہ رات دن کسی ایک ہی انتظام میں لگے رہنے والے اشخاص اپنا گذارا کہاں سے کریں ، اِسلئے راجہ و اُسکے کارکنان کے گروہ کی پرورش کیلئے دیش میں سے کچھ مالیانہ (کر) دِلانا مقرر کرکے اِس اِسمرتی میں لکھ دیا اور دِینا جاری کر دیا گیا ۔ بس اِسی کا نام آج کل مالیانہ کر یعنی مالگذاری یا انکم ٹیکس ہے ۔

اور جب اُس پنچائت میں سے کوئی مہرشی فوت ہوکر کم ہوجاتا یا تپ کرنے بن کو چلا جاتا تھا ، تب اُس کی جگہ دوسرا مہرشی دیش میں سے لے کر اُس میں شامل کر لیا جاتا تھا ۔ لہٰذا راجہ مہاودیا سبھا برابر اُتنی ہی بنی رہتی تھی ۔ اور اپنے سردار (ادہی پتی) راجہ کو اُس اسمرتی پر عمل کرنے کرانے کو دیکھتی رہتی تھی ، کہ ٹھیک عمل کرتا کراتا ہے یا نہیں ۔ اگر ٹھیک عمل کراتا تھا تو دیش بھر اُس کی تعریف کرتا تھا اور اپنی جان سے زیادہ زندگی بھر اُس کی حفاظت رکھتا تھا ۔ اور اُس کی ہمدردی کیلئے اُس کے مرجانے یا تپ کرنے بن چلے جانے پر بھی اُس کے اُس لڑکے ہی کو ، کہ جس کو پہلے سے دیش بھگتی کی تعلیم دیکر امتحان لے لیا کرتے تھے ، (جسکو آجکل راجہ کی زندگی ہی میں یُب راج یا ولی عہد بنانا کہتے ہیں) بس دیش کے وہی نمائندے یعنی پرتی ندہی رشی سبھا اُسی کو اُس کے والد کے مقام پر یعنی تخت شاہی پر بٹھلا دیتی تھی ۔ اسی لئے وہ رشی براہمن مہاراجہ بھی کہلاتے تھے ۔ پھر وہ بھی اُسی طرح اپنے راجیہ کا کام ٹھیک ٹھیک چلا کر اُن مہرشیوں کے احکامات کی پابندی کرتا کراتا رہتا تھا یعنی راجہ دیش کو دہارمک اور دہنی یعنی نیک چلن اور مالدار بنانے کے لئے اور پرجا اُس راجہ کی حفاظت کیلئے اپنی جان تک دینے کو اپنا اپنا فرضِ منصبی (دہرم) سمجھکر ہر وقت تیار رہتے تھے ۔ بس یہی تھا پیشتر بتلایا ہوا ویراگ کیساتھ کرم ۔ اُپاسنا کی عمدہ حالت کے زمانہ کا راجیہ ۔ یعنی سولہویں سے اکیسویں باب تک میں بتلائے اُصولوں (نیموں) کو آٹھویں باب کے مطابق دہرم کے دس استھمبھ یم نیم کے ساتھ عمل کرنے کرانے کا اعلیٰ ثمرہ ۔

اُسی زمانہ میں سری مہرشی پُرشرام جی ہوئے تھے ، کہ جنہوں نے تپسوی ہوتے ہوئے بھی ظالم مغرور سہسرا باہو کے گھمنڈ کو خود چور چور کیا تھا ۔ اور سری مہاراجہ دشرتھ جی ہوئے تھے ، کہ جنہوں نے ایک ستیہ یم کی تکمیل کرنے میں پسر کی جُدائی اور پران تک دیدئے ۔ لیکن قول (وچن) نہ ہارے ۔ اُنہیں کے نیک فرزند مریادا پرشوتم (ادائیگی فرائض کی حد کرنیوالا شخص) سری رامچندر جی بھگوان کا بھی جنم ہوا تھا ۔

اُس وقت یہ قاعدہ بھی تہا، کہ جب سنسار بھر میں سے کوئی راجہ اپنے راجیہ میں دہرم کی تعلیم نہ دِلاوے، بلکہ پرجا کو بدچلن، پاپی (ادہارمک) بناوے اور خود بہی بدچلن، پاپی، ظالم (ادہارمک) ہوتا جاوے اور دوسرے دہارمک یعنی نیک چلن دیشوں اور کمزور غریبوں کو ستانے لگے۔ تو اُس کو تدارک دینے اور وہاں کی پرجا کو بدچلنی (ادہرم) سے بچانے اور نیک چلن (دہارمک) بنے رہنے کیلئے کئی کئی راجہ تک مِل کر بہی اُس پر حملہ کرکے اُسے زور سے ہراکر وہاں کی پرجا کو خوش کیا کرتے تہے۔ اور اُسی کے کسی کٹمبی نیک چلن، دہارمک، مُنصف مزاج ویر شخص کو وہاں کا مالک یعنی راجہ بنا دیا کرتے تہے لیکن اپنے کسی بہی راجیہ وغیرہ کے لوبھ سے ہرگز کسی راجیہ پر حملہ نہیں کرتے تہے۔ بلکہ آپس میں دوستانہ طریقہ سے رہا کرتے تہے۔ یہ تو صِرف کسی پاپی راجہ کے چنگل سے وہاں کے دیش کی پرجا کو چھڑا کر، اُس کو سُکھ پہنچانے کیلئے ہی اِس طاقت تک کا استعمال کر ڈالتے تہے، ورنہ ہرگز نہیں۔

چنانچہ اُنہوں نے بہی اپنی ولی عہدی کے زمانہ ہی میں خود اور اپنے دوست احباب سِری یوگی راج ہنومان جی وسُگریو وغیرہ کے مجمع کیساتھ مِل کر تاڑکا، ماریچ، کھر، دوکھن، بالی اور راون کُمبھ کرن وغیرہ صد ہا بڑے بڑے قوی نفس پرست (دیتہ ورتی) راجاؤں کو قتل کرکے سنسار کے رِشی مُنی اور کمزور راجاؤں و پرجا کو سُکھ دیا۔ اور راجیہ اُنہیں کے نیک چلن پسروں یا بہائیوں ہی کو دیدیا تہا۔ تو جب پرجا و اُن کے بہائیوں نے اُن کو دہرم کی کسوٹی پر کس کر خود دیکھ لیا، تو اُن کے والد بزرگوار کے وفات ہو جانے پر اُن کے بن میں ہوتے ہوئے بہی اُنہیں کو اپنا عزیز راجہ بنانے کیلئے تختِ شاہی کو چودہ سال تک بلا راجہ کے ہی قائم رکھا تہا۔ اور سِری بھرت جی وغیرہ بہائیوں نے بہی راجیہ کرنا منظور نہیں کیا تہا، بلکہ راجیہ بھوگنے کی جگہ جنگل ہی میں رہ کر تپسیا کی تہی۔ انت میں وہاں سے لوٹنے پر اُنہیں کو اپنا راجہ بنایا اور پھر بہت عرصہ تک اُنکا سوراجیہ سُکھ ہوگا تہا۔

اُسی زمانہ میں اُنکی نیک عصمت (ستی) بیوی سِری جانکی دیوی کی عصمت پر پرجا کی طرف سے سناتن دہرم کے مُطابق ذراسی اُنگلی اُٹھانے پر رام نے بہی اپنی پاک عصمت بیوی کو فوراً چھوڑ تو دی، لیکن دیش کو ناخوش نہیں کیا تہا۔ اور اُس نیک عصمت بیوی نے بہی دیش کی آواز سُن کر اپنے شوہر سے اپنے مقام میں رہنے کی ذرا بہی ضِد نہیں کی اور بن ہی میں جا رہیں۔ پھر کچھ عرصہ بعد موقع پاکر پرجا کو اپنی عصمت دکہانیکے لئے، راجاؤں و پرجا کی بڑی بہاری سماج میں جلتی آگ کے کنڈ میں گھسکر اور جوں کی توں نکل کر اپنی پاک عصمت کی سبہی کو شناخت کرا کے پھر پرتہوی سے کہا، کہ ماتا اب مجھے جگہ دے۔ تب فوراً زمین ترخی اور ستی سیتا جگت ماتا اُسی میں سما گئیں لیکن پھر رام کے ساتھ نہیں رہیں۔ اور رام نے بہی اُسی دن سے راجیہ کا انتظام کرکے پرلوک کو تو سفر کر دیا، لیکن پرجا سے کچھ نہیں کہا۔ اور نہ دوسرا بیاہ ہی کیا۔ ایسے اعلیٰ درجہ کے نیک اعمال راجہ لوگ اور اُن کے بہائی، عورتیں و بچے اپنی پرجا کو فرائض ادا کرنا سکھلانیکے لئے خود کرکے دِکھلایا کرتے تہے، نہ کہ دہرم کی بات کہنے والوں کو جیل یا پھانسی کی سزا دینا۔ بس یہی تہا ویراگ کے ساتھ کرم۔ اُپاسنا کی اعلیٰ حالت کے زمانہ کے

رہا جیہ کا بہترین ثمرہ۔ تو جب اُن کے خاندان (ونش نسل) کو بہی اسی طریقہ کا راجیہ کرتے کراتے تخمیناً تیرہ لاکھ سال سے کچھ زیادہ گذر گئے، تو پھر زمانہ کے ردو بدل سے کچھ سُستی آنی شروع ہو گئی جس سے دیش میں یم نیم کے تپ کرنے میں کمی اور بھوگ بھوگنے کی زیادتی شروع ہو گئی۔ اور راجہ لوگ بہی ایسے ہی پیدا ہونے لگے، بس یہی زمانہ تریتا یُگ کے انت کا تہا۔

۳۔ دُواپر یُگ بہگتی کیساتھ کرم۔ اُپاسنا کی درمیانی حالت کے زمانہ کا برتاؤ
نویں باب میں تبلائے دہرم کے پانچ انگوں کی پابندی کا ثمرہ

تب اُنہوں نے دہرم میں صرف نویں باب میں تبلائے دہرم کے پانچ انگوں کا بہگتی کے ساتھ عمل کرنا کرانا ہی شروع کر دیا اور شاہی کاموں میں بہی کچھ نفس پرستی پیدا ہو گئی۔ تب جو ستوگُنی تیاگی مہرشی مہاودیا سبھا میں کم ہوتے گئے، تو راجہ لوگوں نے اپنی پسند کے تنخواہ دار اشخاص راجہ مہاودیا سبھا میں داخل کرنے شروع کر دیئے۔ اور اُن کا نام وزیر (منتری) رکہا گیا۔ تو تنخواہ دار اشخاص جو وزیر ہوتے ہیں وہ اُس کے گُن گاتے ہیں، کہ جس سے وہ تنخواہ پاتے ہیں۔ اُنہیں پرجا کے ہت یعنی خیر خواہی سے کیا مطلب۔ اور مہرشی لوگ راجہ و پرجا دونوں ہی کے ہت کی باتیں کہتے تہے۔ لہٰذا آپسیں مالیانہ بڑہانے پر رائے کا میل نہ ملنے کے باعث جو کچھ مہرشی لوگ وہاں باقی بہی رہ گئے تہے، وہ بہی وہاں سے علیحدہ ہو کر چلے گئے اور یہ کہ گئے کہ جو تمہارے من میں آوے سو کرو، اُس کے پاپ کے بہاگی بہی تو تم ہی ہو گے ہم تمہاری ہاں میں ہاں ملا کر اور دیش کو ٹیکسوں کی ترقی کا دُکھ دیکر کیوں پاپ کے عذاب کے مستحق بنیں اور راجہ لوگ نفس پرستی کی وجہ سے وزیروں کی جماعت کے عاشق تہے ہی، لہٰذا اُنہوں نے پھر دیش کے رشیوں کی سبھا لینی ہی چھوڑ دی۔ اِس لئے اب راجیہ تو موروثی، اور راجہ اولاد در اولاد، اور راجہ مہاودیا سبھا تنخواہ دار وزیروں کی ہونے لگی۔ تو مالیانہ (کروں) کی زیادتی کے دہن سے راجہ لوگ بہوگوں ہی میں مُبتلا رہنے لگے اور راجیہ کے کاموں کی کوئی فکر نہ رہی۔ اِسے جانئے وُزرار کا طبقہ۔ لہٰذا کچھ انصاف اور سزا میں بعید ہو جانے کے باعث دیش میں پھر ظلم (ادہرم) بڑہنے لگا۔ بس اسی زمانہ کا نام دُواپر یُگ ہے۔

پھر جب بہت زمانہ اِسی طرح اُلٹا سیدھا راجیہ کرتے کراتے تخمیناً آٹھ لاکھ سال سے کچھ زیادہ وقت گذر گیا اور راجہ و وزرار کے طبقہ میں خود غرضی بڑہتی ہی گئی۔ اور ظالم و پاپی راجاؤں نے دیش میں بہت غیر مُناسب کام کرنے شروع کر دیئے۔ اور ناحق پرستی کی یہاں تک نوبت پہنچی، کہ پرجا کے رہے سہے دہرم کے کاموں میں بہی بیجد رُکاوٹیں ڈالنے لگے۔ اور دہرم و پرماتما کا نام سنسار سے مٹا دینے تک کی کوشش کرنے لگے۔ اور سمجہانے والے نیک اشخاص کو بہی بہت ستایا جانے لگا یعنی اُن کو جیلخانہ میں ڈالا جانے یا قتل تک کیا جانے لگا۔ اور غریبوں کی سنوائی ہونی ہی بند سی ہونے لگی یعنی انصاف غائب سا ہونے لگا۔ اور دیش میں نشہ، جوا، ناجائز مُباشرت، بدچلنی، رشوت وانیائے

ظلم وغیرہ بہت زور پکڑ گئے تہے۔ اُسی وقت بھیشم۔ درون۔ جراسندھ۔ کنس۔ دُریودہن۔ جے دہرتھ
کرن شِکنی۔ دوشاشن وغیرہ بڑے بڑے قوی شہزور راجاؤں نے ادہرم پر کمر باندھ رکہی تہی۔ تب اُس
وقت بڑے تپسوی دہارمک اشخاص کی بڑی بہگتی کے ساتھ پرماتما سے عرضداشت کرنے پر سِری
اُگرسین جی الیشور بہگت کی لڑکی سِری دیوکی جی و سِری وسودیو جی الیشور بہگت گرہستی کے جیلخانہ
ہی میں رہتے ایک نکن موہنی مورتی سِری کرشنچندر بہگوان ایسی دہرم شکتی کا جنم ہوا۔ کہ جس نے لڑکپن ہی سے
ناستک ادہرمی اشخاص کی طاقت کا گھمنڈ اپنی روحانی طاقت (یوگ بل) سے چور چور کرنا شروع
کردیا۔ اور حق پرستی کو قائم اور ناحق پرستی کو دفع کرنے کیلئے تمام ایسے ظالموں کو بہت سمجھایا۔ اور جب
وہ نہیں مانے، تو اُنہوں نے خود و یدہشٹر۔ بہیم۔ ارجن۔ نکل۔ سہدیو وغیرہ دہارمک شور بیروں کا بہت گروہ
اکٹھا کرکے، خود اُنکی شرکت سے آپس کی جنگ کرکرا کے، اُن کو اُن کے ساتھیوں سمیت ہرا کر و قتل کر
کراکے ایسی تمام ہستیوں کو دُنیا سے مٹا دیا۔ بس اسی جنگ کا نام مہابھارت ہے۔ لیکن راجیہ آپنے
ہرگز نہیں کیا، وہ دیا اُنہیں کے کنبہی دہارمک الیشور بہگتوں ہی کو۔ بس پھر سنسار میں اَمن قائم کرکے
اور پرجا کے آئندہ فائدہ کے لئے۔ گیتو پنشد کرم یوگ دہرم شاستر کہکر (رچکر) آپ خود بہی امر پدوی
کو پہنچ گئے۔ جس کو اب تخمیناً پانچ ہزار تین سو سال گذر رہے۔ بس یہی زمانہ دُواپرُیگ کے انت کا تہا

۴۔ کلیُگ۔ خود غرضی کیساتھ کرم۔ اُپاسنا کی ادنیٰ حالت کے زمانہ کا راج
دسویں باب میں بتلائے دہرم کے پانچ اُپانگوں کے خراب طرح عمل کرنیکا ثمرہ

اب بڑے بڑے قوی ظالموں کی ہستی تو سنسار سے اُٹھ گئی۔ لیکن نیک اطوار۔ عالم۔ راجہ و پرجا
اور براہمن بہی تو اِس مقابلہ کی سخت جنگِ عظیم میں زیادہ تعداد میں کام آگئے تہے۔ تو پھر یہ ایک اور ہی
سخت آفتوں کا پہاڑ سنسار کے اوپر ٹوٹ پڑا، کہ نیک اطوار (دہارمک) عالم منصف مزاج شور بیر
اشخاص کی توکمی ہوگئی۔ اور جنگ میں کام آئے بہادروں کی بیشمار بیوہ عورتیں یا چھوٹے بچے ہی باقی
رہ گئے۔ تو وہی عورتیں یا اُن کے نابالغ بچے کم دہارمک تعلیم یا بلاتعلیم پائے ہی تو راجہ بنے۔ اور ویسے
ہی کچھ کم علم چھتری، براہمن اُنکے وزیر یا گرو اور پُروہت رائے دہندہ بنے۔ لہٰذا اب سبہی ایسے شاہی
کارکنان دیش کو ورثہ میں ملے، کہ جن کا الیشور ہی بیلی تہا۔ یعنی زن۔ طفل۔ مت ہین یہ سب تردوشی
تو راجہ اور ایسے ہی اُن کے وزیر، صلاح کار یا گرو پُروہت ہوئے۔ اور تیسی ہی اُنکی تمام پرجا رہ
ئے۔ تو اب اِن کم علم گرو پُروہت صلاح کاروں نے موقع پاکر خود غرض بن کر اپنا اُلو سیدھا کرنا اس
طرح شروع کردیا، کہ کرم اور اُپاسنا میں دہرم کے پانچ اُپانگوں کا خود غرضی کے ساتھ عمل کرنا کرانا
ہی جاری کردیا۔ بس یہ باعث ہوا کلیُگ کی شروعات کا۔

اور ویدوں کے منتروں کا یہ حوالہ دے دے کر، کہ براہمن اور اُن کے کلام ایسے ایسے قابلِ احترام

ہوتے ہیں۔ تم کو اپنے باپ دادا کے ونش کا قاعدہ (کُل کی مریادا) بنائے رکھنے اور اُن کی آتما کی
سیری کرنے اور اپنی ترقی کے لئے براہمنوں اور اُن کے کلاموں پر ہی بھید اعتقاد (سرد ہا بھگتی) رکھنا
چاہیئے۔ تو یہ حوالہ دنیا تو تھا اُن کا بہت ٹھیک۔ لیکن یہ خبر تو ان ناسمجھ راجاؤں و وزیروں کو تھی ہی
نہیں، کہ کیسے براہمنوں کے کلام قابل احترام ہوتے ہیں۔ بس اب براہمن تو جیسا اُنکی سمجھ میں آتا گیا
دہرم بتلاتے گئے، اور وہ بیچارے خود مانتے گئے اور اپنی پرجا سے منواتے گئے۔ تو جُدا جُدا عقل
ہونے کے باعث کسی راجہ کو اُس کے گُرو نے کچھ دہرم بتلایا اور کسی کے گُرو نے اپنے چیلوں کو کچھ
بتلایا۔ تو ایک دِن وہ زمانہ آگیا، کہ اب راجیہ ہی نہیں رہا بلکہ ایک قسم کی مت پرستی کا ہی راجیہ
جاری ہوگیا۔ اور وہ سب سے پہلے راجاؤں سے شروع ہوا۔ وجہ یہ راجا جس مت کا آپ ہوتا ہے، وہ اُسی
کو اعلیٰ اور بہتر مانتا ہے اور دوسروں کو کم یا خراب۔ تو جتنے چھوٹے بڑے راجے سنسار میں تھے، شاید
اُتنے ہی مت بھی سنسار میں جاری ہوگئے جن میں جین مت کی شاخیں بہت زیادہ تھیں اور اُنہیں میں
وام مارگی مت بھی تھا۔ تب ایک سے دوسرے کا مت خلاف ہونے کے باعث آپس میں بحث مُباحثہ
ہو ہو کر، ہار جیت کے اثر سے دوستی کا برتاوا جاکر رنجش کا برتاوا ہونے لگا۔ جس کے باعث پھر خوب لڑائی
جھگڑے بھی جاری ہونے لگے۔ لیکن گُرو جی مہاراجوں کی پھر بھی مارن منتر (دوسروں کو مار ڈالنے والا کلمہ)
جیتے رہنے کی وجہ سے پانچوں گھی میں ہی بنی رہیں۔

جین مت کی شاخ وام مارگ مت اور بُت پرستی کی سخت تاریکی، کلینگ کا عہد شباب

پھر انت میں وام مارگ مت بہت زور پکڑ گیا۔ اور اِس کا نام تو اتنا اعلیٰ وام مارگ یعنی دہرم
کا بہترین راستہ رکھا، لیکن دہرم میں مدرا، مِین، مانس، میتھن اور مُباشرت وغیرہ سے مُکتی کو جائز قرار
دیکر دہرم کے خاص پانچ استھمبھ پر سخت حملہ (کُٹھار گھات) ہی کر دیا۔ اور اِسی سے چرند و پرندوں
کی قربانی کے ذریعہ دیو یگیہ کرکے مانس کھانا شروع ہو کر، پھر زیادہ تر سنسار شرابی و گوشت خور و عیاش
ہوگیا۔ اور دیوآرادھن و دیو یگیہ کا حقیقی مقصد ہی سے غائب ہوا۔ اور کُل (گھور) کلینگ کا برتاؤ شروع
ہوگیا۔ تب اِسی زمانہ میں اِس گھور بُت پرستی و مانس خوری کی سخت تاریکی (گھور اندھکار) کو مٹانے کیلئے
وقت وقت پر سری مہاتما گوتم بُدھ۔ سری حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ سری شوامی شنکر آچاریہ۔ سری مہاراجہ
وکرمادتیہ۔ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام۔ سری مہاراجہ بھرتری ہری۔ سری مہاراجہ بھوج۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم وغیرہ بہت ہی ایسے دیو خصائل کے اشخاص پیدا ہوئے، کہ جنہوں نے اپنے اپنے مت کے مُطابق
مختلف طریقہ سے سنسار کو دہرم سمجھایا اور تمام مذہبی جھگڑے رفع کرنے چاہے۔ تب اُن کے زمانہ میں
تو چاہے آدمی کچھ سمجھے ہوں یا نہیں، لیکن اُن کی رحلت کے بعد اُن کے مُرید یعنی اُن کی اُمّت والے جسم
میں قابل خون (ہنسک رکت) ہونے کے باعث خود اپنے فرائض بھول گئے۔ اور اُن کے ہی مت ہی

قانون وید سناتن دہرم شاستر ہیں جنہیں کسی ہی خاص شخص، قوم یا مُلک کا ورثہ نہیں ہے بلکہ یہ سبھی دُنیا کے ایک ہی ہیں۔ اِنہیں کا تو تُو دعمل کر اور اپنی تمام پرجا سے کرا بس یہی تیرا فرض منصبی (دہرم) ہے۔

سو جس طرح بیشتر یہاں کے راجہ مت پرستی کرنے لگے تھے، یہ بادشاہ اُنسے بہی اور زیادہ ہونے لگے یعنی جو اِن کے اِسلام مت کو مانیں وہ تو چاہے کتنے ہی پاپ تک بہی کرتے رہیں پھر بہی مومن کہلاویں اور جو اِسلام مت کو نہ مانیں اور چاہے وہ کتنے ہی نیک اعمالی (دہارمک) بہی کیوں نہ ہوں، تو وہ ہیں کافر، اُن کا قتل کر دو۔ اور جن گایوں کے گوبر سے تمام زمین زرخیز بنی رہتی اور زیادہ اچھا غلہ پیدا کرتی تہی۔ اور اُن کے بچھڑوں سے کاشت کا کام عُمدہ چلتا و اُن کے دودھ دہی گھی کو کہا کر تمام مخلوق قوی بنی رہتی تہی، تو یہاں کے آدمیوں کی ہمیشہ کو قوت گہٹانے کیلئے اِنہوں نے اِس قوت کی جڑ ہی کاٹنے کے لئے خُدا کی خوشنودی کے واسطے قربانی کرنے کے بہانے اُن گایوں کا قتل کرنا اور اُن کا گوشت کہانا بہی جاری کر دیا۔ بس اُسوقت یہی دو بڑی بہاری بہول اِسلام مت نے بہی کی تہیں، کہ جو آج تک بہی بہاری آفت کا باعث ہو رہی ہیں اور بیحد کوشش کرنے پر بہی نہیں مٹ پاتیں۔ اِسلئے اگر وہ اپنی ذات و اِسلام مت ہی کی پرستش نہ کرتے، تو حقیقت میں چاہئے تو ایسا کرنا تہا۔ کہ جن اشخاص میں مؤمنوں کی علامتیں پائی جائیں اور وہ چاہے کسی مذہب (مت) میں ہوتے، تو اُن کو تو مؤمن مانتے اور باقی اشخاص کو کافر سمجھتے۔ اور مؤمن کی جو علامتیں ہوتی ہیں وہ پچھلے نویں باب میں تبلائے سناتن دہرم کے پانچ انگوں (شاخوں) سے ملتے ہیں، ابہی آٹھویں باب میں بتلائے سناتن دہرم کے حقیقی سولہ رُکن شریعت (آستھمبھ) تو باقی ہی رہ گئے۔ اُن کے واقف کار بہی تو اُس وقت یہاں بہت ہی ہونگے۔ تو تمام حقیقی سناتن دہرم کے اراکین کی شاخوں کے عامل سناتن دہرمیوں کی تو مومن سمجھ کر حفاظت و پرورش کرتے۔ اور آستھمبھ اراکین شریعت کے عاملوں کو ہمہ اوست، مست، شربھنگ۔ رسول اللہ مان کر اُن کے قابلِ تعظیم احکامات کی پابندی کرتے۔ اور تمام نفس پرست ظالم (اداہارمک۔ ناستک) اشخاص کو، کہ جن کو راکشش یا کافر کہتے ہیں تدارک دیتے۔ اور گوشت خوری کی مُخالفت و مُمانعت کر دیتے۔ تو ایک دن ایسا آجاتا کہ سب اُنکے بہائی اور ساتہی ہوتے۔ اور پھر تمام دیش راہِ راست پر آجاتا اور وہ چین سے یہاں بہترین راجیہ (سوراجیہ) کرتے۔ لیکن دونوں کی بدقسمتی سے ایسا نہیں ہوا۔

(مِن مت کے راجیہ میں بُت پرستی پر قتل عام۔ کلینگ کے شباب کو دہکا)

اُنہوں نے تو سبھی ہندوؤں کو کافر مان کر اُن کا ایک دہورے سے قتل عام شروع کر دیا۔ اور اُن کی چھوٹی چھوٹی کنواری لڑکیوں کو اپنی بہن جان اُن کو زبردستی چھین کر اُن کے ساتھ نکاح کرنا جاری کر دیا۔ اور آریوں کا نام تو کافر ہندو، وعورتوں کا نام سواری رکھدیا۔ اور کہنے لگے، کہ یا تو اِسلام مت

ہوگیا۔یعنی اِن کے چیلے بھی مت پرست ہی بن بیٹھے۔یعنی سِکھ کا سِکھ کے ساتھ تو میل ملاقات یاد و رعایت اور دوسروں کے ساتھ کچھ نہیں۔غرض مطلب یہ ہے، کہ یہاں مَت پرستی کے راجیہ میں حقیقی قانون شاہی (راجیہ پدھتی) کی طرف کوخیال ہی نہیں کیا گیا اور مذہبوں (متوں) کے لحاظ میں مرمٹے۔یعنی جنگ مہابھارت کے کچھ عرصہ پیشتر ہی سے کہ جس کو تخمیناً چھ ہزار سال ہوئے، تب سے جو اِس دیش پر شنیچر دیوتا کی گرہ (دشا) آئی ہے، تو وہ ڈنکنی ابھی تک بھی ختم نہیں ہو پائی۔اِس سے معلوم ہوا، کہ وشنو مہاراج کی منشا ہی ایسی تھی۔بس اب یہ ہونے لگا، کہ بادشاہوں کے بےخطر (نِشنک) ہوجانے سے اُن میں عیاشی بدچلنی زیادہ بڑھنے لگی۔اور اُن کو راجیہ کے کام اور انصاف کی کچھ سُدھ ہی نہ رہی اِس کو جانے نوکر شاہی عملہ۔اور پرجا نوکر شاہی عملہ کے ظلم و ستم سے بہت تنگ آنے لگی۔

انگریزی راجیہ کا قائم ہونا اور بت پرستی کے راجیہ کو دھکا
اور مہا ایک ترقی کی لہر کی شروعات

تب اِسی دوعملی کے زمانہ میں یہاں انگریزوں کا سوداگروں کی صورت میں آنا ہوا۔انہوں نے یہاں بہت عرصہ تک روزگار کرتے رہ کر شاید یہ نتیجہ نکال لیا، کہ راجیہ تو تھا یہاں آریوں کا، لیکن یہاں بُت پرستی بہت ہوجانے کے باعث آپس میں مذہبی بھید سے پھوٹ پڑ کر جنگ رہنے لگیں، جس سے تمام کمزور ہوگئے۔پھر اِس پھوٹ کو دیکھکر مسلمانوں نے موقع پاکر اِن سے کچھ جنگ کر کرا کے راجیہ پر قبضہ کرلیا۔اور اِن کا نام ہندو رکھدیا ہے۔اور اب ہندووں اور مسلمانوں میں مذہبی جھگڑوں ہی کے باعث بہت خونریزی ہو ہو کر ایسی سخت دِل شکنی ہوگئی اور دُشمنی رہنے لگی ہے، کہ شاید اب آسانی سے مِٹے گی ہی نہیں۔لہٰذا اِن کے جھگڑوں کو تو یہ جانیں، لیکن اگر اِس وقت کسی طرح یہاں ہمارا راجیہ ہوجاوے، تو پھر جیسا مُناسب ہوگا وہ بندوبست کیا جاویگا۔لیکن اِس میں تو کوئی شک ہی نہیں، کہ ایسے مت پرست دیش میں آپس کی مذہبی مُٹھ بھیڑ کی اِمداد سے راجیہ تو ہم بھی یہاں بہت آسانی سے اُٹل ہی کرسکیں گے۔لہٰذا اِن راج نیتی کے جاننے والوں نے پیشتر ہی سے یہ بات خوب سوچ سمجھ کر دُکھی پرجا کے ساتھ خوب میل مِلاپ کرنا شروع کردیا۔اور جب خوب میل مِلاپ بڑھ گیا، تب کوئی شخص تو یہ کہتے ہیں، کہ انگریزوں نے یہ وعدہ کیا تھا، کہ اگر تم اِس وقت بادشاہوں سے راجیہ لینے میں ہماری امداد کرو، تو ہم اُنسے راجیہ لے لیں۔اور جب ہمارا راجیہ ہوجاویگا، تب ہم تم کو خوب مذہبی آزادی دینگے۔اور پرجا کو خوب آرام دیں گے۔اور خوب عملدار، خوشحال و عہدہ دار بناوینگے۔تو یہ بات دُکھی پرجا کی سمجھ میں فوراً آگئی۔کیونکہ مثل بھی تو ہے، کہ مرتا کیا نہ کرتا۔چنانچہ یہاں کی دُکھی پرجا نے اِمداد کی اور انگریز بہادر کچھ عرصہ بعد اپنے مقصد میں کامیاب ہوگئے۔چلو بڑی عمدہ بات ہوئی، جیسا باشندگانِ مُلک اور یہ چاہتے تھے، پرماتمانے ویسا ہی کردیا۔اور ایشور کی رحمت سے

جبھی سے ہماری برٹش گورنمنٹ کا نسل درنسل راجیہ ہوتے آتے آج ہمارے عالیجناب شہنشاہ جارج پنجم مہاراج تخت شاہی پر گدی نشین ہی ہیں۔

(انگریزی راجیہ کے زمانہ میں ترقی کے مندرجہ ذیل لوٹ پھیر ہوئے)

اگر استقلال کے ساتھ سوچا سمجھا جائے، تو اس میں شک نہیں، کہ انگریزوں نے اپنی حکومت کے زمانہ میں بموجب اپنے مندرجہ بالا قول وقرار کے اپنی سمجھ اور انگلش اصول کے مطابق تقریباً سب ہی فائدے پہنچانے کی کوششیں کیں، لیکن بدقسمتی سے اِن کے ہی سناتن دہرم شاستر نہ جاننے کے باعث ہوئیں وہ سب اُلٹی سیدہی۔ اور اسی لئے کسی کو تو یہ اعلیٰ سے اعلیٰ اور کسی کو ادنیٰ سے ادنیٰ گرہ ہوکر پڑے۔ یعنی نظام ملکی تو حقیقت میں اچھا رہا۔ لیکن کنہیں کو تو نہال کر دیا اور کنہیں کو کنگال۔ لیکن یہ مندرجہ ذیل خاص قابلِ تعریف ترقی کے کام بھی تو اس راجیہ میں ضرور ہوئے، کہ جو پیشتر بہت ہی بگڑ چکے تھے۔

۱۔ اِس راجیہ میں حضرت عیسیٰ مسیح کے چیلوں کی اِس طرح کی مذہبی تعلیم کے سلسلہ کے باعث، کہ جس میں ہر ایک شخص کو خوب آرام وفیش سے رہنے کے سوائے دیگر کسی روزانہ کے فرائض ادا کرنے کی کچھ بھی پریشانی ہی نہیں، ہر ایک مذہب کے اشخاص کا زیادہ گروہ بہت جلد ہی یکتائی کے رنگ میں مل گیا۔ جو ایک طرح سے بہت ہی اچھا ہوا۔

۲۔ اِس راجیہ میں ریل گاڑی وجہاز وغیرہ کی سواری کے دور اور پمپ، برف وسوڈے کے پانی کے رواج وچائے، بسکٹ اور شفاخانوں کی ادویات کے آنند (مزوں) سے چھوت کے بھوت کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔

۳۔ اِس راجیہ میں دختر کشی کے خلاف قانون بنا، جس سے اُن کی جان بچ کر مردم شماری بڑھانے کا باعث ہوا۔

۴۔ اس راجیہ میں ہر ایک مذہب والوں کے اعلانیہ طور پر دہرم سمجھانے کے باعث، سب کو اپنی اور دوسروں کی مذہبی واقفیت ہو جانے سے اپنی اپنی مذہبی ترقی کرنے کا موقع ملگیا

۵۔ اِس راجیہ میں مہرشی دیانند جی سرسوتی کے ویدپرچار سے چھوت کا بھوت اور بھی کنجا ہوگیا۔ اور اُن کے ستیارتھ پرکاش لکھ دینے کے باعث رہی سہی بت پرستی کا اعتقاد بھی دور بھاگ رہا ہے۔ اور سوائے مذہبی بہانے سے کمائی کھانے والوں کے ہر ایک شخص کو حقیقی مذہب کی تلاش کی چاٹ لگ گئی۔

۶۔ اِس راجیہ میں پھر سے آزادانہ کونسل (سوتنتر راجا مہا وِدیا سبھا) قائم ہوئیں۔ جس میں پرجا کے نمایندے داخل ہونے شروع ہوئے۔

۷ اِس راجیہ میں ہر ایک مذہب کی آزادانہ جماعتیں (سوتنتر سبھائیں) بھی قائم ہوئیں، جن کے نمایندوں کو بھی اپنے اپنے فائدہ کی باتیں سُنانے کے لئے کونسلوں میں بُلایا گیا۔ (اور جُدا جُدا ایک دوسرے کے خلاف مذہبی معاملات کی مانگوں کی ناکامیابی پر ناخوش ہوکر کونسلوں سے باہر آکر آپس میں خوب مُٹھ بھیڑ بھی ہوئی، لیکن گورنمنٹ اپنے یکتائی کے خیال سے نہیں ہٹی۔

۸ اِس راجیہ میں لڑکپن کی شادی کے خلاف قانون پاس ہوا جس میں لڑکوں کی اٹھارہ سال اور لڑکیوں کی چودہ سال سے کم عمر کی شادی جُرم قرار پائی جس سے پھر تمام ہی اشخاص کے قوی ہوجانے کی اُمید ہے۔

۹ اِس راجیہ میں کسی شخص کو بدھوا بواہ یعنی بیوہ کے ساتھ بیاہ کرنے کے باعث کسی کو اُس کا برادری سے گرانا جُرم قرار پایا جس سے بیواؤں کا بہا گنا۔ دہرم پتت ہونا یعنی ادنیٰ قوم میں چلی جانا۔ حمل گرانا۔ حیوان کی مانند مباشرت کرانا۔ جان کھونا وغیرہ کئی پاپ کے کام دُور ہوں گے۔

۱۰ اِس راجیہ میں کسی انگریز حاکم نے کسی کی عورت کو نہ تو بدنیت سے دیکھا اور نہ اُنہیں چھینا ہی۔

۱۱ اِس راجیہ میں تمام مذہبوں کے زیادہ تر مجمع نے اپنے مذہبی جھگڑوں میں سب طرح تنزلی ہی دیکھ کر تمام مُلک کے لئے مفید عام راستہ یعنی طرز عمل اختیار کیا اور اِس کی جماعت (سبھا) کا نام کانگریس رکھا گیا۔

۱۲ اِس راجیہ میں مذہبی کٹر مُسلم سبھا نے بھی اپنی غلطی جان کر تمام مُلکی خیر خواہ عالموں کی جماعت قائم کرکے اپنا حقیقی راستہ یعنی طرز عمل طے کر لیا۔ اور اِس جماعت کا نام جمعیۃ العلماء رکھا ہے۔ پھر حقیقی طرز عمل (راستہ) کے باعث کانگریس اور جمعیۃ العلماء دونوں جماعتوں کا آپس میں میل ہو کر آپس کی مذہبی جنگ کا خاتمہ سا ہو رہا ہے۔

۱۳ اِسی راجیہ میں دونوں جماعتوں کے نمایندوں نے مہاتما گاندھی کی سرپرستی میں قانون سُدھار کرانے کے لئے بلا تشدد سول نافرمانی (اسہیوگ آندولن) کی تپسیا جاری کی۔ اور رکھا کھا ڈنڈے وسہ سہ جیل کے دُکھ، اپنے گزشتہ نفس پرست پاپوں کی دُرستی (شدھی) کی۔ اور حکومت نے بھی مار مار ڈنڈے اور بھیج بھیج جیل سب کو ملا کر ایک ہی سا کر دیا۔

۱۴ اِسی راجیہ میں دیش کی بھاری تپسیا پوری ہوئی جانکر، تمام جماعتوں (دلوں) کے سرغنہ (نیتا) سری مہاتما گاندھی اور راجیہ پرتی ندھی (شاہی مختار) سری مسٹر ارون وائسرائے بہادر کا پانچ مارچ ۱۹۳۱ء کو دہلی میں یہ طے پایا، کہ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں بیٹھ کر تمام سُدھار و نکے

بارے میں سوچا جاویگا اور جو مناسب ہوگا طے کیا جاویگا۔ آپ لوگ صبر و استقلال کے ساتھ رہیں۔

۱۵

اِسی راجیہ میں سناتن دہرم شاستروں کے سبھی گہرے مقاصد (گمبھیر بھاؤں) کو آسان طریقہ سے راجا اور پرجا دونوں کو سمجھا کر حقیقی سناتن راجیہ پدہتی (شاہی طرزِ عمل) بتانے اور آپس کے تمام جھگڑے و سبھی دُکھ رفع کرنیکے لئے، اِس جگت گرو سری تتو پنشد و امول درشن کرم یوگ دہرم شاستر کا جنم ہوا اور انہیں علامتوں سے پتہ چلتا ہے، کہ بُت پرستی جاکر تو گھور کلیگ، اور مت پرستی جاکر سارے کلیگ کا خاتمہ ہوا۔ اور اب خود پرستی جاکر دواپریگ کے خاتمہ کی بھی جلدی ہی اُمید ہے۔

تو کیا اِس راجیہ میں ایسے ایسے کام ہوتے جانا کہ جہاں یُگ ہی ختم ہوتے جا رہے ہیں، کچھ کم تعریف کے کام ہیں؟ نہیں ضرور ہی قابلِ تعریف ہیں۔ تو کیا کسی میں کچھ بُرائیوں کے ہوتے اُس کے عُمدہ اوصاف کو بالکل ہی بھول جائیکا کہیں ثبوت ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ تو کیا پچھلے مت پرستی اور بُت پرستی کے راجیہ کے نقصانات سے آپ خوش تھے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ تو کیا اِنسان ہونے کے رشتہ سے یہ انگریز تمہارے بھائی نہیں ہیں؟ نہیں ضرور ہیں۔ پھر اِس بارے میں کیا ہونا مناسب ہے؟ صرف گزشتہ بابوں کے مطابق ان کے اُصول (قوانین) کی باقاعدہ حقیقی درستی۔

تب سوال ہو سکتا ہے، کہ پھر انگریزی راجیہ میں راجہ اور پرجا میں نفاق کیوں ہوا؟ میرے خیال میں تو اِس کا باعث یہ ہوا، کہ شروعات ہی سے اِن کی حکومت کے زمانہ میں سب ہی کو مذہبی آزادی رہی تو یہ تو اپنا قول پُورا کر رہے تھے، لیکن یہ بیچارے کریں کیا، اصل سناتن دہرم شاستر تو اِنہوں نے بھی نہ تو خود پڑھے اور نہ دوسروں کو پڑھائے، جو حقیقی سناتن مت کو جان جاتے، تو ضرور اُسی کی پابندی کراتے۔ کیونکہ یہ اِن میں بڑی بھاری اعلیٰ درجہ کی صفت ہے، کہ جب یہ کسی بات کو اچھی طرح جان جاتے یعنی سمجھ لیتے ہیں، تو بغیر کرے کرائے نہیں مانتے۔ اور یہ بات قُدرت نے اور بھی اچھی کرائی، کہ اِنہوں نے یہاں نہ تو اپنا کوئی مذہب اختیار ہی کیا، اور نہ کسی مذہب کی طرفداری ہی کی۔ جنے کسی کی مذہبی رسومات میں ذرا دخل دیا، کہ فوراً اُسے تدارک دیدیا۔ بس یہ اِنہوں نے ضرور کیا۔ اور یہاں کے باشندے مذہب پرستی میں راجیہ تک کھو بیٹھے ہیں، پھر بتلائیے اتنی آزادی اِن کی نگاہ میں کیا آوے۔ یہاں تو ہر مذہب والے پیشتر ہی سے بس یہی چاہتے ہیں، کہ صرف ہمکو آزادی ملے اور دوسروں کو کچھ نہیں۔ اور تمام مذاہب کی شریعت (پدہتی) سے پتہ چلا ہے، کہ یہ جُدا جُدا آزادی جیسے بھی اور جتنی بھی ملے گی، وہ ہوگی ہر حالت میں دوسرے مت والوں کے خلاف ہی۔ تو بتلائیے! ایسے راجہ سے ایسی پرجا سب طرح خوش کیسے رہ سکتی ہے؟ تو کسی بھی مت کے طرفدار نہ ہونے کی وجہ سے اِنہوں نے مذہبی جھگڑوں میں رو رعایت کسی کی نہیں کری۔ جس کا یہ نتیجہ نکلا، کہ انت میں اِن سے کوئی مذہب والا بھی خوش نہیں رہا۔ اور اِنہوں نے جو یہ وعدے کئے تھے کہ عالم بنادیں گے، اپنے عُہدوں پر ملازم رکھیں گے و مالدار اور خوشحال بنادیں گے۔ جب

اور اپنی حیوانی طاقت سے اِس کو روک دینے کا اختیار دلا کر، اپنی حیوانی طاقت کے استعمال سے
اِس کے دبا دینے کی شاہی اجازت لے کر بیچ ہی میں مُقابلہ کو اڑ گئی ہے۔ بس یہی نفاق و راڑہ مانی جاتی
لگی ہے، ورنہ انگریزوں سے تو یہاں کوئی جھگڑا معلوم نہیں ہوتا۔ خالی ترمیم نظام کا سوال ہے، نہ کہ
اِن کے مار ڈالنے یا بھگا دینے یا راجیہ چھوڑ جانیکا۔ ہاں اگر ایسا ہو، تو غیر مُناسب ہے۔ سو اب پرماتما
کی رحمت سے یہاں کی مہا تما پرتی ندہی سبھا (اِس مُلک کے نمایندے مہاتاؤں کی جماعت) لندن میں
جا کر اور ہمارے عالیجناب شہنشاہ ملک معظم قیصر ہند اور برٹش راج نیتی کے جاننے والے شایستہ اشخاص
ایک ساتھ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں بیٹھ کر تمام مُعاملات سمجھ سمجھا کر مُناسب مُعاملات طے کریں ہی گے۔
آئندہ پھر وہی وشو کرما پرماتما مالک ہے لیکن اب آئندہ کو آپس کی راڑہ مٹانے اور سمجھوتے کے لئے نہ
تو راجیہ کی طرف سے کوئی زیادتی ٹیکس یا پرجا کو دبانے کا حکم، اور نہ پرجا کی طرف سے کوئی مالیانہ نہ ادا کرنے
(کر بندی) یا قانون شکنی کرنیکی کارروائی (آندولن) ہی ہونی چاہیئے۔ کیونکہ اِن کاموں سے دیش میں بدامنی
(اراجکتا) پھیل جاتی ہے، جو پھر مٹانے پر بھی آسانی سے نہیں مٹ پاتی اور سب کو خطرناک دُکھ کا باعث ہو جاتی ہے۔
چونکہ اِس دہرم شاستر کے لکھنے کے زمانہ میں راجہ اور پرجا دونوں کی طرف سے یہ قانون شدنی
کے سمجھوتے کا مُعاملہ چل رہا تھا، تو میں نے بھی مُناسب سمجھا، کہ اوّل تو تمام دُنیا کے لئے مُفید عام اور
خاص کر اِس ہندوستان کے مُتعلق سناتن راجیہ نیتی (قدیم شاہی قانون) کے مُطابق بہبودی و ترقی
کے حقیقی طرز عمل (سادہن ودہی) لکھ کر راجہ و پرجا دونوں کو سُنا دوں۔ لہٰذا وہ پندرہویں سے اکیسویں باب
تک میں لکھ دئے گئے ہیں۔ اب اِس کا ماننا یا نہ ماننا یہ دونوں ہی پر منحصر ہے لیکن اوّل اپنے عالیجاہ شہنشاہ
مُلک معظم قیصر ہند سے یہ باادب درخواست ضرور کرتا ہوں، کہ اگر عالیجاہ اپنی یہاں کی پرجا کی حقیقت
میں بہبودی و ترقی چاہتے ہی ہوں، تو بس عالیجناب ہز مجسٹی اوّل تو اِس تتوپنشد کے پندرہویں سے
اکیسویں باب میں لکھے ہوئے قاعدوں کے مُطابق ہی فوراً اِسی وقت سے شاہی قانون (راجیہ پدہتی)
بنا دیں۔ اِس میں جہاں پناہ کا تو کوئی حرج نہیں ہوگا اور اِس دہرم کے عاشق دیش کی تمام پرجا بس حال
میں نیک اطوار (دہارمک) خوشحال (مالدار) شاہی وفادار (راجیہ بھگت) بن جاویگی اور سب مِل کر
ایک ہو جاویگی۔ اور تمام سنسار میں عالیجاہ کی تعریف پھیل جاویگی۔ دوم جیسے یہاں کے آدمیوں کو اعلیٰ
درجہ تک کی انگریزی پڑھائی جاتی ہے، ویسے ہی کم سے کم یہاں کے راجیہ سے تعلق رکھنے والے سب
انگریزوں اور خود عالیجناب کو اِس قدر دیوناگری زبان تو لازمی ہی پڑھنی پڑھانی چاہیئے، کہ جس سے
اِس تتوپنشد واصول درشن کا پڑھنا اور سمجھنا آجاوے۔ اور اِس دیش کی تمام پرجا اور تمام نوکر شاہی کو
اِس کا پڑھنا لازمی مُقرر کر دیا جاوے، جس سے سناتن دہرم اور دوسرے دہرموں کی سب باتوں کی
حقیقت کو جان کر پرجا سے اِن حقیقی فرائض (دہرموں) کی پابندی کرا سکیں۔ بس پھر مندرجہ بالا تواریخی لُب لُباب

کیمطابق دیکھئے، کہ پرماتما کی رحمت اور اس منی کے تجربے و پرجا کی دعائے خیر سے ہر مہجسٹی کا بہی کیسے عمدہ طور پر لاکہوں سال راجیہ قائم رہیگا۔ اور پھر آپ کے پنڈ چھڑانے پر بہی یہ پرجا آپ کو ہرگز نہ چھوڑیگی۔ اور اگر ایسا کرنیکا ارادہ نہ ہو، تو اِس وقت کی تمام ملک کی خیرخواہ کانگریس و جمعیۃ العلماء کے مہاتما نائندوں کی جماعت ہی کے بنائے ہوئے شاہی قانون (راسٹ پدہتی) کیمطابق اگر وہی مناسب ہو، یا اُس میں مناسب درستی کر کے عملدرآمد کر دیں، بس یہی شاہی فرض ہے۔ لیکن موجودہ شاہی قانون (راجیہ پدہتی) ضرور بدلنے ہی کے لائق ہے۔ اور جو راجہ اپنے شاہی قانون (راجیہ پدہتی) کو ڈنڈی رشیوں سے درست کراتے رہتے ہیں، اُنکی شخصی حکومت بہی کبہی خراب یا نیست نہیں ہوتی۔ اور تواریخ کُب لُباب کیمطابق عالیجناب کے خصائل اور برتاؤ اُن نفس پرست راجاؤں کے سے نہیں ملتے، کہ جنہوں نے اپنی غلطیوں کو تو درست و پاک صاف (شُدھ) نہیں کیا، چاہے راجیہ تک کھو بیٹھے۔ لہٰذا اُمید یہی ہے، کہ عالیجناب خود اِس پر پورے طور پر غور و خوض کر کے اِس کو ضرور بدل دینگے۔ اور اب کسی طرح پرجا کے دلنے کا یا مالیا نہ زیادہ کرنیکا کوئی حکم نہیں صادر کریں گے۔ کیونکہ بہوکی پرجا ایسی باتوں سے اپنی موت جانکر پھر مقابلہ کو بہی اُٹھ جایا کرتی ہے۔ اور مثل بہی تو ہے، کہ "مرتا کیا نہ کرتا"۔

اور سری مہاتما گاندہی و مذکورہ بالا دونوں جماعتوں کے سبہی ممبران سے بہی التجا ہے، کہ وہ اِس دہرم شاستر کو اپنی ورکنگ کمیٹی میں بڑے غور و خوض سے پڑہنے کی عنایت کریں۔ اور کسی راجیہ کے نظام کیلئے اِسی مقالہ کے پندرہویں سے اکیسویں باب تک کی پابندی کرنا کرانا ترقی کا فرض (دہرم) سمجھکر جائز فرائض میں مقرر کر دیں۔ اور راجہ کو کسی قسم کی دہمکی دیکر قانون شدہ بار نہ کراویں، بلکہ بہت عاجزی کیساتھ دلش کی حقیقی ضرورتوں کو بتلا کر مالیانہ (راجیہ کر) کم کرا دیں اور نظام ملکی تبدیل کرا دیں۔ کیونکہ دہمکی دینے سے چھتری راجہ کو اپنی طاقت کے گھمنڈ سے ہمیشہ غصہ آجایا کرتا ہے۔ اور پھر وہ کچھ بہی کر بیٹھتا ہے۔ ورنہ بغیر اِسکی پابندی کرے مذکورہ بالا امثال کے مطابق ست یُگ ہرگز جلدی نہیں آسکتا، کہ جس کی [illegible] ظاہر کرتے ہیں۔

اور سنسار کے اُن سب بہائیوں سے بہی گذارش ہے، کہ جو اپنے لئے شائستہ تعلیم یافتہ اور سری رامچندر جی یا سری کرشن چندر جی یا سری شوشنکر جی بہگوان، یا سری گوتم بُدھ جی، سری سوامی شنکر آچاریہ جی، حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، سری گُرو نانک دیو جی یا سری رشی دیانند جی سرسوتی وغیرہ بڑی ہستیوں کے ماننے والے بنتے۔ اور سناتن دہرمی جینی، بودہی، شیوی، وشنوی، عیسائی، مومن، سکھ اور آریہ یا کانگریس میں کہلانیکا فخر سمجھتے ہیں۔ کہ وہ سبہی صبر و استقلال کیساتھ بے لوث ہو کر اِس شاستر کے سبہی معاملات کے عام طور سے سبہی کے فائدوں کے گہرے خیالات کو غور کیساتھ سوچیں سمجھیں۔ اور حق پرستی سے جانچ کر اور اپنے مورث اعلیٰ رشیوں کی درمیانی زمانہ کی کری ہوئیں بڑی بہاری

اُدم

وِشوبھرائے نونمہ

اَتھ

جگت گرو سِری تتوپنشد وا اصول درشن کے مقالہ دویم کا

دُوسرا حصّہ

اُصول قیام دُنیا وشنوروپ کا کام

اُدم چِترم دیوانا مدگا دیکم چکشر مترسیہ ورنسیا گنیہ۔ آپرا دیاوا پرتھوی انترکش گونگ سوریہ آتما جگتستھوشچہ سواہا

وِشوبھرن پوشن کرجوئی	تاکونام وِشوبھر ہوئی
سووشنوروپ رہگوان ہیں	رشی چکر ددھی کرت سدا ہیں
سوبرہم لوک اُپاسن لوگ ہیں	ادھم جیو جو سیویں نرتے ہیں
یاتے سب ہیں وِدت گرائیں	رامچندر منی ویدآگیا ہیں

عِلاجُ الامراض کیلئے بھوتِک وِشنوروپ رہگوانکے جگت چکر چلانیکے اُصول کس طرح ہیں

تیئسواں باب

کیمیاوی اُصول عِلاج کا بیان

اِس کے سبب فعل اور ثمرہ

پیارے بھائیو! یہ بیان تو بہت ہی بڑا لامحدود ہے۔ لیکن میں اس کو بہت ہی مختصر شکل میں سمجھاؤنگا کہ یہ کیمیاوی اُصول علاج کا طریقہ کس طرح مکمل کامیاب ہوسکتا ہے۔ لیکن اِن جسموں کی تمام جسمانی تکالیف یعنی امراض دور کرنے کے طریقہ کے لئے پیشتر آپ کو اِس جسم کے بنانے والے عناصروں (تتوں) یعنی اشیا ہی کو پورے طور پر سمجھنا ہوگا، کہ جس سے آپ پھر کوئی غلطی عِلاج میں نہ کرجاویں۔ اور وہ یوں ہے، کہ جب آپ کو وجود باطنی (نرا کار جگت) کی تخلیق کے سامان اور اُن کے مِلنے و قائم رہنے اور فنا ہوجانے کے

مکمل اُصول پہلے مقالہ میں معلوم ہوگئے ہیں، کہ پردہان پرکرتی کے تین غیر محسوس خواص (نِرا کار گُنوں) کے میل سے پانچ غیر محسوس خواص (نِرا کار گُن) یعنی تن ماترا پیدا ہوتے ہیں۔ اور پھر جس طرح اِن پانچوں تن ماتراؤں سے پانچ عناصر (تتو۔ استھول مہابھوت) اِنہیں پانچ خواص کو اپنے اندر ٹھہرانے اور اُن سے وجودِ ظاہری (استھول جگت) کو بنانے، قائم رکھنے اور فنا کرنے۔ یا یوں کہو! بنانے، بگاڑنے اور سُدھارنے کیلئے جو بنائے یا ظاہر کئے گئے ہیں، وہ بھی تمام اُسی مقالہ کے ساتویں باب تک میں تبلائے جاچکے ہیں۔ اور پھر وہیں آٹھویں باب میں آپ کو یہ بھی خوب سمجھا دیا گیا ہے، کہ یہ تتو (عناصر) بذاتِ خود کچھ بھی نہیں کرسکتے، کیونکہ آخر کو جڑ (مادہ) ہی تو ہیں۔ اِس لئے جسم کے دسوں حواسوں سے کام لینے والے من موٹر کی مانند اُن میں بھی ایک ایسی ہی خصلت (گُن) والا آئندہ اِن تتووں سے اِس وجودِ ظاہری (ساکار جگت) کے کام کا سلسلہ ٹھیک چلاتے رہنے کیلئے جس کال چکر سوریہ بھگوان کو ہی بنایا ہی نہیں، بلکہ اِن تتووں سے اِس وجودِ ظاہری (ساکار جگت) کی پیدائش، قیام اور فنا کرتے رہنے کا مکمل خزانچی، کام لینے والا و مالک بھی اُس وشوکرما پرماتما نے بنا دیا ہے یعنی اب اُسی خالق پروردگار (وشوکرما پرماتما) کی اجازت سے اِس وجودِ ظاہری (ساکار جگت) کے بنانے، بگاڑنے، اور سُدھارنیوالے مالک کُل سوریہ بھگوان ہی ہیں۔

لہٰذا اب وہ سوریہ بھگوان اِنہیں پانچوں تتوں کی ایک خاص طرح کی ملاوٹ سے ہر ایک قالب (یونی) کے اندر ویریہ کی شکل میں ایسے چھوٹے اور ذرا کثیف خول تیار کرتے رہتے ہیں کہ جس سے اُس عادل (یم راج) کے عدل کے مطابق کسی بھی جیو آتما کے نورانی جسم کو اُس کے اعمال کے ثمرہ کے مطابق کسی بھی قالب (یونی) میں جاکر اُس کے ویسے ہی ٹھیک بھوگ بھوگنے کی سہولت کے لئے ویسے ہی کثیف جسم بھی مل جاویں۔ یعنی روح (جیو آتما) کے غیر محسوس نورانی جسم (نِراکار سوکشم شریر) کا اب کچھ بڑا کثیف (ساکار جسم) ہو جاوے۔ بس یہی پانچوں تتوں کا غیر محسوس ملاپ ویریہ (نطفہ) کہلاتا ہے اور اِسی ویریہ سے پیشتر تمام کائنات پیدا ہوتی ہے یعنی اب یہ ویریہ پانچوں تتوں کا ملا جُلا مجموعہ عجیب قسم کا مادہ بڑے بڑے جسموں کی پیدائش کیلئے تیار ہو گیا۔ اور پھر یہی مادہ اپنے اِنہیں پانچوں تتوں کو کسی دوسرے طریقہ سے کھا کر بڑا جسم اختیار کر لیتا ہے یعنی بڑا جسم بن جاتا ہے اور پھر اِنہیں تتوں کو کھا کر قائم بھی رہ سکتا ہے۔

دوسرے۔ ایسے ہی ویریہ کو مغربی عالم ایلوپیتھک و ہومیوپیتھک اُصولِ علاج کے بڑے بڑے فزیالوجسٹ پروٹوپلازم کہتے ہیں اور اُس کی تشریح یوں بیان کرتے ہیں کہ جملہ مخلوقات جس مُلائم شے سے پیدا ہوتی ہے، اُس کا نام پروٹوپلازم ہے۔ یہ ایک ایسا جُزو ہے، کہ جو چاہے جیسے سانچے میں ڈھل سکتا اور پھر ویسی ہی مختلف قسم کی شکلیں اختیار کر سکتا ہے۔ یعنی جیسے سانچے میں یہ ڈھالا جاوے، اُسکی ویسی ہی صورت بن جاتی ہے۔ اِسکی کیمیاوی بناوٹ میں اوکسیجن۔ ہیڈروجن۔ نیٹروجن۔ کاربن اور

کچھ حصہ گندہک اور فاسفورس کا بھی شامل ہے۔ اور کہتے ہیں، کہ یہ پروٹوپلازم بہت سے چھوٹے چھوٹے بند اور گول خانوں سے جن کو سیلز بھی کہتے ہیں بلکر بنا ہے۔ لیکن اُن کو ہم صِرف اِن آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے، بلکہ اُن کے دیکھنے کے لئے خوردبین آلہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور ہر ایک سیل کی بناوٹ میں ایک جھلی ہوتی ہے، اُس کو سیل وال کہتے ہیں۔ اور اِس سیل کے اندر ایک رطوبت یا اکثر ایک جالدار مادہ پایا جاتا ہے، اُس کو نیوکلیس کہتے ہیں۔ بس ایسے باریک سے باریک بے جُلے مادہ کو کہ جو آنکھ سے نہیں دکھلائی دیتا، اُسے اُوم کہتے ہیں۔ اور یہ مادہ یعنی سیل یا اُوم ہی دیگر مختلف طریقوں سے اپنے بڑھنے کے قدرتی طریقے اختیار کرتا ہوا اِس طرح کا پورا جسم بنجاتا ہے، کہ جیسا اُس کا پروٹوپلازم تھا یعنی تمام ٹشوز اُسی کی باقاعدہ قدرتی ترکیب کی افزائش سے بن بناکر اور تیار ہوکر بڑے بڑے جسم بنجانا بتلاتے ہیں۔ بس یہ بھی وہی بات تو ہوئی نا، کہ جو پیشتر ویدک اُصول سے سمجھائی گئی ہے اِسلئے بولو خوشی سے سناتن دہرم کی جے۔

تیسرے ۔ ڈاکٹر شوسلر صاحب ساکن جرمن جو پیشتر ایلوپیتھک سرجن ہی تھے اور پھر بایوکیمک اُصول علاج کے موجد بنے تھے۔ اُنہوں نے جو اپنے لیکچر دیئے ہیں اُن میں بھی اُنہوں نے یہی بتلایا ہے، کہ جس سوکشم مادے یعنی ویریہ سے یہ جسم انسان بنا ہے، اگر اُس کا کیمیاوی اِمتحان کیا جاوے، تو اُس میں آرگینک یعنی نباتاتی و اِن آرگینک یعنی کیمیاوی دو ہی قسم کا قدرتی مادہ پایا جاتا ہے۔ چنانچہ پہلی قسم آرگینک میں انڈے کی قسم کی سفیدی، روغنیات اور مٹھاس یہ تین قسم کی اشیاء پائی جاتی ہیں، جس سے ویریہ پتلا اور بہنے والا لُعابدار سا بنا رہتا ہے۔ اور اِس لُعاب سے کے اندر دوسری قسم اِن آرگینک مادے میں سوڈا، پوٹاس، چونا، فیرم، مگنیشیا اور سیلیسیا چھ طرح کے نمک یعنی جیو رسائن کے تتو پائے جاتے ہیں۔

(**ہدایت** :۔ جسم بنانے والی کیمیاوی اشیاء کو جیو بنانے والی کیمیاوی اشیاء کہنا یہ شوسلر صاحب ہی کی رائے ہے کہ یہ ریہ) اور انہیں چھ نکوں سے اِنسانی جسم کے سیل کسی دیگر طریقہ سے طاقت حاصل کرکے، اپنی افزائش کی ترتیب قدرتاً خود کرتے کرتے بڑھ کر مکمل بڑا جسم بنا لیتے ہیں۔ اور آئندہ بھی اِنہیں چھ اشیاء سے پرورش پاکر قایم بھی رہتے ہیں۔ بس اِنہوں نے بھی دوسرے پیرائے میں وہی تو بتلایا نا، کہ جو پیشتر ویدک اُصول سے بتلایا گیا ہے۔ اِس لئے پھر بولو خوشی سے سناتن دہرم کی جے۔

چوتھے ۔ ہمارے بھائی یونانی طبیب ایک قطرہ سے نطفہ قرار دیکر آئندہ جسم کی پیدائش کا باعث مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ نطفہ خاک، باد، آب اور آتش چار خلطوں یعنی غیر محسوس عناصروں سے مل کر بنا ہوا ہے۔ اور پھر کسی دیگر ذریعہ سے اِنہیں خلطوں یعنی عناصروں سے پرورش پاکر بڑھتا اور آئندہ قایم بھی رہتا ہے۔ اسلئے یہ بھی وہی اُصول ہے یعنی اب سمجھ لیجئے مطلب صاف ہے، کہ سناتن دہرم شاستروں میں تو پانچ تتوں سے

نمبر۲ ایلوپیتھک و ہومیوپیتھک اُصول علاج کیمطابق تمہ گیسوں کی لطیف شکل یعنی چھ عناصروں سے۔
نمبر۳ بایوکیمک اصول علاج کے مُطابق چھ اشیار کی لطیف شکل یعنی چھ عناصروں سے۔
نمبر۴ یونانی طب کے اُصول کیمُطابق چار خلطوں کی لطیف شکل یعنی چار عناصروں سے ویریہ بننا مانا جاتا ہے۔

لہٰذا اول تو میں کہونگا، کہ سانچ کو آنچ نہیں۔ اِس اُپنشد کے پہلے مقالہ کے اُصول آغازِ دُنیا پر ذرا غور کے ساتھ خوب خیال کریجئے، کہ یہ ویریہ پانچ تتوں سے بننا ٹھیک ہے یا چھ یا چار سے۔

دوئم۔ اگر وہ دونوں لائق برادر بھی میرے سامنے موجود ہوتے، تو اُن سے منطق کے ذریعہ طے کر کے میں خود ہی کہلوا لیتا، کہ پانچ ہی عناصر ماننا ٹھیک ہیں؛ کم وبیش ہرگز نہیں ہو سکتے۔

سوئم۔ اور اگر سنسار بھر میں سے کوئی دیگر عالم بھی باقاعدہ منطق کے ساتھ بحث مُباحثہ کر کے چار یا چھ ثابت کرنے کو اب بھی تیار ہوں، تو میں ہر وقت بحث سے اُنکی خدمت کرنیکو تیار ہوں۔ وہ شوق سے اِس آسرم میں تشریف لاویں اور طے کریں، کہ کیسے چار یا چھ سے بنتا ہے۔

چہارم۔ اگر آپ پھر بھی ماننے کو تیار نہ ہوں، تو آپ خود ہی عقل سے اِنصاف کر کے یوں فیصلہ کریجئے، کہ ایک عالم بھائی تو چار سے، اور دوسرے پانچ سے، اور تیسرے چھ سے، اور پھر وہ بھی بلا بحث مُباحثہ کئے ایک طرفہ ہی مان رہے ہیں۔ تو بس موٹی سی عقل سے یہی فیصلہ کر لینا بھی کافی ہے، کہ نہ تو چار سے اور نہ چھ سے، صِرف اِن سب کا درمیانی یعنی پانچ ہی سے بننا ماننا ٹھیک اور درست ہوگا۔

یعنی مطلب یہ ہے، کہ سوریہ بھگوان اِس کثیف جسم کے ڈھانچے کو بناتے ہی پانچوں تتوں سے ہیں۔ جنکی بلاوٹ کی ترکیب تو ہم کو یوں معلوم نہیں ہو سکتی، کہ وہ فعل ہماری تخلیق سے پہلا اور غیب کا ہے۔ اِس لئے چاہے وہ بلاوٹ کی ترکیب ہم کو معلوم نہ ہو تو کوئی حرج نہیں، لیکن بناتے تو اِن پانچوں تتوں یعنی عناصروں ہی سے ہیں، یہ تو صاف ظاہر ہو ہی گیا۔ اور یہ بھی ظاہر ہو ہی گیا، کہ انہیں پانچوں تتوں سے آئندہ کو بھی تمام جگت کی بناوٹ، پرورش، افزائش اور فنا بھی یہی کرتے رہتے ہیں۔ بس یہی نتیجہ اور لُبِ لُباب اِس عناصری جسم (بھوتک شریر) اور وِشنو روپ سوریہ بھگوان کے طرزِ فعل کے چکر (سلسلہ۔ اُصول) کا ہے۔ انت میں ایسے خاص تعظیم و تکریم کے لائق بھوتک وِشنو روپ سوریہ بھگوان کو میرا با ادب نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی
چیت سمت ۱۹۸۸۔ بکرمی

تیئسواں باب بارہ بیانات تمام شُد

اور ملے ہوئے پائے - جو میری رائے میں تو یہ دونوں ہی پیشتر بتلائی ہوئی ملاوٹ کی مانند ہی نارنگی تو اگنی اور پرتھوی تتو، اور بینگنی پرتھوی - جل - وایو تتو کی ملاوٹ ہی سے پیدا ہوئے ہونگے - اور جن جن تتوں سے مل کر یہ بنتے ہیں، اُنہیں کے ملے جُلے کم وبیش گُن - کرم - سُبھاؤ بھی اُن میں ضرور پائے جاتے ہیں - جیسا کہ آئندہ چھبیسویں باب میں بتلایا بھی جاویگا - لیکن اب یہ کسی خاص تتو کے نام سے نہیں بولے جا سکتے، کیونکہ کسی خالص قدرتی تنماترا یعنی گُن سے اِن کا تعلق نہیں ہے بلکہ پھر بعد کے مُرکبات میں سے ہوگئے ہیں - لہٰذا اِس جانچ سے ہمارے پانچوں تتوں کے علم میں تو کوئی خرابی نہیں پڑتی، البتہ شاید اِسی وجہ سے اِس تتوں کے مُرکب مجموعہ دھوپ کا رنگ بحد سفید ہوگیا معلوم ہوتا ہے، ورنہ شاید اِس قدر سفید نا ہی معلوم ہوتا - تو اسمیں ہمارا کوئی حرج بھی نہیں ہے

دوئم - اُنہوں نے دھوپ کے رنگوں کی کیمیاوی جانچ بھی کر کے یہ پایا اور بتلایا ہے، کہ حقیقت میں تمام مخلوقات کی پرورش کے بڑے جُزو جیسے اوکسیجن - ہیڈروجن، نائٹروجن - کاربن - سلفر، کیلسیم، بیریم، آئرن، کاپر، لائم، زِنک، سوڈیم، مگنیشیم، ایلیونیم، پوٹیسیم، ارضیئم وغیرہ زیادہ تر جملہ دھات یعنی تندرستی کے ضروری جُزو اِن تتوں میں موجود ہیں - جو ہر ایک تتو میں علیحدہ علیحدہ کسی میں کچھ اور کسی میں کچھ کم وبیش پائے جاتے ہیں - اور اِنہیں کو ہم ڈائرکٹ یعنی سیدھے بیرونی اور اِن ڈائرکٹ یعنی غذائی اشیا کے ذریعہ اندرونی ترکیبوں سے دھوپ سے حاصل کر کے اپنے جسموں کی پرورش کرتے ہیں اور جب یہ دھوپ بادل وغیرہ سے چھپ کر کچھ دِن کو دِکھائی نہیں دیتی اور یہ تتو ملنے بند ہوجاتے ہیں، تو تمام مخلوق پرورش کا مادہ نہ مِلنے کے باعث طرح طرح کے مرضوں میں مبتلا ہوجاتی ہے - اور جن مکانات میں تنگی کی وجہ سے ہر وقت اندھیرا رہتا ہے اور دھوپ وہوا کا گذر وہاں بالکل نہیں ہو پاتا، تو اُس مکان کے باشندے روزانہ کچھ نہ کچھ مریض اور کمزور ہی رہا کرتے ہیں - اور جب دھوپ نکل آتی ہے یا وہاں اُس مکان میں آتے جانے لگتی ہے، تو اُس سے اپنی اپنی کمی تتوں کو لے کر کمی پوری کر کے پھر تندرست بھی ہوجاتے ہیں -

بس نتیجہ صاف معلوم ہوگیا، کہ یہ سوریہ بھگوان ہی اپنے اِس تتوں کے مُرکب مجموعہ یعنی دھوپ کے ذریعہ تمام تتوں کو بانٹا کرتے ہیں - اور یہی تتوں کا مُرکب مجموعہ یعنی دھوپ ہی کثیف جسم کی کیمیا یعنی پرورش کا سامان - میٹر یا مادہ ہے اور کچھ نہیں - بس انت میں ایسی خاص طاقت رکھنے والے وِشنو روپ سوریہ بھگوان کو میرا با ادب نمسکار ہے - نمسکار ہے - نمسکار ہے - رام چندر مُنی چیت سمبت ۱۹۸۸ بکرمی

چوبیسواں باب چھ بیانات تمام شد

اُوم

سوامی بھوودے نونہ

اُتم

پچیسواں باب

پانچوں تتوں سے عناصری جسم کے بناؤ بگاڑ اور سُدھار کے اصول

اِن کے اسباب علامات اور ثمرہ

پیارے بھائیو! اب آپ کو گذشتہ تمام معلومات سے یہ تو اچھی طرح واقفیت ہو ہی گئی، کہ اُس وِشوکرما پرماتما نے اپنی ہی نورانی طاقت (چیتنیہ شکتی) سے پردھان پرکرتی کے ذریعہ سے نورانی جسموں (سوکشم شریروں) کو بنایا (رچا) - اور اہنکار کے ساتھ من سے پانچوں تن ماتراؤں (گنوں) کے ملاپ کر کے پانچ تتوں کو بنایا (رچا) - اور پھر جیو آتماؤں کے نیک و بد اعمال کے ثمرہ کے مطابق اُن پانچوں تتوں اور سوکشم شریروں کے ملاپ سے تمام کثیف جسموں کی طرح طرح کے روپ رنگ کی علیحدہ علیحدہ بیشمار صورتیں بنائی ہیں - تو اُنہیں تتوں کی کمی بیشی سے بنے ہوئے مختلف جسم بھی مختلف ہی گُن - کرم - سُبھاؤ (خواص و فوائد) کے ضرور ہوئے - بس یہی باعث ہے، کہ اُدبھج (نباتات) سویدج (کرمی) انڈج (انڈے سے پیدا ہونے والے) جرایُج (جیل سے پیدا ہونے والے) مَنش (انسان) اور اُن میں نر و مادہ قالب اِنہیں تتوں کی کمی بیشی اور چیتن جیو آتما کے گذشتہ جنموں کے کئے ہوئے نیک و بد اعمال کے ثمرہ کے ملاپ ہی کا مختلف طرح کا ثمرہ ہے - جنکے ایک دوسرے سے جُدا گانہ ہی گُن - کرم - سُبھاؤ بھی موجود ہیں - اور اُن کا یہاں تک پھیلاؤ ہو گیا ہے، کہ ہر حالت کے جسموں میں ایک ہی ورن (جنس) کے ہوتے ہوئے بھی اپنے اپنے اعمال کے نتائج ہی سے بہت زیادہ کم و بیش طاقت یا گُن پائے جاتے ہیں - چنانچہ اِنسانوں کے جسموں میں بھی اِسی اعمال کے نتائج کے مطابق تتوں کی کمی و بیشی کے باعث جو گُن - کرم - سُبھاؤ پائے جاتے ہیں، اُنہیں کے کم و بیش تفاوت کے باعث سناتن دھرم شاستروں میں اُن کو براہمن - چھتری - ویش - شودر - ملیچھ یا راکشش پانچ ہی خصائلی تقسیم ورن یا ذات میں بانٹ دیا گیا ہے - یعنی یہ سب جیو آتماؤں کے نیک و بد اعمال کے نتائج ہی سے تتوں کے میل ملا کر بنائے جاتے ہیں - اِسی وجہ سے تمام روحیں (جیو ماتر) تو آپس میں ایک بھائی

ہیں اور تمام کثیف جسم جُدا جُدا۔ اور اِس تمام مُحیّر العقول کھیل کے کرنیوالا بس وہی ایک وِشوکرما یا تما انجینیر ہو سکتا ہے، دیگر اشخاص تو اِس کے سمجھنے کے قابل ہی نہیں۔ بس یہی سب تتوونکا ٹھیک ٹھیک مِلاپ اور ٹھیک ٹھیک کام کا چکر (سِلسلہ) جگت کی تخلیق ہے۔

لیکن اِس دُنیا کی بناوٹ میں اکثر یہی دیکھنے میں آتا ہے، کہ اگر جسم بناتے وقت اُس خاص واقف کار وِشوکرما انجینیر کی دِلی منشائے سے تتوں کے پورے طور پر مِلانے میں بھی کوئی کمی وبیشی رہگئی یا ہوگئی (کہ جو روحوں کے اعمال کے ثمرات کے مُطابق ہی ہوتی ہے، لیکن اُس کو کوتہ اندیش اشخاص اُس کی غلطی کہتے ہیں) تو اِسی کم وبیش مِلے ہوئے تتوں کے باعث اُن بنے ہوئے جسموں کے اُنہیں گُن۔ کرم۔ سُبھاؤ یعنی رنگ روپ اور خواص فوائد میں بھی کمی بیشی پائی جاتی ہے، کہ جس کا درست کرنیوالا پھر یہاں کوئی دیگر انجینیر ہی نہیں مِلتا۔ جیسے جنم گونگا۔ بہرا۔ اندھا۔ مخنث۔ نامرد۔ کُبڑا یا لُنجھا۔ چار اُنگلی کا۔ بِلا سر یا غیر مکمل سر کا یا بغیر کسی دیگر عضو وغیرہ کے ہونا۔ اور وہ عضو بھی کچھ نکمّے یا بالکل بیکار ہی ثابت ہی ہوتے ہیں۔ جسکو موجودہ ڈاکٹری طب میں قدرتی بدصورتی، اور ویدانت میں اُسی جیو آتما کے پچھلے جنم کے کئے بد اعمال کا ثمرہ یا نرک بھوگنا کہتے ہیں۔

اِس لئے اب صاف ثابت ہوگیا، کہ اِسی طرح یہ بھی کہا جا سکتا ہے، کہ تتوں کی ٹھیک ٹھیک مِلاوٹ کے بعد یعنی جسموں کی ٹھیک ٹھیک پیدائش کے بعد بھی اِنسانوں کی بےعملی یا کسی بھول یا غلطی یا اچانک چوٹ سے یعنی کسی آدھی بھوتک، آدھی دیوک یا ادھیاتمک وجوہات سے پھر بھی کوئی تتو جسم میں کم وبیش ہو سکتے ہیں۔ اور جب ہو جاویں، تو اُنہیں تتوں کی کمی بیشی کے باعث کم وبیش فرق اُن جسموں کے گُن۔ کرم۔ سُبھاؤ یعنی رنگ، روپ، خواص و فوائد میں بھی لازمی پڑ جاویگا۔ تو بس اُن کے اِسی گُن۔ کرم۔ سُبھاؤ کے فرق یا کمی بیشی کو اُنہیں تتوں کی خرابی یعنی پہلی تندرستی کے خِلاف علامات کہتے ہیں۔ اور اِنہیں علامات کے مجموعہ کو علمِ طِب میں کسٹوں۔ دُکھوں۔ تکلیفوں۔ روگوں یا ڈِزیز یا مرضوں کے نام سے بولا اور لکھا ہے۔ اور ایک ہی تتو کی کچھ تکلیفوں کو مِلا کر ایک معمولی مرض، اور کئی کئی تتوں کے فساد کی تکلیفوں کو ایک سخت تکلیف دِہ (کسٹ سادیہ) مرض، اور سبھی تتوں کی خرابی کی تکلیفوں کو مِلا کر لاعلاج (اسادیہ) مرض کے نام سے نامزد کر دیا ہے۔ جو میری رائے میں اُس وقت کے آیرویدآچاریوں یعنی طبّی موجدوں نے کسی نہ کسی طرح اِس تتو وِگیان ہی سے لیا ہی ہوگا۔

اب دُنیا میں یہ بات بھی دیکھنے میں آتی ہے، کہ جب کسی شخص کو کسی تتو کی خرابی سے کھانسی ہوگئی۔ اور وہ بدقسمت غریب یا محتاج شخص ہوا کہ جس سے عِلاج میں کچھ صرفہ کر نہیں سکتا، لیکن تکلیفوں سے تنگ آکر خود موت ہی کو بُلانا چاہا کرتا ہے۔ اور بھوکا، پیاسا، ننگا کہیں بھی دھوپ میں پڑا پھرا کرتا ہے۔ تو موت تو اُس کی قدرت سے نہیں تھی اور کھانسی بھی بغیر کسی دوا کے اچھی ہوگئی۔

اور اِسی طرح اور بھی بہت سی مُختلف مِثالیں دیکھنے و سُننے میں آتی رہتی ہیں، کہ فلاں شخص بہت مُدت سے فلاں مرض میں مبتلا تہا۔ اور وہ وہاں گیا تھا، یا اُسنے وہ کیا، یا یہ دیکھا یا کہایا، یا سونگھا اور وہ اچھا خاصا تندرست ہوگیا۔ تو اِن مُعاملات کو غور کے ساتھ سوچنے سے اُن امراض کے صحت ہوجانیکا خاص سبب بھی معلوم ہوجاتا ہے، کہ اُس کے مرض کے مُطابق جو تتو اُس کو چاہیئے تھا وہ اتفاقیہ قدرتی طور پر کسی طرح بھی کہانے لگانے، سونگھنے یا دیکھنے سے اُس کے جسم میں پہنچ گیا اور اُس کو صحت ہوگئی۔

بس جو کوئی چاہتا، اِن تجربات کو دِلی کوشش سے حاصل کرے اور تتوؤں کا پورا ماہر بھی ہو، اور سوریہ بھگوان کی رفتار سے بھی زیادہ کام کرنیوالی من کی طاقت کو بھی قابو میں کرلے، تو بہت ممکن ہوسکتا ہے، کہ ایسا تتوؤں کا ماہر (تتو درشی مہاتما) بیشتر بتلائے تجربہ کے مُطابق اُسی تتو کی کمی بیشی کو سمجھکر اور سوریہ بھگوان خزانچی سے اُن کے طریق تقسیم تتوؤں کے مُرکب مجموعہ یعنی دھوپ کی طاقت سے کسی بھی طریق تبادلہ سے بطور اِسیچینج اپنے بیشی تتو کو دیکر اور دوسرا کمی والا تتو تبادلے میں لیکر اُس کی کمی کو پورا بھی کرسکتا ہے۔

اور اِسی طرح تمام سنسار میں دِن رات ہو ہی رہا ہے۔ کیونکہ ہر ایک شخص اپنی ضروریات کے لئے ہر ایک شے خود ہی پیدا نہیں کرسکتا۔ لہٰذا جو شے اُسنے پیدا کی ہے اور اُس کے پاس زیادہ بھی ہو، تو وہ اپنی بیش شے دوسروں کو دیکر اور دوسروں سے اُن کی وہ بیش شے تبادلہ میں لے لے، کہ جو اپنے پاس نہیں ہے یا کم ہے۔ جیسے گھی دیکر اناج۔ اناج دیکر تیل۔ تیل دیکر کپاس۔ کپاس دیکر لوہا اور لوہا دیکر بھُس یا بھُس دیکر روپیہ۔ یعنی تمام خرید و فروخت اِسی تبادلہ کے ذریعہ دِن رات ہو ہی رہی ہیں۔ بس اِسی کو اِسیچینج بھی کہتے ہیں۔ ہاں جِس طرح اِس تبادلہ کے کرنے میں جو اچھے ہوشیار اور تجربہ کار ہوگئے ہیں، وہ اِس تبادلہ تتو میں زیادہ فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ اور جو کم واقف کار ہیں، وہ کم فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ اور جو ناتجربہ کار ہیں، اُنکو بالکل نقصان ہی ہوتا ہے یا مساوی رہجاتے ہیں۔

بس ٹھیک اِسی طرح اِن تتوؤں کا تبادلہ کرنیوالا ماہر کامِل بھی پورا پورا فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ اور بہت کم ناکامیاب ہوگا۔ ورنہ بِلا سمجھے ہوئے تتوؤں کا تبادلہ کرنیوالے سبھی اشخاص موجودہ زمانہ کے مُطابق یا تو کم فائدہ اُٹھاوینگے، یا بالکل نقصان ہی میں رہیں گے۔ بس تتوؤں کے ایسے تبادلے کرنیوالے مکمل عالم شخص کو تتو درشی مہاتما، اکمل وَید، حکیم، طبیب یا ڈاکٹر کسی بھی نام سے پُکار سکتے ہیں۔

اب اگر خرابی کی شروعات ہی میں اِن تتوؤں کی کمی بیشی کو ٹھیک ٹھیک پورا نہ کیا جاوے، تو وہی ایک خرابی یعنی مرض اور دیگر مُختلف خرابیوں یعنی مرضوں کو جنکا اُس سے نزدیکی تعلق ہوتا ہے، آپ خود پیدا کرلیتا ہے اور پھر کئی تتوؤں کی خرابی کی تکلیفیں موجود ہوجاتی ہیں۔ بس اِسی حالت کا نام مُرکب، پیچیدہ، کمپونڈ، وِشم یا کمپلیکس سادیہ مرض ہے۔ جو پھر بہت ہی مُشکل سے سمجھ میں آنے والے ہوتے ہیں۔ لیکن جب تک بھی وہ پہلا بگڑا ہوا تتو ٹھیک سمجھ میں نہیں آپاتا، تب تک اُس کا تبادلہ بھی ٹھیک

تجویز نہیں ہو سکتا۔ بس اِسی لئے امراض مزمن یعنی کُہنہ ہی ہوتے چلے جایا کرتے ہیں اور آخر مریض کو ختم تک تو کر دیتے ہیں لیکن درست ہونے میں نہیں آپاتے۔ لیکن تتوں کا مکمل ماہر اُن تتوں کی کمی بیشی کو اپنے یوگ کے طریقہ سے ضرور نکال کر ہی رہتا ہے، جس سے پھر مزمن امراض بڑی آسانی سے صحت پاجاتے ہیں
تمثیلاً سمجھ لیجیے، کہ پیشتر پرتھوی تتو بگڑا یا کم ہوا، تو شروع میں اُس کا فعل نیست ہو کر قبض ہوا۔
اب اُسے پورا نہیں کیا گیا یعنی سُدھارا نہیں گیا، تو پھر اُس کا نزدیکی جل تتو بگڑا اور سردی محسوس ہونے لگی۔ جب اُس کو بھی ٹھیک نہیں کیا گیا، تو اُس کا نزدیکی اگنی تتو بگڑا اور تیز بُخار پیدا ہو گیا۔ جب اُس کو بھی نہیں سُدھارا گیا، تو اُس کا نزدیکی وایو تتو بگڑا اور سرسام، ہذیان ہو گیا یعنی بادی پیدا ہو گئی۔ جب اُسکو بھی نہیں ٹھیک کیا گیا، تو آکاش تتو بگڑا اور پھر بیہوشی پیدا ہو گئی اور آخر میں بلغم کا زور ہوا اور موت سامنے آگئی۔ لیکن اگر کوئی طبیب کسی مریض کو چاہے کسی بھی حالت میں دیکھے، تو جب تک وہ پہلی پرتھوی تتو کی کمی یا بگاڑ کو سمجھ کر پیشتر اُسے درست نہیں کریگا، یعنی قبض کو رفع نہیں کریگا، تب تک کوئی تکلیف بھی جڑ سے رفع نہیں کر سکتا، چاہے عارضی صحت کسی تکلیف کو کچھ ہی ہو جائے۔ اور پھر اِس عارضی عارضی فائدہ میں بس موت ہی آن موجود ہوتی ہے۔ بس اِتنے ہی میں آپ سمجھ لیں، کہ یہ سب تندرستی اِنہیں پانچوں تتوں کے پورے طور پر اوسط درجہ پر بنے رہنے ہی سے عمدہ، و اِنہیں کے بگاڑ سے خراب، اور اِنہیں کے ٹھیک سُدھار سے پھر ٹھیک بھی ہو سکتی ہے۔ اور تمام امراض کا یہی حال ہے لیکن اب اِس مقابلہ پر ذرا غور سے خیال کیجیے، کہ موجودہ زمانہ میں اِن تتوں کی کمی بیشی کو وئید۔ طبیب اور ڈاکٹر صاحبان کس طرح پورا کرتے ہیں۔
ناظرین۔ آیورویدک چکتسا میں تو اِنہیں پانچوں تتوں میں سے صرف تین خاص تتوں کا نتیجہ کف، وات، پِت تین دہاتو۔ اور یونانی طب میں اِنہیں پانچوں تتوں میں سے چار عناصروں کا نتیجہ سودا، صفرا، بلغم و دموی صرف چار خِلط ۔ اور ڈاکٹری طب میں بھی یہی سوداوی، صفراوی، بلغمی اور دموی صرف چار ہی مزاج مانتے ہیں۔ اور بایوکیمک اصول علاج میں جیو رسائن کی چھ اشیار مانی گئی ہیں۔ جن کے ماننے کے لئے میری رائے میں تو یہ ہے، کہ
اوّل۔ جب آیُروید آچاریوں نے رِگ وید کے گیان سے وئیدک شاستر بنائے ہونگے، تو اُنہوں نے اُسی تین گُن والی پردہان پرکرتی کے ست۔ رج۔ تم تینوں گُنوں کی بُنیاد پر کف، وات، پت تین ہی دہاتو مقرر کی ہوں گی۔ اور پھر اِنہیں کی کمی بیشی سے دوش یعنی مرض ہونا اور اسی فرق کے پورا کرنے کا بندوبست کیا ہوگا۔ بس اِس کے سوائے اُن کی اور دیگر بنیاد ہو بھی کیا سکتی ہے۔
دوئم۔ یونانی طب کے موجدوں نے آیُرویدک چکتسا کے شاستروں کو پڑھ کر اُس طریقہ میں ایک تتو اور بیش کر کے اپنے اُنہیں چار عناصروں کے نتیجہ کو کہ جن سے دیر یہ بنا مانتے ہیں، پھر اُنہیں کی بیشی کو

مرض ہونا اور پھر اُسی فرق یعنی مرض کے رفع کرنیکی ترکیب کی ہوگی۔

سوئم - انگریزی ڈاکٹری علاج کے موجدوں نے شاید اپنی سائنس کی ترقی کے شروع زمانہ میں مُمکن ہے پیشتر یونانی طِب کو پڑھا ہوگا، لہٰذا وہ بھی چار ہی مزاج مانتے ہیں اور انہیں کی کمی بیشی کو مرض ہونا اور پھر اُسی فرق کے درست کر دینے کو مرض کا عِلاج کرنا مانتے ہیں۔

چہارم - بایوکیمک اُصول علاج کے موجد ڈاکٹر شوسلر صاحب نے جسم کی کیمیا دی جانچ کرکے جیو رسائن کی کچھ اشیاء سے جسموں کی بناوٹ اور پھر وہی پرورش کے مادے ہی مانے ہیں۔ اور انہیں کی کمی بیشی کو مرض ہونا، اور اِسی فرق کو پورا کر دینے کو مرض کا عِلاج کرنا بتلاتے ہیں۔

اِس لئے نتیجہ صاف ظاہر ہو جاتا ہے، کہ سب نے اُنہیں تتوں کے گنوں کے بناؤ، بگاڑ اور سُدھار، کہ جن کے جوہر یعنی ویریہ روپ سے یہ جسم بنا ہے۔ چاہے وہ پانچ سے کم مانتے ہیں یا زیادہ۔ پھر آئندہ اِن تمام وئید، طبیب یا ڈاکٹروں نے جو جڑ اور چیتن اشیا کے گُن، کرم، سُبھاو یعنی رنگ، روپ وخواص و فوائد ہی لکھے ہیں، اُن میں بھی اُنہوں نے جو تلاش کرکے پایا اور بتلایا ہے وہ بھی یہی ہے، کہ فلاں فلاں جڑی، دھاتو یا اُپدھاتو اور کیڑے وچرند و پرندوں میں کف، بات، پت یعنی بلغم، سودا، صفرا کے بیش کرنیوالے یا صاف کرنیوالے یا نیست کرنیوالے ہی فلاں فلاں گُن، کرم، سُبھاو یعنی خواص و فوائد ہیں۔ اور اِسی بنیاد پر تمام وئیدوں، حکیموں اور ڈاکٹروں نے سنسار بھر کے قالبوں (یونیوں) میں بہت زیادہ اشیاء کی جانچ کر ڈالی ہے۔ اور جو کچھ اُن کو معلومات ہوئی ہیں، اُن کے یہی گُن، کرم، سُبھاو لکھدیئے ہیں۔ بس اِسی علم کی کتابوں کا نام نگھنٹو یا علمُ الادویہ یا مٹیریا میڈیکا ہے، جو علم طب کی بڑی بھاری مُستند کتابیں ہیں اور بہت سخت محنت کا نتیجہ بھی ہیں۔ لیکن میری رائے میں جتنی سخت محنت اُن موجدوں (آچاریوں) نے اِنکی تحقیق میں کی ہے، وہاں اُنہوں نے دو بڑی بھاری بھُول بھی ایسی ہی کی ہیں، کہ جن کے میں کیا بدنتائج بتلاؤں۔ وہ اوّل تو یہ ہے، کہ جب یہ ثابت ہو چکا ہے، کہ کوئی بھی مجسّم شے کسی ایک تتو سے بنی ہوئی نہیں ہے بلکہ اِن پانچوں ہی تتوں کا مُرکب مجموعہ ہے۔ ہاں! اتنا فرق ضرور ہے، کہ کسی میں کوئی تتو کم یا کسی میں کوئی تتو بیش ضرور رہے تو پھر بتلایئے، کہ جب کوئی پانچوں تتوں کی بنی ہوئی شے صرف ایک ہی تتو کی بیشی کے باعث اُسی تتو کی کمی والے مریض کو دیجاویگی، تو چاہے اُس ایک تتو کی کمی پوری ہو جانے کی وجہ سے اُس وقت اُس کو کچھ فائدہ ضرور کرے، لیکن دیگر بقیہ تتو جو اُس کے ساتھ جسم میں پہنچ جاوینگے، تو کیا وہ اپنا کوئی خراب اثر پیدا نہیں کریں گے؟ نہیں ضرور کریں گے۔ بس یہی اِس طریقہ کے علاج میں تتوں کا خراب تبادلہ ہوتا ہے۔ دوئم جب اِن کی کتابوں ہی میں تین یا چار خواص (گنوں) ہی کے بیش نیست یا صاف کرنیوالی شے لکھی ہیں، تو جسم کی بناوٹ کے بقیہ بگڑے ہوئے یا کم ہوئے تتوں کو وہ کس شے

سے ٹھیک یا درست کریں گے، جب کہ اُن کے پاس اُن کو درست کرنیوالی کوئی دیگر شے موجود ہی نہیں ہے۔ اور اِسی لئے شاید کہیں کہیں مرضوں میں مکمل صحت بھی نہیں ہو پاتی ہے، بلکہ ایک مرض کی بجائے دوسرے مرض اور پیدا ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ خود ہی ایک تتو کے ساتھ میں دوسرے تتو مریض کے جسم میں داخل بھی تو کرتے رہتے ہیں۔ اور طبابت کی بہت سی کتابیں بھی دھن کے لالچی اشخاص نے اپنی کتابیں بیچنے کے باعث کہیں اعلیٰ درجہ کی مفید کتابوں کے لفظوں کو لوٹ پھیر کر کے ایسی ایسی لکھ ڈالی ہیں، کہ جن سے وہ اصلی مقصد اور بھی نیست نابود ہو کر کتابوں کی تعداد اور غلطت کے مرض بڑھانیکا باعث ہو رہی ہیں۔ یہ اور بھی آفت اِس علم میں پیدا ہو گئی ہے۔

اِسی لئے جب سے آٹھویں سے چودھویں باب تک میں بتلائے شرعی علاج یعنی مکمل انسدادِ ثقیلہ (گوں ڑک چکتسا) کے لئے دھارمک شاستی اصولوں کی پابندی کرنا غائب سا ہوتا جا رہا ہے۔ اور اِس غیر مکمل طبابت کے پیشے اور کتابوں کی زیادتی ہوتی جا رہی ہے۔ اور خالی بیٹھے بٹھائے لوگوں کو رات دِن فضول طاقت کی ادویات اور رہا ضم چورن کھلائے جا رہے ہیں۔ اور اِسی کی واہیات جھوٹی نوٹس بازی نے سنسار کو دبا رکھا ہے۔ بس تب ہی سے امراض کی زیادتی کے بادلوں سے اُمنڈ کر سنسار کے اوپر دُکھوں کی گھٹا بھی چھاتی جا رہی ہے۔ اور اِسی کے بد نتائج سے تمام مخلوق دِن رات امراض میں مبتلا ہی رہنے لگی ہے۔ جس کے لئے اب سے سو سال پہلے بزرگوں ہی سے یہ بات معلوم کر لی جاوے، دیکھئے وہ کیا جواب دیتے ہیں، کہ جب مرض کم تھے یا اب کم ہیں۔ بس اب اِس کو درستی یا علاج کرنا کہا جاوے یا اور اُلٹا بگاڑنا۔ اِس کا تصفیہ آپ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

میری رائے میں تو اِس کے معنی ہی یہ ہوتے ہیں، کہ ابھی ٹھیک طور پر تتوں کا تبادلہ کرنیوالے مکمل عالم (تتو درشی مہاتما) ہی نہیں بن پائے، اور یہی باعث میرے ویراگ (حالتِ تذبذب) اور تتوں کا اصلی تبادلہ تلاش کرنیکا بھی ہوا تھا۔ البتہ اِس وقت یورپ میں جو نئے سائنسداں فلاسفر خالص اوکسیجن، ہیڈروجن، نیٹروجن اور کاربن وغیرہ اُن خالص خالص گیسوں ہی سے کام لے کر جو اپنے تجربے کر رہے ہیں، کہ جن سے یہ پردتو پلازم یعنی ویریہ بنتا ہے۔ تو ممکن ہے اِس سے اُن کو بھی وہی تتوں کی درستی کی ترکیب معلوم ہو جاوے اور پوری کامیابی حاصل ہو جاوے۔ پھر وہ بھی اِس موجودہ اصول علاج کو خود غلط اور غیر مکمل تبلاوینگے۔

ہاں، بایوکیمک اُصولِ علاج کے مُطابق جو یہ جسم چھ نمکوں کے بارہ مرکبات سے بنا مانا گیا ہے، اور انہیں کی کمی بیشی سے مریض وانکی کمی بیشی پوری کر دینے سے ہی صحت ہو جانا بتلایا گیا ہے۔ تو تجربہ کرنے سے پایا تو یہ ٹھیک، لیکن دو خرابیوں سے خالی یہ بھی نہیں رہے۔ وہ یہ کہ اوّل تو جو بھی چھ یا بارہ ہیں، تو پانچ سے تو زیادہ ہی ہیں۔ دوسرے ہیں تو مجسم (ساکار) اشیا ہی تا۔ لیکن خیر۔ بے شمار ادویات سے

تو پھر بھی کم ہی ہیں۔ اور اُن کی کمی بیشی کی تشخیص ذرا مشکل تو ہے، لیکن ناممکن نہیں ہے۔ لہٰذا کسی حد تک میرے خیال کے یہ بھی تائید کرنیوالے ہی رہے۔ اور بقیہ تبادلہ کرنیوالے بھی ملتے تو انہیں تتوں کو ہیں، صرف پورے یا ادھورے علم ہی کا تو فرق ہے۔

بس اب کہا جا سکتا ہے، کہ خالص ایک ایک تتو کے گُن۔ کرم۔ سُبھا (خواص فوائد) جاننا اور تتوں کے مرکب مجموعہ دہوپ سے اُنکا جُدا جُدا چھانٹ جاننا بڑی ضروری بات ہے۔ جس سے ان سے ٹھیک ٹھیک فائدہ اُٹھایا جا سکے۔ ورنہ پھر دوسروں کی طرح یہ طریقہ بھی تو چھیلے ہی میں رہجائیگا۔

لہٰذا جس طرح اِس آتمانے سانکھیہ درشن کو یوگ کے طریقہ سے سمادھی کی حالت میں گیان کی نگاہ سے سمجھکر یہ ترکیب جانی ہے، وہ تمام سنسار کی واقفیت کے لئے اوّل مقالہ میں بتلا دی گئی ہے۔ لیکن ایسی ایک ہی بات سے زیادہ فائدہ نہیں ہوگا، اِس لئے مکمل کرنے کے چکتسا ودیا یعنی اُصول علاج الامراض نمبر دو کے لئے جتنے علم کی ضرورت لازمی ہے، وہ تمام ہی جاننا ضروری ہیں لہٰذا وہ تمام معاملات تو مکمل طور پر اگلے بابوں میں بتلائے جاوینگے، لیکن پیشتر میں یہ مناسب سمجھتا ہوں، کہ اِن تتوں کے گُن۔ کرم۔ سُبھاؤ کو ایک ایسے آسان سبق کی صورت میں پھر بتلا دوں، کہ جس سے آپ کو پانچوں تتوں کے جُدا جُدا گُن۔ کرم۔ سُبھاؤ کی ایسی عمدہ واقفیت ہوجاوے، کہ پھر آپکو تشخیص وعلاج کرنے میں ایسی اِمداد ملے، کہ ہر وقت مکمل گرو (اُستاد) کے ساتھ رہنے کا کام دے۔ اور اُن کی نا سمجھی سے آپ فائدہ کی بجائے نقصان نہ اُٹھا بیٹھیں۔

انت میں ایسے تتو درشی مہاتماؤں، ویدوں، طبیبوں و ڈاکٹروں کو میرا با ادب نمسکار ہے۔

نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی

بیساکھ سمبت ۱۹۸۸ بکرمی

پچیسواں ۲۵ باب تیس ۳۰ بیانات تمام شُد

۳ گُن - اِس کا گُن یعنی تن ماترا شبد یعنی آواز ہے۔

۴ سُبھاؤ - اِس کا سُبھاؤ یعنی خواص پھیلنے والا، مقناطیسی، بہت سرد یعنی ٹھنڈا ہے۔ تمام برہمانڈ کا گھیرا یعنی محیطِ کُل اور سب کا موجب زندگی ہے۔ اگنی تتو کے خِلاف گُن والا یعنی اگنی تتو (صفرا) و تمام خراشدار زہر کا دافع اور وایو تتو کا مُصلح ہے۔

۵ کرم - اِس کے کرم یعنی فائدے قابض۔ بلغم بنانیوالا و تسکین دِہ کے ہیں۔ یعنی جب تمام جسم یا اِس کے کسی خاص حصّہ میں اندرونی یا بیرونی کنہی بہی وجوہات سے اگنی تتو یعنی صفرا، گرمی بڑھ جائے اور اِسی کی کمی ہوجائے، تب اِس کا استعمال آبِ حیات کی مانند بہت عُمدہ فائدہ مند ہے۔ لہٰذا مندرجہ ذیل امراض کے زہر کا دافع ہے۔ جیسے بُخار۔ دماغی گرمی۔ دردِ سر۔ قے۔ ہچکی۔ جریان۔ خواب ہونا۔ آشوبِ چشم۔ روہے۔ چیچک۔ موتی جھرا۔ دیوانگی۔ مرگی۔ ہسٹیریا۔ کنولشن۔ ہیضہ۔ طاعون۔ آؤں خون۔ یاصفراوی اسہال۔ خونی بواسیر۔ مسان۔ پھوڑے پھنسی۔ ورم۔ دُنبل۔ کھجلی۔ پِتّی۔ پردر۔ سوزاک۔ آتشک وسمّی زہریلے کیڑے مکوڑوں کے ڈنک مارنے یا کاٹنے کے زہر کا دافع ہے۔ اور خشکی و پیاس کو روکنے والا اور تسکین دِہ ہے۔

۶ بیشی کی علامت - جسم میں اِسکی معمولی بیشی پر آنکھ۔ ناخن۔ پاخانہ۔ پیشاب و زبان سفیدی مائل نیلگوں۔ جسم میں سُستی۔ کاہلی۔ قبض۔ پیشاب و نیند کی زیادتی۔ بھوک۔ پیاس و پسینہ کی کمی ہوتی ہے اور ذائقہ میٹھا ہوتا ہے۔ اور بہت زیادہ بیشی میں کان میں بہرا پن یا غوں غوں کی آواز اور اکثر جُذامی مادہ تک پیدا ہوجاتا ہے۔ اور بلغم وسیت کا زور ہوکر موت آن موجود ہوتی ہے۔

۷ کمی کی علامت - جسم میں اِس کی معمولی کمی سے آنکھ۔ ناخن۔ پیشاب۔ پاخانہ و زبان سُرخی مائل یا تیز پیلے اور صفراوی ہرے پیلے دست اور بُخار۔ چنگ جسم کا رنگ مٹیالا و زہرباد تک ہوجاتا ہے۔ بھوک، پیاس، پسینہ زیادہ، پیشاب کم، اکثر قے یا ہیضہ ہوجاتا ہے اور مریض کا سُبھاؤ چڑچڑا ہوتا ہے۔

۸ کِس تتو کو دبا سکتا ہے؟ زیادہ تر اگنی تتو کو۔

۹ اِس کے خِلاف خاص کون تتو ہے؟ زیادہ تر اگنی تتو۔

دویم - وایو تتو کا بیان

۱ رنگ - اِس کا رنگ سبز یعنی ہرا ہے۔

۲ مسکن - حقیقت میں اِس کی سکونت سب جگہ ہے، لیکن جسم میں اِس کے رہنے و کام کرنے کی جگہ زیادہ تر عصب گیان اِندری اور پھیپھڑے، آنتیں و ہاتھ پیر کرم اِندری ہیں۔

۳ گُن - اِس کا گُن یعنی تن ماترا، اسپرش یعنی محسوس ہونا ہے۔

۴ سُبھاؤ - اِس کا سُبھاؤ یعنی خواص ہلنا۔ بہنا اور چنچلتائے ہوتا ہے۔ یعنی اگنی و آکاش تتو (صفرا و بلغم) کا مصلح اور جل تتو و شرن اور مادہ خمیر کا دافع ہے۔

۵ کرم - اِس کے کرم یعنی فائدے سرد خشک، ریاح پیدا کرنے والے و تسکین دہ کے ہیں یعنی جب تمام جسم یا اِس کے کسی خاص حصّہ میں اندرونی یا بیرونی کنہی بھی وجوہات سے اگنی یا آکاش تتو یعنی صفرا یا بلغم بڑھ جائے اور اِسی کی کمی ہوجاوے۔ تب اِس کا استعمال عمدہ فائدہ مند ہے لہٰذا مندرجہ ذیل امراض میں بہت زیادہ مفید ہے۔ جیسے سب طرح کے ورم، زخم، ناسور و کاربنکل میں۔ زیادہ دماغی کام کرنیوالوں کی دماغی کمزوری میں۔ یا دیگر دماغی امراض میں جو اگنی تتو کی بیشی کے باعث ہوں۔ جیسے مرگی ہسٹیریا میں۔ نزلہ، زکام، انفلوئنزا و سردی سے پیشانی کے درد میں۔ دانتوں و مسوڑوں کے درد، ورم یا پائیریا میں۔ آواز کی خرابی، امراض چشم، عصبی خرابی اور آتشکی امراض میں۔ کسی گلٹی کے ورم کان اور سوزاک کے زخم میں بہت زیادہ مفید ہے۔

۶ بیشی کی علامت - اِس کی معمولی بیشی میں تمام جسم یا اِس کے مختلف حصّوں میں ہڑکل اعضا شکنی و متواتر یا دورہ کے درد ہونا عصبی پھڑکن ہونا۔ اور بہت زیادہ بیشی میں آنکھوں و ناخونوں میں ہریالی، پاخانہ پھولا ہوا، پیشاب جھاگدار، ذائقہ کسیلا اور کانوں میں آواز زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ اور ہسٹیریا، مرگی، ٹیٹنس و کنولشن کے دورے یا دیوانگی، خفقان، ہذیان ہوجانا۔ جس میں چنچلتا زیادہ ہوتی ہے۔

۷ کمی کی علامت - اِس میں بہرا گونگا و سُست سُبھاؤ ہوتا، اور چپ چاپ پڑے رہنا عمدہ محسوس ہوتا، اور سر بھاری، اُنیدا پن، بےچینی، دماغی تھکن کی علامت پائی جاتی ہیں۔

۸ کِس تتو کو دبا سکتا ہے - زیادہ تر جل تتو کو۔

۹ اِس کے خلاف خاص کون تتو ہے - زیادہ تر اگنی تتو۔

سویم - اگنی تتو کا بیان

۱ رنگ - اِس کا رنگ تیز سرخ یعنی لال ہوتا ہے۔

۲ مسکن - حقیقت میں اِس کا مسکن سب جگہ بجلی کی مانند ہے، لیکن جسم میں اِس کے رہنے و

۲۔ مسکن۔ حقیقت میں اِس کا مسکن سب جگہ پانی کی مانند ہے، لیکن جسم میں اِسکے رہنے و کام کرنے کے مقام زیادہ تر رسناگیان اِندری اور زبان، دِل، گُردے و پھیپھڑے کرم اِندری ہیں۔

۳۔ گُن۔ اِس کا گُن یعنی تن ماترا رس یعنی ذائقہ ہے۔

۴۔ سبھاؤ۔ اِس کا سُبھاؤ یعنی خواص اوپر سے نیچے کو گرنے اور مُردہ کو گلانے و زندہ کو بڑھانیکا ہے اور آکاش و اگنی تتو یعنی بلغم و صفرا کا مُصلح و پرتھوی تتو کا دافع ہے یعنی مُعتدل، کم سرد و تسکین دِہ ہے۔

۵۔ کرم۔ اِس کے کرم یعنی فائدے مُعتدل، کم سرد و تسکین دِہ کے ہیں۔ اور آؤں و بلغم کا مُصلح، خُون صاف بڑھانیوالا، مُقوی دِماغ یعنی دیر یہ بڑھانیوالا اور خواہشات شہوانی پیدا کرنیوالا ہے۔ لہٰذا پھیپھڑوں سے بلغم اور آنتوں سے فضلہ و آؤں کو تر کر کے نکالنے والا اور اِن کے ورم و سٹرن کو بہت زیادہ فائدہ مند ہے یعنی جب تمام جسم یا اِس کے کسی خاص حصّہ میں اندرونی یا بیرونی کِنہی بھی وجوہات سے اگنی یا پرتھوی تتو بڑھ جائے اور اِسی کی کمی ہو جائے، تب اِس کا استعمال بہت زیادہ فائدہ مند ہے۔ لہٰذا مندرجہ ذیل امراض میں بہت مُفید ہے۔ جیسے خون کی کمزوری (انیمیا) و جریان میں۔ گلے کی سوجن و جلن میں پِتے و دستوں میں۔ آؤں خون و صفرا و خون کے دستوں میں۔ حاد و مُزمن پیچش اور سنگرہنی میں خشکی سے کُہنہ بخار میں۔ پھیپھڑے اور اُن کی نالیوں کی سوزش و بلغمی امراض جیسے نیومونیا، پلوریسی، کالی کھانسی، گلر کھانسی، خشک کھانسی، سِل، راجکشما، تھائیسس، تپ دِق، دمہ و سانس میں۔ اگر جلدی نہ کی جاوے، تو پھیپھڑوں سے سِل و دمہ کے زہر کو، اور آنتوں سے سنگرہنی کے زہر و خون سے پُرانے بخار کے زہر کو باہر نکال پھینک کر اِنسان کو پوری صحت اور عُمدہ تندرستی حاصل کرا سکتا ہے۔

۶۔ بیشی کی علامت۔ اِس کی بیشی پر جسم میں کچھ سُستی، ناخن کچھ درار دار نیلگوں سفید، اور آنکھیں و فضلہ کچھ نیلگوں، پیشاب ہلکا سفیدی مائل، زبان کچھ میلی سفید، کچھ قبض، نیند کی زیادتی اور ذائقہ میٹھا کسیلا ملا ہوا سا بونی سا ہوتا ہے۔

۷۔ کمی کی علامت۔ اِس کی کمی میں جسم و آنتیں گرم اور کبھی کبھی بخار یا دو چار پتلے پیلے دست ہوتے رہتے ہیں۔ آنکھ، ناخن، پاخانہ، پیشاب، زبان کچھ سُرخی مائل یا تیز پیلے ہوتے ہیں جسم کا رنگ پیلا، کمزوری، پھیپھڑے و آنتوں کے خراب امراض جیسے دمہ، بلغم، خشک کھانسی، راجکشما، سِل، سنگرہنی، خشکی، قبض، بدہضمی ہونا اور مزاج غصّہ ور و چنچل پائے جاتے ہیں۔

۸۔ کِس تتو کو دبا سکتا ہے؟ زیادہ تر پرتھوی تتو کو۔

۹۔ اِس کے خِلاف خاص کون تتو ہے؟ زیادہ تر اگنی و وایو تتو۔

پنجم - پرتھوی تتو کا بیان

۱۔ **رنگ** - اِس رنگ زرد یعنی پیلا ہے۔

۲۔ **مسکن** - حقیقت میں اِس کا مسکن سب جگہ ہے، لیکن جسم میں اِس کے رہنے و کام کرنے کے مقام جلد، گوشت، ہڈی کی صورت میں سب جگہ ہی پر خاص طور سے ناک گیان اِندری اور پھیپھڑے، جگر و مقعد کرم اندری ہیں۔

۳۔ **گُن** - اِس کا گُن یعنی تن ماترا گندھ یعنی بو ہے۔

۴۔ **سُبھاؤ** - اِس کا سُبھاؤ یعنی خواص تسکین و خشکی کرنا اور قدرے مُحرّک یعنی معمولی گرم خشک ہے۔ اور آکاش و جل تتو یعنی بلغم و خون کا مُصلح ہے۔

۵۔ **کرم** - اِس کے کرم یعنی فائدے قدرے مُحرّک اور معمولی گرم خُشک و بلغم و خون کا مُصفی اور دائمی قبض میں آنتوں سے فضلہ نکالنے والا اور فاسد جُذامی مادہ کو دفع کرنیوالا ہے۔ یعنی جب تمام جسم یا اِس کے کسی خاص حصّہ میں اندرونی یا بیرونی کنہی بھی وجوہات سے آکاش یا جل تتو بڑھ جاوے اور اِسی کی کمی ہو جاوے، تب اِس کا استعمال بہت زیادہ فائدہ مند ہے۔ لہٰذا مُندرجہ ذیل اَمراض میں بہت عُمدہ مُفید ہے۔ جیسے کنٹھ مالا، ذیابطیس بسان میں۔ مُنہ سے خون تھوکنے و دست کے ساتھ خون آنے میں۔ دائمی قبض یا بدہضمی و بواسیر اور جُذام میں۔ تلّی، جگر و خون کی عموماً تمام خرابیوں میں۔ سر بڑا ہو جانے، کان بہنے اور کم سُنائی دینے میں اِس کا اِستعمال بہت فائدہ مند ہے۔

۶۔ **بیشی کی علامت** - اِس کی بیشی پر جسم میں کچھ خشکی پیاس و نیند زیادہ ہوتی ہے۔ ناخن، آنکھ، پاخانہ، پیشاب و زبان کا رنگ سفیدی مائل پیلا اور ذائقہ میٹھا، پھیکا ہوتا ہے۔ اور تمام رطوبتیں کمی کے ساتھ خشک خارج ہوتی ہیں۔

۷۔ **کمی کی علامت** - اِس کی کمی میں بدہضمی بھوک کی کمی، قبض، جسم میں درد، اعضا شکنی، ہڑکل، جمھائی، ناک میں بو، فساد خون و جُذامی مادہ تک پیدا ہو جاتا ہے۔ آنکھ، ناخن، پاخانہ، پیشاب کچھ نیلگوں و نیند کم پائی جاتی ہے۔

۸۔ **کس تتو کو دبا سکتا ہے؟** زیادہ تر کچھ جل تتو کو۔

۹۔ **اِس کے خلاف خاص کون تتو ہے؟** زیادہ تر جل تتو۔

ناظرین - چونکہ دھوپ میں دو مرکب تتو اور پائے جاتے ہیں، لہٰذا تجربہ سے جو اُن کے مرکب فائدے پائے جاتے ہیں، وہ بھی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ اگنی پرتھوی کے مُرکّب تتو کا بیان

اِس کا رنگ اگنی پرتھوی تتو کا مُرکب یعنی نارنگی ہوتا ہے۔ اور اِس کے کرم یعنی فائدے بھی مذکورہ بالا دونوں تتوں کے ملے جُلے ہی ہوتے ہیں۔ اور مُندرجہ ذیل امراض میں مُفید پایا جاتا ہے یعنی یہ قدرے مُحرّک ہے، لہٰذا زیادہ بیٹھے رہنے والے دوکانداروں یا کلرکوں کی پُرانی بدہضمی و پرانے قبض میں۔ سیت کے بُخار و نزلہ میں۔ پیٹ کی جلن، درد وکھٹی ڈکاریں آنے میں۔ پھیپھڑوں کی کمزوری، ماہواری حیض کی کمی، ہسٹیریا اور فیتی ڈجینریشن یعنی میدروگ (چربیلے مُٹاپے) میں دینا بہت زیادہ فائدہ مند ہے۔ اور جوانوں کو اگنی تتو کی بجائے دینا بہتر ہے۔ برص و جُذام کے مرض میں پرتھوی تتو کے بعد اِس کو دینا بہت مُفید ہے۔

۲۔ پرتھوی جل وایو کے مُرکّب تتو کا بیان

اِس کا رنگ پرتھوی، جل، وایو تتو کا مُرکّب یعنی بینگنی ہوتا ہے۔ اور اِس کے کرم یعنی فائدے بھی مذکورہ بالا تینوں تتوں کے ملے جُلے ہی ہوتے ہیں اور مُندرجہ ذیل امراض میں مُفید پایا جاتا ہے۔ یعنی یہ قدرے ملین و سرد اور منی کو گاڑھا کرنے والا ہے، لہٰذا جب اگنی تتو کا جُزو جسم میں بڑھ کر اِس طرح رمجاوے کہ تشخیص ہی میں نہ آپاوے۔ یا حرام مغز اِس طرح بگڑ جاوے، کہ آرام ہونے ہی میں نہ آپاوے، تب ایسی عصبی خرابی میں اِسکا دینا بہت زیادہ مُفید ہے۔ یعنی جب اگنی تتو کی خرابی سے ہسٹیریا، مرگی، دیوانگی، سرسام، مائی لائی ٹس ہوں یا سنِپات میں جب ہذیان ہو، یا ذیابطیس ہو، یا ہتھولس کے باعث جب جریان یعنی رِقتِ منی ہو جاوے، تب اِسکا دینا بہت مُفید ہے۔

انت میں تتوں کے ایسے گُن، کرم، سُبھاؤ کے عالم تتو وِگیانک آچاریوں کو میرا نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط۔

رامچندر مُنی

بیساکھ سمبت ۱۹۸۸ بکرمی

چھبیسواں باب پچاس بیانات تمام شُد

اُوم

گن پتئے نومنہ

اُتھ

اٹھائیسواں باب

اوّل تتوں کی کمی بیشی یعنی اسبابُ الامراض کا بیان

اِن کے فعل اور تقسیم

پیارے بھائیو! مکمل تندرست اجسام کی پیدائش ہونے کے بعد پانچوں تتوں کو ٹھیک مساوی مقدار پر قائم رکھنے کے لئے جو اصول مقرر ہیں، وہ اصول اِنسدادالامراض (دُکھوں ٹِرک چِکِتسا) کے نام سے مشہور ہیں اور اِسی مقالہ کے آٹھویں سے چودھویں باب تک لکھے جا چکے ہیں۔ اور اُن کا طرزِ عمل بھی پندرھویں سے اکیسویں باب تک میں تبلادیا گیا ہے۔ لہٰذا جب تک اُن اصولوں کی پابندی ہوتی رہتی ہے، تو وہ ٹھیک مساوی مقداریں بنے رہتے ہیں۔ اور کوئی کسی طرح کا دُکھ یا مرض بھی کسی کو نہیں ہوتا اور جسم تندرست رہتے ہیں۔ اور جب اُنکے برعکس کام کیا گیا، تو وہ ٹھیک مساوی مقدار پر نہیں رہتے اور کم وبیش ہو کر بگڑ جاتے ہیں۔ جس سے پھر کوئی نہ کوئی ادھی بھوتک یا آدھی دیوک یا ادھیاتمک دُکھ یعنی مرض پیدا ہوجایا کرتے ہیں، جو زیادہ تر دو ہی قسم کے اسباب سے عمل میں آتے ہیں۔ یعنی اوّل تو جسم سے باہر کے اور دوئم جسم کے اندر کے اسباب سے پیدا ہوتے ہیں جن کی مکمل تشریح ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

اوّل بیرونی یا خارجیہ اسبابُ الامراض کا بیان

یعنی وہ تمام آدھی بھوتک اور آدھی دیوک تکالیف یا امراض جو جسم سے باہر کی وجوہات سے پیدا ہوتے ہیں اور بیرونی صدمات ناگہانی کہلاتے ہیں۔ جیسے چوٹ، موچ وزہریلے جانوروں (جیو جنتوں) کا کاٹنا۔ یا کسی مہلک مرض کے زہر کا کسی طرح جسم میں داخل ہوجانا۔ یا کسی چھوتدار امراض کا اثر کسی مریض سے لگ جانا۔ اور دیوتاؤں کے غصہ (کوپ) سے بھی تتو کم وبیش ہوجاتے ہیں جس سے بیرونی اثر سے بیرونی یعنی مقامی مرض، اور اندرونی اثر سے اندرونی یعنی جسمانی مرض پیدا ہوجاتے ہیں۔ اور کم اثر سے چھوٹے

و زیادہ اثر سے بڑے سخت مہلک امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ جیسے ہیضہ، پلیگ ہو جانا۔ یا بادل کی گرج و بجلی کی کڑک۔ ہوا کے طوفان سے یا دھوپ سے لو لگ جانا۔ جس سے ڈوبنا، زمین کی آتش فشانی یا چوٹ سے تکلیف ہو جانا وغیرہ

دوم۔ اندرونی یا جسمانی اسبابُ الامراض کا بیان

یہ اسبابُ الامراض اپنے جسم کے اندر سے پیدا ہوتے ہیں اور ادھیاتمک دُکھ یا مرض پیدا کرتے ہیں۔ جو زیادہ تر اسی مقالہ کے آٹھویں سے چودھویں باب تک میں و خاص طور سے تیرھویں باب میں بتلائے کہان پان، رہن سہن کے اُصولوں کی ٹھیک ٹھیک پابندی نہ کرنے کے باعث پیدا ہوتے ہیں اور اکثر تین طرح سے دیکھنے میں آتے ہیں جنکو آپ وہیں پھر دیکھ لیں، کیونکہ یہاں تو میں مختصر طور پر سمجھاؤں گا۔ جیسے۔

۱۔ ہوا، پانی، غذا اور تمام غذائی اشیاء کے ذریعہ۔ یعنی جب حساب سے کم و بیش یا خراب قسم کی اشیاء کھائی پی جاوینگی۔ تو لازمی طور پر تتو کم و بیش ہو کر امراض پیدا ہو جائینگے

۲۔ روزانہ کے رہن سہن، کپڑے، بستر، مکان در وشنی وغیرہ کے ذریعہ۔ یعنی جب یہ خراب یا حساب سے کم و بیش ملیں گے، تو لازمی طور پر تتو کم و بیش ہو کر امراض پیدا ہو جاویں گے۔

۳۔ جسمانی یا روحانی افعال کے ذریعہ۔ جیسے رنج، فکر، غم، خوشی، دماغی یا جسمانی فعل نیند، مُباشرت وغیرہ۔ یعنی جب یہ حساب سے زیادہ ہووے یا ضرورت پر بالکل نہیں ہووے، تو تتو کم و بیش ہو گئے۔ بس تقریباً یہی اسباب تتوں کی کمی بیشی ہو جانے کے پائے جاتے ہیں۔ البتہ کمی اثر میں کم و چھوٹے اور دیر میں مرض پیدا ہوتے ہیں۔ اور زیادہ اثر سے جلدی و بڑے اور سخت مہلک امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ انہیں اسبابُ الامراض کا خیال رکھ کر زندگی بسر کرنے سے پھر مذکورہ بالا کوئی مرض پیدا ہو ہی نہیں سکتا۔ لہٰذا اسی کا حقیقی علم کرانے کے لئے پیچھے یہ تبلایا گیا ہے کہ شروع عمر میں برہمچاری رہکر مکمل عالم اُستاد سے یہ تمام علم پڑھ لئے جاویں۔ پھر ان کا عمل کرنا شروع کریں، تو پھر کوئی تکلیف یا مرض نہیں ہوگا۔ لیکن آج کل زیادہ تر ایسا نہیں ہو رہا ہے جس سے سنسار تکلیفوں و مرضوں کا گھر ہو گیا ہے۔

لہٰذا یا تو اُن اُصولوں کی بے علمی، نا سمجھی یا غلطی سے خیال چھوڑ کر جو اُن کے برعکس بیشتر لکھی ہوئی باتیں ہو جاتی ہیں، بس اُسی سے تتو کم و بیش ہو کر مرض شروع ہو جاتے ہیں۔ اور پھر غلط علاج سے صحت ہونے میں بھی نہیں آپاتے۔ اسی علم کی کمی پوری کرنیکو

اِس لاثانی گیان (علم) کے بھنڈار جگت گرو سری تتو نپشد و اصول درشن کو لکھا گیا ہے، کہ جس سے خلقت بلا کسی گرو سے پڑھے ہی تمام ضروری علم اِسی سے حاصِل کر کے اپنے من مانے اِس لوک کی تندرستی و بہشتی عیش و عشرت (سورگ سُکھ) اور پرلوک میں نجات (موکش) کے باقاعدہ فائدہ اُٹھاویں اور مُلکی بہبودی کے لئے اپنے دوسرے پڑوسی بھائیوں کو بھی اِسے پڑھ کر فائدہ اُٹھانیکی رائے دیں یعنی یا تو انسداد الامراض کے اصولوں پر چل کر مریض ہی نہ ہوں، اور اگر غلطی سے ہو بھی جاویں، تو اِس کے طبی مقالہ سے فوراً آپ ہی عِلاج کر کے صحت حاصِل کریں۔

اِس لئے مرض کی حالت میں اِنسانوں کا خاص فرض یہ ہے، کہ اِن تتوں کی کمی بیشی کے اسباب کو تلاش کریں۔ اور جب یہ معلوم ہو گیا، تو اُس خلاف عمل کو فوراً چھوڑ دیں، بس یہی خاص پرہیز کہلاتا ہے۔ اور جب پرہیز ہونے لگا یعنی آئندہ کو اُس تتو کا بگاڑ بڑھنا دور ہو گیا، تب آدھا مرض تو فوراً ہی کم ہو جاویگا۔ کیونکہ روزانہ کا وہ نقصان وہ راستہ تو اُس کے بگاڑ کا بند ہی ہو گیا پھر اِس موجودہ مرض کا اگلے چھتیسویں سے بیالیس ویں باب تک میں بتلائے طریقوں سے عِلاج کر کے اِن تتوں کی کمی بیشی کو پورا کر کے تندرستی حاصِل کرلیں۔ بس یہی مکمل علاج کا بیان ہے۔

انت میں ایسے اسبابُ الامراض معلوم کرنے والے ویدراجوں، طبیبوں اور ڈاکٹر صاحبان کو میرا نمسکار ہے۔ نمسکار ہے نمسکار ہے۔

رامچندر مُنی

جیٹھ سمبت ۱۹۸۸ بکرمی

اٹھائیسواں باب چھ بیانات تمام شُد

اُدوم

دین بندھو سے نوشتہ

اُتھ

اُنتیسواں باب

دویم تتوں کی کمی بیشی کی علامت یعنی تشخیصُ الامراض کا بیان۔

اِن کے اسباب - علامات اور تقسیم

پیارے بھائیو! کسی تتو کی کمی بیشی کی علامتوں کو جاننا ایک ایسی بڑی ضروری بات ہی کہ بس سنسار بھر کے تمام مرضوں کی تشخیص ہی اِسی بڑے اور سچے علم پر منحصر ہے یعنی جس کو جتنا زیادہ اچھا گیان اِس علم کا ہوگا، وہ عالم اُتنی ہی تشخیص مرض عمدہ کرسکے گا۔ اور اِسی لئے اُسکی تتوں کی درستی کی تجویز یعنی مرض کا عِلاج بھی ویسا ہی ٹھیک ہوگا۔ اور پھر مرض کو صحت بھی لازمی ویسی ہی ہوگی۔ اِس لئے اِتنے بڑے گیان کو مختصر الفاظ میں بتلا دینا ناممکن نہیں، تو بہت مشکل تو ضرور ہی ہے۔ بلکہ میری رائے میں تو اِس وقت ایسی آسان کتاب کو پڑھ کر بھی شاید زیادہ تر مخلوق کو مکمل گیان جبتک حاصل نہیں ہو سکتا، کہ جبتک ایک بار اِس کے مُصنّف یا اِس کے مکمل ماہر جاننا سے زبانی نہ سمجھ لیں۔ اور تمام ترکیبیں اُس کے سامنے کرکے دیکھ کر اچھی طرح سے زبانی یاد نہ کرلیں۔ لیکن میں تو اپنے دماغ کے سبھی خیالات اور تجربوں کو سِلسلہ وار اِس کتاب میں لکھ کر ناظرین کو سمجھانیکی ضرور ہی اُتنی کوشش کرونگا، کہ جتنی بھی میں کرسکونگا۔ کیونکہ میرا حقیقی مقصد ہی سنسار کو اِس علم کا مکمل عالم بنانے سے ہے۔ اب اگر پھر بھی کوئی نہیں سمجھیگا، تو اُس میں میرا کیا قصور ہوگا۔ یہ اُس کی تقدیر ہی کا قصور ہوگا۔

ناظرین! جسم میں تتوں کی کمی بیشی سے جو خرابی اُنکے گُن۔ کرم۔ سُبھاؤ یعنی رنگ روپ اور خواص و فوائد میں آگئی ہیں، اُنکے نیک یا بد اثرات زندگی کے کاموں یا بھوگوں میں ایسے مختلف طریق سے ظاہر ہوتے ہیں کہ جن کی شمار کرنا تو حقیقت میں بڑی بھول کرنا ہے۔ لیکن پھر بھی کام چلا نیکے لئے جتنی جانچ تجربہ میں ابتک آچکی ہے، اُنہیں کو آیر ویدک شاستر لکھنے والوں نے تجربہ کرکے تمام خرابیوں یعنی تکلیفوں کو یکجائی لکھ دیا ہے بس اِنہیں خرابیوں یعنی تکلیفوں کا نام جُدا جُدا سمجھنے کی آسانی کے لئے جُدا جُدا مرضوں، کسٹوں یا روگوں کے نام سے مُقرر کرکے لکھدئے ہیں۔ اِس کے علاوہ اور ہو بھی کیا سکتا تھا۔ اِسلئے اِن موجدوں (آچاریوں) کے

اِس مفید خلائق کاموں کا تمام خلقت پر احسان (رِن) واجب ہے۔ جسکے لئے میں اُن مقدس روحوں کو باادب نمسکار کرتا و تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور چونکہ اب اِن خرابیوں یعنی تکلیفوں کے نام جُدا جُدا مقرر ہو گئے اور رکھے بھی جا چکے ہیں۔ اور سنسار کے تمام طبیب و دیگر اشخاص بھی اِن کے ناموں سے خوب واقف ہو چکے ہیں۔ اور اِن کے ویسے ہی ماننے میں مجھکو بھی نہ تو تشخیص ہی میں کوئی دقت پیش آتی ہے اور نہ عِلاج ہی میں۔ اِس لئے میں بھی اِس کتاب کی ضخامت بڑھ جانے کے اندیشہ کے باعث اور کوئی نئے نام اُن امراض کے نہ رکھکر اُنہیں پُرانے موجودوں کے رکھے ہوئے ناموں سے کام لونگا، ورنہ اِن سبھی امراض کے دوسرے حقیقی نام مقرر کرنیکی میری خواہش تھی۔ اب چونکہ شمار میں وہ بہت زیادہ ہیں، لہٰذا مناسب خیال کیا گیا، کہ جُدا جُدا ہی بابوں میں اُن سبھی امراض کی علیحدہ علیحدہ پوری پوری تشخیص یعنی تتوں کی کمی بیشی کی شناخت اور اُن کا سُدھار یعنی عِلاج بتلایا جاوے، تو زیادہ بہتر ہوگا۔ یہاں تو صِرف کمی و بیشی تتوں کی جانچ کے وہ خاص اُصول بتلائے جاویں گے، کہ جو طبیب کو ہر وقت تمام خرابیوں یعنی امراض کی تشخیص کرنے میں خاص طور پر کام آویں اور اِس طرح اُستاد کی مانند امداد دیتے رہیں، کہ جس سے کوئی غلطی تشخیصُ الامراض میں نہ ہو جاوے۔ لہٰذا اِسی آسانی کے لئے پانچوں تتوں کے گُن۔ کرم۔ سُبھاؤ جو چھبیسویں باب میں بتلائے جا چکے ہیں، پیشتر تو آپ اُن کو خوب زبانی یاد کر لیں، پھر اِس باب کے تمام مندرجہ ذیل تشخیصُ الامراض کے اصولوں کو یاد کریں۔

پہلی جانچ

ناظرین! جب کوئی تتو جسم میں بگڑتا ہے، تو وہ دو طرح سے بگڑتا ہے یعنی یا تو وہ کم ہو جاوے یا بڑھ جاوے۔ بس اِس کے سوائے اور کچھ نہیں۔ اور یہ خاص طے شُدہ بات ہے، کہ جب کوئی تتو بگڑ جاویگا، تو اُس کی جگہ کوئی دوسرا برعکس تتو ضرور کم ہو جاویگا، یعنی اُس کی زیادتی سے دب جاویگا۔ یا یوں سمجھو! کہ جب کوئی تتو جسم میں کم ہو جاویگا، تو اُس کی کمی کی جگہ کوئی دوسرا برعکس تتو ضرور بڑھ جاویگا۔ اور یہ بھی قدرتی اُصول ہے، کہ جب کوئی تتو گھٹ بڑھ جاویگا، تو وہی تمام پر غالب آکر اپنا ہی قبضہ کر لیگا یعنی اپنا ہی اثر دکھاویگا اور دوسرے تمام تتو دب جاوینگے۔ تب جدھر ہی نظر ڈالوگے، تو وہی زیادتی یا [illegible] والا تتو [illegible] دیگا اور اِسی کا کمی بیشی کی خرابی یعنی مرض پیدا ہو جاویگا۔ پھر کسی بھی تتو کی کمی بیشی کی شناخت کیلئے چھبیسویں باب میں بتلائی ہر ایک حواسِ باطنی (گیان اِندری) و حواسِ ظاہری (کرم اِندری) اور انہیں کے افعال و فضلات میں اُن تتوں کے علیحدہ علیحدہ گُن۔ کرم۔ سُبھاؤ یعنی روپ رنگ و خواص فوائد کی جانچ کے لئے اُن میں مندرجہ ذیل باتیں غور کے ساتھ دیکھو۔ کہ

۱۔ آکاش تتو کی جانچ کے لئے۔ اِس تتو کی گیان اِندری کان کا روپ۔ رنگ و اِسکا فعل

رنگ اور اُن کا فعل و فُضلہ جات تقریباً اُسی تتو کی کمی بیشی کے فعل کو ایک ہی مُشترکہ شکل سے ظاہر
لگتی ہیں۔ اور وہ اپنے تمام خواص فوائد میں چھبیسویں باب کے مُطابق ہی خرابی ظاہر کرنے لگتا ہے۔ جیسے

۱ جب آکاش تتو کم اور اُس کی جگہ اگنی تتو بیش ہوگیا ہوگا، توتمام ہی گیان اندری کان یا عصب
چشم۔ رسنا و ناک کے روپ رنگ کم و بیش سُرخی مائل گرم و تمتمائی ہوئی ہونگی۔ اور ان کے گنوں میں
بھی فرق ہوگا یعنی سب تیزی کے ساتھ ہونگے۔ اور اُن کی کرم اندری مُنہ، جلد، ہاتھ پیر، زبان،
مقعد اور ان کے سِرے ہونٹ، ناخن سبھی سُرخی مائل یا گرم ہونگے۔ اور ان کے افعال میں بھی
خشکی معلوم ہوگی و ان کے فُضلے تھوک، پسینہ، پیشاب، بلغم و زبان کا جماؤ و فُضلہ بھی کچھ سُرخی
مائل یا تیز پیلے رنگ کے اکثر خشک ورنہ پتلے ہونگے۔ اور مزاج تیز غُصّہ ور جسم دُبلا پتلا۔ سُبھاؤ میں
چنچلتا۔ اکثر جسم گرم یا بُخار اور دو چار پیلے پتلے دست یا پیچش ہوگی۔ اور پیاس زیادہ۔ ذائقہ کڑوا
نیند کم معلوم ہوا کریگی۔ اور بہت زیادہ کمی میں چیچک وغیرہ پھنسی دار مُہلک بُخار پیدا ہو جاتے ہیں۔

۲ اور جب اگنی تتو کم اور اُس کی جگہ آکاش تتو بیش ہوگیا ہوگا، توتمام ہی گیان اندری کان
عصب چشم۔ رسنا و ناک کے روپ، رنگ کم و بیش سفیدی مائل یا نیلگوں ہونگی۔ اور ان کے
گنوں میں بھی کچھ فرق معلوم ہوگا، یعنی سُست سرد و ڈھیلے معلوم ہونگے۔ اور ان کی کرم اندری مُنہ،
جلد، ہاتھ پیر، اعضا تناسل، زبان، مقعد و ان کے سِرے ہونٹ، ناخن سبھی سرد نیلگوں
یا سفیدی مائل ہونگے اور ان کے افعال میں بھی سُستی معلوم ہوگی۔ اور ان کے فُضلات میں تھوک
زیادہ، پسینہ ندارد، پیشاب سفیدی مائل و زیادہ۔ بلغم جھاگدار سفیدی مائل و زیادہ۔ زبان سفید
جماؤ سے پوشیدہ اور پاخانہ بھی سفیدی مائل یا نیلگوں اکثر خشک اور بہت کم ہوگا۔ اور مزاج میں سُستی
کاہلی، نیند کی زیادتی، بھوک کی کمی و قبض پایا جاویگا۔ اور پیاس کم، ذائقہ میٹھا و ناخن لمبائی میں کم و
بیش درار دار یعنی لکیروں والے ہوں گے۔ اور بہت زیادہ کمی میں جُذام یا فالج کا مرض پایا جاویگا۔

۳ اور جب وایو تتو کم ہوکر اگنی تتو بڑھ جاویگا، تو گیان اندری و کرم اندری تو معمولی حالت میں
رہیں گی، لیکن اُن کے افعال میں چھبیسویں باب کے مُطابق گڑبڑ و سُستی اور پاخانہ بھی خراب
بہت خشک و پیلا ہوگا۔ اور فساد خون ہوکر پھوڑے پھنسی نکلتے پائے جاویں گے۔ اور جب وایو
تتو بیش ہوگا، توجسم میں ہڑکل اور مختلف مقامات میں دورے سے یا متواتر رہنے والے درد و
اعضا میں پھڑکن پائی جاویگی۔ اور پاخانہ پھولا ہوا و ذائقہ کسیلا ہوگا۔

۴ اور جب جل تتو کم ہوکر وایو یا اگنی تتو بیش ہوجاویگا، توتمام گیان اندریوں و کرم اندریوں
میں خشکی پائی جاویگی اور ان کے افعال بھی خشکی لئے بگڑے ہوئے پائے جاویں گے۔ اور ان کے
فُضلات کا اخراج بھی خراب ہوگا۔ مثلاً آنکھ، ناخن، پیشاب، پاخانہ کچھ پیلے یا گُلابی، اور پھیپھڑوں میں

کف کا کوئی مرض جیسے سخت قسم کی خشک کھانسی یا نیومونیاں پائے جاوینگے۔ اکثر دائمی قبض و آنتوں کا سوزش کے مرض، انُخار، کمزوری و کف کھانسی ملے جُلے پائے جاوینگے۔ اور مریض غصّہ ور، چڑچڑا دلاغر ہوا کریگا۔ اور ذائقہ کڑوا یا کسیلا ہوگا۔ اور زیادہ کمی میں ممکن ہے جریان بتل۔ تپ دق یا سنگرہنی پائے جاویں۔

۵ اور جب پرتھوی تتو کم ہو کر اُس کی جگہ جل، وایو یا آکاش تتو بڑھ جاویگا، تو تمام گیان اِندریا و کرم اِندریاں اور اِن کے افعال و فضولوں میں تکلیف بڑھ کر سُستی (سِتھلتا) بڑھ جاویگی۔ اور اعضا شکنی، جماہی، اُنیدا پن پیدا ہو جاویگا۔ قبض کی شکایت و ذائقہ صابونی رہا کریگا جس سے بھوک کم لگیگی، فضلہ کا رنگ کچھ نیلا سفیدی مائل، پیشاب کچھ ہلکا پیلا یا سفید، جلد یا ناخنوں میں خشکی اور اکثر ناخنوں میں کم و بیش درازیں باریک باریک نزدیک نزدیک یا موٹی موٹی دور دور لمبائی میں پائی جاویں گی و مزاج بلغمی ہوگا۔ اور بہت ممکن ہے یہ کمی زیادہ عرصہ تک ٹھہر جانے سے جسم کا مادہ مرض جُذام میں تبدیل ہو جاوے۔

چوتھی جانچ

ناظرین! جب اُس وِشوکرما پرماتما نے دُنیا پیدا کی تھی: تو اُس کو خاص خاص ضروریات کے لحاظ کی وجہ سے دُنیا میں ایک سے میدانوں کے سوائے اُونچے سے اُونچے پہاڑی مقام و نیچے سے نیچے سمندری مقام اور اُن کے درمیان میں چھوٹے چھوٹے جزیرے اور درمیانی مقاموں میں ریتیلے مقام بھی بنانے پڑے تھے۔ جس کے باعث وہاں کی آب و ہوا بھی خاص قسم کی ہو گئی ہے۔ تو وہاں کے مقام کے مطابق کسی مقام میں کوئی تتو بیش اور کسی مقام میں کوئی تتو کم ملنے لگے۔ تو جب وہاں کے مُلک کے مُلک ہی میں اِن تتوں کی کمی بیشی کا اثر رہنے لگا، تو مجبوراً وہاں کے رہنے والے جاندار بھی جب اُس کمی یا بیشی تتو کے اثر ہی میں پیدا ہوتے اور وہیں رہ کر اپنی زندگی بسر کرتے ہیں، لہٰذا وہ اُس کے عادی ہو جاتے یعنی اِس تتو کی کمی بیشی کے اثر کو وہ برداشت کر جاتے ہیں۔ تو پھر اِس سے اُن کو کوئی تکلیف ہی نہیں ہوتی۔ اور نہ پھر اُس کا کوئی سُدھار ہی ممکن ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ پیشتر ہی کہا جا چُکا ہے، کہ اُس کی غلطی یا حکمت سے جو کام جیسا ہو چکا ویسا ہو چکا، اُس کا سُدھارنے والا پھر یہاں کوئی دیگر انجینئر ہی نہیں مِل سکتا۔ بس اِس کا بھی مرض تشخیص کرتے وقت خیال رکھا جاوے۔ جیسے

۱ اُونچے دیش جیسے پہاڑ پر آکاش تتو بیش اور وایو تتو کم ہوتا ہے، تو وہاں کے رہنے والے چھوٹے قد کے ٹھگنے، گورے اور موٹے تازے، زراسُست، کم فہم، بلغمی خواص کے، اور اُن کی آنکھیں قدرے نیلگوں ہوتی ہیں۔ تو آپ کسی پہاڑی اِنسان کو دیکھ کر صرف اُس کی آنکھ ہی کی رنگت سے آکاش تتو کی بیشی غلط تشخیص کر کے اُس کا علاج نہ کر بیٹھیں، بلکہ اُس کی اور تمام علامتیں بھی ملاویں۔

۲۔ سمندر کے درمیان کے جزیروں جیسے۔ انگلینڈ، آیرلینڈ وغیرہ کے رہنے والوں میں وایو تتو بیش ہوتا ہے، تو وہاں کے باشندے لمبے، گورے، تندرست، چنچل، عقلمند و چلتے پرزے ہوتے ہیں۔ اور اُن کی آنکھیں سبزی مائل سی ہوتی ہیں۔ تو آپ انگلینڈ کے کسی بھی اِنسان کو دیکھ کر صرف اُس کی آنکھ ہی کی رنگت سے وایو تتو کی بیشی غلط تشخیص کر کے اُس کا علاج نہ کر بیٹھیں، بلکہ اُسکی اور تمام علامتیں بھی ملا دیں۔ لیکن اِن دونوں مقاموں کے باشندگان میں کچھ کم و بیش ملتے جلتے ٹھنڈ کے سُبھاؤ ضرور پائے جاوینگے۔

۳۔ اور بڑے ریگستان جیسے۔ افریقہ میں پرتھوی تتو بیش ہوتا ہے، تو وہاں کے باشندگان درمیانی قد کے موٹے، طاقتور، کالے ذرا کم فہم ہوتے ہیں۔ اور اُن کی آنکھیں ذرا زردی مائل ہوتی ہیں، تو آپ کسی بھی افریقن کو دیکھ کر صرف اُس کی آنکھوں ہی کی رنگت سے پرتھوی تتو کی بیشی غلط تشخیص کر کے اُس کا عِلاج نہ کر بیٹھیں، بلکہ اُس کی اور علامتیں بھی ملا دیں۔

۴۔ باقی بڑے بڑے اوسط درجہ کے دیشوں اور اِن مذکورہ بالا دیشوں کے باشندگان میں بھی ہر ایک شخص کی عُمر کے خاص خاص حِصّوں میں بھی خاص خاص تتو کی کمی بیشی اُس وِشو کرما نے حسب ضرورت خود ہی رکھی ہے، جو پہلے اُصول کے مُطابق درستی کے لائق ہی نہیں ہے۔ لہٰذا تشخیص مرض کے وقت اِس کا بھی خوب لحاظ رکھیں۔ جیسے ہر ایک شخص کے بچپن میں اگنی تتو بیش ہوا کرتا ہے، اور قُدرتی طریقہ سے آنکھیں پھر بھی نیلگوں یا سبزی مائل سی ہی ہوا کرتی ہیں۔ اور ہر ایک شخص کے بڑھاپے میں اگنی تتو کم ہوتا ہے، لیکن نیند پھر بھی کم ہی آیا کرتی ہے۔

۵۔ مرض کی تشخیص کے وقت خاص خاص پیشوں کا بھی خیال کر لیں۔ جیسے سُنار، لُہار، درزی و منشی وغیرہ کی آنکھوں سے زیادہ کام کرنے یا کسی کو گرمی کے زیادہ کام کرنے کے باعث اکثر اُنکی آنکھوں میں سُرخی تو بیش ہی دِکھلائی دیگی، چاہے سیت تک کی حالت ہو رہی ہو۔ اِس لئے آپ بغیر دیگر علامتوں کے ملائے اِس بیشی کی علامت ہی کو بیش تتو مان کر کہیں غلطی نہ اُٹھا بیٹھیں۔

۶۔ مرض کی تشخیص کے وقت موسم کا بھی خیال ضرور کر لیں ورنہ تشخیص میں غلطی ہو جاویگی۔ جیسے۔ موسم سرما میں آکاش و پرتھوی تتو، گرما میں اگنی تتو، اور برسات میں وایو و جل تتو اکثر بیش ہوا کرتے ہیں۔

۷۔ مرض کی تشخیص کرتے ہوئے وقت کا بھی ضرور خیال رکھیں۔ کیونکہ سوریہ بھگوان کے نزدیک یا دور ہونے کے باعث اکثر صُبح کے وقت کچھ اگنی تتو کا اثر کم۔ دوپہر کے وقت کچھ زیادہ اور شام سے رات بھر پھر کم رہتا ہے۔ اور اگنی تتو کی کمی پر آکاش تتو بیش اور اُس کی بیشی پر یہ کچھ کم ہوتا رہتا ہے۔

۸۔ مرض کی تشخیص کے وقت ذرا مریض کی عادت کا بھی خیال کر لیا کریں، کہ وہ کوئی شراب

اُدم

دینانا تھائے نمونہ

اَتھ

تیسواں باب

سویم تتو نکی کمی بیشی کی دُرستی کے اُصولوں کا بیان

اِن کے نام اور گُن

پیارے بہائیو! جب تُم کو مذکورہ بالا اُصولوں سے یہ تشخیص ہوگئی، کہ اِس شخص میں فلاں تتو بیش ہے۔ تو بس اُسی تبادلہ کے اُصول کے مُطابق تُم اُس کے خِلاف گُن، کرم، سُبھاؤ والے دوسرے تتو کو مریض کے جسم میں داخِل کر کے اُس کی بیشی کو نکال کر اُس کو ٹھیک اعتدال پر لے آؤ۔ یا یوں سمجھو، کہ جب تُم کو یہ معلوم ہوگیا، کہ اِس شخص میں فلاں تتو کم ہے۔ تو بس اُسی تتو کو اُس کے جسم میں داخِل کر کے اُس کی کمی کو پورا کر دو۔ تو اِس کمی کی جگہ جِس دوسرے تتو کی بیشی ہوگئی تہی، وہ پھر آپ ہی نکل کر دور ہو جاویگی۔ اور پھر جسم کی تندرستی اور زندگی کے فعل سب پورے طور پر ٹھیک ہونے لگیں گے۔ بس یہی خرابی رفع کرنے والی لاثانی ترکیب یعنی اُصول عِلاج تمام امراض کا ہے۔ اور چونکہ اِس طریقہ میں سب ہی طریقہ عِلاج پوشیدہ ہیں، لہٰذا سبہی اُصولوں سے یہی اُصول سب سے اعلیٰ اور لاثانی ہے۔ یعنی

اوّل - یہ کہ، جو تتو جسم میں بیش ہو، تو اُس کے خلاف گُن۔ کرم یُسبھاؤ والا تتو جسم میں پہنچا کر اُس کی بیشی کو نکال کر حالتِ اعتدال پر لے آنا۔ یعنی بیشی تتو کے خِلاف عِلاج کرنا۔ بس اِسی طریقہ عِلاج کے لئے ایلوپیتھک ٹریٹمنٹ یعنی عِلاج بالضِد کہتے ہیں۔ جیسے کہ تمام آیورویدک، یونانی اور ڈاکٹری عِلاج ہیں۔

دوئم - یہ کہ جو تتو جسم میں کم معلوم ہو، تو اُسی کو جسم میں داخِل کر کے اُس کی کمی پوری کر دینا۔ تو وہ کمی تو پوری ہو جاویگی اور اُس کی جگہ جِس تتو کی بیشی ہوگئی تہی، وہ آپ ہی جسم سے نکلکر دور ہو جاویگی اور تمام تتو حالتِ اعتدال پر ہو جاویں گے۔ یعنی کمی تتو کے مُطابق عِلاج کرنا۔ بس اِسی طریقہ عِلاج کے لئے ہومیوپیتھک ٹریٹمنٹ یعنی علاج بالمثل کہتے ہیں۔

سوئم۔ یہ کہ، یہ بات تو اس تتو وگیان چکتسا میں موجود ہی ہے، کہ جو تتو جسم میں کم ہو گیا ہے اُسی کو پُورا کردو تو فوراً صحت ہو جاویگی۔ بس اسی طریقہ علاج کو بایو کیمک ٹریٹمنٹ کہتے ہیں۔

چہارم۔ یہ کہ، باتھ ٹریٹمنٹ کا اصولِ علاج بھی غسل کے ذریعہ تتوں کی کمی بیشی پوری کرنے کا ہی ہے، سو اس میں ہوتا ہی ہے۔ اور ان چاروں طریقوں سے زیادہ دیگر اصولِ علاج دُنیا میں رائج ہی نہیں ہے۔ البتہ چرند و پرند وغیرہ کے خون یا گوشت سے علاج کرنیکا طریقہ اور ہے سو وہ ایلوپیتھک ٹریٹمنٹ کی ایک شاخ ہی ہے۔ یعنی نباتات و جمادات (اُدبھج یونی) کی جگہ وہ کرمی۔ پرند و حیوانات کے قالبوں (سویدج، انڈج یا جرایج یونی) کے جسموں سے وہی بیشی تتو لے کر مریض کے جسم میں داخل کرتے ہیں۔ سو یہ بہت ادنیٰ درجہ کا فعل ہے، کیونکہ اس سے انسان کے خون کی ماہیت و خاصیت خراب ہو جاتی ہے۔

لہٰذا اب ناظرین کو آگاہ کیا جاتا ہے، کہ یہ تتو وگیان چکتسا کا طریقہ ہی لاثانی اور بے مثل اصولِ علاج ہے، کہ جس میں تمام قسم کے طریقہ علاج کے اصولوں کی پابندی ہو جاتی ہے۔ اور اس سے سب کی و سب سے اس کی تصدیق ہو جاتی ہے۔ لہٰذا یہی اصولِ علاج سب اصول علاجوں کی جڑ بُنیاد و سب سے اعلیٰ رہی۔ اور دیگر سب اسی کی اُلٹی، سیدھی، بگڑی، سُدھری نقل رہیں۔ یعنی اس طریقہ علاج سے علاج کرنے والا مُعالج سب قسم کا ڈاکٹر ہوا۔ بس یہ اصولِ علاج بتلا کر انت میں اس اصولِ علاج کے پورے اعلیٰ ماہرین مہاتماؤں کو میرا با ادب نمسکار ہے، نمسکار ہے، نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی
جیٹھ سمبت ۱۹۸۸ بکرمی

تیسواں باب پانچ بیانات تمام شُد

قُدرتی اُصول اکثر عالمگیر یعنی عام طور پر لاگو ہوتے ہی ہیں۔

۱ چنانچہ اوّل تو ایک اَنت سے کوش والی اُدبھج یونی کے نباتاتی جسم والے جیو آتماؤں کو دیکھئے، کہ جن میں قدرت ہی نے ایک ایسا آسان طریقہ تتوں کی چھانٹ کا رکھ دیا ہے، کہ اُسی سے وہ اپنی پرورش کے تتو حاصل کر لیتے ہیں اور اپنی طرف سے کچھ چون و چرا نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اُن میں اور کوئی قوت ہی مین میکھ ملانے کی نہیں ہے، لہٰذا یہی مُستند ثبوت مانا جاتا ہے۔ مثلاً جتنی بھی نباتات ہیں، اُن میں جڑ، تنے، پتّے، پھول اور پھل ہی ہوتے ہیں۔ تو اُن میں اکثر کی جڑ میں، اکثر کے تنے میں، اکثر کے پتوں میں، اکثر کے پھولوں میں، یعنی سبھی میں کسی نہ کسی صورت میں ایک ایک گیان اِندری کا آلہ اپنے اپنے خاص خاص تتوں کو تتوں کے مجموعہ دھوپ کے خزانہ سے کھینچنے کا رکھا ہوا ہوتا ہے، جو اُسے کھینچتا رہتا ہے اور اُسی تتو کے کم و بیش گُن (خواص) اُسی شے میں موجود ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ مذکورہ بالا اشیاء میں سے جو آسمانی رنگ کے ہوتے ہیں، تو وہ آکاش تتو کو زیادہ کھینچتے اور سرد و بلغمی خواص کے ہوتے ہیں۔ اور جو سبز رنگ کے ہوتے ہیں، تو وہ وایو تتو کو زیادہ کھینچتے اور دافع سڑن، مُعتدل و ریاحی خواص کے ہوتے ہیں۔ اور جو سُرخ رنگ کے ہوتے ہیں، تو وہ اگنی تتو کو زیادہ کھینچتے اور تیز گرم، صفراوی اور مُسہل خواص کے ہوتے ہیں۔ اور جو گہرے نیلے رنگ کے ہوتے ہیں، تو وہ جل تتو کو زیادہ کھینچتے اور معتدل تسکین دہ، بخارات بنانے والے و صفرا و بلغم کے مُصلح و خون بڑھانے والے ہوتے ہیں۔ اور جو زرد رنگ کے ہوتے ہیں، تو وہ پرتھوی تتو کو زیادہ کھینچتے اور قدرے مُحرّک، بو پیدا کرنے والے، ریاح اور خون کے مُصلح ہوتے ہیں۔ اور جو سفید رنگ کے ہوتے ہیں، تو وہ ساتوں رنگوں کے کھینچنے والے اور ستوگُنی خواص کے ہوتے ہیں۔ اور پھر انہیں کے ملے جُلے گُن، کرم، سُبھاؤ یعنی خواص و فوائد ہی کی بقیہ تمام نباتات پائی جاتی ہیں۔ اور دُنیا کی تمام خلقت رات دن اِنہیں کو کھا کھا کر اپنی اپنی ٹھیک تندرستی حاصل کرتی ہوئی اپنی تمام زندگی پوری کرتی رہتی ہے۔ اور باقاعدہ نہ کھینچنے پر مریض، اور اپنی حسبِ ضرورت کافی کھینچ لینے پر یعنی شکم سیر ہو کر کھینچنا بند کر دیتی ہے اور سوکھ یا جھڑ یا گل سڑ جاتی ہے۔ بس اِسی کو موت (مرتیو) کہتے ہیں۔

۲ جوتش شاستر کے نو گرہوں کا حال جاننے سے بھی یہی پتہ چلتا ہے، کہ حقیقت میں قدرت کے گُن یعنی روپ رنگ ہی اُن میں بھی نباتات کے مانند ہی کام کر رہے ہیں اور اُن کے خواص بھی ویسے ہی پائے جاتے ہیں۔ مثلاً۔

چندرمان ۔ اِس کا رنگ موتیا انگور کی مانند گہرا نیلا اور سُبھاؤ جل بنانے والا، مُعتدل، تسکین دہ، تدبرانہ انداز لئے ہوئے یعنی سوم ورتی کا ہے۔

منگل ۔ اِس کا رنگ تیز سُرخ، سُبھاؤ تیز گرم، صفرا و خون بنانے والا اور سخت ظالم یعنی کرور ورتی کا ہے۔

بُدھ - اِس کا رنگ زرد، سُبھاؤ قدرے مُحرک اور سُست ورتی کا ہے۔
برہسپتی - اِس کا رنگ سُنہری، سُبھاؤ صفراوی اور عقلمند یعنی بُدھی وان ورتی کا ہے۔
شُکر - اِس کا رنگ سبز اور سُبھاؤ مُعتدل، ریاجی اور چنچل ورتی کا ہے۔
شنیچر - راہو - کیتو - اِن کا رنگ سیاہی مائل آسمانی نیلا یعنی سُرمئی اور سُبھاؤ سرد، بلغمی اور تموگنی ورتی کا ہے۔
سُوریہ بھگوان - اِن میں مذکورہ بالا ساتوں رنگ ہونے کے باعث اِن کا رنگ سب سے اعلیٰ سفید اور سُبھاؤ ستوگنی ورتی کا ہے۔
لہٰذا یہی گرہ اپنے انہیں رنگوں کے باعث سوریہ بھگوان کی دھوپ سے اپنا اپنا تتو حاصل کر کے اپنے اپنے گُن، کرم، سُبھاؤ جُدا جُدا ہی رکھتے ہیں۔
۳۷ ہر ایک اِنسان کا جسم یا دیگر جسم رکھنے والوں کو بھی جو پانچوں تتو ہی کے ملے جُلے پُتلے ہیں ہر ایک نرا کار گُن یعنی تن ماترا سے کام لینے کے لئے ایک ایک جُدا جُدا گیان اِندری ہر ایک تتو کے جُدا جُدا حاصل کرنے کو ملی ہوئی ہیں۔ مثلاً ۱ شبد گُن کے لئے آکاش تتو کے جسم میں ٹھہرنے کی ضرورت ہے تو اُس کے لئے کان گیان اِندری ملی ہے۔ اِس میں اُس وشوکرما نے پوشیدہ طریقہ سے آسمانی رنگ کی جھلّی کا ایک آلہ لگا دیا ہے، بس اِسی جھلّی سے آکاش تتو دھوپ سے آتا رہتا اور اپنے شبد گُن کو کام دیتا رہتا ہے۔ ۲ اسپرش گُن کے لئے وایو تتو کے جسم میں ٹھہرنے کی ضرورت ہے۔ تو اِس کے لئے عصب گیان اِندری ملی ہے۔ اِس کو وشوکرما نے سبز رنگ کی جھلّی کا ایک آلہ بنایا ہے۔ بس اُسی جھلّی سے وایو تتو دھوپ سے آتا رہتا اور اپنے اسپرش گُن کو کام دیتا رہتا ہے۔ ۳ رُوپ گُن کے لئے اگنی تتو کی جسم میں ٹھہرنے کی ضرورت ہے۔ تو اِس کے لئے چشم گیان اِندری ملی ہے۔ اِس کے اندر وشوکرما نے کچھ سُرخی مائل رنگ کی جھلّی کا ایک آلہ لگا دیا ہے۔ بس اِسی جھلّی سے اگنی تتو دھوپ سے آتا رہتا اور اپنے رُوپ گُن کو کام دیتا رہتا ہے۔ ۴ رس گُن کے لئے جل تتو کے جسم میں ٹھہرنے کی ضرورت ہے۔ تو اُس کے لئے رسنا یعنی زبان میں ایک گیان اِندری ملی ہے - اِس میں وشوکرما نے گہرے نیلے رنگ کی جھلّی کا ایک آلہ اُس کی جڑ میں لگا دیا ہے۔ بس اِسی جھلّی سے جل تتو دھوپ سے آتا رہتا اور اپنے رس گُن کو کام دیتا رہتا ہے۔ ۵ گندھ گُن کے لئے پرتھوی تتو کے جسم میں ٹھہرنے کی ضرورت ہے۔ تو اِس کے لئے ناک گیان اِندری ملی ہے۔ اِس میں وشوکرما نے زرد رنگ کی جھلّی کا ایک آلہ لگا دیا ہے۔ بس اِسی جھلّی سے پرتھوی تتو دھوپ سے آتا رہتا اور اپنے گندھ گُن کو کام دیتا رہتا ہے۔
چنانچہ جس طرح اِنسان کے جسم میں پانچوں تن ماترا یعنی گُنوں کے لئے پانچ ہی گیان اِندریاں اپنے

جُدا جُدا تتو حاصل کرنے اور اُن گنُوں سے کام لینے کے لئے لگائی ہوئی ہیں۔ بس ٹھیک ہے ٹھیک اسی طرح اِن نباتات میں بھی شاید اِن پانچوں گنُوں کے حاصل کرنے کے لئے کوئی گیان اندریوں کا آلہ بھی ضرور لگا ہوگا۔ کیونکہ کوئی مجسّم (ساکار) شئے بلا پانچوں ساکار تتوں کے بن ہی نہیں سکتی۔ جیسا کہ اوّل باب میں تبلایا ہی جا چکا ہے۔ اِسلئے اُس ایک ساکار شئے کو ایک ہی تتو کی موجودگی سمجھ کر یا ایک تتو کی زیادتی کے باعث اُس کی ضرورت پر کام میں لانا غلط استعمال نہیں، تو اور کیا ہوگا؟ ہاں، اگر اُس مجسّم شئے کے اُس بیش تتو کے بیش گن کو ہی کوئی علیحدہ چھانٹ کر دیویں، تو حقیقت میں وہ بہت اعلیٰ بہتر ہوگا۔ اور اِسی لئے جو کوئی آیر وید آچاریہ (ایلوپیتھک طبیب یا ڈاکٹر) جب اِسے بذریعہ کیمسٹری یعنی کیمیا وی ترکیبوں سے ٹھیک کرکے اپنے نسخہ میں ایسی ایسی ادویات اور اتنی اتنی مقدار میں بلانا لکھ دیتے ہیں، کہ فلاں دوائی کے کم و بیش گن کو فلاں دوائی کے کم و بیش گن کھا جاویں گے یعنی نیست کر دیں گے، تو آئندہ ہمکو جس گن کی ضرورت ہے، بس وہی باقی رہیگا اور کچھ نہیں۔ تو اگر اُن طبیب صاحبان کی تشخیص مرض بھی ایسی ہی زبردست ہوئی، یا کسی چھوٹے طبیب سے بھی اتفاقیہ ایسا ہی نسخہ لکھا گیا، تو بس لازمی ہی جلد صحت بھی ہوگی۔ ورنہ فائدہ کی بجائے نقصان ہی تو ہوگا۔ جیسا کہ آجکل ہو ہی رہا ہے، کہ ذرا ذرا سے کھانسی بخار عِللا جوں سے بگڑ کر تپ دِق وغیرہ ہوتے جا رہے ہیں۔ اور جتنے وئید و ڈاکٹر زیادہ ہوئے، اُتنے ہی زیادہ مرض اور مریض بھی بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ اِس کا آخر سبب ہی اور کیا ہے ذرا سمجھ دیکھئے۔ اور اُن جیسے بڑے سائنسداں فلاسفروں ہی کی عقل کے سُتونوں کی طاقت پر یہ تمام طب کا بہت بڑا ڈھیر ٹھیرا ہوا ہی ہے، نہیں تو کبھی کا نیست نابود ہو گیا ہوتا۔ لیکن ایسے عالم صاحبان آج میں بھی کہاں۔ اور جو ہیں بھی، تو مُلک کی ٹکے سیر بھاجی نے آج کھاجے کو بھی ٹکے سیر ہی کر رکھا ہے۔ لہٰذا اب اِتنے اعلیٰ درجہ کے علم کو کوئی حاصل ہی نہیں کرتا۔ اِسی لئے اُس اُصول سے اب نقصان بھی زیادہ ہونے لگا ہے۔ اِس لئے اُس بڑے ڈھیر سے بڑے سے بڑا عالم جو تتو حاصل کر سکے گا، اور پھر بھی جس میں ناکامیابی کا اندیشہ رہے، تو اُس کے مُقابلہ میں یہ تتو وِگیان ادویہ کا ایسا ستا اور بالکل ٹھیک اچوک چھانٹ، جس کو کم سے کم عقل والا شخص بھی صرف ایک اِسی تتوپنشد کو پڑھکر جلد ہی اچھی طرح کر سکے گا، تو کیا اِس میں زمین آسمان کے تفاوت سے کچھ کم فرق ہوا۔

اِسی لئے میں نے اُس طریقہ کے عِلاج کو غلط تبادلہ تتو تبلایا ہے، ورنہ اور کوئی خاص سبب میرے رنج کا تو اُس طریقہ سے ہی نہیں۔ اور میں نے جو مثالوں میں اُنہیں اشیاء کو لیا ہے، وہ صرف ایک ایک بیش تتو کے حاصل کرنیکے اُن میں آلہ موجود دیکھکر اُن آلات کی خاصیت کی وجہ سے لکھا ہے۔ لیکن میں نے یہ نہیں تبلایا ہے، کہ وہ دوسرے تتوں کو لیتے ہی نہیں ہیں۔ اگر نہیں لیتے، تو مجسّم شکل (ساکار روپ) کے کیسے بنجاتے ہیں۔ اِسلئے اب ضرورت صرف یہ تبلاتی ہے، کہ اگر ہر ایک تتو کیلئے علیحدہ علیحدہ ہی ایک ایک

آلہ بنایا جاوے، تو زیادہ بہتر ہوگا۔ کیونکہ اِن قُدرتی آلات میں سے تو ہمارے کام کا کوئی ہے ہی نہیں کہ جس سے ہم اُنہیں سے کوئی آلہ مانگ لیں اور وہ ہمارے اوپر مہربانی کرکے ہم کو دیدیں۔ اور نہ ہم اِن آلات کو اُن سے کاٹ کر جُدا کرکے پھر اُنسے یہ کام ہی لے سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ تو اُس مشین کے ساتھ ہی کام دے سکیں گے، کہ جس میں وہ لگے ہوئے ہیں۔ تو اب ہم کو یہ کافی علم ہوگیا، کہ تمام جسم میں جس گُن کے ٹھیرنے کیلئے جس گیان اِندری میں جس رنگ کا آلہ لگا ہوا ہے، بس وہ اُسی خالص تتو کو تتوں کے مرکب مجموعہ دہوپ سے لے کر خالص اُسی گُن کا کام دیتا ہے۔ اور ایک دوسرے سے نزدیک ترایک ملتے جلتے ہی آپس میں کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ مثلاً کان، عصب چشم زبان اور ناک یہ سب گیان اندریاں آپس میں نزدیک نزدیک اور ایک دوسرے سے بالکل ملی جُلی ہی ہیں، اور اِن کا ہر ایک آلہ اپنے اپنے تتوں کو دہوپ ہی سے لیتا ہی رہتا ہے لیکن پھر بھی اِن میں سے کوئی گیان اندری دوسرے تتو کا بالکل ہی کام نہیں کرسکتی۔ جیسے نہ تو کان دیکھ، سونگھ، چکھ یا محسوس ہی کرسکتے ہیں۔ اور نہ آنکھ سُن، چکھ، سونگھ و محسوس ہی کرسکتی ہیں۔ اور نہ ناک سُن، دیکھ، چکھ اور محسوس ہی کر سکتی ہے۔ اور نہ زبان سُن، دیکھ، سونگھ اور محسوس ہی کرسکتی ہے۔ اور نہ عصب سُن، دیکھ، سونگھ اور چکھ ہی سکتا ہے۔ یعنی یہ صرف اپنے اپنے حصّہ ہی کا کام کرسکتی ہیں۔ لہٰذا اِن ترکیبوں سے ادویات کا چھانٹ ہوجانا اوّل درجہ کا چھانٹ ہوگا۔ اگر علیحدہ علیحدہ مُقرر کرلیا جاوے اور جو آپس میں ایک دوسرے سے پھر ملیں ہی نا۔

لہٰذا اوّل تو اِس مطلب کو تتوں کے مجموعہ مُرکب دہوپ میں سے کسی ایک تتو کی چھانٹ کیلئے قدرت ہی کے کام کے مُطابق اُدبھج یونی ہی کی جمادات کی قسم میں سے کچھ اشیاء کو لیکر سائنسدانوں نے جو کیمیکلی رنگین کانچ بنائے ہیں، یعنی صاف کی ہوئی اُدبھج یونی ہی کی اشیاء جو ہمارا من مانا کام تو کرسکے اور اُس میں کوئی دوسرا کوش موجود ہونے کے باعث وہ اپنی طرف سے کچھ بھی میں میکھ نہ ملا سکے۔ بس اسی سامان میں سے کانچ کے مختلف قسم کے کیمیکلی رنگین شیشے یعنی ایک ایک تتو کے گُن کے جُدا جُدا رنگ کے بنے ہوئے شیشے لیں۔ جیسے آکاش تتو کے گُن کا آسمانی نیلا۔ وایو تتو کے گُن کا سبز۔ اگنی تتو کے گُن کا سُرخ۔ جل تتو کے گُن کا گہرا نیلا۔ پرتھوی تتو کے گُن کا زرد۔ اور ایک اگنی پرتھوی تتو کا مُرکب نارنجی و دوسرا پرتھوی، جل، وایو کا مُرکب بینگنی کل سات رنگ کے شیشے و بوتلیں خوب جانچ کے ساتھ کیمیکلی رنگین دیکھکر اپنے جُدا جُدا تتوں کے گُنوں کو کھینچنے کے لئے اکٹھے کرلیں۔ جس سے ضرورت پر فوراً کام لیا جا سکے۔

دوئم۔ پھر کوئی ایسی مجسّم شے تلاش کرو، کہ جو پانچ تتوں سے مل کر تو بنی نہ ہو اور اُس میں اپنے مطلب کے لئے آپ قدرتی اُصول کے مُطابق ہی اُس حاصل کئے ہوئے تتو کو داخل کرکے اکٹھا

بھی کر سکیں۔ یا اُس میں ایسا جذب کرا سکیں، کہ جو بعد کو آپ کے لئے فائدہ مند ہو جاوے۔ تو اِس کیلئے قدرتی طریقہ کے مطابق اور اِن پانچ تتوں سے بنائی ہوئی خرابیوں سے جُدا آکاش کو پانا تو بالکل ناممکن۔ اگنی کو بہت مشکل سے دیکھنے لائق ممکن۔ وایو کو بھی مشکل سے صرف چھوئی موئی کی طرح ہی پانا ممکن۔ لیکن جل کو آسانی سے ممکن۔ اور پرتھوی کو بہت آسانی سے پا سکو گے۔ تو تین کو تو مشکل اور ناممکن سمجھکر چھوڑ دو۔ اور پرتھوی کی اصلی شکل مدت سے غلیظ ہوتے ہوتے اِس طرح خراب ہو گئی ہے، کہ اب اُس کا اِس مقصد کے لئے پاک پانا بہت مشکل اور پاک کرنا بھی مشکل ہے۔ لہٰذا بیکار ہی ہے۔ تو اِسے بھی چھوڑ دیئے۔ اب رہا جل۔ بس یہی آسانی سے مل بھی سکتا ہے اور مجبوراً آپکو اِسی پر صبر بھی کرنا ہوگا۔ کیونکہ اِس کے سوائے آپ کا اور دوسرا چارہ بھی کیا ہو سکتا ہے۔ اور قانونِ قدرت کے دیکھنے سے بھی یہی پتہ چلتا ہے، کہ وہ بھی اِس مطلب کو جل سے ہی پورا بھی کرتا ہے۔ اور ہر ایک جسم یا نباتات میں پانی ہی کا پون حصّہ رکھتا ہے اور اِن آلات سے کھینچے ہوئے تتوں کو اِسی پانی میں ملا کر اِسی پانی کے ذریعہ تمام جسم میں بانٹا بھی کرتا ہے۔ اِس لئے ہم کو بھی جل ہی سے کام لینا مفید ہوگا۔ لیکن قدرت نے یہ جل اِنسان کے جسم و نباتات وغیرہ تمام جسموں میں بہت ہی پاک صاف حالت میں رکھا ہے، کہ جس میں دوسرے تتو حل بھی ہو سکیں اور بغیر نقصان دئے کام بھی دیدیں۔ لہٰذا ہم کو بھی عارضی طور پر تو عمدہ صاف کنوئیں کا پانی۔ اور اُس کو عمدہ مفید بنانے کے لئے اُس کو ایک دو بار بھبکے میں نکال کر یعنی ایک دو آتشی پانی بنا کر اِس کام میں لانا ہوگا۔ اور چاہیئے بھی ایسا ہی کرنا، کہ جس سے پرتھوی میں شامل ہوئی دیگر اشیاء اُس پانی سے علیحدہ ہو جاویں اور اُس میں عمدہ طرح سے تتو حل ہو سکیں۔ جو دو ہی طرح سے ہو بھی سکتا ہے، کہ یا تو قدرتی طریقہ سے ابخرات بنکر اُوپر جا کر اور پھر بارش ہو کر نیچے آوے تب تم اُس کو اوپر سے اوپر ہی لے لو، یا اپنے بنائے ہوئے بھبکے میں کو نکالو۔ اور پانی کی مانند دیگر ایسی اشیاء سے بھی کام لیا جا سکتا ہے کہ جس میں دھوپ کی شعاعوں سے کانچ کے ذریعہ سے حاصل ہوا تتو تمام شے میں آر پار گھوم پھر کر حل ہو سکے۔ اِس لئے اِس مطلب کے لئے تمام خشک اشیاء کو چھوڑ کر کہ جنمیں یہ تتو حل ہو کر ٹھیر ہی نہیں سکتے، کوئی بھی پاک صاف سیال شے کام میں لانا فائدہ مند ہو سکتی ہے۔ اور مندرجہ ذیل سیال اشیاء میں حل کرکے تجربہ سے بہت مفید بھی پایا ہے۔ یعنی بغیر بالائی کے صاف دودھ میں۔ ناریل یا زیتون کے تیل میں۔ گلسرین میں۔ اور سرسوں وغیرہ کے تیل میں بھی حل تو ہو جاتا ہے، لیکن وہ جلدی بگڑ جاتا ہے۔ اور دودھ میں صرف ایک دو شکتی یعنی طاقت تک و تیل وغیرہ میں ایک سَو اسی شکتی تک کا تیار ہوا تتو کام دے سکتا ہے۔ بس اب آپ کا مطلب بالکل حاصل ہو گیا اور جُدا جُدا ہر ایک تتو کے چھانٹ کا طریقہ بھی معلوم ہو گیا۔ اب اِس مطلب کے لئے جن جن اشیاء یا ہدایتوں کی ضرورت ہوگی، ذرا

اُن کو پورے طور پر ادرسمجھ لیجیے، کہ جس سے پاک صاف تتو یعنی عمدہ پُر اثر دوائی تیار ہو نہ کہ غلیظ اور بیکار۔

۱۔ مذکورہ بالا ساتوں قسم کے رنگ کے بلا بُلبلے دار پانچ سے بارہ مُربع انچہ تک کے چوکور یا گول شیشے لیکر اُن میں لکڑی کا چوکھٹا لگوا کر چاروں طرف ایک ایک کنڈا لگوا لو جس سے اِستعمال کے لئے سب جگہ رکھنے میں سہولت رہے۔ لیکن یہ شیشے ہمیشہ کام میں لانے سے پیشتر بازار و سوڈے و پانی یا صابون سے مانجھ دھو کر خوب صاف چمکیلے کر لئے جایا کریں۔

۲۔ مندرجہ بالا ساتوں رنگ کی بلا بُلبلے دار کم و بیش آٹھ سے بتیس اونس تک کی گول بوتلیں رکھنی چاہئیں جس سے ہر وقت ہر ایک تتو حاصل کیا جا سکے۔ لیکن یہ بوتلیں بھی ہمیشہ کام لینے سے پیشتر بازار و سوڈے اور باریک باریک خار دار کنکر یا صابون سے اچھی طرح اندر و باہر سے مانجھ دھو کر صاف چمکیلی کر لینی چاہئیں۔

۳۔ بوتلوں میں کارک لکڑی کی نئی عمدہ ڈاٹیں لگائی جاویں، کہ جس سے خوب زور سے بوتل کا مُنہ بند کیا جا سکے۔

۴۔ ہر ایک بوتل کے نیچے رکھنے کو بوتل کی پینڈی سے پانچ گُنا لکڑی کا تختہ بنا لیا جاوے، کہ جس سے اِس کام میں پرتھوی سے کوئی نقص نہ ہو پاوے۔

۵۔ ہر ایک تتو دھوپ سے اُس وقت زیادہ اچھا حاصل کیا جا سکتا ہے، کہ جب اُس میں تیزی ہو۔ اور اِس مطلب کیلئے عام طور پر اپریل سے ستمبر یعنی بیساکھ سے کنوار تک نو بجے صبح سے پانچ بجے شام تک آٹھ گھنٹے۔ اور اکتوبر سے مارچ یعنی کاتک سے چیت تک صبح دس بجے سے تین بجے شام تک پانچ گھنٹے کے وقت میں سے آپ کوئی سے تین گھنٹے ایک دفعہ میں تین شکتی یعنی طاقت کا تتو چھاننے کیلئے لے سکتے ہیں۔ اگر اِس سے زیادہ شکتی کا بنانا ہو، تو اِتنے وقت کے بعد ایک بار بوتل خوب ہلا کر اور پھر اُسی طرح تین گھنٹہ رکھکر بناؤ، تو وہ شے چھ شکتی کے تتو کی ہو جائیگی۔ یعنی ہر ایک گھنٹہ میں ایک شکتی کا تتو حاصل ہوتا ہے۔

۶۔ جہاں یہ تتو دھوپ سے چھانا جاوے، تو وہ مقام بوتل کے چاروں طرف بہت دور تک صاف اور بدبو سے مُبرا ہو۔

۷۔ اگر ایک ہی وقت میں اور ایک ہی مقام میں ایک سے زیادہ تتو چھاننے منظور ہوں، تو ہر ایک بوتل کے درمیان میں کم از کم تین ہاتھ کا فاصلہ ضرور رہے۔ ورنہ ایک خالص تتو کی بجائے گڑبڑ تتو حاصل ہوگا، جو فائدہ کی بجائے نقصان دِہ ثابت ہوگا۔

۸۔ اوّل تو ہر ایک کام کے لئے دو آتشی پانی لینا ہی ٹھیک ہے، ورنہ آنکھوں کے لئے تو خاص کر دو آتشی یا بارش کا اوپر سے اوپر لیا ہوا صاف پانی لیں۔ اور پینے کے لئے ایک آتشی بھبکے کا پانی یا بہت کم اثر و ایک دِن ٹھیرنے کیلئے صِرف کنویں کا تازہ پانی ہی لے سکتے ہیں۔

اِسی طرح نیلوں میں ناریل یا زیتون کا تیل یا گلسرین لینا ہی بہتر ہوگا۔ غرض جس قسم کا بہترین صاف پانی یا کوئی دیگر سیال شے تم لے سکو گے، اُتنا ہی وہ حاصل شدہ تتو عُمدہ فائدہ مند اور بڑھیا ہوگا۔ ورنہ کم مُفید یا بیکار ہی ثابت ہوگا۔

۹۔ جس وقت تم وہ پانی۔ دودھ۔ تیل یا گلسرین تتو حاصل کرنے کے لئے بوتل میں بھرو، تو جسم کے اُصول کے مُطابق ہر ایک بوتل کا پون حصّہ ہی بھرو اور بقیہ حصّہ ہوا کے گھومنے کے لئے خالی چھوڑ دو۔

۱۰۔ جس وقت تم نے وہ بوتل دہوپ میں رکھی تھی، تو جب وہ بغیر ہلائے عُمدہ ڈاٹ لگی ہوئی متواتر دہوپ ہی میں رکھی رہی ہو، تب اُس کے تین گھنٹہ بعد اُٹھا لو۔ تو وہ تین شکتی کا تتو حاصل ہو جائیگا۔

۱۱۔ اگر بیچ بیچ میں گھٹا آجایا کرے یا تم کو وقت کا اندازہ ہی نہ رہا کرے، تو اُس تتو کے تین شکتی کی مقدار میں اُس جل میں حل ہو جانے کی یہ جانچ ہے، کہ جب ہی تم اُسے تیار سمجھ کر اُٹھانے جاؤ، تو آہستہ سے اُٹھا کر صرف یہ دیکھ لو کہ بوتل کے خالی والے حصّہ میں بھاپ کی بڑی بڑی بوندیں موجود ہیں یا نہیں اگر وہ تتو تین شکتی میں پورا حل ہو گیا ہوگا، تو اُس خالی جگہ میں بھاپ کی بڑی بڑی بوندیں جمی ہوئی نظر آوینگی۔ اور کمی اثر میں چھوٹی چھوٹی بوندیں۔ اور بالکل اثر نہ ہونے میں کچھ نہیں دکھلائی دیگا۔ لہٰذا اگر تیار نہ پاؤ تو پھر رکھدو اور تیار پاؤ تو اُٹھا لو۔

تتوں کی دوائی بنانے و جانچنے کی مثال

ناظرین! مذکورہ بالا بیان کو اِس طرح پھر سمجھ لیجئے، کہ اگنی تتو کی ضرورت کے لئے آپ اگنی تتو کے گُن کی کیمیکل سُرخ رنگ کی بنائی ہوئی ایک بوتل لیں۔ اُس کو سوڈے، کنکر یا صابون اور پانی سے اندر باہر مانجھ دھو کر خوب صاف چمکیلی کر لیں۔ پھر اُس میں کنوئیں کا صاف پانی یا ایک یا دو آتشی یا بارش کا پانی یا دودھ، تیل یا گلسرین پون حصّہ بھریں۔ پھر عُمدہ مضبوط کارک کی نئی سخت ڈاٹ لگا دیں۔ پھر بارہ گرہ مُربع لکڑی کے تختہ پر صاف جگہ میں جہاں دور تک بدبو نہ ہو، بیساکھ میں دس بجے تیز دہوپ میں رکھدیں۔ پھر اگر وہاں متواتر دہوپ رہے، تو بغیر ہلائے رکھی رہنے دیں اور ایک بجے وہاں سے اُٹھا لیں۔ اگر بادل کا دورہ ہو تو ایک بجے یہ دیکھیں، کہ بوتل کے خالی حصّہ میں بھاپ کی بڑی بڑی بوندیں موجود ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں تو اُٹھا لیں۔ اگر نہیں ہیں تو پھر رکھدیں اور جب وہ بوندیں پیدا ہو جاویں تب اُٹھا لیں۔ بس اب آپ کی خواہش پوری کرنے کے لئے یہ اگنی تتو کے عُمدہ گُن رکھنے والا تین شکتی کا عرق اِس بوتل میں بند ہے۔ اِس کو آپ سیال کے مُطابق اِسے چار دِن تک کام میں لا سکتے ہیں۔ اِس کے بعد اِس میں سے وہ تتو ہوا میں اُڑ جاویگا اور یہ عرق بیکار ہو جاویگا۔ پس آپ اِسی طرح تمام خالص تتو جُدا جُدا حاصل کر سکتے ہیں۔

اور اگر آپ کو اس کے خواص میں کوئی شبہ ہو، تو اسی اگنی تتو کے عرق کو آپ کسی ایسے شخص کو کہ جس میں اِس تتو کی کمی نہ ہو چار اَونس پلا کر دیکھئے کہ پھر اُس شخص کی کیا حالت ہوتی ہے یعنی چھبیسویں باب میں بتلائیں جو علامتیں اگنی تتو کی بیشی والے کی ہوتی ہیں، اُس میں سبھی موجود ہو جاویں گی۔ یعنی فوراً گرمی خشکی معلوم ہوگی۔ پیاس زیادہ ہو جائیگی۔ پیلے پتلے دست جاری ہو جاوینگے۔ اور بخار پیدا ہو جاویگا یا پتّی اُچھل آویگی۔ اب آپ اِس کے برعکس خواص والے آکاش تتو کو دیویں، تب فوراً ہی یہ سب خرابیاں رفع بھی ہو جاوینگی۔ یا جس تتو کو دیکر بھی علامتیں دیکھیں، تو چھبیسویں باب کے مطابق اُسی کی بیشی کی خرابی شروع ہو جاوینگی اور اُسی کے برعکس خواص والے تتو کو دینے سے رفع بھی ہو جاوینگی۔

تتوں کی ادویات کا پورا ذخیرہ

ناظرین! ہر وقت کام چلانے کے لئے مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق سب تتو مندرجہ ذیل سات طرح سے جُدا جُدا شکل میں حاصل کئے یا بنائے جا سکتے ہیں۔ اور بہت تجربہ کرکے تیار کئے گئے ہیں کہ جس سے کسی وقت دھوپ نہ ہونے کے باعث دوائی نہ ملنے سے کوئی کام رُکا نہ رہے اور یہ اُصول ادھورا نہ معلوم ہو۔

۱۔ عرق یہ تین شکتی کے بنائے جاویں۔ یہ ایک اونس کی پوری مقدار خوراک میں کھانے کے ہیں۔

۲۔ لوشن یہ اُسی طریقہ سے بنائے جاویں۔ یہ لگانے دھونے کے ہیں۔

۳۔ دودھ، یہ ایک دو شکتی کا بنایا جاوے۔ اِس کی پوری مقدار خوراک چھ اونس کی ہے۔

۴۔ تیل۔ اِن تتوں کے تیل بنانے کے لئے اوّل تو کوئی تیل لیں، لیکن عمدہ فائدہ مند ہونے کے باعث زیتون یا ناریل کا تیل لینا ہی بہتر ہوگا۔ اِس میں بھی سر میں لگانے کے لئے صرف ناریل ہی کا لینا بہتر ہے تو جس جس تتو کا تیل بنانا ہو، تو پیشتر بتلائے ہوئے طریقہ کے مطابق اُسی اُسی گُن کے رنگ کی بوتل لیکر اُس میں اُسی طرح پون حصہ تیل سے بھر کر دس سے چار بجے تک چھ گھنٹے روزانہ دھوپ میں رکھتے ہوئے متواتر تین ۳۰ سے ساٹھ دن رکھتے رہیں اور دن میں ایک بار خوب ہلا دیا کریں اور اوپر سے خوب صاف کر دیا کریں۔ پس اُس مدّت کے بعد وہ تیل اُس تتو کی ایک سو۱۸۰ اسی سے تین سو ساٹھ ۳۶۰ شکتی تک کا تیار ہو جاویگا کہ جس کا تُم نے بنایا ہے۔ یہ تین سے چھ ماہ تک بھی فائدہ مند رہ سکتا ہے اور خراب نہیں ہوگا۔ اور اس سے کم شکتی کا تیل بھی تیار تو ہو سکتا ہے، لیکن وہ پندرہ بیس دن بعد بیکار ہو جاویگا۔

۵۔ گلسرین۔ مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق ہی سب تتوں کا گلسرین بھی تیس ۳۰ سے ساٹھ دن میں ایکسو اسی ۱۸۰ سے تین سو ساٹھ شکتی تک کا تیار کر سکتے ہیں۔ یہ چھ سے بارہ ماہ تک رکھا رہنے پر بھی خراب نہیں ہو سکتا۔ اور جو کم شکتی کا ہوگا، تو وہ صرف ایک ماہ تک کام دے سکے گا۔ اور کھانے کے لئے اِس کی

مقدارِ خوراک تین سے چھ بوند تک ہے۔ اگر قیمت کا لحاظ نہ کیا جاوے، تو اسی کو تیل کی بجائے مالش کے کام میں بھی لایا جا سکتا ہے۔ اور اسی کی تین تتو ساٹھ شکتی سے تین بوند گلسرین ایک اونس پانی کے حساب سے ملا کر عرق اور لوشن بھی بنائے جا سکتے ہیں۔ غرض اس تتو ودّیان چکتسا میں یہ دوائی سب سے اعلیٰ درجہ کی فائدہ مند ہے۔

۶ سوریہ اسنان۔ کسی تتو کو بلا کسی شے میں حاصل کئے ہی کسی مریض مقام پر یا کُل جسم میں ہی ایک طرح سے اُسی تتو کا سیدھا اثر ہی پہنچایا جا سکتا ہے۔ اور یہ طریقہ تمام طریقوں سے عجیب بہترین و سریع الاثر بھی ہے۔ لیکن اس میں کھٹراگ بہت کرنے پڑتے ہیں، لہٰذا اخرچیلا اور مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن سنسار کے رئیس صاحبان اس کو بھی آسانی سے کر سکتے ہیں۔ لہٰذا مرض کو جلد دور کرنے والے اشخاص اس طریقہ کو ضرور کام میں لاویں، جو بجلی اور ریڈیم سے بھی زیادہ و عجیب خواص رکھنے والا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اوپر بتلائے ہوئے اپنی ضرورت کی تتو کے رنگ کا شیشہ لو اور مریض کو ایک ایسے کمرے میں لٹاؤ، کہ جس میں چاروں طرف سے کواڑ بند کر کے اندھیرا کیا جا سکے۔ لیکن اُس میں سوریہ کی طرف کو ایک چھا روشندان اپنے شیشہ کی برابر کھلا رکھو۔ پھر اُس روشندان پر اُسی تتو کے خواص والے شیشے کو لگا دو کہ جس کا اثر پہنچانے کی تم کو ضرورت ہے۔ اور اُس کے عکس کو اُسی مقام پر پڑنے دو کہ جہاں زیادہ تکلیف ہو۔ اور دو گھنٹہ بعد یا جب بھی ضرورت محسوس ہو تبھی وہاں سے اُٹھا لو۔ لیکن وہ روشندان مریض کے نزدیک سے نزدیک یعنی ایک گز سے زیادہ فاصلہ پر نہ ہو۔ اگر ایسا کمرہ نہ مل سکے، تو چھپر کے گھر سے چھپر میں سوراخ کر کے یہ کام کر سکتے ہو۔ یا دوہرے دو بڑے یا موٹے کپڑے کا عارضی کمرہ مریض کی چارپائی پر ایک گز اُونچا بنا دو اور پھر اُسی میں سوراخ کر کے اُس سے اپنے تتو کا عکس ڈال لو۔

۷ راتری اسنان۔ مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق تم رات میں بھی دھوپ کی بجائے اکٹرو لیمپ کے ذریعہ ناریل وغیرہ کے تیل کی تیز روشنی سے بھی تتوں کا کچھ اثر کر سکتے ہو۔

تتوں کی ادویات کی مقدار خوراک مقرر کرنیکا طریقہ

ناظرین! چونکہ یہ تمام تتو سیال اشیا رمیں ہونگے، جو آسانی سے نہیں تولے جا سکتے۔ لیکن سیال اشیا ناپنے کے لئے انگریزی پیمانے کے بنے بنائے گلاس بازار میں ملتے ہی ہیں، لہٰذا میں نے مقدارِ خوراک میں اُسی کی ناپ کا استعمال کیا ہے۔ تو آپ بھی اُس ناپ کی مندرجہ ذیل تول یاد کر لیں۔ جیسے۔ ساٹھ بوند کا ایک ڈرام۔ آٹھ ڈرام کا ایک اونس۔ و سولہ اونس کا ایک پونڈ ہوتا ہے۔

اور چونکہ سنسار میں نہ تو تمام اشخاص ایک سی حالت کے ہوتے ہیں اور نہ یکساں عمر ہی کے لیکن مریض تو سب ہی جاندار ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا سب کے لئے مختلف وزن میں دوائی دی جانی لازمی ہو جاتی ہے۔

اِس لئے اُس وزن کی مکمل تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔
م۱ سولہ سال کے جوان وتندرست اشخاص کو پوری مقدار۔ م۲ کمزوروں کو تندرست سے
وبوڑھوں کو جوانوں سے پون۔ م۳ بلّی تک کے برابر حیوانات کو تندرست اِنسانوں کے برابر۔ م۴
بلّی سے بڑے جسم والے کُتّے۔ بندر وغیرہ کے برابر والے حیوانات کو اِنسان سے دُگنی۔ م۵ گائے وغیرہ
حیوانات کو اِنسان سے چوگنی۔ م۶ بھینس۔ گھوڑے۔ گدھے۔ اونٹ وغیرہ کو اِنسانوں سے اٹھ گنی
م۷ ہاتھی کو اِنسان سے سولہ گنی۔ م۸ تمام اِنسانی قالب کے بچّوں کو پیدائش سے چھ ماہ تک ہر ایک
تتو کے عرق کی تیس۳۰ بوند یعنی نصف ڈرام م۹ سات سے بارہ ماہ تک کے بچّوں کو ہر ایک تتو کے عرق
کی ایک ڈرام م۱۰ اِس سے آگے پندرہ سال تک نصف ڈرام فی سال کے حساب سے مقدار
بڑھا کر دیں م۱۱ سولہ سے ساٹھ سال تک کے جوانوں کو ہر ایک تتو کے عرق کی ایک اَونس کی
پوری مقدار خوراک م۱۲ نئے وسخت یعنی حاد وتہلکہ امراض میں جلدی جلدی ہر گھنٹہ تک اور
مُزمن یعنی پُرانے امراض میں دیر دیر میں زیادہ سے زیادہ ایک یا دو پوری خوراک روزانہ دینی چاہئیں۔

تتوں کی ادویات کی مُدّت قیام

ناظرین! مذکورہ بالا طریقہ سے حاصل کئے ہوئے تتو مندرجہ ذیل مُدّت تک عُمدہ فائدہ مند رہیں گے
اِس کے بعد اِن کا اثر ہوا میں اُڑ کر کم یا خراب ہو کر نیست ہو جاویگا۔ اور اِس شکتی سے زیادہ مقدار میں
حل بھی نہیں ہو سکتا، لیکن دو آتشی یا بارش کے پانی کے بچے ہوئے عرق یا گلسرین میں پھر دوبارہ بھی
وہی پہلا تتو حل کیا جاسکتا ہے۔ اور کسی بھی تتو کا تین شکتی کا عرق کنوئیں کے تازہ پانی میں بنا ہوا ایک دن
ایک آتشی میں دو دِن۔ دو آتشی میں تین دن۔ اور بارش کے پانی میں چار دِن ٹھہر سکتا ہے۔ اور ناریل
یا روغن زیتوں ایک سو اسی۱۸۰ شکتی کا تین ماہ۔ دو سو چالیس۲۴۰ کا چار ماہ۔ تین سو۳۰۰ کا پانچ ماہ اور تین سو ساٹھ۳۶۰
شکتی کا چھ ماہ تک ٹھہر سکتا ہے۔ اور اِنہیں شکتیوں کے گلسرین اِس سے دُگنی مُدّت تک ٹھہر سکتے ہیں۔

تتوں کی ادویات کا نام

ناظرین! بس اب جُدا جُدا صاف تتو حاصل کرنیکا طریقہ یعنی تتو گیان چکتسا کا مخزنُ الادویہ تیار
کرنا تو بتلا دِیا گیا، اور سمجھ لو آپ کے پاس موجود بھی ہو گیا۔ اب میں آپ کو اِن سب ادویات کے نام
بتلانا چاہتا ہوں، کہ جن ناموں سے میں اِن کو بولتا ہوں اور آئندہ علاج کے بیان میں بھی اِن کے یہی
نام لکھونگا۔ لہٰذا آپ بھی اِنکو اِنہیں ناموں سے یاد کرلیں، جس سے آئندہ علاج کے بیان میں کوئی
غلطی نہ ہو جاوے۔

۱ ایک آتشی یا کنوئیں کے پانی میں حل کئے ہوئے تتو کو میں عرق کہوں گا۔ اور اُسی تتو کا نام عرق کے ساتھ اور شامل ہوگا، کہ جس تتو کا وہ عرق ہوگا۔ جیسے آکاش تتو کا عرق۔

۲ دو آتشی کنوئیں کے پانی یا بارش کے پانی میں حل کئے ہوئے تتو کو لوشن کہونگا۔ اور اُس تتو کا نام لوشن کے ساتھ اور شامل ہوگا، کہ جس تتو کا وہ لوشن ہوگا۔ جیسے آکاش تتو کا لوشن۔

۳ دودھ میں حل کئے ہوئے تتو کو میں دودھ کہوں گا۔ اور اُس تتو کا نام اُس کے ساتھ اور شامل ہوگا، کہ جس تتو کا وہ دودھ ہوگا۔ جیسے جل تتو کا دودھ۔

۴ روغن ناریل میں حل کئے ہوئے تتو کو میں روغن ناریل کہوں گا۔ اور اُس تتو کا نام اُس کے ساتھ اور شامل ہوگا، کہ جس تتو کا وہ روغن ہوگا۔ جیسے آکاش تتو کا روغن ناریل۔

۵ روغن زیتون میں حل کئے ہوئے تتو کو میں روغن زیتون کہوں گا۔ اور اُس تتو کا نام اُس کے ساتھ اور شامل ہوگا، کہ جس تتو کا وہ تیل ہوگا۔ جیسے آکاش تتو کا روغن زیتون۔

۶ گلسرین میں حل کئے ہوئے تتو کو میں گلسرین کہونگا۔ اور اُس تتو کا نام اُس کے ساتھ اور شامل ہوگا، کہ جس تتو کا وہ گلسرین ہوگا۔ جیسے آکاش تتو گلسرین۔

۷ دن میں سوریہ بھگوان سے جس تتو کے آلہ سے تتو کا اثر پہنچایا جاویگا، اُس کو میں سوریہ اسنان کہونگا۔ اور اُس تتو کا نام اُس کے ساتھ اور شامل ہوگا، کہ جس تتو کا وہ اسنان ہوگا۔ جیسے جل تتو سوریہ اسنان۔

۸ رات کو جو تیل وغیرہ کے تیل کی تیز روشنی میں الکٹرک لیمپ سے جس تتو کے آلہ کے ذریعہ تتو کا اثر پہنچایا جاویگا، اُس کو میں راتری اسنان کہونگا۔ اور اُس تتو کا نام اُس کے ساتھ اور شامل ہوگا، کہ جس تتو کا وہ اسنان ہوگا۔ جیسے جل تتو راتری اسنان۔

انت میں اِس طرح صاف تتوں کے حاصل کرنیکا طریقہ جاننے والے تتو گیانک آچاریوں کو میرا نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر منی

۱ ساڑھ اول سمبت ۱۹۸۸ بکرمی

اکتیسواں ۳۱ باب نوٹے ۹۰ بیانات تمام شُد

اُوم

پرماتمے نمونمہ

اَتھ

تینتسواں باب

ششم۔ مرضوں کے اسباب کے مطابق علمِ طِب کی تقسیم

اِنکے نام اور خواص

پیارے بھائیو! جیسا کہ پیشتر ہی بتلایا جاچکا ہے کہ جسم کی پیدائش کے وقت جو عضو قُدرتی طور پر بگڑے پیدا ہوئے پائے جاتے ہیں، تو پھر اُن کا یہاں دُرست کرنیوالا کوئی دوسرا انجینیر ہی نہیں۔ ہاں اگر اُن بگڑے ہوئے اعضا میں سے کِسی کو کاٹ کر علیحدہ کر دینے سے کوئی نُقصان زندگی کو توپہنچے نہیں اور کچھ فائدہ ہی ہوسکے، تو اکثر کاٹ کر علیحدہ کر دئے جاسکتے ہیں۔ جیسے چھ اُنگلی کا ہاتھ پیر ہوا۔ تو ایک اُنگلی کو کاٹ کر علیحدہ کر دینے میں کوئی نُقصان نہیں ہوتا۔ دوسرے معمولی کمی کو پُورا بھی کیا جاسکتا ہے۔ جیسے دو اُنگلی یا اعضا رتناسل کا سوراخ یا مقعد یا فرج دُمنہ کے ہونٹ ملے ہوئے پیدا ہوں، تو ذرا ہوشیاری سے شگاف لگا کر اور اُن کو آپس میں چپکانے والی جھلی کو کاٹ کر دونوں ہونٹوں کو جُدا جُدا کر دیا جاوے تو یہ کمی پوری ہوگئی۔ بس اِس قدر ذرا ذرا سے کام تو درست ہی ہو سکتے ہیں، لیکن زیادہ بگڑے ہوئے کام دُرست نہیں ہو سکتے۔ جیسے قُدرتی موتیابند۔ بہراپن۔ گونگاپن۔ کُبڑاپن۔ نامردی وغیرہ بالکُل دُرستی کے لائق نہیں ہوتے۔ لہٰذا اِن کا کوئی عِلاج ہی نہیں۔ تو بس ٹھیک اِسی طرح ٹھیک ٹھیک پیدائش کے بعد بھی جو آدہی بھوتِک یا آدہی دِیوِک دُکھ ہوتے ہیں، جِنکے مرض کا کوئی سبب جسم کے اندر تو موجود نہیں ہوتا اور پھر بھی اِن دُکھوں کے حملوں سے ہر ایک جسم کم سے کم یا زیادہ سے زیادہ تکلیف یا نُقصان اور موت تک کی حالت کو پہنچ سکتے ہیں۔ جیسے درخت یا چھت سے گِر کر۔ یا کِسی دیگر لڑائی وغیرہ کے باعث چوٹ کھا کر جسم کا ٹوٹ پھوٹ کر کچھ کا کچھ ہوجانا۔ دوئم۔ بندوق کی گولی وغیرہ لگ کر یا درندوں کے حملوں سے فوراً بڑے اعضاء رئیسہ کا کٹ کر موت تک ہوجانا۔ سوئم جسم کے اندرونی اعضاء رئیسہ یا اجزاء میں کوئی تتو نے معلوم حالت میں بگڑتا رہا اور اُس نے بگڑتے بگڑتے کوئی دوسرا مُرکب یعنی فالتو جز بنا ڈالا، تو ظاہر ہوجانے پر وہ کسی تتو کے استعمال سے آسانی سے دور نہیں ہو سکتا۔

جیسے گردہ و مثانہ کی پتھری، موتیابند، ہڈی یا ماس کی رسولی وغیرہ۔ یا جسم کے اندر ہی اندر تتوں کے بےعمل بگاڑ سے کوئی ہڈی، آلہ یا جز بالکل گل سڑ کر اتنا خراب ہوگیا۔ کہ اگر اُسے علیحدہ نہ کیا جاوے، تو اُس کے زہر سے دوسرے بڑے عضو یا آلات بھی بگڑ کر موت سامنے آویگی۔ جیسے کسی ہڈی کی سڑن یا گلن۔ جیسے دانت کا کیڑا لگنا یا ٹانگ کی ہڈی کا سڑ گل جانا۔ یا چوٹ سے ایسے زخم یا ناسور جسم میں ہوگئے، کہ پھر وہ جوں کے توں درست ہونے ہی میں نہیں آتے۔ تو انہیں سب وجوہات کے باعث اُس کو کاٹ کر علیحدہ کرنیکے لئے اِس تتو وگیان چکتسا کو دو طریقوں میں تقسیم کرنیکی ضرورت ہوگئی۔ اور ہونی بھی چاہیئے۔ اِس لئے اِن طریقوں میں سے ایک کا نام سُسرُت، سرجری یا جراحی علاج یعنی بیشتر بتلائے ہوئے خراب اعضا کو کاٹ چھانٹ کے ذریعہ سے اُصول علاج۔ اور دوسرا طریقہ ترکیبی علاج یا بذریعہ ادویات علاج کرنا۔ یہ اُس وقت تک کیا جاسکتا ہے، کہ جب تک کوئی عضو یا اعضا رئیسہ بگڑ کر بالکل کاٹنے کے لائق بیکار نہ ہوگیا ہو۔ یا کاٹ چھانٹ سے اُس مرض کا کوئی تعلق ہی نہ ہو، اور خود ہی زندگی کے کاموں کو بگاڑ سکے یا موت سامنے لاسکے۔ اِس علاج کو تتوں کی کمی بیشی کی شُدھ ہار کی ترکیب یا ادویات کے ذریعہ علاج کرنا یعنی تتو وگیان چکتسا کہتے ہیں۔
انت میں اِن دونوں علاج کی ترکیبوں کے عالم مہاتماؤں کو میرا نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔

نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی

اساڑھ اوّل سمبت ۱۹۸۸ بکرمی

تینتسواں[۳۳] باب پانچ بیانات تمام شُد

اُوم

ہے شانتے نمونہ
اتھ

چونتیسواں (۳۴) باب

سرجری یعنی علم جراحی کے متعلق مختصر بیان

اِس کے نام۔ تجربات ترکیب اور ثمرات

پیارے بہائیو! اوّل تو اِن دونوں علاجوں کے طریقوں کا مکمل علم جسم کے تمام اندرونی و بیرونی اعضاء و عضلات کو پورے طور پر کہول کر خود آنکھوں سے دیکھنے ہی سے عمدہ طور پر سمجھ میں آتا ہے، لیکن اِن میں سے خاص طور پر سرجری یعنی جراحی کے لئے تو خاص کر جسم کے ہر ایک حصّہ کے اعضاء و آلات کی بناوٹ جاننے کی ضرورت ہے۔ اور اِس کے لئے اُن کے دیکھنے کا کافی انتظام جب تک کوئی راجہ یعنی گورنمنٹ نہ کرے، تب تک ناممکن یا ادہورا سا ہی رہتا ہے۔ اور اِس وقت ہماری مہربان گورنمنٹ نے اِس کام میں کافی دلچسپی لے بہی رکہی ہے اور وہ اپنے اسکولوں و کالجوں میں اِس کا کافی علم کرا بہی دیتی ہے۔ اور اِس کام کے لئے سُشرت کے متعلق ایک پوری فزیالوجی۔ اناٹمی اور سرجری وغیرہ کتابیں اِس وقت موجود بہی ہیں اور وہاں پڑھائی بہی جاتی ہیں، لہٰذا اِس عنایت کے لئے میں اُس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور جب بغیر اِس علم کی اِس طرح واقفیت حاصل کئے یہ سرجری سے علاج کرنا آ ہی نہیں سکتا، تو تمام خلقت اِس کے علم سے فائدہ تو کیا، لیکن نقصان ضرور اٹھا سکتی ہے۔ کیونکہ غلط عمل ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ لہٰذا میں اِس سرجری سے علاج کرنیکے علم کو لکھنا بیکار سمجھ کر اِس کتاب کی ضخامت بہی کیوں بڑہنے دوں۔ کیونکہ جو بہائی وہاں جا کر تعلیم پاویں گے وہ تو آپ ہی وہاں پڑھ لیں گے۔ اور اِس کے نہ پڑہنے والوں کو میں یہ عمل کرنے کی رائے ہی نہیں دیتا ہوں۔ ہاں! تمام سرجنوں سے ضرور باادب درخواست کرتا ہوں، کہ وہ اپنے اِس علم میں جتنی بہی ادویات کا استعمال کرتے ہیں، بہتر ہو کہ آہستہ آہستہ اُن کا اِستعمال چھوڑتے جاویں اور اِس تنتو وگیان طریقہ کے مطابق بنائی ہوئی ادویات سے ہی کام لیتے جاویں اور سستا و عمدہ فائدہ حاصل کریں۔

مثال کے طور پر سمجھ لیجئے، کہ تمام اِسپٹیک۔ الیسٹرینجینٹ۔ سڈٹیو و کاسٹک میڈیسن یعنی

وعلامتوں کی جانچ سے ہے۔

دوئم - میں نے ہر زبان کی طبی کتابوں کی امراض کی بڑی لمبی تقسیم کو چھوڑ کر پیشتر ہی اُن کے خاص سبب کے مُطابق تمام امراض کے پھیلاؤ کو اِسی مقالہ کے چوتھے باب میں آدہی بھوتک دُکھ آدہی دیوک دُکھ اور ادہیاتمک دُکھ صرف تین حصّوں میں تقسیم کر کے لکھ ہی دیا ہے۔ اب چونکہ آدہی بھوتک اور آدہی دیوک دونوں دُکھوں کے اسباب کا کوئی خاص تعلق کسی خاص اشیا کی بدپرہیزی سے نہیں ہے، لہٰذا اِن میں سے خاص آدہی بھوتک کا اگلے چھبیسویں اور خاص آدہی دیوک کا سینتسویں باب میں علیحدہ علیحدہ ہی پورے طور پر علاج کے متعلق بیان لکھا جاویگا۔ لیکن تیسری تقسیم کا بیان بہت پھیلا ہوا اور مُشترکہ ہے، لہٰذا اُس کا مکمل طور پر ضروری بیان ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

ناظرین! اِس تقسیم میں اُن تمام امراض کا بیان لکھا جاویگا، کہ جو اِنسانوں کو تیرھویں چودھویں باب کے خلاف عیش و عشرت کے کاموں سے اُن کے تمام جسم یا اُس کے کسی خاص آلہ یا حصّہ میں کسی ایک تتو یا کئی تتوں کی مُرکب کمی بیشی سے پیدا ہو کر طرح طرح کے مُستقل یا عارضی جسمانی دُکھ دیتے ہیں۔ لیکن یہ سب طرح کی طبی کتابوں میں اِس طور پر اور اتنی زیادہ تعداد میں لکھے پائے جاتے ہیں، کہ جن کا سمجھنا، سمجھانا اور یاد رکھنا بہت مُشکل ہے۔ اور اِن کے بغیر ٹھیک سمجھ کر یاد کرے علاج میں غلطی ہونا بہت زیادہ ممکن ہوتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے، کہ آج کل زیادہ تر ایسے ہی اَدھورے مُعالجوں کی غلط تشخیص اور علاج سے خلقت نقصان اُٹھا اُٹھا کر طب کو بدنام اور طبیبوں کو بے عزتی کی نگاہ سے دیکھنے لگی ہے۔ اور طبیب صاحبان پھر بھی ادویات میں تو موتی و سونے کی خاک ملا ملا کر بانٹتے چلے جاتے، یا ایک گز منجھ آگ اور بڑھائے چلے جاتے ہیں۔ اور دوسرے بھائی بھی ملا ملا کونین وکیلسیم اور آئرن، سیرپ تو خوب پیٹنٹ کراتے چلے جاتے ہیں، یا دے دے سیرم کے اِنجکشن تمام خون کو تو خوب بگاڑتے چلے جاتے ہیں، لیکن یہ کبھی نہیں سوچتے، کہ آخر بڑے بڑے امراض جڑ سے کیوں نہیں جا پاتے۔ گویا تمام طبیبوں نے تو اِس علم کو اپنا پیشہ اور اِنسانوں نے تیرھویں باب کے خلاف بھوگ بھوگنا اور مریض ہو ہو کر علاج ہی کراتے رہنا اپنا ایک شغل مان لیا ہے، جس سے سنسار بھر کی خلقت کو بہت نقصان ہو رہا ہے۔ لہٰذا اِسی وجہ سے میں نے بہت غور و خوض کے بعد اِس تقسیم کے امراض کو بھی ایسے آسان طریقہ سے لکھنے اور بہت کم فصلوں میں تقسیم کرنیکا ارادہ طے کر لیا ہے، کہ جس سے تمام خلقت کو مکمل طبی بیان کے سمجھنے و یاد کرنے میں بہت آسانی ہو جاوے۔

تمام امراض کی پیدائش کے خاص اسباب کی تشریح

ناظرین! ہر ایک جاندار مرد و عورت کے جسم میں تمام جسم کے اوپر سر کی کھوپڑی کی ہڈی کے اندر ایک

جھلی میں بند، اخروٹ کی گری کی صورت کی مانند و خاکی رنگت کا، جو تندرستی و جوانی میں تقریباً دو سیر وزن کا ہوتا ہے ایک ایسا خاص لاثانی آلہ (عضو رئیس) اُس وِشوکرما نے بنایا ہے، کہ جیسا لاثانی وہ خود ہے۔ اور جس طرح وہ خود تمام محیطِ کُل (برہمانڈ) کا انتظام کرتا ہے، ٹھیک اُسی طرح اِس کے متعلق تمام جسمانی و ملکی انتظام کرنا یعنی اپنے جسم کے متعلق تمام آلات و تنوں اور دیگر جسموں کی تیرھویں چودھویں باب کے مطابق کھان پان، رہن سہن و عیش و عشرت کا ٹھیک ٹھیک سوچ سمجھکر اُنسے باقاعدہ کام کرا لینے کا ایسا ہی مادہ اُسنے اِس میں بھی مُقرر کر دیا ہے، کہ جیسا خود اُسمیں ہے۔ اور یہ قوت نراکار ہوتی ہے، جس کو مہت تتو، بُدھی، سینس یا عقل کہتے ہیں۔ اور اِسکے مذکورہ بالا عناصری خول کو دماغ سیری برم، بھیجا، مغز اور کپال کہتے ہیں۔ اور تمام ویدوں کا علم و اُس کے فرائض منصبی (دھرم، کرم، اَپسر) ایک اِسی آلہ کے مالک کے سمجھنے سمجھانے اور ٹھیک بنے رہنے کے لئے ہی بنائے گئے ہیں، جو اِسی کے حقیقی علم کرانے کو پڑھے پڑھائے جاتے ہیں۔ اِسی لئے جسم کا برہمانڈ بھی اِس کا نام ہے اور اِسی وجہ سے اُس نے اِسکو تمام جسم کے اوپر سب کا سردار بنا کر بھی رکھا ہے۔

اور جس اِنسان کا یہ آلہ ویدوں کے علم کی عمدہ تعلیم و ویدوں کے مطابق پرورش سے جوں کا توں اعلیٰ درجہ کا حقیقی عقلمند بن جاوے، تو پھر وہ خود ہی سنسار کے تمام عیش و عشرت کے کام خوب غور کے ساتھ سمجھ کر تیرھویں و چودھویں باب کے مطابق کیا کرتا اور خوب سُکھی رہا کرتا ہے۔ اور جب اِسی آلہ میں سمادھی کے ذریعہ سے کسی کو اُس برہم کا حقیقی علم (گیان) ہوجاتا ہے کہ جس کا یہ انڈا ہے، تو اُس مہاتما کے اِس آلہ کو براہمن بھی کہتے ہیں۔ اور جس مہاتما کا یہ آلہ براہمن ہوجاوے، تو اُس کے تمام عناصری جسم (استھول شریر) کو بھی براہمن ہی کے رتبہ و نام سے بولنے لگتے ہیں۔ لہٰذا اتنی بڑی تعریف (مہما) اِسکے عُمدہ انتظام کرنے کی ہوتی ہے۔ اور اِس آلہ کے کام، بناوٹ، رگوں و حصّوں کا ایسا ہی وار پار نہیں جانا جاتا، کہ جیسا اُس برہم پرجاپتی (خالق پروردگار) کے کاموں کا۔ ہاں! اگر کسی شخص کو اِس آلہ کے مذکورہ بالا حصّوں کے ناموں کی بیکار زیادہ جانکاری کرنا ہو، تو وہ سُسرت کی جسمانی تشریح یا اناٹمی، فزیالوجی و سرجری کو پڑھیں۔ ورنہ علاج کے متعلق ضروری کام چلانے کے لائق جو کچھ میں اپنی چھوٹی سی عقل کے مطابق اِس کی تعریف کرتا و جسے مُقرر کرتا ہوں، ناظرین اِسی کو پڑھنا پڑھانا کافی سمجھیں۔

وہ یہ ہے، کہ دماغ مہاراجہ کے جسم کے راجیہ کے متعلق عُمدہ اِنتظام کرنیکے لئے اِس میں سے تمام جسم کے خاص خاص آلات کو ایک ایک ناڑی (نلی۔ رگ) اُن کی غرض سُننے۔ اور ایک ایک ناڑی ہر ایک آلہ سے ٹھیک ٹھیک کام کرانیکا حکم دینے کو جُدا جُدا سب ناڑیاں جانیکے باعث تار کا جال سا پُرا ہوا ہے۔ جسکے زندگی قائم رکھنے کے کاموں کے خاص آلات پانچ گیان اِندری (حواس باطنی) اور اِن کے بہت سے خدمتی آلات ہیں، مالیکن خاص آلات (ینتر) پانچ ہی کرم اِندری (حواس ظاہری)

مُوجد کا خاص فرض ہوتا ہے، نہ کہ تمام امراض کے تجربے مُجرب کر کر کے بتلانا۔ پھر اُنہیں اُصولوں سے مرضوں میں علاج کر کر کے جتنا جتنا زیادہ تجربہ خلقت کرتی جایا کرتی ہے، بس اُتنی ہی اُس علم (گیان) کی ترقی بڑھتی جایا کرتی ہے۔ کیونکہ یہ علم ہی زیادہ تجربات پر مُنحصر ہے۔ لہٰذا ابتک جن مرضوں میں جو کچھ تجربات مجھکو ہو چکے ہیں وہ تو میں ضرور لکھوں گا ہی، لیکن اُن میں آئندہ کو ترقی کرنا آپ ہی کا خود فرض ہوگا۔ اور اکثر زیادہ امراض میں ابھی مجھکو بھی اِس اُصول سے علاج کرنے کا موقع نہیں ملا ہے، لہٰذا اُن کا صرف اُصولِ علاج ضرور لکھونگا۔ وہاں بھی آپ لوگ ذرا ہوشیاری سے تشخیص و علاج کریں۔ اور اِس مول گرو منتر (خاص اُصول) سے ہر وقت کام لیں، کہ نام امراض چاہے کتنے ہی اور کچھ بھی ہوں، آپ تو صرف اُنتیسویں باب کے مُطابق امراض کی اندرونی و بیرونی سب علامتیں ملا کر ہی تمام تشخیص و علاج کریں کراویں اور اسبابُ الامراض سے پرہیز کریں کراویں۔ اور ہر ایک تتو کے الگ الگ نئے زور کو فوراً ایک دو دن میں، زیادتی کا دو ہفتہ میں، اور پُرانے مریض کو تخمیناً سولہ ہفتہ میں دُرستی کی ایک مُدت (اودھی) مان لیں۔ اور پھر من مانا فائدہ اُٹھاویں۔ اگر پھر بھی آپ اِس سے جوں کا توں حقیقی فائدہ نہ اُٹھا سکیں۔ تو سمجھ لیجئے، کہ آپ کی تشخیص ہی غلط ہوگی؛ اِس اُصول کی کوئی خرابی ہرگز نہ ہوگی۔ ایسی حالت میں آپ اپنے نزدیک کے کسی قابل تتو وِگیانک آچاریہ سے تشخیص کرا لیویں ورنہ سیدھے اِس تتو وِگیان آسرم میں چلے آویں۔ بس ٹھیک تشخیص کر کے اِس کتاب کے مُطابق علاج کا طریقہ آپ کو بتلا دیا جاویگا۔ ورنہ علاج ہی کر دیا جاویگا۔ اگر مریض موت کی وجہ سے لاعلاج حالت میں نہ ہوگا، تو اُس وِشوکرما کی رحمت سے تمام امراض نوّے ۹۰ فیصدی جڑ سے نیست ہو جاوینگے

اور ایک فہرست تمام امراض کی تقسیم کے متعلق صفحہ دو سو تراسی ۲۸۳ پر درج کر دی گئی ہے۔ اور اُنہیں آلات یا اُن کے حصص کی نو تصاویر بھی کہ جو اپنی حقیقی شکل و صورت کا بھاؤ آسانی سے ظاہر کر سکیں؛ آپ کے سمجھنے کی سہولت کے لئے بیشتر صفحات دو سو اکاسی ۲۸۱ و دو سو بیاسی ۲۸۲ پر لگا دی گئی ہیں۔ لہٰذا اِس تفصیل و تشریح کو آپ اچھی طرح سمجھکر زبانی یاد کر لیں۔

انت میں اِس کے مکمل عالموں کو میرا نمسکار رہے۔ نمسکار رہے۔ نمسکار رہے۔ فقط

رامچندر مُنی

اساڑھ اوّل سمبت ۱۹۸۰ بکرمی

پینتیسواں ۳۵ باب پچیس ۲۵ بیانات تمام شُد

تمام دُکھوں کی تقسیم کی تفصیل کی فہرست

نمبر باب	خاص تتو	نمبر فصل	نام اُن خاص اندریوں و آلات کے جنکے امراض کی اسمیں تشریح و علاج ہے
۳۶	-	-	آدہی بہوتک امراض کا بیان
۳۷	-	-	آدہی دیوک امراض کا بیان
۳۸	آکاش	۱	دماغ مہاراجہ کے امراض کا بیان
〃	〃	۲	کان خاص گیان اِندری کے امراض کا بیان
〃	〃	۳	مُنہ و ایلیمنٹری کنال کرم اِندری کے امراض کا بیان
۳۹	وایو	۱	حرام مغز و زیر خاص آلہ کے امراض کا بیان
〃	〃	۲	عصب خاص گیان اِندری کے امراض کا بیان
〃	〃	۳	ہاتھ پیر و عضلات خاص کرم اِندری کے امراض کا بیان
〃	〃	۴	جلد خاص کرم اِندری کے امراض کا بیان
۴۰	اگنی	۱	آنکھ خاص گیان اِندری کے امراض کا بیان
〃	〃	۲	اعضاء تناسُل خاص کرم اِندری کے امراض کا بیان
〃	〃	۳	رحم و فرج خاص کرم اِندری کے امراض کا بیان
۴۱	جل	۱	رسنا خاص گیان اِندری کے امراض کا بیان
〃	〃	۲	خون خاص سیال شئے خزانہ جسمانی کے امراض کا بیان
〃	〃	۳	دل خاص کرم اِندری آلہ کے امراض کا بیان
۴۲	پرتھوی	۱	ناک خاص گیان اِندری کے امراض کا بیان
〃	〃	۲	پھیپھڑا خاص کرم اِندری آلہ کے امراض کا بیان
〃	〃	۳	جگر، تلی و دیگر گلٹیوں کے امراض کا بیان
〃	〃	۴	گُردہ، مثانہ خاص کرم اِندری آلات کے امراض کا بیان
〃	〃	۵	مقعد خاص کرم اِندری کے امراض کا بیان

اُوم

چندر رائے نمونہ

اُتھ

چھتیسواں۳۶ باب

آدھی بھوتک امراض کا بیان

اِن کے نام ـ سبب ـ علامت ـ پرہیز و علاج

پیارے بھائیو! یہ امراض اِنسانوں کو اسی مقالہ کے آٹھویں باب میں بتلائے پانچوں یگوں کی پابندی نہ کرنے سے یا بہت سے جنموں میں سے کسی جنم کے بدلے چکانے کے لئے، یا جدید سخت بداعمالیوں سے فوراً ہی پرماتما کی مرضی سے دوسرے عناصری جسموں کے ذریعہ زیادہ تر مندرجہ ذیل دس طرح سے ہوتے پائے جاتے ہیں اور اکال مرتیو، یا مرگ اتفاقیہ، یا صدماتِ ناگہانی کہلاتے ہیں۔ اور اِن تمام تکلیفوں کا خاص باعث تو آپ کو پہلے ہی معلوم ہو گیا اور کچھ اِن کے ناموں سے بھی خود ہی معلوم ہو جاویگا، کہ دوسرے جسم والے کسی کے پیٹ میں یا جسم کے کسی دیگر حصّہ یا عضو کے اندر کچھ گہرائی میں زبردستی ڈنک چبھو کر یا دانت مار کر گوشت میں ذرا زخم بنا کر کاٹنے والے خود ہی اِس زہر کو خون کے مقامات میں فوراً پیوست کر دیتے ہیں، کہ جس سے وہ زہر دورانِ خون میں شامل ہو کر تکلیف یا موت تک کر سکے اور چونکہ دورانِ خون کے ایک چکّر میں یعنی کسی ایک مقام کے خون کو جسم میں چاروں طرف گھوم پھر کر اپنی جگہ واپس آنے میں تقریباً نصف منٹ کا وقت لگتا ہے، لہٰذا اب آپ سمجھ لیجئے کہ یہ زہر کتنی جلدی تمام جسم کے خون کو زہریلا بنا سکتے اور کتنی مشکل سے صحت ہونے میں آ سکتے ہیں۔ بس اب ایسی خیال سے علاج کرنے میں جلدی اور صحت ہونے میں صبر کرنا آپ کا خاص فرض ہو جاتا ہے۔ اور یہ زہر اپنے کم و بیش اثر کے باعث جُدا جُدا ہی نتیجہ بھی رکھتے ہیں، جو چھبیسویں۲۶ باب کے مطابق اگنی تتو ہی کی بیشی اور آکاش تتو کی کمی کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور اُن کی بقیہ ظاہری علامات بھی حسب ذیل ہوتی ہیں۔ لیکن اِن کے علاج میں کوئی بھی دان یگیہ یا دیو یگیہ ضرور کرنی کرانی چاہئے۔ جس کیلئے سہری تتو پنشد و اصول درشن پورا دھرم شاستر یا اس کے کسی حصّہ کو اپنی حیثیت کے مطابق کتنی ہی تعداد میں سچے من سے خیرات کرنا کرانا سب سے بہترین ہوگا۔

۱۔ مکھی کا کاٹنا

علامت - یہ زیادہ تر گندے رہنے والے اشخاص کی آنکھ پر پلکوں کے میل کو کھانے کے باعث جاتی اور وہیں کاٹ بھی کھاتی ہے۔ اس کے زہر سے پپوٹوں میں خارش ہو کر ورم ہو جاتا ہے اور کچھ نہیں۔ اور جب تک اس میں کوئی دوسرا مرض شامل نہ ہو، تو اس سے کوئی خطرناک نتیجہ بھی پیدا نہیں ہو سکتا اور تین دن کے اندر آپ ہی صحت ہو جاتی ہے۔ ورنہ **علاج** - تین سو ساٹھ شکتی کا آکاش تتو گلسرین یا کوئی تیل لگا دیں۔ یا اسی کے تین شکتی کے لوشن سے لنٹ تر کرکے ڈنک لگے ہوئے مقام پر لگا دیں اور تیس چالیس منٹ تک تر کرتے رہیں، بس صحت ہو جاوے گی۔

۲۔ مکڑی پھل جانا

علامت - ناظرین! مکڑی کے زہر میں اس قدر آگ ہوتی ہے، کہ جہاں جسم سے یہ مل کر یا دب کر اس میں سے کچھ رطوبت نکل کر جسم سے لگ جاتی ہے، تو بس اس جگہ آگ ہی لگ جاتی معلوم ہوتی اور وہاں کی جلد جھلسی ہوئی سی ہو جاتی ہے۔ پھر یہ آگ چاروں طرف پھیلتی جایا کرتی اور پانی سے تر کرنے رہنے پر بھی کم نہیں ہوتی ہے۔ **علاج** - آکاش تتو گلسرین تین سو ساٹھ شکتی یا تین شکتی کے لوشن سے کپڑے کی گدی تر کرکے پھیلے ہوئے مقام کو تر رکھیں، بس صحت ہو جاوے گی۔

۳۔ برتتیا کا ڈنک مارنا

علامت - اس کا زہر کھی، مکڑی سے بھی بہت زیادہ خراشدار، تکلیف دہ اور ورم پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔ اور دماغ کے نزدیک کاٹنے پر اکثر موت تک ہو جاتی ہے۔ ورنہ اس کے زہر کو صحت تو کئی دن میں ہوتی ہی ہے۔ **علاج** - اوّل ڈنک کے مقام پر ذرا دبا کر خون نکلتا جھلکنے پر تین سو ساٹھ شکتی کا آکاش تتو گلسرین پھریری سے لگا دیں، پھر تین شکتی کے آکاش تتو لوشن سے لنٹ تر کرکے دو گھنٹے متواتر تر کرتے رہیں۔ اگر جسمانی اثر میں جی گھبراوے یا متلی پانے ہونے لگے، تو تین شکتی کا آکاش تتو کا عرق دو تین خوراک ایک ایک گھنٹہ کے فرق سے پلا دیں۔ اور بیہوشی ہو جانے پر آکاش تتو کا سوزیہ یا راتری اسنان دماغ پر اور دیدیں، فوراً صحت ہو جاوے گی۔

۴۔ بچھو کا ڈنک مارنا

ناظرین! اس مکّار موذی کے زہر کی کیا حالت سناؤں، یہ کم و بیش زہریلے ہونے کے باعث

۶ - سانپ کا ڈسنا

علامت - ناظرین! اِس مُوذی کو تو آپ نام ہی سے جان گئے ہونگے، کہ یہ بڑا غصہ ور اور ٹیڑھی خصلت کا ہوتا ہے لیکن یہ بھی کم و بیش زہر کے لحاظ سے صدہا قسم کے ہوتے ہیں - اور اُن کے زہر کی یہاں تک کمی بیشی ہے، کہ کوئی کوئی سانپ تو چاہے چار کاٹ کہائیں، پھر بھی صرف وہم کے سوائے زہر کا کچھ بھی اثر نہیں ہو سکتا - اور بعض سنکھ چوڑ جیسے کے کاٹنے کے بعد تو پرانی (متنفس) پانچ منٹ ہی میں سر پھٹ کر موت کے حوالہ ہو جاتا ہے - پس جب تم کو معلوم ہو کہ فلاں شخص کو سانپ نے کاٹا ہے، تو اوّل اُس کی آنکھ کی جانچ کرو - ایسے شخص کی پتلی سُکڑ جاتی اور نیند بہت آیا کرتی ہے - اِس کا زہر نارکوٹک یعنی بیہوشی کرنیوالا ہوتا ہے - اِس لئے سوائے بیہوشی اور سونے کے اور کوئی تکلیف نہیں بتلاتا - اور اُس کو اپنے بیگانے اشخاص اور ذائقہ کی پہچان نہیں رہتی ہے - **علاج** - اوّل تو جہانتک زہر کا اثر یعنی سُنسنی معلوم ہو، وہاں پر خوب مضبوط ایک بند اور اُس سے چار انگل کے فاصلہ پر دوسرا بند لگا دو اور مریض کو سونے نہ دو - پھر کاٹے ہوئے مقام پر ذرا سا شگاف دیکر اُس میں سے کچھ خون نکال دو - پھر تین سو ساٹھ شکتی کے آکاش تتو گلیسرین سے لنٹ بھگو کر کاٹے ہوئے مقام پر رکھیں اور پانچ پانچ منٹ بعد بدلتے رہیں - اور بند تک کے باقی حصہ کو تین شکتی کے آکاش تتو لوشن سے تر کرتے رہیں - اور ایک ایک خوراک آکاش تتو کے عرق کی ہر نصف نصف گھنٹہ بعد پلاتے رہیں - ورنہ شرم کو چھوڑ کر مریض کو برہنہ کرکے اُس کے سر پر کردے سے سرد پانی کی دہار ڈال کر تمام جسم کو متواتر چار پانچ گھنٹہ یا جب تک وہ ٹھنڈ محسوس نہ کرنے لگے پانی سے تر کرتے رہیں - جب مریض ہوش میں آجاویگا، تو اپنے لئے برہنہ کرنا بُرا بتلاویگا اور اپنے آدمیوں و ذائقہ کو پہچاننے لگے گا - پھر اُس کو جتنا بھی پی سکے گھی پلاویں لیکن بند ہرگز نہ کہولا جاوے - جب وہ زخم ہی میں تکلیف بتلاوے اور باقی مقام سُن نہ بتلاوے، تو تمام جسم کی جگہ صرف اُسی کاٹے ہوئے مقام پر آکاش تتو کا سو ریہ یا اتری اسنان دیں اور چار چار گھنٹہ بعد گھی ضرور پلاتے رہیں - جب زخم میں بھی ذرا چین بتلاوے اور اُسے نیند کا غلبہ نہ رہے، تو اوپر کا ایک بند کھول دیں - جب کوئی بد نتیجہ نہ معلوم ہو، تو چھ گھنٹہ بعد دوسرا بند بھی کھول دیں - لیکن یہ یاد رہے، کہ مریض کو بالکل صحت ہونے تک سونے نہ دیا جاوے - اِسی کے لئے اکثر اشخاص گانا گاتے اور رچھا نج یا باجا بجایا کرتے ہیں - اِس کے بعد کئی روز تک آکاش تتو کا عرق پلاویں اور اِسی کے لوشن سے زخم کے مقام کو دہوتے رہیں : بس صحت ہو جاویگی - یا شروع ہی میں حقہ کا پانی یا نصف سیر خشک تمباکو تین سیر پانی میں اوٹا کر و چھان کر اُس پانی کو تھوڑا تھوڑا کرکے جلدی جلدی پلاویں، کہ جب تک زہر کا تمام اثر قے ہو ہو کر نہ نکل جاوے -

۷۔ پاگل کُتے یا گیدڑ کا کاٹنا

اسباب ۔ ناظرین! اِس مرض کو انگریزی زبان میں ہیڈرو فوبیا کہتے ہیں، جس کے معنی پانی کو دیکھتے ہی ڈرنے کے ہیں۔ تو جب کسی پرانی پر پرماتما کا سخت قہر ہوتا ہے، تب یہ خطرناک کُتا یا گیدڑ اپنے جنون میں مست دیگر حیوانات یا انسانوں کی طرف کو دوڑتا اور کاٹ کہاتا ہے۔ اور اُسکے مُنہ کی جو زہریلی رال ہوتی ہے اُس زخم میں لگ جاتی ہے حقیقت میں یہی زہر اِن جانداروں میں بھی اِسی قسم کے مریضوں کی نعش کا گوشت کہانے یا جب چیل ایسی ہی نعشوں کا گوشت کہا جاتی ہے اور اوپر اُڑتے اُڑتے کسی بھی جگہ وہ اپنی بیٹ کر دیتی ہے اور اُس کو کسی طرح بھی کوئی گیدڑ یا کُتا یا اِنسان کہا جاتا ہے، تو یہ زہر اُس کو بھی پاگل کر دیتا ہے۔ اِس بارے میں اکثر فلاسفروں کی یہ رائے ہے، کہ اکثر موسم گرما میں کُتے اور گیدڑ کے جسم میں یہ زہر خود ہی بن جاتا ہے۔ لیکن اُن کا یہ خیال مُغالطہ میں ڈالنے والا ہے۔ کیونکہ حقیقت میں اِس زہر کے پیدا ہونے کے مذکورہ بالا اسباب ہی ہو سکتے ہیں، خود اِس قسم کے پاگل کوئی نہیں ہوتے۔ البتہ گرمی سے ہوک ہو کر مرتک سکتے یا دوسری قسم کے پاگل بھی ہو سکتے ہیں کہ جو پانی سے نہیں ڈرتے ہیں۔ **علامت** ۔ اِس خطرناک جیو (حیوان یا ذی روح) کے کاٹنے پر سات یا چودہ دن یا اتنے دن بعد کہ جس کی سات پر تقسیم ہو سکے، جب اِس کا زہر تمام خون میں مہلک جرم یعنی چھوٹے چھوٹے زہریلے کیڑے بنا لیتا ہے، تب اپنا خراب اثر ظاہر کرتا ہے اور مریض کے منہ کی رال کے ذریعہ سے باہر نکلنا جاری ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اِس کی رال ہی میں زہر ہے۔ تب پانی سے تو وہ ڈرنے لگتا ہے پی نہیں سکتا، اور پانی کی خون میں کمی اور زہر کی خشکی ہی کے باعث اِس کو پیاس ہی پیاس کی شکایت بھی ہوتی ہے اور کوئی تکلیف ہی نہیں ہوتی۔ تو پیاس اور گلے کی خشکی کے باعث جو وہ دہانستا ہے، تو اُس کو انجان شخص بھونکنا کہتے ہیں۔ اور جب پانی اُس کے سامنے لاؤ تو اُس کو دیکھ کر ایسا ڈرتا ہے، کہ شور مچاتا اور بھاگنے لگتا ہے۔ بس یہی پاگل پنے کا دورہ کہلاتا ہے۔ ورنہ نہ تو یہ پاگل ہے اور نہ پاگل کی یہ علامت ہی ہوتی ہیں۔ بس یہی اِس کے زہر کے دورہ کا ایسا انوکہا و خراب مُہلک اثر ہے، کہ اچھے خاصے بیٹھے بٹھائے پرانی پانی مانگتے مانگتے دو چار دن میں مرتک تو جاتے ہیں اور جیتے ہرگز نہیں۔ اُس وقت کوئی وئید، طبیب یا ڈاکٹر کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ لیکن کچھ عرصہ سے پہاڑ پر کالکا کے نزدیک کسولی میں ایک شفاخانہ سیرم ٹریٹمنٹ کے ذریعہ اِس مرض کا عمدہ و تسلی بخش علاج کر رہا ہے، لیکن اُس میں خرچہ اور وقت کی زیادتی کے باعث وہ سبکو زیادہ مفید ثابت نہیں ہوا ہے۔ **علاج** ۔ جب کوئی بھی پاگل یا اچھے کُتے یا گیدڑ کا کاٹا ہوا مریض تمہارے پاس آوے، تو تم کو یہ جانچ کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے، کہ وہ جیو (جاندار) پاگل تھا یا نہیں۔ کیونکہ نہ تو

یا کبھی نیک اشخاص بھی کسی دُنیوی کام میں ناکامیابی یا ظلم کے باعث زندگی سے نفرت مان کر خود ہی مرنے کو اکثر کام میں لایا کرتے ہیں۔ لیکن اِس کا خود کہانا یا دوسروں کو کہلانا حقیقت میں دونوں ہی فعل جُرم میں شامل ہیں۔ لہٰذا جب اِس قسم کا کوئی مریض تمہارے پاس آوے تو پہلے اُسکی مُندرجہ ذیل تشخیص کرلو، کہ اِس میں کس قسم کے زہر کا اثر ہے۔ پھر اُس کی اطلاع نزدیک کے پولیس یا راجیہ کے کسی محکمہ میں ضرور کر دو تب اُس کا علاج شروع کرنا۔ ورنہ علاج تو جو ہوگا سو ہوگا، کہیں مُعالج ہی خود مُجرم نہ بن جاویں۔

ناظرین! یہ زہر اکثر تین قسم کے خواص کے ہوتے ہیں۔ **اوّل** تیز خراش دار یعنی سخت تکلیف دِہ۔ **دوم** بیہوش کرنے والے۔ **سوئم**۔ پاگل بنانیوالے۔ اور اگر اِن زہروں میں سے کوئی زہر انگریزی دواخانوں سے کہ جہاں بہت قسم کے خطرناک اور مُہلک ہوتے ہیں، نہیں لیا جاتا، تو اکثر **دارچکنا۔ ہیرا سنکھیا۔ بِلاڈونا۔** اور **میٹھا تیلیا**۔ یہ پانچوں زہر تو دوسرے اشخاص بھی کسی کہانے کے سامان میں مِلا کر کسی شخص کو کہلا سکتے ہیں۔ اور **سُلفہ۔ گانجہا یا دھتورے** کے بیجوں کو تمباکو میں رکھکر پلا دیتے ہیں اور بیہوش ہو جانے پر مال چھین کرلے جاتے ہیں۔ اِس لئے اِن کے دینے والے دوسرے اشخاص بھی مُجرم ہو سکتے ہیں لیکن **کچلا۔ دھتورہ و افیون** یہ زہر آسانی سے تو مِل جاتے ہیں، لیکن ذائقہ میں اِتنے کڑوے ہوتے ہیں، کہ دوسرے اشخاص اِن کو کسی سامان میں مِلا کر دھوکے سے نہیں کہلا سکتے لہٰذا خودکشی کرنیوالے اِن کو خود ہی ارادتاً کہا سکتے ہیں۔ اِس لئے اِن زہروں کے معلوم ہو جانے پر مریض خود ہی مُجرم قرار پاتا ہے۔ جنکی شناخت اور علاج حسب ذیل ہے۔

اوّل قسم کے زہر کی علامت۔ دارچکنا۔ ہیرا۔ سنکھیا و کُچلا یہ زہر بہت سخت خراش دار اور گرم ہیں اور پیٹ میں جا کر آنتوں کو کاٹ ڈالنے والے ہوتے ہیں۔ اِن کے اثر سے پیٹ میں سخت تشنجی درد۔ قے و دست، خون اور میوکس جھلی مِلے ہوئے ہیضہ کی مانند ہوا کرتے ہیں۔ اور آخر میں اِن سے کولیپس یعنی سیت آکر موت ہو جاتی ہے۔ **عِلاج**۔ اگر ایسی علامتوں والا مریض مِلے تب یہ ترکیب کریں، کہ فوراً ربر کے اسٹومک پمپ کو حلق میں ڈال کر معدہ کو آکاش تنو کے لوشن سے دھو ڈالیں۔ اور اِسی لوشن سے مقعد میں بھی پچکاری لگا دیں۔ پھر دودھ گھی و مُرغی کے انڈے کی سفیدی اور یہی آکاش تنو کا عرق مِلا کر پندرہ پندرہ منٹ بعد دُگنی مقدار میں پلاتے یا پچکاری سے آنتوں و معدہ میں پہنچاتے رہیں۔ اگر سیت آجاوے، تو مجبوراً ایک ایک خوراک اگنی تنو کا عرق آدھ آدھ گھنٹہ بعد پلاویں لیکن اِن کے زہر کا سیت آیا ہوا مریض پھر بچ ہرگز نہیں سکتا۔ ہاں اگر زہر کے اثر سے پہلے ہی آکاش تنو کا عرق اور گھی دودھ وغیرہ پلانا شروع کر دیا جاوے، تو ضرور بچ جاویگا اور سیت آویگا ہی نہیں۔

دوئم و سوئم قسم کے زہر کی علامت۔ بِلاڈونا۔ میٹھا تیلیا۔ بھنگ۔ گانجہا۔ سُلفہ۔ دھتورہ اور افیون حقیقت میں اِن دونوں قسم کے زہروں کے اثر آپس میں ذرا کم و بیش تو ہیں لیکن علامتیں تقریباً

یکساں پائی جاتی ہیں یعنی یہ سب ایک طرح کا نشہ اور بیہوشی لاتے ہیں اور بکواس، مذاق و مسخری کی طرح باتیں کراتے ہیں۔ البتہ اِن میں سے افیون صِرف بیہوشی و نیند لاتی ہے اور بقیہ سب پاگل کی طرح بنانیوالے ہوتے ہیں۔ اور افیون میں آنکھ کی پُتلی سُکڑ جاتی اور بقیہ میں پھیلکر چوڑی ہوجاتی ہے۔ عِلاج۔ اگر ایسی علامتوں والا مریض ملے، تو فوراً ایک چھٹانک نمک کو آدھ سیر پانی میں گھول کر پلا کر یا اسٹومک پمپ کے ذریعہ معدہ میں پہنچا کر اور حلق میں اُنگلی ڈال کرتے کرا دیں۔ بعد کو اسٹومک پمپ سے ایک پونڈ آکاش تتو کا لوشن پہنچا کر معدہ کو دھو ڈالیں۔ اور سر سے سرد پانی کا دھارا دیکر تمام جسم کو چار یا پانچ گھنٹہ تک (سانپ کے زہر کی مانند) تر کرتے رہیں۔ اور آدھ آدھ گھنٹہ بعد آکاش تتو کا عرق یا دودھ گھی مِلا کر صحت ہونے تک پلاتے رہیں۔ ورنہ دماغ پر سوریہ یا راتری اسنان چار گھنٹہ تک دیں اور یہی عرق گھی دودھ میں مِلا کر پلا دیں، صحت ہوجاویگی۔

۹۔ مار پیٹ سے یا خود گِر کر چوٹ لگنا

علامت۔ اگر چوٹ سے کوئی ہڈی ٹوٹنا یا جوڑ اُترنا یا موچ معلوم نہ ہو اور صِرف درد و ورم ہی ہووے، تو عِلاج۔ اوّل آکاش تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دو تو پکنے کا ہی نہیں۔ اگر پکی ہوئی حالت میں ملے، تو نشگاف لگا کر مواد نکال دو۔ یا بغیر نشگاف لگائے ہی وایو تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دو۔ اگر پھوٹ جاوے تو بھی یہی کرو۔ ورنہ زخم کو وایو تتو کے لوشن سے صاف کر کے وایو تتو کا تیل ہی لگا یا کرو بس صحت ہوجاویگی۔

۱۰۔ درندے یا ہتھیار یا جبر اُزنا سے گوشت کٹ پھٹ جانا۔

علامت۔ اِن سے کم و بیش سیلان خون ضرور ہوگا۔ عِلاج۔ اِنکو شروع میں آکاش تتو کے لوشن سے تر کریں، تب خون بند ہو جانے پر یا تو وہ اچھا ہو ہی جاوے گا۔ اگر نہ ہو اور پکنے لگے، تو روزانہ دِن میں دو بار وایو تتو سے ڈریسنگ کیا کریں۔ یعنی اِسی تتو کے لوشن سے دھو کر اِسی کا تیل لگایا کریں، بس صحت ہوجاویگی۔

آگاہی۔ اور اِن تمام دُکھوں سے ہمیشہ کو بچے رہنے کیلئے سنسار میں پانچوں یَم دھرموں (فرائض) کی پابندی کرتے کراتے رہیں۔ انت میں اِسی طرح سمجھکر عِلاج کرنیوالے طبیبوں کو میرا نمسکار ہے نمسکار ہے۔

رام چندر مُنی

اساڑھ دوئم سمبت ۱۹۸۸ بکرمی

چھتیسواں باب ساٹھ بیانات تمام شُد

ہی نہیں ہوتی، تو پرماتما اِن آلات کے ذریعہ سے اِن اشخاص کے من یا اُس مقام کی ہوا کی تیا گردرستی (شُدہی) کیا کرتا ہے۔ بس اِس لئے اِن دُکھوں کا نام کریج روگ، عرش روگ، آدہی دیوک دُکھ اور مہاماری بھی کہلاتا ہے۔ لہٰذا اگر کوئی اِن کا علاج کرنا کرانا چاہیں، تو اُن کا خاص فرض یہ ہونا چاہیئے، کہ وہ اپنی گُذشتہ بداعمالیوں کی صفائی (پرایشچت) اور ایشور کی عنایت کے لئے اوّل دیوکوپ (دیوتاؤں کا غصّہ) دور کرنے کرانے کو دسویں باب کے مُطابق بڑی بڑی زکوٰۃ دان یگیہ تپ یگیہ دیو یگیہ۔ دیو آرادھن اور تیرتھ یاترا ضرور کریں کراویں۔ پیچھے جسم کے تتوں کی دُرستی (شُدہی) کے لئے تتو وگیان چکتسا شروع کریں۔ جس میں بڑی زکوٰۃ (مہان دان) کے لئے جگت گرو بسری تتو پنشد و اصول درشن مکمل دہرم گرنتھ یا اِس کے کسی حصّہ کو اپنی حیثیت کے مُطابق کتنی ہی تعداد میں سچے من و طریقہ (ساتوِک بھاؤ) سے غریب اشخاص کو خیرات کرنا کرانا سب سے اعلیٰ ہوگا۔ کیونکہ اِس مُعاملہ میں ایشوری اُصول ہے، کہ

ہوں نہ راضی مانگے گاڑی بھرے سامان پر　÷　ریجھ جاتا ہوں مگر میں ساتوکی اِک پان پر
ارتھ دان سوادِ ہک پریم رکھتا ہوں وِدّیا دان پر　÷　تِس سے بھی بڑھ کر ہے پریتی تتو کے وگیان پر

۱۔ گھور گرج سے کان گنگیا جانے یا پھوٹ جانیکا بیان

علامت۔ ناظرین! تمام جسم میں جو پانچ گیان اِندری آلات ہیں اور اُن میں اپنے اپنے تتوں کو دھیرے سے آہستہ آہستہ کھینچتے رہنے اور صحت ٹھیک بنائے رکھنے کے لئے جو باریک جھلّی لگی ہوئی ہیں، اگر اُن میں بھی وہی تتو اِتنی زیادہ مقدار میں اِکدم زبردستی ٹھونسا جاوے کہ جو جذب نہ ہو سکے، تو ذرا سی بیشی سے تو وہ گنگیا جایا کرتے یعنی اُن کا فعل بگڑ جایا کرتا ہے۔ اور ذرا زیادہ بیشی پر وہ پھوٹ جایا کرتے اور ہمیشہ کے لئے بیکار ہو جاتے ہیں۔ اور بحد زیادتی میں موت ہو جایا کرتی ہے۔ تو بس ٹھیک اِسی اُصول سے جب تیز آواز سے کان گیان اِندری پھٹ جاویں یا موت ہو جاوے، تب تو وہ بالکل بیکار ہو ہی گئی اُس کا تو تذکرہ چھوڑو۔ ہاں! اگر وہ صرف گنگیا جاویں اور کم سُنائی دینے لگے، تب علاج۔ میں جلدی کے لئے تو اِس کے برعکس تیز اوصاف والے اگنی تتو سے، یا معمولی طور پر اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو سے، یا آہستہ آہستہ بہترین فائدہ کیلئے صرف پرتھوی تتو کے لوشن سے روزانہ کان میں ایک دو بار پچکاری لگاتے اور اُسی کا تیل یا گلسرین ڈالتے رہیں، کُچھ عرصہ میں ٹھیک کام دینے لگینگے۔

۲۔ جل میں ڈوبنے کی تکلیفوں کا بیان

علامت۔ ناظرین! کسی شخص کے کسی طرح بھی ڈوبتے ہی زندگی کی بُنیاد پران کے مقام پھیپھڑوں میں

سانس کی جگہ پانی بھرکر روح (پران) تو پہلے ہی رخصت ہوجاتی ہے۔ پھر پیٹ وغیرہ دیگر حصّوں میں بھی جل بھرجاتا ہے، جس سے متوفی پھولا ہُوا۔ موٹا تازہ۔ ٹھنڈا، نیلگوں۔ منہ سے پانی نکلتا ہوا دکھلائی دیا کرتا ہے۔ سانس نبض۔ دل کی حرکت بند پائی جاتی ہیں لیکن کو ظاہرا ایں دیکھ کر اُس کے مرجانیکا کسی کو اعتبار نہیں ہوتا۔ **علاج** - اول تو ایسی حالت سے کسی کا زندہ رہنا ہی ناممکن ساہے اگر فوراً موقع مل جاوے، تو اس جل تتو کے خلاف وایو اور راگنی دونوں تتوں سے کام لیں۔ اس لئے اوّل پرانوں (سانس) کے آنے جانے کے لئے مریض کا پیٹ دبا کر یا اُلٹا گھما کر پھیپھڑے و پیٹ سے پانی نکال دینے کی کوشش کریں۔ پھر مصنوعی سانس لوانے کی اِس طرح ترکیب کریں، کہ مریض کو چت لٹا کر، طبیب مریض کے سر کی طرف کھڑا ہو کر اُس کے دونوں ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر کھینچ کر گھما کر اُس کے پیٹ پر لے جا کر، خوب زور سے اُس کے پیٹ کو دبا کر چھوڑ کر، اسی طرح تیس چالیس بار عمل کریں۔ اگر پھیپھڑوں میں کم اثر ہوا ہوگا اور فوراً ہی دم نکلا ہوگا، تو سانس کی ہوا میں پانی مل کر جھاگوں کی صورت میں باہر نکل کر اور مریض ہوش میں آکر پھر خود سانس لینے لگے گا اور بچ جاویگا۔ تب کچھ حقیقی خیرات کریں اور راگنی تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دیتے و اسی کا عرق پلاتے رہیں۔

۳ بجلی گرنیکی تکلیفوں کا بیان

علامت - ناظرین! یہ آفتِ ناگہانی قدرتی یا مصنوعی سائنٹفک طریقہ سے بنائی ہوئی دونوں ہی قسم کی بجلیوں سے اچانک موجود ہوسکتی ہے۔ اور خطرناک و مہلک اثر بھی دونوں میں یکساں ہی ہوتا ہے۔ سو اوّل تو بجلی سے مارے ہوئے جسم کبھی بچ ہی نہیں سکتے۔ اگر بچ بھی جاویں، تو تھوڑے عرصہ بعد موت ہوجاتی ہے یا عمر بھر کے لئے عصبی فالج کے مریض ہوجاتے ہیں۔ اور کسی دماغی یا جسمانی کام کے لائق نہیں رہتے ہیں۔ اِس میں تمام جسم جھلسا سا ہوجاتا اور ملائم جھلیاں پھٹ کر ناک - کان - آنکھ و منہ وغیرہ سے خون بہنے لگتا ہے۔ چہرہ بدصورت بے ڈول ہوجاتا ہے۔ اگنی و وایو تتو کی بیحد زیادتی کی تمام علامتیں پائی جاتی ہیں۔ **علاج** - اگر علاج کا موقع ملسکے، تو اوّل کچھ حقیقی خیرات (ساتوک دان) کراویں پھر آکاش تتو کا عرق پلاویں۔ اور اسی تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دیں۔ اگر زندگی قائم رہے اور فالج پایا جاوے، تو پھر فالج کی مانند علاج کریں صحت ہوجاویگی۔

۴ لُو لگنے کی تکلیفوں کا بیان

علامت - ناظرین! یہ آفت ناگہانی تیز موسمِ گرما میں اکثر گرم مُلکوں یا ریگستانوں میں زیادہ تر آتی

دیتی ہے۔ اس میں سوریہ کی گرمی سے جسم پر اگنی تتو کا تیز اثر ہوکر مریض بیہوش ہوکر گر پڑتا ہے اور گرمی خشکی لگتی ہی بتلا تا رہتا ہے۔ اگر دل پر زیادہ اثر ہو، تو کنولشن ہوکر۔ اگر پھیپھڑوں پر زیادہ اثر ہو، تو دم گھٹ کر۔ اگر دماغ پر زیادہ اثر ہو، تو بیہوش ہوکر موت ہو جاتی ہے۔ اگر پھر بھی زندہ رہے اور چہرہ نیلگوں نہ ہو و آنکھ سرخ ہوں، یعنی اگنی تتو کی زیادتی کی علامتیں پائی جاویں۔ تو **علاج**۔ اوّل کچھ حقیقی خیرات کراویں۔ پھر آکاش تتو کا عرق آدھ آدھ گھنٹے بعد پلاویں اور اسی کے لوشن سے دماغ تر کریں۔ اور زیادہ سرد پانی سر سے اس طرح ڈالیں کہ تمام جسم تر ہوتا رہے سیال عمدہ سرد اور خوشبودار ہوا میں رکھیں و روشنی سے بالکل بچاویں۔ اور آکاش تتو کا راتری اسنان روزانہ دیا کریں۔ جب ہوش ہو جاوے، تو آکاش تتو کا دودھ پلاویں۔ پھر علامتوں کے مطابق دوا دیتے رہیں، صحت ہو جاویگی۔

۵ آگ سے جلنے کی تکلیفوں کا بیان

علامت۔ ناظرین! کبھی آگ لگنے سے یا آگ یا بارود کا کام کرنے والوں پر غلطی سے یہ آفت اچانک آجاتی ہے۔ اس میں مریض تمام جلے ہوئے مقاموں میں آگ ہی آگ لگی پکارتا ہے۔ اور تمام اگنی تتو کی بیشی کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ **علاج**۔ اوّل کچھ حقیقی خیرات کراویں، پھر فوراً آکاش تتو کا عرق دس دس منٹ بعد پلاویں۔ اور اسی کے لوشن سے لنٹ کپڑے کی گدی تر کرکے تمام جلے ہوئے مقاموں پر رکھکر متواتر تر کرتے رہیں، جلدی ہی جلن دور ہو جاوے گی۔ بیشتر تو آبلے پڑینگے ہی نہیں۔ اگر پڑ بھی جاویں، تو بھی اسی سے تر کرتے رہیں۔ اگر مواد پڑ جاوے، تو وایو تتو کے لوشن اور روغن زیتون یا گلسرین سے ڈریسنگ کیا کریں بس صحت ہو جاویگی۔

۶ پلیگ یا طاعون وبائی مرض کا بیان

ناظرین! حقیقت میں یہ پرماتما کے کوپ سے اگنی و وایو تتو کے مرکب بگاڑ کا مرض ہے۔ اسمیں یہی تتو بیش و بگڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ جس کی تشخیص اور علاج چھبیسویں و انتیسویں باب کے مطابق کریں کراویں۔ **علامت**۔ اس مرض کے مریض میں ان دونوں ہی تتوں کی کمی بیشی کے ملے جلے گن۔ کرم۔ سبھاؤ پائے جاتے ہیں۔ یعنی پیشتر ہی سے یہ دونوں تتو تھوڑے تھوڑے بگڑ کر پھر ایک دم تیز بخار عنقریب ننّو سے ایک سو چھ درجہ تک تھرمامیٹر کے ہو جاتا ہے! اور غفلت بیہوشی۔ دردِ سر و پیاس زیادہ۔ آنکھ سرخ۔ بیحد کمزوری۔ پست ہمتی و نبض رک رک کر چلنے والی جھٹکے دار اور ہذیان اس مرض میں ابتدا سے ہی زیادہ ہوتے ہیں۔ اور زبان

وجسم کی تمام گلٹیاں کچھ متورم ہوتی ہیں، جو ظاہرا دکہلائی نہیں دیتی۔ اور کم وبیش اثر و شاملانی تکلیفوں کے باعث یہ مرض تین قسم کا ہوتا ہے۔

اول سیپٹی سیمک پلیگ ۔ اس میں مذکورہ بالا علامتیں پورطور سے پائی جاتی ہیں اور قے یا دست میں سیلان خون بھی ہوجاتا ہے۔ اس میں علاج کے لئے بہت کم وقت ملتا ہے اور تین دن کے اندر بیہوشی کی حالت میں مریض رحلت کرجاتا ہے۔

دویم نیومونک پلیگ ۔ اس میں مذکورہ بالا علامتوں کے علاوہ جل تتو کی کمی اور ہوجانے کے باعث اسکی کی علامتیں اور پائی جاوینگی۔ مثلاً پھیپھڑوں میں ورم۔ خشک کہانسی۔ زنگ کے رنگ کا خون ملا ہوا چکنے والا بلغم زیادتی سے نکلتا اور سانس لینے میں تکلیف ہوتی ہے۔ اگر یہ علامتیں تیزی کے ساتھ ہوں، تو چار پانچ دن میں مریض مرجاتا ہے۔ اگر کمی کے ساتھ ہوں توچودہ دن تک خراب علامتیں رہتی ہیں پھر صحت ہونا شروع ہوکر اکیس دن تک پوری صحت ہوجاتی ہے۔

سویم بیوبونک پلیگ ۔ اس میں مذکورہ بالا علامتیں کچھ کمی کے ساتھ اور جسمانی گرمی زیادہ عنقریب ایکسو پانچ درجہ تک ہوجاتی ہے۔ اور گردن بغل۔ جنگاسہ میں سے کہیں کی یا زیادہ تر دائیں طرف کی ایک گلٹی یا تمام گلٹیاں ظاہرا میں پہلے ہی دن سوج جاتی ہیں اور ان میں درد ہوا کرتا ہے۔ اور اکثر جسم کے کسی حصہ میں بڑے دُمبل یا کالے دھبے بھی کم وبیش چھوٹے بڑے قد کے پیدا ہوجاتے ہیں، جس سے جلد سڑکر زخم بنجاتے ہیں۔ یعنی تمام علامتیں اگنی۔ وایو تتو کی کمی بیشی کی ملی جلی بگڑی ہوئی دیکھنے میں آتی ہیں۔ اس کی سختی سات دن سے گیارہ دن تک رہتی ہے اور اسی عرصہ میں مریض مرہی جاتا ہے۔ ورنہ بعدہٗ تمام خطرناک وُمہلک علامتیں آہستہ آہستہ دور ہوتی جاتی ہیں اور صحت ہونا شروع ہوجاتی ہے۔ یعنی پسینہ آکر بُخار اُتر جاتا اور گلٹی یا تودب جاتیں ورنہ پک کر پھوٹ جاتی ہیں۔ اور تین ہفتہ تک صحت ہوجاتی ہے۔

علاج سیپٹی سیمک قسم میں تو اکثر علاج کرنے کرانے کا موقع ہی کم ملتا ہے۔ اور نیومونک بھی ایسا ہی خطرناک ہے۔ اور رہے تو بیوبونک بھی ایسا ہی، لیکن ان دونوں میں کچھ موقع علاج کے لئے ضرور ملتا ہے۔ اور چونکہ تمام ہی قسم کے زہر کا ایک ہی علاج ہے، لہٰذا کوئی بھی ہو، علاج میں بہت جلدی کریں۔ اول تو کچھ حقیقی ذکواۃ کریں کراویں۔ پھر شروعات ہی سے مریض کو آکاش تتو کا عرق ایک ایک یا دو دو گھنٹہ بعد دن رات پلائے جاویں۔ اور سر پر اسی تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دن رات میں چار بار دو دو گھنٹہ تک ضرور دیں جس سے بیہوشی، ہذیان، سرسام دُور ہوں یا رُکے رہیں۔ اور پھر پیدا ہی نہ ہوں۔ اس تتو کے پلانے کے علاوہ چاہے سرد پانی اور پلادیں، لیکن کہانے کو ہرگز کوئی شئے نہ دیں۔ اگر نیومونک ثابت ہوجاوے، تو ہر دو گھنٹہ بعد ایک خوراک آکاش تتو کے

عرق کی، پھر دو گھنٹہ بعد ایک خوراک جل تتو کے عرق کی لوٹ پھیر کر پلاتے رہیں اور سر پر آکاش تتو اور پھیپھڑوں پر جل تتو کا اسنان دن رات میں چار بار دیتے رہیں۔ اگر میو تو پلک ثابت ہو، تو آکاش تتو کا عرق پلاویں اور اِسی تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دن میں تین بار دو دو گھنٹہ تک اُس گلٹی پر ضرور دیں۔ ورنہ اِسی تتو کے لوشن سے لنٹ بھگو کر اُس کو تر رکھیں۔ اگر وہ پک جاوے، تو کوئی حرج نہیں اِسی تتو کی تری سے پھوٹ جاویگی۔ ہاں، جلدی ہو تو شگاف لگا دیں اور پھر اسکی ڈریسنگ وایو تتو کے لوشن اور تیل سے کریں۔ اور جب مرض کی تیزی کا وقت نکل جاوے، تب علامتوں کے لحاظ سے دوائی بھی کم کرتے جاویں۔ یہاں تک کہ پھر دن میں تین بار ہی دیتے رہنا کافی ہوگا۔ لیکن علاج اکیس[۲۱] سے اٹھائیس[۲۸] دن تک ضرور رکھا جاوے اور غذا گیارہ بلکہ چودہ دن کے بعد دینی بہتر ہوگی۔ اور خلقت کا یہ خیال بالکل غلط ہے، کہ بخار میں کھانا دینا طاقت دینے والا ہے۔ کیونکہ اِس مرض میں دو حالتیں ابتدا ہی سے ہوتی ہیں۔ یعنی اوّل تو اپنے زہر سے جسم کو گھلانا اور دوم باہر کی غذا سے بھی وہی زہر اور زیادہ بنانا نہ کہ کوئی طاقتور مادہ بنانا۔ لہٰذا بخار میں غذا کھلاتے رہنا غلط فہمی ہے، اِس سے بہتر کی بجائے بدنتیجہ ضرور نکل سکتا ہے۔ ہاں، اگر مرض تمہارے قابو میں آگیا ہو، تو اپی تتو کا دودھ بنا کر ضرور پلا سکتے ہو۔ اور مریض کو ایسے مکان میں کہ جس میں دھوپ و ہوا کی آمد و رفت کے لئے دونوں طرف کو دروازہ یا کھڑکی ہوں یا چھپر کا گھر ہو، وہاں ہوا سے بچا کر لٹائے رکھا جاوے۔ تو اگر اُس کے اِس جسم کے متعلق بھوگ بھوگنے باقی ہونگے تو ضرور صحت ہو جاویگی

۷۔ ہیضہ وبائی مرض کا بیان

ناظرین! حقیقت میں پرماتما کے کوپ سے جب پرتھوی میں سٹرن پیدا ہو کر اگنی اور وایو دونوں تتو بہت زیادہ بگڑ جاتے ہیں، تو وہاں کی رہنے والی پرجا اِس مرض میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ یا خراب کنویں کے پانی اور گلی سڑی سبزی یا پھل اور دیگر باسی اشیاء کھانے سے یا ہیضہ کی قے یا دست کا زہر کہیں کھانے کی اشیاء کے ذریعہ معدہ میں پہنچ جانے سے اِسکے خاص زہر کا اثر جسم میں ہو کر یہ مرض شروع ہو جاتا ہے۔ **علامت**۔ اگنی تتو میں ہو کر اور پرتھوی دو وایو تتو کے ساتھ مل کر بالکل بگڑ جاتا ہے، تو انہیں تینوں تتوں کے بگاڑ کی مشترکہ علامتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ یعنی مریض کو پیشتر متلی اور قے شروع ہو جاتی ہے جسمیں اوّل غذا اِس کے بعد خالص سفید پانی ڈالا کرتا ہے۔ اور دست اوّل غذا کے، بعدہٗ خالص نیلے چاول کے دھوون کی مانند سفید آتے ہیں اور پیشاب بالکل نہیں ہوتا ہے۔ مریض بیکار ہی پیاس اور گرمی ہی گرمی لگتی تو بتلاتا رہتا ہے لیکن پانی جتنا پلاؤ وہی ڈال دیتا ہے۔ اور تمام جسم ٹھنڈا تو ہوتا جاتا ہے لیکن خشکی پھر بھی دُور نہیں ہو پاتی۔ اور زیادہ اثر میں چار چھ گھنٹے ہی میں۔ اور کمی اثر میں ایک دو دن میں یا تو مریض مر ہی جاتا ہے ورنہ اچھا ہی ہو جاتا ہے۔ **علاج**۔ اوّل کچھ حقیقی ذکوٰۃ کریں کرادیں، پھر فوراً آکاش تتو کا عرق ایک ایک

یاآدھ آدھ گھنٹہ بعد دُگنی مقدار میں پلانا شروع کردیں اور اسی کی پچکاری مقعد میں دیں۔ تو کچھ خوراکیں مریض کے
پیٹ میں جذب ہوتے ہی اسکا بد اثر دور ہوکر مریض کو پیشاب ہوگا اور قے دست، پیاس سب بند ہوجاوینگے
پھر کمی کے وقت دوائی کی مقدار بھی کم کردیں بس مریض اچھا ہوجاویگا۔ ہاں، اگر تکوسیت کی حالتمیں مریض ملے
تو بیشتر کچھ خوراک اگنی تتو کے عرق کی پلاویں اور مریض کو ہوا سے بچاکر کپڑے سے ڈھانپ کر رکھیں جب گرمی بڑھ
آوے اور بخار ہوجاوے، تو جل یا آکاش تتو کا عرق پلاویں۔ اگر اس پرانی (روح) کے اس جسم کیمتعلق بھوگ
باقی ہونگے، تو ضرور صحت ہوجاویگی۔ اور جب کوئی تکلیف مریض کو نہ رہے، تب ثابت مونگ بناکر کہلاویں۔
کھچڑی۔ چاول یا ساگودانہ ہرگز نہ دیں۔ **وبائی وقت کے قواعد حفظان صحت**۔ ناظرین! یہ
بات تمام سنسار میں مشہور ہوچکی ہے، کہ یہ طاعون اور ہیضہ دونوں مرض چھوت دار ہیں۔ یعنی اِنکے مریض سے
دوسرے اشخاص کو چھوت لگ کر اُن کو بھی وہی مرض ہوجاتا ہے۔ تو چاہیے یہ بات درست ہی ہو لیکن ذرا یہ
تو بتلائیے، کہ اس چھوت کے بھوت سے ڈر کر پھر کون کس کے پاس جاویگا؟ اور پھر کسی کی تیمار داری بھی کون
کریگا؟ اور کیا یہ تمام قانون قدرت لوٹ جاویگا کہ موت وقت سے پیشتر کبھی ہو ہی نہیں سکتی! اور جب تک کسی
روح کے اس جسم کیمتعلق اس سنسار میں بھوگ موجود ہیں، تبتک ہیضہ و طاعون ہی نہیں اِنکا بابا بھی کیوں
نہ ہوجاوے، اُس سے موت کبھی ہو ہی نہیں سکتی۔ اور دوسری جگہ بھاگ جانے سے کیا وہاں دوسرے خُدا کی
خدائی ہوگی! لہٰذا سب کو اس چھوت کے بھوت کو اپنے اندر سے نکالکر بیخوف ایک دوسرے کی تیمار داری کرنی
چاہیئے اور کہیں دیگر جگہ بھاگ کر نہیں جانا چاہیئے۔ کچھ اسکے ڈر سے بھی مریض تکلیف اُٹھاتے ہیں، کیونکہ اُسکے پاس
جاتے سب کوئی ڈرتے ہیں۔ ہاں، اگر چھوت سے مرض پیدا ہوجانیکا اندیشہ ہو چاہے موت کا نہ ہو، تو اُسکے لئے
ایسا تیر بہدف تو بھی آپکے پاس موجود ہے، آپ بھی اسی کا استعمال کرلیا کریں یعنی جب اِن امراض کی وبا پھیلے
تو موت تو اُن اشخاص کی ضرور ہوگی ہی کہ جنکے لئے قدرت سے یہ وبا آئی ہے۔ تو اس موت کے ڈر کو چھوڑ کر
صرف مرض سے بچنے کیلئے ہر ایک تندرست اشخاص کو یا مریض کے گھر والوں کو آکاش تتو کے عرق کی ایک
ایک خوراک صُبح شام خالی پیٹ وبا کے زمانہ تک ضرور پیتے پلاتے رہنا چاہیئے۔ اور غذا صاف۔ تازی و جسم
کپڑے، مکان صاف رکھنا اور خیرات (دان پُنیہ) وہون (دیو یگیہ) کرتے رہنا آپکا روزانہ کا فرض ہی ہے، ضرور
کرتے کراتے رہیں۔ تو اِن کے استعمال کرتے ہوئے پھر یہ مرض تو نزدیک آ نہیں سکتے، چاہے کوئی اور ہوجاوے۔
اور ہیضہ کی وبا میں چاول، تمام کچے و بہت پکے پھل، خاصکر کھیرا، ککڑی، تربوز، امرود ہرگز نہ کہائے جاویں
اور کاغذی لیموں کا عرق روزانہ ضرور کہا پی لیا کریں۔ انت میں ایسے تمام سمجھدار طبیبوں کو میرا نمسکار ہے۔
نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ رامچندر منی۔ اساڑھ دویم۔ سمبت ۱۹۸۹ بکرمی۔

سینتسواں باب پینتالیس ۴۵ بیانات تمام شد

(اُدم)

آکاشایہ نمونہ

اُٹھ

اڑتیسواں باب

دماغ مہاراجہ اور کان ۔ مُنہ ۔ معدہ وغیرہ اُن آلات کا بیان جو زیادہ تر آکاش تتو سے محفوظ رہتے ہیں

پیارے بھائیو! اِس باب میں مذکورہ بالا آلات کے اُن سب جسمانی (آدھیا تمک) امراض کا بیان لکھا جاویگا ، کہ جو انسانوں کے اِسی مقالہ کے تیرہویں باب کے خلاف بھوگ کرموں یا پرنا ما کے کوپ کے باعث بیرونی وجوہات سے زیادہ تر اگنی تتو بڑھ کر اور آکاش تتو کم ہو کر سُرخی، سُوجن، درد حرارت کے امراض یا دیگر تتو بھی ملے جُلے کم وبیش ہو کر ملے جُلے مُرکب امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور اِن کے افعال میں جُدا جُدا فرق ہونیکے باعث جُدا جُدا ہی علامتیں دیکھنے میں آتی ہیں ۔ لہٰذا آپ اُن کی تشخیص و علاج چھبیسویں و اُنتیسویں باب کے مُطابق خوب غور کے ساتھ سمجھ کر کریں جس سے فائدہ کی بجائے نقصان نہ ہو جاوے ۔ اور اِن کے آدہی دیوک دُکھوں کے لئے سینتیسویں باب کیمطابق خیرات وغیرہ ضرور کریں کرادیں ورنہ کامیابی کی اُمید ہرگز نہ کریں ۔

فصل اوّل دماغ مہاراجہ کے امراض کا بیان

اسکے نام ۔ سبب ۔ علامت ۔ پرہیز اور علاج

پیارے بھائیو! یہ آلہ سرتاج پینتیسویں باب کے تیسرے حصّہ میں لکھی صورت شکل نام وگُن کرم سمجھاؤ دالا ہے ۔ (دیکھو تصویر ۱۵ کا بالائی حصّہ) اور اُسی کے باقاعدہ تندرست رہنے پر ہر اِنسان کو زندگی کے حقیقی عیش و آرام (آنند) و مرنے پر نجات تک مِل سکتی ہے ۔ اور چونکہ یہ پانچوں تتو سے بنے ہوئے کثیف (ساکار) جسم کا مہاراجہ ہے ، لہٰذا اِس میں تمام تتو مساوی حصّہ میں کام کرتے ہیں ۔ لیکن پھر بھی آکاش و وایو تتو اِس کو زیادہ مرغوب و فائدہ مند ہوتے ہیں ۔ اور جب اِسمیں تیرہویں

باب کے خلاف بھوگ کے کاموں یا کنہیں قُدرتی (دیوک) وجوہات سے کوئی تتو کم و بیش ہو کر آکاش تتو بگڑ جاتا ہے، تو اِس میں زیادہ تر مُندرجہ ذیل امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور چونکہ اِس کے ہر وقت جسمانی نظام کے متعلق کاموں کی اُدھیڑبُن میں مُبتلا رہنے کے باعث اِس کو خود تندرست بنے رہنے کیلئے خاموش ہو کر آرام کرنیکی بھی بہت ضرورت ہے۔ لہٰذا اِس کے بغیر آرام کرے بھی اِس میں اکثر سخت امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ بس اِس کے اِسی آرام کو نیند یا سونا کہتے ہیں۔ جس کا ٹھیک ٹھیک وقت تیرہویں باب میں بیان ہو چکا ہے۔ اِس لئے جب یہ تندرستی کی حالت و ٹھیک وقت پر بلا سوچ فکر کے سوتا ہے تو ایسی عُمدہ گہری نیند آتی ہے، کہ جس میں اِنسان کوئی خواب بھی نہیں دیکھتا اِس حالت میں تمام جسم کی حفاظت کے کام کا بار حرام مغز وزیر خاص پر منحصر رہتا ہے، لیکن دماغ مہاراجہ کا چوتھائی حِصّہ جو پیر یعنی موٹر کہلاتا ہے وزیر سے آئی ہوئی خبریں لینے و مہاراجہ کے جگا دینے کو جاگتا رہتا ہے اور جاگنے پر اپنے کام کو وہ خود سوچکر کرنے لگتا ہے۔ ہاں، اگر سوتے وقت جسم میں کسی تتو کی بیشی ہوتی ہے تو مُندرجہ ذیل خواب نظر آتے ہیں جنکا حقیقت میں یہ ثمرہ ہوتا ہی، کہ

۱ آکاش تتو کی بیشی میں سُستی سے پڑے رہکر کسی قسم کے حملے سہتے رہنے اور ڈرنے کے۔

۲ وایو تتو کی بیشی میں کودنے، پھاندنے، لڑائی کرنے، کسی طرح کی سواری میں چڑھے پھرنے اور آسمان میں اُڑنے کے۔

۳ اگنی تتو کی بیشی میں آگ لگنے، آتشبازی چھوٹنے اور مختلف قسم کی سُرخ چمکیلی اشیا دیکھنے کے

۴ جل تتو کی بیشی میں عُمدہ عُمدہ ذائقہ دار غذائیں و قند مول پھل کہانے، یا دریا میں غسل کرنے یا پیشاب کرنے کے لئے جگہ تلاش کرتے پھرنے کے۔

۵ پرتھوی تتو کی بیشی میں زیادہ خشکی ہونے کے باعث جل پینے کے لئے مختلف مقامات میں جل تلاش کرتے پھرنے اور نہ ملنے کے، یا بارش نہ ہو کر قحط پڑنے کے۔

لیکن گہری نیند کے بعد صُبح کے وقت چار و پانچ بجے کے درمیان جو خواب جس قسم کے دیکھتے ہیں، وہ پانچ بجے کے وقت کے تو فوراً اُٹھتے ہی، اور اُس سے ایک گھڑی پیشتر کے ایک ہفتہ میں، اور اُس سے دو گھڑی پیشتر کے سات ہفتہ میں تقریباً ویسے ہی ظہور میں آتے ہیں، کہ جیسے دیکھتے ہیں۔ اور ویراگی اشخاص جس وقت بھی سوتے ہیں، تبھی اُن کو اپنے ویراگ کے متعلق خواب دیکھتے ہیں۔ اور سمادھی میں قائم رہنے والے شخص جب بھی سوتے ہیں، تو اُن کو پربرہم پرمیشور کا درشن یعنی نظارۂ نور ہوتا رہتا ہے۔

۱ سیری برائیٹس مِنِنجائیٹس ـ سرسام ـ ہذیان ـ بائے

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب دماغ اور اُس کی جہلیوں میں چوٹ لگنے کے باعث ہڈی ٹوٹ جانے

یا دماغ ہل جانے یا دُنبل ہو جانے سے، یا تیز دُھوپ میں پھرنے یا ناک و کان کے زخم سڑ کر اُنکا زہر پھیل کر دماغ میں پہنچنے سے، یا تیز بُخار رہونے یا آتشکی مادہ ہونے یا زیادہ شراب خواری کرنے سے، یا کسی رطوبت یا خونی بواسیر یا ماہواری حیض یا پاخانہ پیشاب ایک دم بند ہو جانے سے، یا دماغی زیادتی محنت و سل کے زہر سے سوزش ہو کر اگنی تتو بیش اور آکاش یا وایو تتو کم ہو جاتے ہیں۔ **علامت**۔ اِس میں خاص طور سے بلا بدہضمی غذا و متلی کے ہی بلا وجہ پانی کی قے ہوا کرتی ہے اور دردِ سر، غنودگی، سستی، کاہلی، تھوڑا اوبران ہوتے، ہاضمہ میں فرق، شور و غل ناگوار، آنکھیں و چہرہ سُرخ دھوک پیاس زیادہ ہوتی ہے۔ اور کبھی زیادتی سوزش کی وجہ سے سردی لگ کر تیز بخار بھی چڑھ آتا ہے۔ **علاج**۔ اِس میں گرم تیز حریری اشیاء، و دماغی کام سے پرہیز کرادیں۔ اور آکاش تتو کا دودھ یا ساگودانہ وغیرہ کھانے کو اور دماغ پر آکاش تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دن میں دوبار دیں۔ اور حسبِ ضرورت آکاش تتو کا عرق دن میں چار سے آٹھ خوراک تک پلادیں۔ اگر دُنبل، زخم یا چوٹ کے پک جانے کا شُبہ ہو، تو وایو تتو کا اسنان دیں۔ اگر پاخانہ بند ہو، تو پچکاری (اِنیما سرنج) کے ذریعہ سے نکال دیں۔ اگر پیشاب بند ہو، تو فوراً سلائی (کتھیٹر) سے نکال دیں اور آکاش تتو کا عرق پلادیں۔ اگر ماہواری حیض کا خون بند ہو، تو اگنی پرتھوی کے مرکب تتو کا عرق پلادیں۔ اِس مہلک مرض کو ذرا دیر میں اور مُشکل سے صحت ہوگی، لہٰذا صبر کیساتھ زیادہ عرصہ تک علاج جاری رکھیں۔

۲۔ ہیڈروکیفلس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب دماغ میں آکاش تتو زیادہ ہو کر دماغ کھوپڑی سمیت بڑھ کر بھاری ہو جاوے۔ **اسباب**۔ اِس کا مادہ (زہر) اکثر زمانۂ حمل ہی میں بن کر ایک دو سال کے چھوٹے بچوں کو یہ مرض ہوتا ہے۔ یا بڑے بچوں کا دماغ بھی سر پر چوٹ لگنے یا زیادہ سیلانِ خون ہونے، یا جلدی مرض اکدم جیپ کر غائب ہو جانے، یا پیٹ میں کیڑے یا چیچک کا تیز بُخار رہونے، دانت نکلنے، کان کی سوزش دماغ میں پھیل جانے یا کمزوری کرنے والی غذا و ادویات کھانے سے عصبی کمزوری یا دماغی انیمیاں کے باعث ہو جاتا ہے۔ **علامت**۔ اِس میں ہاتھ پیر پتلے اور سر ایسا ناقابلِ برداشت بھاری ہو جاتا ہے، کہ بچہ اُس کے وزن کو برداشت نہیں کر سکتا اور چپ چاپ لیٹے رہنا پسند کرتا ہے۔ پیشانی اُبھری ہوئی چوڑی، سر کی جھلی اور بال پتلے، رگیں چمکتی ہوئیں، دن میں غنودگی رہتی ہے۔ پُتلی پر روشنی کا اثر نہیں ہوتا۔ آنکھ کے ڈھیلے میں حرکت نہیں ہوتی۔ ٹھنڈی لمبی سانس رُک رُک کر لیا کرتا ہے۔ آواز بیٹھ جاتی و جسمانی گرمی کم ہو جاتی اور ہرے پتلے دست ہوا کرتے ہیں۔ آخر میں کوما یا اکنولشن ہو کر موت ہو جاتی ہے۔ **علاج**۔ اِسمیں مُقوی اور ہاضم غذائیں

کہلاویں۔ اور سر پر پرتھوی یا اگنی پرتھوی کے مرکب تتو کا دن میں دو بار سوریہ یا راتری اسنان دیں اور اِسی کے عرق کی تین خوراک روزانہ پلاویں۔ اگر زندگی ہے، تو اڑتالیس ہفتہ میں صحت ہو جاویگی۔

۳۔ سیری برل کنجشن

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب دماغ اور اُس کی جھلیوں میں خون جمع ہو کر سوزش ہو جاوے **اسباب**۔ عیش میں رہکر عمدہ مقوی غذا کہانے اور محنت کم کرنے سے سر میں خون کی مقدار زیادہ بن کر کبھی کہانسنے، کو نتھنے یا سر کو نیچا جھکانے کے باعث یا دل کی زیادہ حرکت سے دماغ میں زیادہ خون پہنچنے سے، یا زیادہ دماغی کام سے عصب کمزور ہو کر دماغی فالج ہو جانے سے، یا ایک دم دلی صدمات ہونے، لو لگنے و سر میں رسولی ہونے سے، یا دماغ میں خون جمع ہو جانے سے اگنی تتو بیش و آکاش تتو کم ہو جاتا ہے۔ **علامت**۔ چہرہ نیلگوں، سر کی چندیا میں دہیما دہیما درد رہتا، سر میں بوجھ معلوم ہوتا، حافظہ بگڑ جاتا، سننے و دیکھنے میں فرق پایا جاتا، آنکھوں کے سامنے اندھیرا، چہرہ و آنکھیں سرخ، پُتلی پھیلی ہوئی، گردن کی رگیں خون سے بھری ہوئیں چمکتیں اور اُن میں تڑپ زیادہ ہوتی ہے۔ نیند نہیں آتی اور تھکن معلوم ہوتی ہے۔ آخر میں ہذیان، قبض، کنولشن ہو کر بیہوشی ہو جاتی ہے **علاج**۔ اسباب المرض سے پرہیز کراویں۔ گلے میں کوئی تنگ زیور یا کپڑا نہ پہناویں۔ گرم محرک اور گوشت و چربی بنانے والی غذا سے پرہیز کراویں۔ سر کو نیچا نہ کرنے دیں۔ اور قبض کیلئے گنگنے پانی کا انیما اور سر پر دو بار آکاش تتو کا سوریہ یا راتری اسنان روزانہ دیں۔ اور آکاش تتو کا عرق تین خوراک روزانہ پلاویں یعنی خون سکھانے والا علاج کریں، صحت ہو جاویگی۔

۴۔ ہیڈک۔ ورٹیگو۔ دوران سر

درد سر کو کہتے ہیں۔ **سبب**۔ گاؤں کی نسبت شہروں میں، مردوں کی نسبت عورتوں میں، قوی کی نسبت کمزوروں میں، غریبوں کی نسبت امیروں میں، زیادہ کسرت و فاقہ کرنے سے، کم سونے و تیز بو سونگھنے و بخار کے اثر سے، شراب، افیون و تمباکو کے زیادہ استعمال سے یا کسی زیادتی سیلان خون یا زیادتی مباشرت سے، یا بھوک کے وقت غذا نہ ملنے سے عصبی کمزوری کے باعث اگنی تتو بڑھ کر وایو بگڑ جانے سے یہ درد دماغ، کنپٹی و بھوؤں میں مختلف قسم کے یا دورے سے ہوا کرتے ہیں۔ **علامت**۔ اِس سے مریض بہت بے چین ہو جایا کرتے، آنکھ نکلی جاتی معلوم ہوتیں، اور بینائی میں فرق معلوم ہوا کرتا ہے۔ **علاج**۔ سر پر آکاش تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دن میں دو بار دیں اور مرض کے اسباب سے پرہیز کراویں اور مقوی غذا کہلاویں صحت ہو جاویگی۔

۵- سیری برل انیمیاں - دماغی کمزوری

اُس کہتے ہیں، کہ جب کچھ دماغ یا اُس کے کسی حصہ میں خون کم پہنچے **سبب** - معدہ کے مرض سے بدہضمی کے باعث خون کم بن کر یا دِل کے امراض یا پھیپھڑوں و گُردوں کی خرابی سے خون صاف نہ ہو کر اُس کی ماہیت میں فرق آجانے سے، یا کمی غذا اور زیادتی محنت سے، یا ایلیو منوریا، جریان پردر، حیض و مُباشرت کی زیادتی یا دیگر کسی سیلان خون کی زیادتی سے، یا عورتوں کو زیادہ عرصہ تک بچوں کو دودھ پلا- نے سے عام کمزوری یعنی انیمیاں ہو کر کُل دماغ میں، یا دماغ میں کوئی رسولی (ٹیومر) ہونے سے آ[illegible] کسی خاص حصہ میں انیمیاں ہوجاتا ہے۔ **علامت** - سب ہیڈک کی مانند ہوتی ہیں۔ **علاج** - اسباب المرض سے پرہیز کرا دیں و مُقوی غذا کھلاویں اور جل تتو کا عرق دو تین خوراک روزانہ سولہ ہفتہ تک پلادیں۔ اور سر پر آکاش تتو کا سوریہ اسنان ایک بار روزانہ دیا کریں۔ اگر دماغی رسولی کے باعث ہو، تو اسنان اگنی پرتھوی کے مرکب تتو کا دیا کریں صحت ہوجاویگی۔

۶- اپوپلکسی یسکتہ - مُورچھا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب دماغ میں حِس، حرکت و حواس تینوں نیست ہو کر مکمل بیہوشی ہوجائے **سبب** - پرانیوں کی بداعمالیوں کی سزا کے بھوگ میں پرماتما کے کوپ سے دماغ پر لاٹھی و بجلی کی کرنٹ یا پھانسی دینے سے سخت چوٹ لگ کر دماغ سے خون رس کر وہیں جم جانے سے، یا دماغ کے سُکڑ جانے یا قوی اشخاص کے غصہ یا سر نیچا کر کے کونتھنے کے باعث دماغ پھٹ جانے سے، یا دِل و گُردوں کے امراض یا کسی سیلان خون کے ایک دم بند ہوجانے سے ہوجاتا ہے۔ **علامت** جب یہ مرض جسمانی وجوہات سے ہونے کو ہوتا ہے، تو سب سے پیشتر سر بھاری ہوتا، شور غل سُنائی دیتا، بینائی و سُننے میں فرق آجاتا، اکثر نکسیر پھوٹتی، پست ہمت ہوجاتا، جسم میں چیونٹی سی چلتیں اور ہاتھ پیر اکثر سو جایا کرتے ہیں۔ نیند زیادہ آتی اور خراب خواب دکھلائی دیا کرتے ہیں۔ یا کسی حصہ کا فالج ہوجایا کرتا ہے۔ تب مکمل بگاڑ پر تو آہستہ آہستہ یا بیرونی صدمات سے یکایک ہی مکمل بیہوشی ہو کر انسان گر پڑتا ہے اور حِس، حرکت و حواس تینوں نیست ہوجاتے ہیں اور کچھ خبر نہیں رہتی۔ چہرہ سُرخ ہوجاتا، سانس خراٹے سے آتا، نبض آہستہ آہستہ بھری ہوئی چلتی ہے اور کنولشن ہو کر ہاتھ پیر سُکڑ جاتے ہیں۔ نگلا نہیں جاسکتا و مُنہ سے جھاگ آنے لگتے ہیں۔ اور اِس کی باری تین گھنٹہ سے تین دِن تک رہتی ہے۔ اِس حالت میں تمام ضروری اخراج یا تو بالکل بند ورنہ بلا اِرادہ خارج ہوتے رہتے ہیں۔ اور پہلی باری والوں کو علاج سے

پوری صحت ہوسکتی ہے اور دوسری باری کے بعد فالج ہوجاتا ہے۔ اور تیسری باری کے بعد اکثر موت ہوجاتی ہے۔ **علاج**۔ اول سینتسویں باب کے مطابق حقیقی جائز خیرات (دسانوک وان) کراویں۔ پھر جسمانی وجوہات کی پیدائش میں کہان پان، رہن سہن تیرہویں باب کے مطابق کراویں۔ لیکن سرد اشیاء کھلانا اور گرم سے پرہیز کرانا واجب ہے۔ اور وجوہات کے مطابق آکاش تتو یا جل تتو استعمال کراویں اور دورے کے وقت آکاش تتو کا سوریہ یا راتری اسنان تین تین گھنٹہ دیں۔ اگر فالج ہوجاوے، تو اگنی تتو کے لوشن و صابون سے غسل کراویں اور اگنی تتو ہی کا گلسرین یا روغن زیتون تین سو ساٹھ شکتی کا ملا کریں۔ اور صحت ہونے تک اسی کا کوئی اسنان دن میں دو بار دیا کریں۔

۷۔ ہائیپر ٹرافی آف برین

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب دماغ کا حجم بڑھ جاوے۔ اِس کے سبب، **علامت**، پرہیز و **علاج** سب ہیڈرو کیفیلس کی مانند ہوتے ہیں۔ لیکن دماغ پر اسنان شروع میں آکاش تتو کا، بعدہٗ پرتھوی تتو کا دیں۔ اِس کے بعد اگر ضرورت ہو، تو اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کا دیں۔

۸۔ ایٹرافی آف برین

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب دماغ کا حجم سکڑ کر چھوٹا ہوجاوے۔ **سبب**۔ یہ اکثر پیدائش ہی سے یا کنولشن کے دوروں کے بعد پھر بھی ہوجاتا ہے۔ اور بڑھاپے میں تو زیادہ تر سکڑ بھی جاتا ہے۔ **علامت** سُستی، کاہلی، کم ہمتی، دن میں غنودگی، رات وسونے میں بڑانا، بیہودہ بکنا اور مریض بالکل بیوقوف ہوجاتا ہے۔ **علاج**۔ مریض کو صاف و خشک جگہ میں رکھیں و اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کا عرق تین خوراک روزانہ پلاویں۔ اور مقوی و ہاضم غذا کھلایا کریں۔ اور زیادہ کمزوری کے وقت ساتھ ہی میں جل تتو کی ایک خوراک اور پلایا کریں۔

۹۔ انسمنیاں

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب کسی کو نیند بہت کم آوے یا بالکل نہ آوے۔ **سبب**۔ زیادتی مطالعہ کُتب، رنج، فکر، جوش دلی ہونا۔ زیادہ گرم اشیاء جیسے چائے وغیرہ پینا۔ کھانسی۔ دیوانگی۔ ہیڈرو فوبیا۔ بخار۔ بدہضمی یا کوئی دماغی مرض کی تکلیف سے دماغ میں آکاش و وایو تتو کم ہو کر اگنی تتو بڑھ جاتا ہے۔ **علاج**۔ تیرہویں باب کے مُطابق کہان پان، رہن سہن و سونے کا عمدہ بندوبست کریں

یعنی ہلکی ہاضم سادا بلا گرم مصالحہ کی غذا کھلا دیں - راگ سُنا دیں یا گوا دیں - اور سر پر آکاش تتو دوایوتتو کا سوریہ یا راتری اسنان باری باری سے دن میں دو بار تین تین گھنٹہ کو دیا کریں، ضرور نیند آنے لگے گی۔

۱۰ ہائپوکانڈری ایسس - مراق

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب آدمی کو وہم ہو جاوے - جس طرح عورتوں کو ہسٹیریا ہوتا ہے، اُسی طرح آدمیوں کو مندرجہ ذیل وجوہات سے عصبی کمزوری ہو کر دماغ میں اُسی کا بہانہ یہ مرض پیدا ہو جایا کرتا ہے **سبب** کم تعلیم یافتہ وخود غرض اشخاص خالی رہنے کے باعث یا اپنے دلی ارادہ میں ناکامیاب ہونے یا بدہضمی یا جریان کا مرض ہونے سے، یا کسی سخت مرض سے صحت ہونے کے بعد اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ **علامت** - ایسے آدمی پست ہمت وکاہل ہوتے وفضول واہیات گھومتے پھرتے اور اپنے کام پر اطمینان نہیں کرتے، بلکہ اُس میں کوئی نہ کوئی خرابی ہی نکالتے رہتے ہیں - اور اپنی تقدیر کی گردش کی کہانی سُناتے رہا کرتے وبہت متفکر رہا کرتے ہیں - اور اپنے اندر کسی بڑے مرض کا گمان کرکے اسی چکر میں طبیبوں کے پاس ہی گھوما کرتے اور اُن سے جرح کرتے رہتے ہیں - آخر میں زندگی سے تنگ ہو کر خودکشی تک بھی کر ڈالتے ہیں - اپنے کھان پان میں دُرستی رکھتے اور دوست احباب سے بھی خوب میل مُلاقات رکھتے ہیں، لیکن مرض کی ترقی سے تنگ آکر آخرکار گوشہ نشینی اختیار کر لیتے ہیں - ایسے مریضوں کا دوران خون سُست وہاتھ پیر سرد رہا کرتے ہیں۔ **علاج** - ایسے مریضوں کے علاج میں طبیب کو پیشتر اُن کی کہانی خوب غور کے ساتھ سُن کر اور دلجوئی کی باتیں کرکے اپنے علاج کا معتقد بنا لینا چاہئے۔ پھر اسباب کو تلاش کرکے اُس کا پورا بندوبست کریں۔ یعنی اوّل تیرھویں باب کے مُطابق کھان پان، رہن سہن ٹھیک کرا دیں وعمدہ دلپسند کام میں لگا دیں۔ نیک صحبت میں بٹھلا دیں اور روزانہ تازہ پانی سے اسنان کرا دیں۔ مُقوّی غذا کھلا دیں اور جل تتو کے عرق کی دو تین خوراک روزانہ پلا دیں و سر پر آکاش تتو کا سوریہ اسنان دیا کریں۔ اگر قبض ہو، تو ایک خوراک پرتھوی تتو کے عرق کی دیا کریں، کچھ عرصہ میں مکمل صحت ہو جاوے گی۔

۱۱ ایلکہالزم - ڈلیریم ٹریمس - مداتیہ

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب اِنسان خالص شراب بے قاعدہ زیادہ مقدار میں پی لینے یا ایک دم اُسکے چھوڑ دینے سے جو اُسکے زہر میں پاگل سا ہو جاتا ہے **سبب** - جاہل، بیوقوف، گنوار اور مغرور اشخاص جب بدصحبت سے خالص شراب بلا پانی ملائے یا زیادہ مقدار میں پی لینے سے، یا زیادہ مُدت تک تھوڑی تھوڑی پیتے پیتے سو بھی دیگر خراشدار زہروں کی مانند اِس کے زہر کا اثر بھی ہونے لگتا ہے۔ اور کبھی اُس کے ایک دم چھوڑنے سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ **علامت** - پاگل کی مانند ذرا ذرا سی بات پر جھگڑا کرنا، اُلٹی کی مانند ذرا کی کیساتھ ہوتی ہیں

یعنی بھوک کم، پیاس زیادہ، معدہ میں درد، ہچکی، پست ہمتی، ہچینی، اُنیدا پن رہتا، مریض جھگڑالو وحشی رہتا ہے۔ آنکھ سُرخ، ہاتھ، پیر، سر، ہونٹ، زبان کانپتے ہیں۔ کمزوری و پسینہ کی زیادتی ہوتی ہے۔ بستر پر چیونٹی یا سانپ پھرتے اور مکان چوروں و دشمنوں سے گھرا ہوا تبلایا کرتا ہے۔ اکثر سو بھی جاتا ہے۔ اور جاگنے پر پھر وہی وہمی باتیں کرتا، لیکن ڈرانے دھمکانے سے چُپ بھی ہو جاتا ہے۔ سوال کا جواب بھی ٹھیک سا دیتا ہے، لیکن روکا نہ جاوے تو چاہے جدہر کو چل دیتا ہے۔ آخر میں ایک دو دن زیادہ گہری نیند آکر اچھا ہو جاتا ہے، ورنہ کوما، کنولشن ہو کر آٹھ دس دن میں مرجاتا ہے۔ حقیقت میں یہ سبھی علامتیں آکاش تتو کی کمی کو ظاہر کرتی ہیں۔ **علاج**۔ اوّل شراب پینا آہستہ آہستہ کم کراتے کراتے بند کرادیں دکہان پان، رہن سہن تیرہویں باب کے مُطابق کرادیں اور واہیات نہ گھومنے کا بندوبست کریں۔ روزانہ دن میں دوبار آکاش تتو کا سور یہ یا راتری اسنان دماغ پر دیں اور دوتین خوراک اسی تتو کرعرق کی پلایا ہی کریں۔

۱۲۔ اِنسے نٹی مینیاں۔ مالیخولیا۔ پاگل پن دیوانگی فتورِ عقل اُنماد جنون

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب اِنسانوں کے دماغ میں بےبُنیاد وہمی خیال پیدا ہو کر اپنے اِنسانی جامہ میں نہیں رہتے۔ **سبب**۔ اکثر اِس مرض کے موروثی مادہ کے باعث یا دماغ کے مذکورہ بالا تمام مرضوں میں سے کسی مرض کے باعث یا گُردہ، جگر، دِل و رحم کے امراض کے باعث یا بغیر کسی ظاہری سبب کے ہی پاگل ہو جاتے ہیں۔ اور کسی کو مذکورہ بالا امراض میں سے چاہے سب ہی کیوں نہ ہو جاویں، لیکن پاگل کبھی نہیں ہوتے۔ اور کسی کو ذرا سے نشہ وغیرہ پیتے ہی یا کسی کے عشق یا اِتفاقیہ ڈر صدمہ سے اچھے خاصے آدمی پاگل ہو جاتے ہیں۔ مطلب یہ ہے، کہ یہ خطرناک مرض پچھلے جنم یا اِسی جنم کے ڈاکہ یا قتل وغیرہ بہت زیادہ پاپی ظلم کے کاموں کے ثمرہ سے پرماتما کے ڈنڈ یعنی سزا سے ہوتا ہے۔ اور کوئی کوئی پرماتما ہی کے حقیقی عشق میں پاگل ہی کی مانند بنے رہتے ہیں، جنکو ہمہ اوست، مست، شربھنگ، سروانگ یا مُنی کہتے ہیں۔ اور کوئی کوئی شخص کسی سخت جُرم کو کرتے پکڑے جانے پر عدالت کو دہوکا دینے کے لئے ہی مصنوعی پاگل بن جاتے ہیں، جس میں حقیقی پاگل کی مانند سبب و علامات مرض نہیں پائے جایا کرتے ہیں۔ **علامت** شروع میں ایسے مریضوں میں جوش و غصّہ بڑھ جاتا اور بکواس زیادہ کرتے ہیں۔ کبھی کسی کام کو شروع کرکے لیکن اُسے ادہورا ہی چھوڑ کر دوسرا شروع کر دیتے ہیں۔ پھر اُسے بھی اِسی طرح ادہورا چھوڑ کر تیسرا شروع کر دیتے ہیں۔ غرض اِن کے ہر ایک کام و باتیں بلا سلسلہ اور ادہورے ہی ہوا کرتے ہیں۔ بھوک کم بلکہ اُس کی یاد تک بھی نہیں آتی ہے۔ نیند کم ہوتی اور سونے میں ڈراونے خواب دیکھکر ڈر کر چیخ مار کر اُٹھ کھڑے ہوتے، گھومنے لگتے یا گالی بکنے لگتے ہیں۔ اپنے ہمدردوں کو اپنا محافظ سمجھنے کے باعث اُنسے نفرت کیا کرتے ہیں۔ حافظہ میں فتور، قبض، دردِ سر، کبھی قے ہوا کرتی ہے۔ اکثر خودکشی

کرنیکو تیار ہوجایا کرتے ہیں۔ اور آخر کار اتنے جنون میں دماغ مست ہوجاتاہے، کہ اُن کے سامنے
بہی کوئی کام کرو اور پھر اُنسے دریافت کرو کہ ہیں نے کیا کیا، تو کہدیتے ہیں، کہ مجھے تو کچھ معلوم نہیں
کہ تم نے کیا کیا۔ اُن کو اپنی اور اپنے متعلقین کی حفاظت و مذہبی فرائض منصبی کی پابندی کرنیکی بہی
کچھ پرواہ نہیں رہتی۔ اور غیر مستقل مزاجی کے باعث کوئی پیشہ اپنی گذر کے لئے بہی نہیں کرسکتے اور پاگل
کہنے کا بُرا مانا کرتے ہیں۔ غرض تمام علامتیں زیادہ تر آکاش تتو کی کمی کی ہوا کرتی ہیں۔ **علاج**
جب طبیب کسی پاگل کو ابتدا میں دیکھیں، تو اوّل اُس کی دلجوئی کرکے اُس کو اپنا معتقد بنالیں اور
اُسپر اپنا قابو بہی جمالیں۔ پھر دوستی ہی میں کوئی خاص تکلیف معلوم کرکے مرض کا سبب اور اصلی
و نقلی پاگل پن کا پتہ چلاویں۔ پھر مرض کا سبب دور کرنیکا انتظام کریں۔ یعنی عمدہ نیک صحبت میں ڈالکر
نیک خیالات بنانے کی سعی کریں۔ اور پاپ کرم کا ثمرہ نیست کرانیکو پرماتما کی خوشنودی و رحمت کیلئے
سینتیسویں باب کے مطابق خوب تہ دل سے حقیقی خیرات کراویں۔ اور یوگی مہاتماؤں کے درشن کراکر
اُن کی دُعا لیا کریں۔ اور عمدہ ملائم مقوی غذا جیسے دودھ، چاول، کھیر، حلوا، دلیا وغیرہ کھلایا کریں
اور تیرہویں باب کے مطابق رہن سہن کراویں۔ روزانہ تازہ پانی سے غسل کراکے صاف کپڑے پہناویں۔
اور پیشاب پاخانہ کو دیکھکر قبض وغیرہ نہ ہونے دیں۔ اس کے لئے رات کو ایک خوراک پرتھوی تتو
کے عرق کی پلایا کریں۔ اور روزانہ دوبار دو دو گھنٹہ کے لئے دماغ پر آکاش تتو کا سوریہ یا راتری
اسنان دیا کریں۔ اور وجوہات کے لحاظ سے آکاش، وایو، جل و پرتھوی تتوں میں سے کسی کا
عرق صبح شام پلایا کریں۔ پرماتما کی عنایت سے اڑتالیس (۴۸) ہفتہ میں مکمل صحت ہوجاویگی۔

فصل اول چھہتر بیانات تمام شُد

فصل دوئم۔ کان گیان اندری (حواس باطنی) کے امراض کا بیان

اُن کے نام۔ سبب۔ علامت۔ پرہیز اور علاج

پیارے بہائیو! اُس وشوکرما نے دماغ مہاراجہ کو باہر کی آواز سُننے کے لئے شبد گُن کے لینے ٹہیرانے
کو اوّل مقالہ کے پانچویں باب کے مطابق ہر ایک پرانی نرناری کے جسم میں یہ کان گیان اندری سنکھ کی
صورت کا چکردار آلہ سر کے دونوں طرف ایک ایک دماغ ہی کے نزدیک بنا دئے ہیں۔ اسکو کرن،
سروتر، اسیر، گوش کہتے ہیں (دیکھو تصویر ۲) یہ آکاش تتو کے ذریعہ اپنے شبد گُن کو لیتے رہتے
اور اپنے تنبو نما پردے سے کئی گُنا بیش کرکے دماغ مہاراجہ تک پہنچایا کرتے ہیں۔ دو رتتوں کے خزانہ

سوریہ کی دھوپ سے آکاش تتو کی ٹھیک مقدار لے کر اسے محفوظ بھی رکھتے ہیں۔ اِنہیں کے تندرست رہنے سے زندگی میں تمام سچا چھوٹا علم و گیان کے کلمات (شبد) سُننے کا لطف دماغ مہاراجہ کو حاصل ہوتا ہے اور جب تیرہویں باب کے خلاف عیش و عشرت (بھوگ) کے کاموں یا کنہیں بھی وجوہات سے ان میں کوئی تتو کم و بیش ہو کر آکاش تتو بگڑ جاتا ہے، تو ان میں مندرجہ ذیل امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا ان کی تشخیص و علاج چھبیسویں باب کے مطابق آپ خوب غور سے سمجھ کر کریں، جس سے فائدہ کی بجائے نقصان نہ ہو جاوے۔

۱۔ اوٹائی ٹس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب زیادہ گرم اشیاء کے استعمال یا زیادہ جاگنے سے کان میں اگنی تتو بیش ہو کر سوزش ہو جاوے۔ **علامت**۔ کان میں خشکی، سوکھا درد اور جھائیں جھائیں کی آوازیں زیادہ سُنی جایا کرتی ہیں۔ **علاج**۔ کان میں آکاش تتو کا گلیسرین یا روغن زیتون تین تین سو ساٹھ شکتی کا ڈالیں۔ ورنہ اسی کا سوریہ یا راتری اسنان دیا کریں۔ اور زیادہ حرارت پر اسی کے عرق کی دو خوراک روزانہ پلا بھی دیا کریں۔ بس صحت ہو جاوے گی۔

۲۔ اوٹوریا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب اوٹائی ٹس کی زیادتی پر کان میں چھوٹی چھوٹی پھنسی نکل کر اور پک کر زخم ہو کر کان سے مواد بہنے لگے۔ **علامت**۔ کان میں دھیما دھیما درد اور جھائیں جھائیں کی آوازیں ہوتی ہیں۔ اور ابتدا میں سفید پتلا، پھر گاڑھا، اور پُرانا ہو جانے پر پیلا اور گاڑھا مواد بہا کرتا ہے جس کا ٹھیک علاج نہ کرنے پر کان کا اوپر والا پردہ و درمیانی تتو نما پردہ سڑ کر نکل جاتا ہے۔ اس کے نکل جانے سے بہرا پن ہو جایا کرتا ہے، جس کا پھر قدرتی اصول کے مطابق علاج ہی نہیں ہو سکتا۔ اور اگر یہی سوزش پھیل کر دماغ میں اثر کر جاوے، تو دماغ میں درد رہنے لگتا اور سیری برائیٹس ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد جب اُس میں بھی زخم ہو جاتا ہے، تو بہت خطرناک ہو جاتا ہے۔ **علاج**۔ کان کو وایو تتو کے لوشن سے پچکاری کے ذریعہ دن میں دو بار ہوشیاری سے دھو کر وایو تتو گلیسرین یا روغن زیتون تین سو ساٹھ شکتی کا ڈالا کریں۔ اور سر کے درد کی زیادتی پر وایو تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دن میں ایک دو بار دیا کریں اور آکاش تتو کے عرق کی دو خوراک روزانہ پلایا کریں اور گرم اشیاء سے پرہیز کراویں۔ سولہ ہفتہ میں پوری صحت ہو جاوے گی۔

۳۔ ڈیفنس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب کان میں کسی سبب سے سردی کی زیادتی یا تیز آواز سے آکاش تتو بیش

ہوکر کان میں کچھ غوں غوں کی آوازیں سُنائی دیا کریں اور پھر کم سُنائی آنے لگے - **عِلاج** - اِس میں پرتھوی تتو کے لوشن سے پچکاری کے ذریعہ دِن میں دوبار ہوشیاری سے دھویا کریں اور پرتھوی تتو گلسرین یا روغن زیتون میں تنو ساتُھ شکتی کا ڈالا کریں یا اِسی کا سوریہ یا راتری اسنان دیا کریں - تقریباً سولہ ہفتہ میں صحت ہوجاویگی - ہاں اگر اوُپرِ دہ سخت چوٹ یا تیز آواز سے پھٹ کر یا زخم سے گل سڑ کر نکل گیا ہو یا پیدائش ہی سے بہرا پن ہو، تو اُسے قدرتی اُصول کے مُطابق صحت نہیں ہوسکتی وہ بالکل لاعلاج ہے۔

فصل دوئم بین۲ بیانات تمام شُد

فصل سوئم - مُنہ وایلیمنٹری کنال خاص کرم اِندری کے متعلق امراض کا بیان

اُنکے نام، سبب، علامت، پرہیز اور علاج

پیارے بھائیو! اُس وِشوکرمانے دماغ مہاراجہ کو کان گیان اِندری کے ذریعہ آواز سُن کر پھر اُس کا دوسروں کو جواب دینے کے لئے اِسی گیان اِندری کے نزدیک اوّل مقالہ کے پانچویں باب کے مُطابق ہر ایک پرانی نرناری کے جسم میں مُنہ ایک خاص کرم اِندری آلہ بھی گُلیا کی شکل کا بنا دیا ہے جسکی بیرونی صورت تمام اشخاص اچھی طرح جانتے ہی ہیں - اِس کو **مُنہ، مُکھ، واک اور ماؤتھ** بھی کہتے ہیں - بس یہیں سے تمام جسم کی تندرستی کے لئے غذا کے ہاضمہ کے متعلق تمام اندرونی آلات کا میل مِلنا اور ہلے جُلے کام کرنا شروع ہوتے ہیں - لہٰذا اوّل اِس کے متعلق مُنہ سے مقعد تک کی ایک ایسی خاص ضروری تین۳ فٹ لمبی نالی اُس وِشوکرمانے اور بنائی ہے، کہ جس کے ہاضمہ کے کاموں کی تعریف کرنا اِنسانی طاقت کے باہر ہے - اِسی کو ایلیمنٹری کنال وامعار کہتے ہیں - (دیکھو تصویر ۳) اِسکے جُدا جُدا حِصّوں کے جُدا جُدا کام بھی اُسی وِشوکرمانے مُقرر کر دیئے ہیں، جنکے آیُر وید آچاریوں نے جُدا جُدا ہی نام مُقرر کر لیے ہیں - اِس کے اُن بہت سے حِصّوں میں سے جنکے خاص ضروری نام آگے تبلائے جاوینگے معدہ ایک ایسا خاص آلہ کوڑی کے نیچے کبوتر کی صورت کا و جہال کے چھتے کی مانند لہردار چُنٹ پڑا ہوا غذا کے ہضم کرنے کے لئے اُس میں بنا دیا ہے - اِس میں گیسٹرک جُوس نام کا ایک خاص کھٹا، کھاری، ہاضم رس (عرق) بنتا رہتا ہے، جس کو جٹھر اگنی بھی کہتے ہیں - اور اِس کو ہم بد پرہیزی کرکے گھٹا بڑھا بھی سکتے ہیں - اِسی کو کھائی ہوئی غذا میں مِلا کر اور صرف خون گوشت بنانے والے اجزا کو لیکر اُس سے عُمدہ مقوی سیال عرق (سار رس) بنا کر تمام جسم کی پرورش کے لئے اِس سیال عرق (سار رس) کو خون کی حالت میں سُرخ بنانے اور جسم کے تمام حِصّوں کو بانٹنے کے لئے دِل آلہ کے حوالہ کر دیتا ہے - بس اِسی خُون کے ٹھیک ٹھیک بننے سے ہی تمام جسم تندرست رہتا ہے - اور اِس کا

یہ کام ایک بار کہائی ہوئی غذا میں سے تقریباً پانی کو پندرہ منٹ میں۔ دودھ کو دو گھنٹہ میں اور باقی تمام کہانیکی اشیاء کو تین سے ساڑھے چار گھنٹہ میں ہضم کرکے اور کچھ وقت آرام کرکے تھکن دور کرنیکے لئے ملاکر چھ سات گھنٹہ میں پورا ہوجاتا ہے۔ اِسلئے ایک بار غذا کہاکر اتنے عرصہ کے اندر دوبارہ غذا کہانا مُضرِ صحت ہے۔ اِسکے اِس بے لوس وفیاضانہ کام کے باعث ہی اِس آلہ کا نام تمام جسم کا خزانچی یعنی پیٹ اور وئیش بہی ہے۔ پس جب اِس آنت کے اِن حِصّوں میں تیرہویں باب کے خِلاف بہوگ کے کاموں یا بیرونی اسباب سے جیسے تیز۔ چرپری۔ گرم خُشک سخت وخراشدار اشیاء کے کہانے سے۔ یا کوئی خاص تیز خراشدار زہر یا ہیضہ کا زہر کسی بہی اشیاء خوردنی کے ذریعہ پہنچکر اگنی تتو میں اور آکاش تتو کم ہوجاتا ہے، تو اِن میں سُرخی، سوجن، درد، حرارت کے مُندرجہ ذیل امراض پیدا ہوجاتے ہیں۔ اور اُنہیں حِصّوں کے ورم یا سوزشی امراض کے نام سے بولے جاتے ہیں۔ ایسے تمام امراض میں زیادہ تر بدہضمی ہوکر متلی، قے درد یا ورم ہی ہوا کرتے ہیں۔ اور ہچکی آتیں۔ بہوک پیاس زیادہ ہوجاتی۔ اور آنت میں خراش ہوکر فضلہ میں خون یا آؤں آنے لگتی ہے۔ اور جب کئی تتو بگڑکر مرکب مرض پیدا کریں، تو اُن میں آپ چھبیسویں و اُنتیسویں باب کے مُطابق خوب غور کے ساتھ سمجھکر تشخیص و عِلاج کریں۔ اور خاص اُصول (مول منتر) کے مُطابق غذا دیں۔

۱ ورم ہونٹ

جب مُنہ کے اگلے حِصّے ہونٹوں میں سوزش ہوجاتی ہے، تو اُس کو آکاش تتو کے لوشن سے کپڑے کی گدی ترکرکے خوب تر رکھنے سے صحت ہوجاتی ہے۔ اگر پک جاوے، تو وایو تتو سے ڈریسنگ کریں صحت ہوجاویگی

۲ اِسٹوماٹائیٹس مُنہ آنا

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب مُنہ کے اندر کی بالائی جلد میں سوزش ہوجاوے۔ **علامت**۔ اِس میں مُنہ میں خُشکی۔ درد۔ جلن۔ بولنے چبانے و نِگلنے میں تکلیف۔ پیاس زیادہ و قدرے بُخار ہوجاتا ہے۔ رال بہنے لگتی و مُنہ سے بدبو آنے لگتی ہے۔ جب عِلاج میں لاپرواہی کیجاوے، تو چھالے ہوجاتے و سڑکر زخم ہوجاتے ہیں۔ **عِلاج**۔ اِس میں آکاش تتو کے لوشن سے دِن میں چار بار کُلّی کراویں اور زیادتی پر اِسی کا تین بار عرق بہی پلادیں۔ اگر چھالے یا سڑن ہوجاوے، تو کُلّی وایو تتو کے لوشن سے کراویں۔

۳ گلوسائیٹس۔ ورم زبان

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب زبان کرم اِندری میں سوزش ہوجاوے۔ **علامت**۔ چہرہ سوجا ہوا

۱۱ ٹوتھک

اُسے کو کہتے ہیں، کہ جب جنجی وائیٹس یا کیریز ٹوتھ میں سے کسی کے سبب سے دانت میں درد ہو جاوے۔ علاج۔ تو جس سبب سے درد پایا جاوے اُس کا اُسی طرح مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق علاج کریں۔

۱۲ انفینٹائل ٹی تھنگ

اُسے کو کہتے ہیں، کہ جب بچہ کے دودھ کے دانت نکلتے ہوں۔ علامت۔ اکثر اس زمانہ میں بہت تکلیف ہوا کرتی ہے، یعنی بچہ دودھ تک نہیں پی سکتا اور کنولشن ہو کر موت تک ہو جایا کرتی ہے۔ علاج۔ بیشتر تو مسوڑوں میں شگاف لگا کر تنی ہوئی جلد کو کاٹ دیں، جلدی ہی دانت نکل آویں گے، پھر آکاش تتو کے لوشن سے دھوتے اور اسی کا عرق پلاتے رہیں۔ اور کنولشن کی حالت یا دانت نکلنے کے زمانہ میں روزانہ دو گھنٹہ تک آکاش یا وایو تتو کا سورج یا راتری اسنان سر پر دیا کریں، تو کوئی تکلیف ہی نہیں ہوگی۔

۱۳ پایوریا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب دانتوں میں ایک قسم کی شے ٹارٹار جمع ہو کر مندرجہ ذیل تکالیف ہو جاویں۔ سبب۔ داتن وغیرہ سے دانت صاف نہ کرنے والے اشخاص کے دانتوں کی جڑ میں تھوک کی جھلیاں کے سِروں پر زیادہ تر پیچھے کی طرف ورنہ دونوں طرف غذا کے باریک ذرّوں اور تھوک سے جمنے والے اجزا سے مِل کر ایک قسم کی شے کی تہ جم جاتی ہے۔ پھر اُس میں سڑن پیدا ہو کر ایک قسم کا زہریلا مادہ، جرمس یعنی کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں، جن کے باعث تمام مسوڑے اسپنجی (مسامدار) ہو کر یعنی سوج کر تمام دانتوں کی جڑ خراب اور ڈھیلی ہو جاتی ہے، جس سے دانت ہلنے لگتے اور مسوڑوں سے خون و پیپ جانا شروع ہو جاتا ہے۔ پھر وہی پیپ غذا چباتے وقت غذا میں مِل کر پیٹ میں چلی جاتی ہے۔ اور خاص قسم کا زہریلا مادہ پیٹ میں پیدا ہو جاتا ہے، جس سے بدہضمی اور کمزوری ہو کر موت تک ہو جاتی ہے اور مرض کا پتہ تک نہیں چلتا ہے۔ علامت۔ دانتوں میں ہمیشہ درد رہتا، ہلنے، مسوڑوں میں ورم رہتا و اُن سے خون پیپ جاتا اور بدہضمی رہا کرتی ہے۔ علاج۔ چونکہ یہ مرض قہر الٰہی سے ہوا ہے، لہٰذا جب یہ علامتیں پائی جانی شروع ہو جاویں، تو بیشتر بیستیویں باب کے مطابق حقیقی ذکوٰۃ کریں۔ پھر روزانہ دن میں دو مرتبہ ہر بار نئے برش سے یا اُسی استعمالی کو ایک گھنٹہ پانی میں اوٹا کر اور پاک (اسٹریلائز) کر کے، ورنہ ایک بار ببول کی تازی داتن سے دانت صاف

کرنیکے دایوتتو کے لوشن سے ، اور ایک بار نیم کی تازی داتن سے دانت صاف کرکے آکاش تتو کے لوشن سے ایک سال تک خوب کلی کرتے رہیں - اور بدہضمی کیلئے اگنی پرتھوی کے مرکب تتو کی دو خوراک روزانہ پلاتے اور غذا کے ساتھ کاغذی لیموں کا عرق یا اسی کا اچار اور سبزی زیادہ استعمال کراتے و میٹھی اشیاء سے پرہیز کراتے رہیں آرام ہوجاویگا۔ ہاں ، اگر مزمن مرض ہو اور دانت بالکل بیکار ہوگئے ہوں ، تو اُن کو اُکھڑوا دینا ہی اس خطرناک مرض سے نجات ہونے کیلئے بہتر ہے۔ بس پھر وایو تتو کے لوشن سے کلی کیا کریں۔

۱۴ ایسافیجائیٹس

اُس کو کہتے ہیں ، کہ جب حلق سے معدہ تک غذا لیجانیوالی مری آنت میں سوزش ہوجاوے۔
سبب۔ زیادہ گرم دودھ ، چائے یا بہت سرد برف کا پانی پینے سے ، یا مچھلی کہاتے وقت اِس کا کانٹا چُبھ جانے سے ، یا تیز کاسٹک یا خراشدار زہر یا کہاری اور تیزابی اشیاء کے کہانے سے ، یا چیچک یا آتشکی مادہ سے ، یا کسی بیرونی پھوڑے کے اندر کی طرف پھوٹ جانے سے ، یا معدہ کی سوزش پھیل کر بھی ہوجایا کرتی ہے۔ **علامت**۔ حلق اور گلے کے درمیان میں گہرے پن میں درد ہوتا و نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ اگر غذا کہائی جاوے تو فوراً تو غذا کی ، اور کچھ عرصہ بعد مبوکس جھلی و خون پیپ ملی جُلی تے ہوجایا کرتی ہے۔ پیاس بہت زیادہ اور خفیف بُخار ہوجاتا ہے۔ **علاج**۔ ٹھنڈا آکاش تتو کا عرق دونی مقدار میں تین تین گھنٹہ بعد متواتر دن رات پلادیں اور اسی کا دودھ بنا کر پلایا کریں دیگر غذا ہرگز نہ دیں۔ اور جل تتو کا سوریہ یا ارتری اسنان دو گھنٹہ روزانہ چھاتی پر دیا کریں۔ جب مرض زیادہ معلوم ہو تو یہی تمام عمل وایو تتو سے کریں صحت ہوجاویگی۔

۱۵ متلی - قے - درد پیٹ - بھوک پیاس کی زیادتی

اُس کو کہتے ہیں ، کہ جب تیرھویں باب کے خلاف کہیں بھی بھوگ کے کاموں سے ، یا عورتوں کو حاملہ ہونیکے باعث خاص معدہ میں اگنی تتو بیش یعنی صفرا بگڑ کر اور آکاش تتو کم ہو کر بدہضمی ہوجاتی ہے تب معدہ میں آکاش تتو کی کمی کی یہی **علامتیں** نظر آنے لگتی ہیں ، بس انہیں علامتوں کو جُدا جُدا مرض قرار دیدیا گیا ہے۔ **علاج**۔ ایسی تمام ہی ملی جُلی یا جُدا جُدا تکلیفوں میں صرف آکاش تتو کا تین شکتی کا عرق مرض کی حالت کے مطابق کم و بیش مقدار میں پلاویں ، بس صحت ہوجاویگی اور صحت کے دو پہر بعد خاص اصول (مول منتر) کے مطابق آکاش تتو کی بیشی کرنیوالی ہلکی غذا کھلادیں۔

۱۶ اِسی ڈِٹی - اِنڈائی جسٹن - ڈِسپیپسیا - اجیرن

نفخ شکم۔ کھٹی ڈکار آنا۔ جلن معدہ۔ پیاس کی کمی۔

یہ تمام ایک ہی قسم کی تکلیفیں ہیں اور اُس کو کہتے ہیں کہ جب تیرہویں باب کے خلاف بھوگ بھوگنے یا زیادہ عرصہ تک بلاضرورت گرم اشیا، یا مصالحہ یا زیادہ چائے نوشی کے باعث بہی صفرا کم ہو کر معدہ میں آکاش تتو بیش اور اگنی پرتھوی تتو کم ہو جاویں۔ تو جتنی بہی یہ تکلیفیں ہیں، تمام انہیں تتووں کی کمی بیشی کی خاص **علامت** ہیں۔ یعنی صفرا کم اور آکاش تتو بیش ہو کر معدہ کے ہاضم عرق (رس) گیسٹرک جوس میں کچھ ٹھنڈ اور پتلا پن زیادہ کرکے والیو کو بگاڑ دیتا ہے۔ اِس لئے ہاضم عرق میں صفرا کی کمی کے باعث بدہضمی سے کھٹی ڈکاریں و کھٹا پانی مُنہ میں آنا اور پیٹ اپھرنا شروع ہو جاتا ہے اور آہستہ آہستہ بڑہتا ہی جایا کرتا ہے۔ **علاج** - اِس میں تین شکتی کا اگنی پرتھوی کے مرکب تتو کا عرق مرض کی کمی بیشی کے مُطابق دو تین خوراک روزانہ پلاویں اور مول منتر کے مُطابق اگنی، وایو و پرتھوی تتو کی بیش کرنے والی ہلکی غذا کھلاویں، بس مکمل صحت ہو جاویگی۔

۱۷ کانسٹی پیشن۔ سخت قبض

یابند لگنا ہی اُس کو کہتے ہیں، **سبب** - کہ جب تیرہویں باب کے خلاف بھوگ کے کاموں یا دسویں باب کے مُطابق روزہ (ورت تپ) کی پابندی نہ کرنے سے معدہ یا آنتوں میں آکاش تتو کی بیشی سے ٹھنڈ کے باعث فضلہ خشک ہو کر کم خارج ہوتے ہوتے آنتوں میں بھر جاوے۔ **علامت** - سُستی، کاہلی رہتی و پیٹ میں درد ہوتا ہے، جو دبانے سے زیادہ ہوتا ہے۔ پاخانہ خشک و کم آتا ہے۔ اور کبھی بند بہی لگ جاتا ہے۔ بھوک پیاس ندارد۔ کبھی غذا کی رغبت تک ہی نہیں ہوتی، اُبکائی و متلی ہوتی، نیند کم آتی اور ڈراونے خواب دِکھلائی دیا کرتے ہیں۔ پیشاب سُرخ اور بھاری گاڑھا ہوتا ہے۔ آخر میں بُخار ہو کر بہت امراض پیدا ہونے شروع ہو جایا کرتے ہیں۔ اور بند کی حالت میں بعض اوقات موت تک ہو جایا کرتی ہے۔ **علاج** - ایسی حالتیں اگر ناقابل برداشت سخت درد ہو اور بالکل بند لگا ہو، تو فوراً پانچ تولہ صابون ایک سیر گرم پانی میں گھول کر انیما سرنج سے فُضلہ نکال دیں اور اگنی پرتھوی تتو کے مُرکب تتو کا عرق تین تین گھنٹہ بعد پلاویں۔ اگر پیشتر کم فضلہ نکلا ہو یا پھر بہی پتلا پاخانہ نہ آوے، تو ایک بار پھر ویسی ہی پچکاری لگا دیں اور دوائی پلاتے رہیں صحت ہو جاویگی۔ اگر بند نہ لگا ہو اور قبض ہی ہو، تو پرتھوی تتو کے عرق کی ایک خوراک چوگنی مقدار میں رات کو دو بجے، اور دن میں اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کے عرق کی معمولی دو خوراک روزانہ پلاویں، اور غذا سے تا صحت فاقہ کراویں اور صرف نمکین پانی پلاتے رہیں۔ جب خوب آرام ہو جاوے، تب مول منتر کے مطابق اگنی

پرتھوی تتو کی بیش کرنے والی غذا کھلا دیں صحت ہو جاویگی۔

۱۸ کرانک ڈسپیپسیا - دائمی قبض ضعفِ معدہ جیرن منداگنی

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب نہ تو ایسی ڈِٹی ہو اور نہ کانسٹی پیشن ہی ہو، بلکہ صرف خشک وکم تعداد میں سیاہی مائل پاخانہ ہی آیا کرے۔ اور بھوک بھی کم لگا کرے و دل بھی اُداس رہا کرے۔ **سبب**۔ یہ اکثر زیادہ بیٹھنے والے اور محنت کا کام کم کرنیوالے۔ جیسے دُکاندار، منشی، منیم، کلرک لوگوں کو جگر کا فعل خراب ہو جانیکے باعث ہو جایا کرتا ہے۔ **علامت**۔ اکثر ایسے مریض ظاہرا میں تو چربی بڑھ جانیکے باعث موٹے تازے تندرست معلوم ہوا کرتے ہیں، جو صفرا کے ٹھیک مقدار میں غذا میں شامل نہ ہونے کے باعث ہوا کرتا ہے۔ اِس سے اگنی، جل، پرتھوی تیں تتو بگڑ جایا کرتے ہیں۔ اور اکثر جریان بھی پایا جاتا ہے۔ **علاج**۔ اگر مریض اچھا پرہیزگار اور علاج کا خواہشمند ہی ہوگا، تو ضرور صحت ہونی ممکن ہے۔ کیونکہ تینوں تتوں کی درستی کو ازتالیش ہفتہ لگیں گے۔ ورنہ عجلت کرنے سے تو صرف دست ہی ہو سکتے ہیں، خاصیت نہیں بدلی جا سکتی۔ لہٰذا پیشتر تیرہویں باب کے مطابق کھان پان، رہن سہن اور دسویں باب کے مطابق روزہ (ورت تپ) کرانا اور مذکورہ بالا تینوں تتوں میں سے ہر ایک تتو کی ایک ایک خوراک روزانہ پلانا جاری کر دیں لیکن مقررہ وقت تک علاج جاری رکھیں، پوری صحت ہو جاویگی۔

۱۹ گیسٹرائٹس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب مندرجہ ذیل اسباب سے اصل معدہ کی سوزش ہو جاوے۔ **سبب**۔ ایسا فیجائٹس کی مانند ہوتے ہیں، یا سخت خراشدار زہر جیسے سنکھیا، کینتھریڈیز، ہیرے کی کنی کھانے، یا سخت جلانے والے تیزاب کے پینے، یا کانچ کا ٹکڑا نگل جانے سے، یا معدہ پر ایک دم سخت چوٹ لگ جانے سے بھی ہو جاتی ہے۔ **علامت** بھی ایسا فیجائٹس کی مانند ہی ہوتیں و معدہ میں بھی درد ہوتا ہے جو دبانے سے بیش ہوتا ہے اور ہر وقت جلن، متلی و قے ہوتی ہے۔ جس میں صاف سفید میوکس اور کبھی خون بھی نکلتا ہے۔ پیاس زیادہ سانس تکلیف کے ساتھ، ہاتھ پیر سرد، نبض جھٹکے دار دبنے والی، آنکھوں کے سامنے اندھیرا۔ زبان چکیلی سُرخ و پیشاب سُرخ کم مقدار میں ہوتا ہے۔ مریض بہت بے چین، متفکر، دُبلا اور نڈھال ہو جاتا ہے۔ آخر میں ہچکیاں آکر موت ہو جاتی ہے۔ **علاج**۔ ایسے مریض اکثر کم بچ سکتے ہیں۔ کیونکہ جب قریب المرگ ہو جاتے ہیں تبھی علاج کی خبر لیتے ہیں۔ اگر جلدی ہی علاج میں آجاوے، تو فوراً ٹھنڈا

آکاش تتو کا عرق پینے و اسٹومک پمپ کے ذریعہ معدہ کو دھونے اور آنتوں میں مقعد کے راستے سے
اینما سرنج کے ذریعہ پہنچانے کے لئے کام میں لاویں۔ لیکن اور غذا تا صحت ہرگز نہ دیں۔ اور اگر زہر کا
شبہہ ہو، تو چھبیسویں باب میں زہر کے بیان میں تبلائے اُصول کے مطابق علاج کریں صحت ہوجاویگی

۲۰ السر آف اسٹومک

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب معدہ میں زخم ہوجاویں۔ **سبب**۔ مذکورہ بالا دونوں امراض کے
ذریعہ سے یا جوان عورتوں کو ماہواری حیض کی خرابی کے باعث ہوجاتا ہے۔ **علامت**۔ یہی ذرا
کمی کے ساتھ گیسٹرائٹس کی مانند ہی پائی جاتی ہیں۔ ہاں، درد تشنجی دورہ کے ساتھ اور قے غذا
کے بعد ہی ہوا کرتی ہے۔ اور کروٹیں اول بدل کرلینے رہنے سے آرام معلوم ہوتا ہے۔ **علاج**
اس کا بہت مشکل ہے۔ اول تو غذا کا بالکل پرہیز کراویں اور آکاش تتو کا دودھ بنا کر دن میں صرف
دو بار پلایا کریں، یا اینما سرنج کے ذریعہ سے آنتوں میں پہنچا دیا کریں۔ اور روزانہ دو خوراک آکاش تتو
کا عرق اور دو خوراک وایو تتو کا عرق اول بدل کر پلاتے رہیں۔ اور معدہ پر وایو تتو کا سوریہ یاراتری
اسنان دن میں دو بار دو گھنٹہ تک دیا کریں۔ اگر مدت زیادہ ہی، تو صحت ہوجاویگی۔

۲۱ ہیمے ٹی میسس۔ قے الدم

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب معدہ سے خون کی قے ہووے۔ **سبب** حقیقت میں یہ مرض قہر الٰہی
(آدھی دیوک) ہے اور زخم معدہ یا کسی بھی سبب سے معدہ پھٹ جانے یا عورتوں کے ماہواری حیض
کا خون ایک دم بند ہوجانے، یا اسکروی مرض کے باعث خون کی ماہیت میں فرق آجانے یا پھیپھڑا
دل یا جگر کے امراض کے سبب سے بھی ہوجاتا ہے۔ **علامت**۔ متلی و معدہ سے خون کی قے ہوتی،
اور اُس میں دھیما دھیما درد و بھاری پن محسوس ہوتا ہے۔ ذائقہ کھاری یا میٹھا، سر میں چکر۔ ٹھنڈا
سانس لینا۔ اور اکثر خون کے دست بھی ہوجاتے ہیں۔ **علاج**۔ اوّل سینتیسویں باب کے مطابق
حقیقی ذکوٰۃ کریں، پھر جن آلات کے باعث یہ مرض ہوا معلوم ہو، تو اُن آلات کا ٹھیک علاج کریں۔
لیکن خون کی قے روکنے کے لئے آکاش تتو و پرتھوی تتو کا عرق باری باری سے اول بدل کر ضرورت کے
لحاظ سے دن میں کئی بار پلاویں اور غذا کی جگہ اسی تتو کا دودھ بنا کر دن میں دو بار پلایا کریں۔ اگر زندگی باقی ہوگی
تو صحت ہوجاویگی۔

۲۲ ڈیوڈی نائیٹس

اُس کو کہتے ہیں، کہ معدہ سے گہرا تعلق رکھنے والی جو ڈیوڈینم آنت ہوتی ہے، جب اُس میں

سوزش ہوجاوے۔ اِس کے سبب، علامت و علاج سب اِسٹومے ٹائیٹس کی مانند ہیں۔ اور زخم ہوجانے پر السر آف دی اِسٹومک کی مانند کریں، صحت ہوجاویگی۔

۲۳ اِنٹرائیٹس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب معدہ سے نیچے پاخانہ بنانے والی امعاء یعنی چھوٹی آنتوں میں سوزش ہوجاوے۔ سبب۔ آنتوں میں سردی لگنا، بھیگنا، تیز خراشدار اشیاء ٹکنا اور بچوں کے دانت نکلنے کا زمانہ بھی ہوتا ہے۔ علامت۔ مریض بے چین رہتا، نیند ٹھیک نہیں آتی، پیٹ پھولا جاتا اور درد کرتا رہتا ہے، جو دبانے سے زیادہ ہوا کرتا ہے۔ پاخانہ پتلا، سبز، بدبودار ہوتا ہے اور کبھی خون بھی نکلا کرتا ہے۔ جسمانی حرارت و پیاس زیادہ ہوتی، زبان خشک و بھوری ہوتی، اور اکثر متلی و قے ہوا کرتی ہے۔ مقعد کے چاروں طرف سُرخ گھیرا پایا جاتا ہے اور بچہ بار بار چیخ مار کر رویا کرتا ہے۔ علاج۔ اگر قبض ہو تو گنگنے پانی کا انیما دیکر پاخانہ صاف رکھا کریں، ورنہ آکاش تتو کا عرق دو تین خوراک روزانہ پلاویں اور اسی کے لوشن کو پچکاری سے آنتوں میں دوبار پہنچاتے رہیں۔

۲۴ اِنٹسٹائینل ہیمرج۔ خون کے اسہال

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب آنتوں سے پاخانہ کی راہ خالص خون مروڑے یا بلا مروڑے کے جانے لگے۔ اِس کا سبب دیگر امراض پر منحصر ہے یعنی یہ دوسرے امراض کا نتیجہ ہے، جسکا جلدی بند کرنا مُفید، ورنہ نقصان دِہ ہے۔ علاج۔ آکاش تتو کا عرق آٹھ آٹھ اونس روزانہ تین چار بار انیما سرنج کے ذریعہ سے آنتوں میں پہنچانا اور اِسی کا عرق پانچ چھ خوراک اور پرتھوی تتو کا عرق دو خوراک روزانہ پلانا مُفید ہے۔ اور غذا میں صرف اِسی تتو کا دودھ بنا کر پلایا کریں اور صحت کے بعد بھی کچھ دِن ہلکی غذا جیسے دودھ کا ساگودانہ۔ دلیہ وغیرہ کِھلاویں۔

۲۵ ڈائیریا۔ صفراوی اسہال

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب ہرے، پیلے و پتلے دست زیادہ ہونے لگیں۔ یہ اکثر جگر کی خرابی سے ہوا کرتے ہیں۔ علاج۔ اِسمیں ضرورت کیمطابق آکاش تتو کا عرق دو تین خوراک اور پرتھوی تتو کا عرق ایک خوراک روزانہ پلایا کریں۔

۲۶ انٹسٹائینل ورمس۔ کرم شکم

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب امعاء یعنی چھوٹی آنتوں میں کیڑے ہوجاویں۔ سبب۔ بیسدار

میٹھی اشیاء جیسے کیلا، شریفہ، پیڑا، برفی، ربڑی، ماوا وغیرہ کے بنے سامان زیادہ کھانے سے
آنتوں میں سڑن ہوکر یا خراب پانی سے امعاء میں جرم پہنچکر کرم بنجاتے ہیں۔ اور یوں تو یہ کیڑے
بہت قسم کے ہوتے ہیں، لیکن اوّل **تھریڈ ورمس** یعنی سوتی کیڑے، چنّے۔ **دوئم۔ رونڈ**
ورمس یعنی کینچوے، گینڈوے۔ **سوئم ٹیپ ورمس** یعنی کدو دانے۔ خاصکر یہ تین ہی قسم کے
ہوتے پائے جاتے ہیں۔ **علامت**۔ پہلے تو اکثر سوت کی شکل کے فضلہ میں پیٹے دکھلائی دیا
کرتے ہیں، جو اگنی و پرتھوی تتو کی کمی سے ہوتے ہیں۔ اسمیں بچے مقعد کو کھجاتے رہتے ہیں **علاج**
شروع میں ایک تولہ نمک پاؤسیر سرد پانی میں ملاکر گھول کر روزانہ دو بار ایک ماہ تک مقعد میں
پچکاری دیا کریں اور اگنی پرتھوی کے مرکب تتو کا عرق دو خوراک روزانہ پلایا کریں لیکن رونڈ ورمس
اتنے مشکل سے، اور ٹیپ ورمس اُنسے بھی بہت مشکل سے اپنی جگہ چھوڑتے ہیں اور آنتوں میں رہکر
خون چوسا کرتے ہیں۔ اور مریض کو بہت کمزور، پیلا زہر بادی بنا دیتے ہیں۔ لہٰذا مذکورہ بالا عرق
اور زیادہ مدّت تک پلاویں اور اسی کے لوشن میں نمک گھول کر پچکاری لگایا کریں۔

۲۷ کالک پین۔ درد شول۔ قلنج۔ بائے گولا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب بدہضمی یا جگر کی خرابی سے صفرا کے زیادہ مقدار میں ایک دم خارج
ہونے سے، یا کسی زہر کے اثر سے خراش ہونے سے پیٹ ابھر کر آنتوں میں ناف کے پاس ریاحی تشنجی
اینٹھے کا درد ہوجاوے۔ یہ ایکدم یا دھیرے دھیرے بادی سے ہوا کرتا ہے اور مریض بہت بے چین
ہوکر پیٹ کو دبائے پڑا رہتا یا لوٹتا پھرتا ہے۔ پھر قے دست ہوکر آرام ہوجاتا ہے، یا زیادتی میں کولیپس
ہوکر موت ہوجاتی ہے۔ **علاج**۔ زہر کی تاثیر اور صفرا کے اخراج کی وجہ میں تو آکاش تتو کا عرق بہت
جلدی جلدی اور زیادہ زیادہ مقدار میں پلاویں۔ اور بدہضمی کی وجہ سے بائے گولا میں اگنی پرتھوی
کے مرکب تتو کا عرق اُسی طرح پلاویں۔ اور زیادہ عجلت کرنی ہو، تو اُسی تتو کا سوریہ یا راتری اسنان
پیٹ پر دیں، فوراً صحت ہوجاویگی۔ البتہ باری روکنے کیلئے مرض کا سبب دور کرنیکی تدبیر زیادہ مدّت تک کریں

۲۸ ڈسینٹری ایکوٹ و کرانک۔ نئی پرانی پیچش۔ سنگرہنی

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب بڑی آنتوں میں سوزش یا زخم ہوجاویں۔ **سبب**۔ انٹرائیٹس کی مانند
ہیں، لیکن سنگرہنی مریضوں کو (اپریگرہ یم) کی پابندی نہ کرنے یعنی ناجائز آمدنی کرنے کے باعث قہر الٰہی
سے ہوتی ہے۔ **علامت**۔ شروع میں پتلے، ہرے، پیلے رنگ کے کچھ آؤں ملے دست ہوا کرتے
ہیں۔ بھوک کم و قدرے حرارت ہوجاتی ہے۔ پھر زیادتی پر پاخانہ کی حاجت بار بار ہوتی و اینٹھن سے

پیٹ میں درد و زور سے کو نتھنے پر آؤں خون وجھلی ملا ہوا پاخانہ تہوڑی مقدار میں آتا ہے، جس میں بڑے سخت سُدّے بہی ہوتے ہیں۔ اور زیادہ زور کرنے کے باعث کبہی کانچ بہی نکل آتی ہے اور مریض کو مقعد کے اندر کوئی شے اٹکی ہوئی معلوم ہوا کرتی ہے۔ حرارتِ جسمانی کچھ زیادہ، چہرہ و آنکھیں قدرے سُرخ، پیشاب کچھ گاڑہا ہوتا، و نیند کم، بہوک ندارد ہوجاتی ہے۔ اور دستوں کی تعداد چاہے دو سَو تک ہوجاوے، لیکن مریض کبہی یہ نہیں کہتا، کہ اب میرا پیٹ صاف ہوگیا۔ اور جب اِس حالت کا عُمدہ عِلاج نہ ہو جس سے کبہی مرض دب کر کم و کبہی بیش ہوتے ہوتے زیادہ مُدت ہوجاوے تو آنتوں میں بڑے بڑے زخم ہوجاتے ہیں جس سے مریض بہت کمزور ہوجاتا ہے و پیٹ سُکڑ کر کمر سے لگ جاتا ہے۔ جِلد خُشک کُہردری، زبان سُرخ، بہوک ندارد اور فضلہ میں زیادہ حصّہ میوکس و گوشت پیپ کا ہونے کے باعث بدبودار ہوتا ہے۔ جس وجہ سے مریض کے جسم سے بدبو آنے لگتی ہے۔ اور مریض کمزوری و دستوں کی تکلیف اور ادویات کے اِستعمال و پرہیز کرتے کرتے زِندگی سے اُکتا جاتا اور مُتفکر رہا کرتا ہے۔ **عِلاج** پیچش کی شروعات ہی میں عِلاج میں لاپرواہی کبہی نہ کریں، لہٰذا پرتھوی تتو کا عرق ایک خوراک و جل تتو کا عرق تین خوراک روزانہ پلاویں۔ اور مول منتر کے مُطابق اِسی کی بیشی کرنے والی مُلایم، چکنی، میٹھی، پتلی غذا کہلاویں۔ اور سخت گرم، کیڑی غذا و چاول، گوشت، شراب، گڑ، تیل، مرچ و کھٹائی سے بالکل پرہیز کراویں، تو پوری صحت ہوجاویگی اور سنگرہنی ہی نہ ہو سکے گی۔ ہاں، اگر مریض خود ہی سنگرہنی کرکے تمہارے پاس آوے تو اوّل اُس کو یہ دیکھو، کہ کچھ مُدت اُس کے زندہ رہنے کی حالت بہی ہے یا نہیں۔ دوم۔ وہ صبر و استقلال کے ساتھ کچھ عرصہ تک عِلاج کراویگا بہی یا نہیں۔ اگر دونوں باتیں ٹھیک ٹھیک ہوں، تو پیشتر مریض کو وزن کرلیں۔ اور سینتیسویں باب کے مُطابق حقیقی ذکوٰۃ کراویں۔ پھر عِلاج میں وایو تتو کا عرق ایک خوراک و جل تتو کا عرق تین خوراک روزانہ پلانا شروع کردیں۔ اگر جلدی ہو، تو ایک بار جل تتو و ایک بار وایو تتو کے لوشن کی پچکاری مقعد میں روزانہ لگایا کریں، ورنہ اِنہیں کا سوریہ اسنان دِن میں ایک ایک بار پیٹ پر دیا کریں۔ اگر قبض معلوم دینے لگے، تو ایک خوراک پرتھوی تتو کے عرق کی رات میں اور پلا دیا کریں۔ اور گائے کا عُمدہ دہی و پکے میٹھے پھل جیسے قلمی یا دیسی آم، خربوزہ، سردہ، لیچی، بیل، شکر قندی، پانی میں بنا ہوا میٹھا ساگو دانہ دِن میں چار مرتبہ کہلایا کریں۔ لیکن اور کوئی کہانے کی شے یا دودھ ہرگز نہ دیں جب ایک ماہ گُذر جاوے، تو یہ جانچ کریں، کہ فضلہ میں گوشت پیشتر سے کتنی مقدار میں کم جاتا ہے۔ اور مریض کا وزن کچھ گھٹنے سے رُکا یا نہیں۔ اگر رُکا پاویں یا وزن میں بیشی پاویں، تو ضرور صحت ہوجاویگی۔ لہٰذا عِلاج کرتے و ویسی طرح ہر ماہ جانچ کرتے رہیں۔ اور جب وزن و شکل مریض کی اچھی طرح پوری تندرستی کی مانند ہوجاوے، تب دوائی کی مِقدار گھٹا دیں

اوم

وائیوے نمونمہ

اتھ

انتالیسواں باب

حرام مغز وزیر خاص عصب گیان اندری وہاتھ پیر جلد

اُن کرم اندریونکے امراض کا بیان، جو زیادہ تر وایو تتو سے محفوظ رہتے ہیں

پیارے بھائیو! اِس باب میں مذکورہ بالا آلات کے اُن سب جسمانی (ادہیاتمک) امراض کا بیان لکھا جاویگا، کہ جو اِنسانوں کے اِسی مقالہ کے تیرہویں باب کے خلاف بھوگ کرموں یا بیرونی وجوہات سے دیگر تتوں کی کمی بیشی کے باعث وایو تتو کم وبیش ہوکر بگڑ جانے سے زیادہ تر اسی تتو کی کمی بیشی کے امراض جیسے۔ تمام جسم کے عضلات کا سُست ہوکر فالج ہو جانا، یا پھڑکنا اور درد کرنا۔ یا جن تتوں کی کمی بیشی سے یہ بگڑا ہے، اُنہیں تتوں کے جُدا جُدا فعل کا فرق ہونے کے باعث جُدا جُدا ہی ملے جُلے مرض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور اکثر اِنسانوں کے از حد بد اعمالیوں کا ثمرہ ہو گئے کو قہر الٰہی (پرماتما کے ڈنڈ) سے بھی ہوتے ہیں، جن کی علیحدہ علیحدہ ہی علامتیں بھی دیکھنے میں آتی ہیں۔ تو چاہے امراض کے نام کچھ بھی ہوں، آپ اُن کی تشخیص اور علاج اُنتالیسویں و چھبیسویں باب کے مُطابق خوب غور کے ساتھ سمجھ کر کریں، جس سے فائدہ کی بجائے نقصان نہ ہو جاوے۔ اور اِن کے آدھی دیوک دُکھوں میں سینتیسویں باب کے مُطابق حقیقی ذکوٰۃ ضرور کریں کرادیں، ورنہ کامیابی کی اُمید ہرگز نہ کریں۔

فصل اوّل۔ حرام مغز وزیر خاص کے امراض کا بیان

اُن کے نام، سبب، علامت، پرہیز اور علاج

پیارے بھائیو! دماغ مہاراجہ کے تمام جسمانی کاموں کے عُمدہ نظام کو ٹھیک ٹھیک باقاعدہ چلانے کے لئے، تمام جسم کی عضلاتی پرجا کی شکایت سُننے اور اُن پر جو حکم شاہی ہو اُس کو جسم کے عضلات سے پورے طور پر پابندی کرانے کے لئے ایک بڑی طاقت کا رئیس آلہ اُس کا وزیر خاص بھی اُسی و شو کرمانے اُسی کے نزدیک اور ملا جُلا ہر ایک متنفس نر ناری کے جسم کی کمر میں

ریڑھ کی ہڈی کے مُہروں کے درمیان میں سانپ کی شکل اور خاکی رنگت کا بنا ہے۔ جو گردن کی پیٹھ میں سر کے نیچے ایک آلہ کے ذریعہ جس کو مِڈلا ابلانگیٹا یا گدّی کہتے ہیں، دماغ چہار اجزا سے ملتا ہے۔ (دیکھو تصویر ملا کا زیریں حصّہ) اِس کو **اسپائنیل کارڈ۔ حرام مغز۔ گیان تنتو وعصبی مرکز** کہتے ہیں۔ اِس کے تمام افعال کو جاننا تو دماغ کے افعال کی مانند انسانی طاقت سے باہر ہے۔ ہاں! اگر کسی کو اِس کے حصّوں کے ناموں کی زیادہ واقفیت کرنا ہو، تو وہ شسرت تشریح جسم کا مقام۔ **اناٹمی یا فزیالوجی** کو پڑھیں۔ ورنہ تندرستی کے ضروری کام چلانے کے لئے صرف اِسی بیان کو کافی سمجھیں۔ کہ یہ آلہ تمام جسم کے راجیہ کی تمام تکلیف، آرام وضرورت کی خبر دماغ کو دیتا، اور دماغ سے جو کام کرنے کے احکام آویں، اُنہیں اُسی اُسی کام کے متعلقین آلات سے کراتا ہے۔ اور اِسی کے عضلاتی ریشے تمام جسم کی گیان اِندریوں (حواس باطنی) وکرم اندریوں (حواس ظاہری) میں جانیکے لئے ایسے جُدا جُدا اور اِس طرح ملے ہوئے رگ وپٹھوں کے تار کے جال کی صورت میں پھیلے ہوئے ہیں کہ جیسے بمبئی یا دہلی میں بجلی کا تار۔ اور تمام تاروں کے درمیانی جنکشن یا درہاؤس کی جگہ یہ خود ہے۔ اور جس طاقت سے یہ شکایات یا احکامات کو معلوم کرتا ہے، اُس کو وایو، لہر، کرنٹ، بجلی، ودیُت وپران کہتے ہیں۔ اور جو کچھ یہ معلوم کرتا ہے، اُس کو **اسپرس یعنی حِس وحرکت** کا معلوم کرنا یا چھونا کہتے ہیں۔ اور کہیں کہیں احکام کا دینا خود اِسی کے اختیار میں پہلے ہی سے دیدیا گیا ہے، اِسلئے کہیں باتوں میں اپنے حکم سے اور کہیں میں دماغی حکم سے تمام جسم پر یہی راجیہ کرتا ہے۔ یعنی جو کچھ یہ جسم سُنتا، بولتا، سوتا جاگتا، کھاتا، پیتا، دُکھ سُکھ محسوس کرتا، چلتا، دوڑتا، دیکھتا، عیش وعشرت کرتا، بچہ جنتا، ذائقہ و بھوک پیاس محسوس کرتا، پیشاب پاخانہ پھرتا، سونگھتا، سانس لیتا، چھوتا اور حِس وحرکت محسوس کرتا ہے، یہ سب کچھ اِسی وزیر خاص رئیس آلہ کے ذریعہ جسم میں ہوتا ہے۔ تو جب ایسے بڑے خاص آلہ میں تیرہویں باب کے خلاف بھوگ کرموں یا بیرونی وجوہات سے جو اِنسانوں کی بداعمالیوں کے ثمرہ کے بھوگنے کے لئے قہرالٰہی (ایشوری کوپ) سے کسی تتو کی کمی بیشی ہو جاتے پر وایو تتو کم وبیش ہو کر بگڑ جاتا ہے، تو اُس کی کمی بیشی سے اِس آلہ میں یا اِسکے خدمتی آلات میں چھ قسم کے امراض پیدا ہو سکتے ہیں یعنی صرف حِس کم ہو کر عضلات میں سُنّی۔ وحرکت کم ہو کر سُستی۔ اور دونوں نیست ہو کر فالج ہو جاتا ہے۔ اور صرف حِس کی زیادتی پر کُھر تیلا پن وچنچلتا۔ اور حرکت کی تیزی پر عضلات کی پھڑکن۔ اور دونوں کی زیادتی پر تشنجی قسم کے دورے یا درد کے مندرجہ ذیل امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور دیگر آلات میں جو خرابی آتی ہیں، وہ اُن کے بیان میں لکھی جاویں گی۔ لہٰذا آپ اُن کی تشخیص اور علاج چھبیسویں وانتیسویں باب کے مُطابق ٹھیک سمجھ کر کریں، جس سے فائدہ کی جگہ نقصان نہ ہو جاوے۔ اور اِنکے آدھی دیوک امراض کے علاج میں بیسویں باب کیمطابق حقیقی خیرات ضرور کریں کراویں ورنہ کامیابی کی اُمید ہرگز نہ کریں۔

۱۔ اسپائنل مننجائیٹس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب حرام مغز کی جھلیوں میں اگنی تتو بڑھ کر سوزش ہو جاوے۔ سبب۔ ریڑھ کے مقام پر سخت چوٹ لگنا، مکہ کے زخموں کا بڑھ کر حرام مغز تک پہنچنا اور رطوبتوں میں سڑن ہو جانا یا تیز گرمی میں سردی لگنا، یا ایک دم موسم بدلنا، یا خاص ریڑھ پر سورج کی تیزی یا آگ کا تیز اثر ہونا، دماغی سوزش یا اِزی سپلس یا آتشک مادہ پھیل کر اس تک پہنچ جانا۔ علامت۔ جاڑا دیکر بخار چڑھنا، و حرام مغز کی لمبائی کی سیدھ میں جل جانے کی مانند درد ہوتا۔ اور اکثر پھڑکن بھی ہو جاتی ہے، جس کی حرکت کرنے یا دبانے سے زیادتی ہوتی ہے بےچینی اور فکر زیادہ رہتا ہے۔ پیشاب پاخانہ کم مقدار میں آتا یا بند ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد تین دن سے تین ہفتہ کے اندر پھیکے پتلے بدبودار دست آکر ہذیان بیہوشی ہو کر یا دم گھٹ کر موت ہو جاتی ہے۔ علاج۔ اگر سوزش علامتیں ہوں، تو آکاش تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دو۔ ڈو گھنٹہ کے لئے دن میں تین بار دیا کریں۔ اگر قبض ہوا تو پرتھوی تتو کا عرق دو تین خوراک روزانہ پلاویں۔ اگر پاخانہ کا بند لگا ہو، تو انیما سرنج کے ذریعہ، اور پیشاب کا بند لگا ہو، تو سلائی سے نکالتے رہیں۔ اگر زخم و سڑن کا گمان ہو، تو وایو تتو کا اسنان دیا کریں اور غذا میں گرم اشیاء سے پرہیز کراویں و معتدل اشیا کھلاویں، صحت ہو جاویگی۔

۲۔ مائی لائیٹس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب خاص حرام مغز میں سوزش ہو جاوے۔ سبب۔ اسپائنل مننجائیٹس کی مانند ہوتے ہیں یا اُسی مرض کی سوزش پھیل کر بھی ہو سکتی ہے۔ جو حقیقت میں انسانوں کی بداعمالیوں کا ثمرہ ہونے کے لئے قہر الٰہی سے ہوتی ہے۔ علامت۔ تیزی کے وقت تو اسپائنل مننجائیٹس کی مانند ذرا کمی کے ساتھ ہوتے ہیں اور اُنگلیوں میں درد ہوا کرتا ہے اور تین دن سے تین ہفتہ کے اندر مریض دم گھٹ کر مر جاتا ہے۔ اگر مرض آہستہ آہستہ چلے، تو حرام مغز میں دھیما دھیما درد ہوا کرتا ہے۔ جو گرمی پہنچنے یا سیکنے سے زیادہ ہوا کرتا ہے، لیکن حرکت کرنے سے زیادہ نہیں ہوتا۔ اور آہستہ آہستہ اس کے متعلق تمام حواس باطنی و ظاہری رگیان اندریوں و کرم اندریوں کا فعل سست ہو کر فالج ہو جاتا ہے۔ پھر زندگی کے مندرجہ بالا تمام فعل گڑبڑ ہوتے جایا کرتے ہیں اور کچھ مدت میں موت ہو جاتی ہے۔ اس کی سوزش کا علاج بھی اس کی جھلیوں کی سوزش کی مانند ہی کریں۔ البتہ جب بالکل فالج ہی ہو جاوے، تو علاج فالج کی مانند کریں، لیکن سینتالیسویں باب کے مطابق حقیقی خیرات ضرور کراویں اڑتالیس ہفتہ میں صحت ہو جاویگی۔

۳ جنرل پیرا ... ہمی پلیجیا - پیراپلیجیا - تکمل فالج - اردہانگ

یعنی جنرل پیرالیسس - تمام جسم کا فالج، اور ہمی پلیجیا - پکشاگھات

اردہانگ جسم کی لمبائی کا نصف فالج اور پیراپلیجیا - جسم کے زیریں دھڑ کا نصف فالج اسکو کہتے ہیں، کہ تمام جسم میں یا اس کے مذکورہ بالا حصوں میں حس وحرکت دونوں نیست ہوجاویں - سبب خاص طور پر انسانوں کی بداعمالیوں کے ثمرے کے بھوگنے کے لئے پرماتما کی مرضی سے مائی لائیٹس یا اسپائینل مینجائیٹس یا کسی دیگر آلات کی سوزش ہوکر ہوتا ہے - علامت - بیشتر سستی، کاہلی، درد کمر ہاتھ پاؤں میں سنسناہٹ ہوکر ایک ٹانگ میں کمزوری، پھر دوسری ٹانگ میں بھی کمزوری ہوکر آکاش تتو بڑھ کر وایو تتو یعنی بجلی بالکل نیست ہوجاتی ہے جس سے حس وحرکت نیست ہوکر مذکورہ بالا کسی بھی مقام کا یا تمام جسم کا فالج ہوجایا کرتا ہے - علاج - اوّل بداعمالیوں کے بدلے (پرائشچت) میں سینتیسویں باب کے مطابق حقیقی زکوٰۃ ضرور کرادیں - پھر اگر مریض سوزش کی ابتدائی حالت ہی میں ملے، تو سوزش کی مانند علاج کریں - اگر کسی بھی فالج کی حالت میں ملے تو تمام جسم کو روزانہ دو گھنٹہ تک اگنی تتو کا سوریہ اسنان دینا مفید ہوگا - اور پیشاب پاخانہ کو سلائی وپچکاری کے ذریعہ اُتارتے رہیں و پرتھوی تتو یا اگنی پرتھوی کے مرکب تتو کی تین خوراک روزانہ پلاتے رہیں - اور آرام سے صاف گدگدے بستر پر کروٹ اوّل بدل کر سُلایا کریں اور تیرھویں باب کیمطابق کھان پان، رہن سہن اگنی تتو کا بیش کرنیوالا رکھیں، تو تبس ۳۲ ہفتہ میں صحت ہوجاویگی -

۴ ٹٹنس - کزاز - دہنش وایو

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب عصب میں اینٹھن کے باعث تمام جسم کمان کی مانند ہوجاوے - اکثر انجان شخص اسی کو بھوت، پریت، جن یا آسیب کا خلل بھی کہتے ہیں - سبب - انسانوں کے پچھلے جنم میں خونی ہونے کے باعث پرماتما کی سزا سے حرام مغز پر سخت چوٹ لگنے یا سٹرے ہوے کہادکی بدبودار ہوا کے زہر کا اس پر اثر ہونے، گرمی میں ایک دم سردی لگنے یا گیلی اور سخت زمین یا بستر پر زیادہ بیٹھے رہنے، اور کچلہ زہر کہانے سے بھی ہوسکتا ہے - اور زچہ وبچہ کو خراب مکان میں رکھنے، بچہ کا نال گند اوزار سے کاٹنے یا بچہ کو پیدا ہوتے ہی سرد زمین پر زیادہ مدّت تک پڑا رکھنے سے بھی ہوسکتا ہے - علامت - شروع میں مریض گلے میں تشنجی درد بتلاتا ہے، جس کی زیادتی سے سر پیچھے کو کھنچ جاتا اور جبڑا بند ہوجاتا ہے - پھر سوائے زبان اور آنکھوں کے ڈھیلے کے تمام جسم کے عضلات میں تشنج یعنی اینٹھن ہونے لگتی اور عضلات تن کر اکڑ جاتے ہیں - جو کبھی تو پیٹھ کی طرف کو

کبھی پیٹ کی طرف کو، اور کبھی کسی کروٹ کی طرف کو جھک کر تن کر، اکڑ کر کمان کی مانند ہو جاتے ہیں اور آنکھوں سے آنسو نکلنے لگتے ہیں۔ اِسی وجہ سے اِسکو دھنش وایو کہتے ہیں۔ مریض کی صورت بیڈول ڈراونی ہو جاتی ہے۔ سانس لینے میں دِقت، آواز کمزور اور مریض گرمی محسوس کیا کرتا ہے تمام جسم پر پسینہ آجاتا ہے اور نبض باریک و تیز ہو جاتی ہے۔ اور منہ میں چکنے والی رطوبت آجاتی ہے، جس سے نگلنے میں دِقت ہوتی ہے۔ نیند نہیں آتی و قبض رہتا ہے۔ ہوش و حواس اور حِس بدستور رہتے ہیں۔ پیشاب پاخانہ آنے میں دِقت ہوتی اور پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ اور ابتدا میں چار پانچ منٹ میں باری رفع ہو کر پھر باری کا دورہ دیر میں، لیکن پھر جلدی جلدی ہونے لگتا ہے۔ اور ہوا لگنے یا تیز آواز سُننے یا عصبی خراش ہونے سے باری شروع ہوتی و بڑھتی ہے۔ اور اکثر تین چار دِن میں دم گھٹ کر موت ہو جاتی ہے، اگر نہ ہو، تو عام کمزوری کے باعث پھر تیز بُخار ہو کر موت ہو جاتی ہے، اور بخار مرنے کے بعد بھی دیر میں جاتا ہے۔ **عِلاج** - اوّل بداعمالیوں کے پرائشچت میں سینتسویں باب کیمطابق حقیقی خیرات کریں کراویں۔ پھر باری کے وقت گلے کے بٹن وغیرہ کھول دیں و مُنہ پر سرد پانی کے چھینٹے ماریں اور پچکاری کے ذریعہ سے پاخانہ نکال دیں۔ اور ہوا سے بچا کر گرم کپڑے سے ڈھانپ کر ملائم بستر پر آرام سے رکھیں اور دماغ و حرام مغز پر متواتر تین چار گھنٹہ تک آکاش تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دیں۔ اور جب باری اُتر جاوے، تب سبب کو تلاش کر کے اُس کا عِلاج کریں اور کمزوری کو رفع کریں۔ لیکن اِسکی باری رکنے کیلئے یہی دان اور اسنان دیتے رہنا اِس کیلئے تیر بہدف ہے۔

۵۔ کنولش

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب ٹٹنس کا دورہ جنم سے پانچ سال تک کے بچّہ کو ہو۔ اِس کے **سبب، علامت وعِلاج** سب ٹٹنس کی مانند ہیں صرف اِتنا فرق ہے، کہ بچّہ کے دورہ میں آنکھ بھی گھومتیں اور بیہوشی پائی جاتی ہے۔ اور یہ خطرناک مرض اکثر عورتوں کی مجموعی دعوت میں اُن کی والدہ کی بدپرہیزی کرنے کے باعث دودھ میں خرابی ہو کر بچوں کو زیادہ ہوا کرتا ہے۔

۶۔ ہسٹیریا۔ کوریا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب عورتوں کو ایک قسم کے بائے گولے کا درد ہو کر بیہوشی ہو جاوے۔ اکثر ناواقف اشخاص اِس کو بھوت و یا دیہی بھی کہتے ہیں۔ **سبب** - چودہ سال سے چالیس سال تک کی جوان عورتوں کو پچھلے جنم میں ناجائز مباشرت کرنے کے باعث پرماتما کے کوپ سے ماہواری حیض کی خرابی ہو کر یا اُن کو نامرد شوہر ملنے یا بالکل نہ ملنے سے، یا اُن کے دُنیوی عشق میں ناکامیابی

یا بانجھ ہونے سے اُن کے رحم یا فرج میں عصبی خراش ہوکر یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے۔ یا شہری رہن سہن والی نازک مزاج گورے رنگ کی عورتوں کو غذا اغذیہ کہانے اور نکمی خالی بیٹھی رہنے سے بدہضمی، پیٹ کا اپھارا و عصبی کمزوری ہوجانے سے ہوتا ہے۔ یا اُس کی والدہ کو کوئی عصبی مرض ہونے سے اُس کو بھی موروثی خرابی کے باعث ہوجاتا ہے۔ **علامت** ۔ ابتدا میں عورت وہمی سی رہتی، ہول دلی ہوتی، پھر پیٹ میں سے گلے کی طرف کو ایک گولا سا اُٹھتا معلوم ہوتا ہے جسکو تھوک نگل کر عورت ہٹانا چاہا کرتی ہے لیکن وہ نگلا ہی نہیں جاتا اور دم گھٹنے کی نوبت معلوم ہونے لگتی ہے۔ پھر سر میں درد ہوکر تشنجی دورہ شروع ہوجاتا ہے۔ تب ابتدا میں مریضہ چیخ مار کر رو دیتی، ولاپ کرتی، اُس کے جسم میں تشنجی اینٹھن ہوتی اور کچھ بیہوش ہوکر آہستہ سے گر پڑتی ہے۔ یا خوب زور سے ہنسنے لگتی اور بے شرمی کرکے کودنے پھاندنے یا گانے، ناچنے لگتی ہے۔ اگر روکا جاوے، تو اپنی کامیابی کے لئے خوب زور سے چھڑاتی اور مارنے کو دوڑتی ہے اور دو چار اشخاص کے قابو میں بھی نہیں آتی ہے۔ کبھی اپنے ہی جسم کو کوٹ ڈالتی اور کپڑے پھاڑنے لگتی ہے۔ کبھی اُٹھتی، بیٹھتی، آنکھ مٹکاتی، اور کبھی حلق میں اُنگلی ڈالتی ہے۔ نتھنے پھول جاتے اور جبڑے بھیج جاتی ہے۔ اور کانپنے لگتی و ذرا چھونے سے چونکتی ہے اور کچھ دیر چپ ہوکر پھر اسی طرح کرنے لگتی ہے۔ غرض اسی طرح کئی بار دورہ کے زور ہوکر پھرتے یا پیشاب زیادہ آکر سو جاتی اور باری اُتر جاتی ہے۔ یا ابتدا ہی سے مرگی کی مانند دورہ ہوکر بیہوش ہوجاتی ہے۔ لیکن مرگی کی طرح اکدم او بالکل بیہوش نہیں ہوتی۔ اِس کا **علاج** تو مشکل نہیں ہے، لیکن سبب معلوم کرنا ذرا مشکل بات ہے۔ اِسی لئے اِس مرض کو صحت ہونے میں بہی نہیں آتی ہے۔ لہٰذا باری کے وقت تو مریضہ کو آرام سے لٹادیں و گلے کی بندش کھولدیں۔ اور اُس سے خوب ہمدردی کی باتیں کریں۔ چہرے پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں وسر پر آکاش تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دیں۔ دورہ دور ہوجانے پر سکون کے زمانہ میں پاپ کرموں کے پرائشچت میں سینتسویں[۳] باب کے مطابق حقیقی خیرات کریں کراویں، اور سبب کو تلاش کرکے اُسکا مناسب بندوبست کریں یعنی جوان دکنواری لڑکی کی کسی موزوں جوان شخص کیساتھ شادی کردیں۔ اگر پیٹ میں قبض یا رحم میں حیض کی خرابی یا عصبی کمزوری پائی جاوے، تو اگنی پرتھوی کے مرکب تتو کا عرق تین خوراک روزانہ پلاویں اور دماغ و حرام مغز کے میل پر آکاش یا وایو تتو کا سوریہ اسنان روزانہ ایک دفعہ دیتے رہیں۔ اگر سبب رفع کردیا گیا ہو اور علاج متواتر جاری رہیگا، تو عنقریب تیس[۳] ہفتہ میں مکمل صحت ہوجاویگی۔

۷ ۔ اِپی لپسی ۔ کیٹے لپسی ۔ اپسمار صرع ۔ مرگی

اُس کو کہتے ہیں کہ جب دماغ ہمارا جہ کی ماہیت بگڑ کر وہ کہیں ملائم اور کہیں سخت ہوجاوے تو اُسکا

عصبی ریشے بگڑ کر عصبی مرکز خراب ہو جانے سے مختلف قسم کے اپوپلکسی و ٹٹنس کے بلے جلے بیہوشی کے دورے پیدا ہو جاتے ہیں۔ **خاص سبب**۔ اِنسانوں کے پچھلے جنم میں آٹھویں باب والے دو فرائض اہنسا و اپر یگرہ یعنی ناجائز خون و آمدنی کے خلاف بیحد ظلم کے کاموں کے کرنے کے نمو میں قہرِ الٰہی سے اکثر دِماغی عصبی امراض کی خرابی کا موروثی اثر ہوتا۔ بچّے کی پیدائش کے وقت دِماغ پر دباؤ پڑجانا و تشنج کے سبب دِماغ خون سے خالی ہو جاتا ہے اور بیہوشی شروع ہو جاتی ہے۔ اور جب تشنجی دورہ دور ہو جاتا ہے، تو دِماغ میں خون جا کر وہ ٹھیک ہو کر دورہ دور ہو جاتا ہے۔ یا ہسٹیریا۔ دیوانگی و شراب خواری کی زیادتی۔ یا گٹھیا، نقرس، آتشکی مادہ خون میں ہو کر اُسکی ماہیت بگڑ جانے سے۔ یا جریان، ہتھلس یا کسی زیادتی سیلان کے باعث تمام عصبی کمزوری ہو جانے سے۔ یا دہشت، رنج، دِلی جوش، دماغی کمزوری میں سخت محنت کرنے سے۔ یا سر پر چوٹ لگنے، رحم کی خرابی ہونے و پیٹ کے کیڑوں کے باعث بھی ہو جاتی ہے۔ **علامت**۔ یہی اپوپلکسی او رٹٹنس کی ملی جلی اسباب کے مطابق مختلف طرح کی ہی ہوتی ہیں یعنی مریض کو باری سے پیشتر ڈراونی شکلیں دِکھلائی دیتے ہیں و شور و غل کی آواز سُنائی دیتے ہیں اور ناک میں بو آجاتی ہے۔ قے، درد سر، دوران سر ہوتا ہے عقل میں فتور، نگاہ میں کمی و سُنائی کم دینے لگتا ہے۔ اکثر پیروں کی جانب سے چیونٹی سی چل کر اور دِماغ تک جا کر دورہ شروع ہو جاتا ہے اور مریض چیخ مار کر بیہوش ہو کر ایک دم گر پڑتا ہے۔ اور کبھی بار ایک لمحہ کو، اور کبھی بار گھنٹوں تک بیہوش رہتا ہے۔ پھر اکثر تیز ہوا، آگ، پانی یا کسی عصبی خراش سے دورہ شروع ہو جاتا ہے۔ مریض کا دِل دھڑکتا، دم گھٹتا و خراٹے کی آواز آتی ہیں۔ جبڑا بھچ جاتا و مُنہ سے جھاگ آنے لگتے ہیں جسم میں اکڑن، سختی، اینٹھن ہوا کرتی و چہرہ بے ڈول ہو جاتا ہے۔ پیروں کے تلوے نیچے کو سکڑ جاتے اور ہاتھ کی اُنگلی ہتھیلی کی طرف کو مڑ جاتی ہیں۔ سر کدھر ہی کو اور مُنہ کدھر ہی کو مڑ جاتا ہے۔ تب چہرہ بیڈول ہو جاتا، ماتھے پر سلوٹ پڑ جاتیں و مریض دانت پیستا ہے۔ اور آنکھوں کے ڈھیلے ادھ کھلے ہوئے گھومتے اور اُن کی حِسِّ حرکت نیست ہو جاتی ہے، جن میں روشنی کا اثر قطعی نہیں ہوتا۔ جلد پسینہ سے نم و پاخانہ پیشاب بے اختیار نکل پڑتا ہے۔ پھر آخر میں دو تین منٹ بعد مریض کے ایک ہاتھ میں جھٹکا لگ کر لمبی ٹھنڈی سانس لے کر ہوش میں آنے لگتا ہے۔ اکثر پھر تھوڑی دیر بعد یکے بعد دیگرے کئی دورے تک ہو جاتے ہیں۔ پھر زیادہ پسینہ آکر یا قے یا پیشاب ہونے کے بعد باری بالکل دور ہو جاتی ہے۔ اور ابتدا مرض میں تو تین چار ماہ بعد دورہ ہوتا ہے، لیکن پُرانا ہو کر باری جلد جلد آنے لگتی ہے اور دیر تک ٹھہرنے لگتی ہے۔ یہاں تک کہ روزانہ دو تین باری تک ہونے لگتیں اور دو تین گھنٹہ تک ٹھہرنے لگتی ہے۔ اور سکون کے زمانہ میں مریض متفکر رہتا اور بیوقوفوں کی طرح رہکر زندگی تمام کرتا ہے۔

علاج - باری کے وقت اور باری روکنے کے لئے ٹنکس کی مانند کریں - اور بد اعمالیوں کے پرایشچت میں پرماتما کی خوشنودی کے لئے سینتسویں باب کے مُطابق حقیقی خیرات کریں کراویں - اگر خیرات ہوئی اور علاج متواتر جاری رہا، تو اڑتالیس ہفتہ میں صحت ہو جاویگی فقط -

فصل اوّل پینتالیس بیانات تمام شد

فصل دوم - عصب گیان اندری کے امراض کا بیان

اُن کے نام، سبب، علامت، پرہیز اور علاج

پیارے بھائیو! اُس وشوکرما پرماتما نے حرام مغز عصبی مرکزی آلۂ احساس وزیر خاص کے مددگار مقالہ اوّل کے پانچویں باب کے مُطابق گہرے سبز رنگ کے عصبی پٹھے اور رگ و ریشے بھی بنائے ہیں جو تمام جسم کے اوپر جال کی مانند بندش کئے پھیلے ہوئے ہوتے ہیں - اور تتو ونکے خزانہ سورج کی دھوپ سے اپنے وایو تتو کو لے کر تمام جسم کی وایو یعنی بجلی کو محفوظ رکھتے ہیں - اور تمام جسم کے عضلات کے دُکھ سُکھ کی خبر حرام مغز کو دیتے اور اُس کے احکام سے تمام جسم کے آلات اور عضلات سے کام کراتے رہتے ہیں - بس انہیں پٹھوں وغیرہ کو تو چا گیان اندری، عصب وزویس سسٹم کہتے ہیں - ان میں بھی تیرھویں باب کے خلاف بھوگ کے کاموں یا ایشوری کوپ کے باعث بیرونی وجوہات سے مندرجہ ذیل امراض پیدا ہو جاتے ہیں - لہٰذا ان کی تشخیص اور علاج آپ انتیسویں و چھبیسویں باب کے مطابق خوب غور کے ساتھ کریں، جس سے فائدہ کی جگہ نقصان نہ ہو جاوے - اور سینتسویں باب کے مُطابق خیرات کریں کراویں -

۱- فیشل پالسی - اردت وات - لقوہ

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب چہرے کے آلات جیسے، ناک، آنکھ، کان، مُنہ اور چبانے و نگلنے والے عضلات کا کسی طرح پورا یا نصف فالج ہو جاوے - سبب - سر کی کھوپڑی کے اندر یا باہر کے عصب پر کسی قسم کی چوٹ کی سوزش یا ہڈی کی سٹرن یا آتشکی مادہ یا خاص زہر کے اثر یا تیز گرمی میں سردی لگ جانے سے چہرہ کے عصب کی حس و حرکت نیست ہو کر فالج ہی کی مانند کبھی تمام چہرہ کا یا کبھی ایک طرف کے نصف چہرہ کا فالج ہو جاتا ہے - علامت - جب تمام چہرہ کا ہو، تو اُس کے تمام عضلات کی حس و حرکت کے کاموں میں خرابی - اور جب نصف کا ہو، تو نصف کا بند اور نصف کا جاری رہتا ہے - یعنی نہ مُنہ ٹھیک بند ہوتا ہے، اور نہ کھلتا ہی ہے - نہ نگلا یا چبایا جاتا، اور نہ

بولا ہی جاتا ہے۔ اور نصف کے مریض میں اچھی طرف کے عضلات اوپر کو سکڑ جاتے، اور مریض کی طرف کے نیچے کو لٹک جاتے ہیں۔ آنکھ بند نہیں ہوتیں اور آنسو آیا کرتے ہیں۔ ذائقہ میں فرق آجاتا و رال بہا کرتی ہے۔ ناک ٹیڑھی ہو جاتی، لیکن سُنائی و دکھلائی دیتا رہتا ہے۔ آخر میں کان سے مواد نکل کر مریض بہرہ ہو جاتا ہے۔ **علاج و پرہیز**۔ فالج کی مانند کریں، لیکن اگنی تتو کا سوریہ اسنان صرف مریض حصّہ پر ہی دیں۔

۲۔ شیکنگ پالسی۔ رائٹرس پالسی۔ رعشہ پیری منشیوں کا رعشہ

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب ہاتھوں کا بلا ارادہ حرکت کرنا جاری ہو جاوے۔ **سبب**۔ اکثر نصف عمر کے بعد بڑھاپے میں کمزوری سے یا زیادہ دلی رنج و فکر سہنے، زیادہ شرابی ہونے، یا بدنیتی سے زیادہ عرصہ تک دستکاری کے کام کرنے جیسے زرگری، خیاطی، گھڑی سازی، کلرکی کرتے رہنے سے پرماتما کے کوپ سے عصبی حرکت بڑھ کر یہ مرض ہو جاتا ہے۔ **علامت**۔ شروع میں ہاتھوں و انگلیوں میں تھوڑا تھوڑا درد و حرکت بڑھ کر حرکت بڑھتی ہی جایا کرتی ہے۔ اور پھر ہاتھ اس قدر بے اختیار ہو جاتے ہیں، کہ لقمہ تک اُٹھا کر بھی نہیں کھا سکتے۔ **علاج**۔ پیشتر پاپ کرموں کے پرائشچت کے لئے سینتیسویں باب کے مطابق حقیقی خیرات کریں۔ پھر اسپائنل منجائٹس کی مانند آکاش تتو کے سوریہ اسنان کے ذریعہ علاج کریں، اور قبض کے لئے پرتھوی یا اگنی پرتھوی کے مرکب تتو کا عرق پلا دیں۔

۳۔ لوکوموٹر اٹیکسی

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب ہاتھوں کے رعشہ کی مانند پیروں میں رعشہ ہو کر بے اختیار ہو کر لڑکھڑا کر چلا جاوے۔ **علامت**۔ شروع میں پیروں میں چیونٹی کے کاٹنے کی مانند سنسنی درد یا سوئے ہوئے سے معلوم ہوتے ہیں۔ اور آنکھوں کے آگے اندھیرا سا رہتا ہے۔ پھر پیروں کی حرکت بے قابو ہو جاتی ہے۔ جس سے مریض پیروں کو بہت زور سے اُٹھا کر ایک دم رکھتا ہے۔ اور سخت تیزی پر ہاتھ بھی بے قابو ہو جاتے ہیں اور فالج ہو جاتا ہے۔ **علاج و پرہیز**۔ اور خیرات کے کام سب مائی لائٹس اور فالج کی مانند کریں، صحت ہو جاویگی۔

۴۔ نیورائٹس۔ سروانگ وات

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب کنہیں وجوہات سے عصب میں اگنی تتو کی بیشی کے باعث وایو تتو بگڑ کر سوزش ہو جاوے۔ **علامت**۔ اس میں عصب کی لمبائی میں متواتر عصبی درد ذرا زور

کیساتھ ہروقت ہوتے رہتے ہیں۔ یا کبھی باری سے ہوا کرتے ہیں، جو دبانے و سیکنے سے زیادہ ہوتے ہیں۔ **علاج**۔ درد کے مقام پر آکاش تتو کا سوریہ اسنان دن میں دو بار دینا مفید ہوگا۔ اگر پیٹ میں پرانا قبض پایا جاوے، تو دو خوراک روزانہ جل تتو اور ایک خوراک پرتھوی تتو کا عرق اور پلایا جاوے۔

۵ نیورلجیک پین۔ وات ویادہی۔ ریاحی درد۔ عصبی درد

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب آکاش یا اگنی دونوں تتووں میں سے کوئی سا تتو کنہیں بہی وجوہات سے جسم کے کسی مقام کے عصب میں بیش ہوکر دایو بگڑ جانے سے درد پیدا ہو جاویں۔ **سبب**۔ عصبی یا ریاحی درد کے اسباب بہت سے ہیں۔ جنیں سے خاص صرف یہی ہیں، کہ یا تو پیٹ میں قبض ہو اور آتشکی یا سوزاک کی مادہ جسم میں ہو۔ درنہ قبض کے ساتھ تمام جسمانی کمزوری یعنی انیمیاں ہو۔ یا کسی ہڈی میں سڑن کے درد کے باعث اُس کے نزدیک کے عصب میں ہی ہمدردی سے درد ہونے لگتا ہے اور تتوں کی خرابی کے لحاظ سے بہی اِس کے صرف تین ہی سبب ہیں، کہ یا تو عصب میں سردی کی زیادتی کے باعث آکاش تتو بیش ہوکر دایو تتو بگڑے۔ یا گرمی کی زیاتی سے اگنی تتو بڑھ کر دایو تتو بگڑے۔ یا جل تتو کم و بیش ہوکر دایو تتو میں خرابی آجاوے۔ لہٰذا اِن کی **علامتوں** میں بہی اوّل اِس کے سبب کے لحاظ سے۔ دویم اُن مقامات کے لحاظ سے کہ جہاں یہ ہوں، بہت فرق ہے۔ جن کے آسانی سے سمجھنے کے لئے کچھ مندرجہ ذیل اُصول لکھے جاتے ہیں، کہ اوّل تو اِس قسم کے تمام درد عصب کی سیدھ میں لمبے وٹیس مارنے والے اکثر ایک طرف اور باری سے ہوا کرتے ہیں۔ دویم جب آکاش تتو کی بیشی سے یہ درد ہوگا، تو پیٹ میں قبض ضرور ہوگا اور آنکھ سفیدی مایل نیلگوں و پیشاب سفید ہلکا و زیادہ ہوگا۔ اور درد کے مقام پر دبانے یا سیکنے سے آرام معلوم ہوگا۔ سویم جب اگنی تتو کی بیشی سے یہ درد ہوگا، تو آنکھ سُرخ، پیشاب جلن سے سُرخ، کچھ بخار وقے اور متلی ضرور ہوگی۔ قبض نہیں ہوگا، چاہے دست پہلے ہی ہوں۔ اور دبانے یا سیکنے سے زیادتی ہوگی۔ چہارم۔ اگر جل تتو کی کمی سے درد ہوگا، تو عام کمزوری، جریان، انیمیاں (زہرباد) اور قبض ضرور پایا جاویگا۔ اور چاہے دوسرے تتوں کی خرابی کے درد بہی باری اور بے باری دونوں ہی طرح سے ہوتے ہوں، لیکن اِس کی کمی کے درد باری ہی سے ہوتے ہیں اور سکون کے زمانہ میں آرام رہتا ہے۔ اور مقامات کے لحاظ سے بہی یہ درد جُدا جُدا ہی علامتیں اور نام رکھتے ہیں۔ جیسے ۱ جب یہ درد نصف پیشانی (آنکھوں سے اوپر ابرو کے عصب) میں باری سے ہو، تو اِس کو ہمی کرینیاں۔ **شقیقہ۔ آدہا سیسی** کہتے ہیں۔ ۲ اور جب یہ درد کنپٹی کے عصب میں

تو ٹِک ڈُلارو کہتے ہیں۔ ۳ اور جب یہ درد ٹانگ میں جوڑ سے پیر کی ایڑی تک پنڈلی کی طرف کے عصب میں ہو، تو اُس کو سائیٹکا۔ عرق النسا، کہتے ہیں۔ ۴ اور جب ٹانگ میں سامنے کی طرف پیر تک کے عصب میں درد ہوتا ہو، تو اُس کو کریورِل نیورلجیا کہتے ہیں۔ ۵ اور جب پیٹ سے نیچے جوڑ سے اعضائے تناسُل کی طرف کے عصب میں درد ہو، تو اُس کو لمبو ایبڈامینل نیورلجیا کہتے ہیں۔ ۶ اور جب کمر سے گھٹنے تک یا ران کی طرف کے عصب میں درد ہو، تو اُس کو لمبیگو کہتے ہیں۔ ۷ اور جب گردن سے کندھوں تک کے عصب میں درد ہوتا ہے، تو اُس کو سروائیکو براکیل نیورلجیا کہتے ہیں۔ ۸ اور جب چھاتی کی پسلیوں کے عصب میں یہ درد ہوتا ہے، تو اُس کو انٹرکاسٹیل نیورلجیا کہتے ہیں۔ ۹ اور جب چھاتی کی بیٹھنی میں درد ہوتا ہے، تو اُس کو مسٹوڈینال کہتے ہیں۔ ۱۰ اور جب تمام بڑے جوڑوں میں جیسے۔ کلائی، کہنی، کندھے، ٹخنے۔ گھٹنے و کولہے کے عصب میں یہ درد ہو، تو اُس کو رو ماٹیزم یعنی بڑی گٹھیا کہتے ہیں۔ ۱۱ اور جب ہاتھ یا پیروں کی اُنگلیوں کے چھوٹے جوڑوں میں یہ درد ہوتا ہے، تو اِس کو گاوٹ۔ نقرس یا چھوٹی گٹھیا کہتے ہیں۔ غرض کہاں تک نام تبلاؤں جسم کے جس حصّہ کے عصب میں یہ درد ہوتا ہے، تو اُسی کے نام سے نیورلجیا کہا جاتا ہے۔ لیکن ہیں یہ سب ایک ہی تھیلی کے باٹ بٹے، وایو تتو کی خرابی کے ریاحی درد۔ اِس کا علاج بھی سب برا اور مدّت صحت نئے پُرانے ہونے پر ہی منحصر ہے۔ چنانچہ نئے کو جلدی اور پُرانے کو دیر میں صحت ہو سکتی ہے۔ جن میں سے گٹھیا، نقرس اور عرق النسا زیادہ تر آدھی دیوک دُکھ ہیں اور اگنی و پرتھوی تتو کی کمی سے ہوتے ہیں، لہٰذا بہت تکلیف دیتے ہیں۔ اِن میں سینتیسویں باب کے مُطابق حقیقی خیرات بھی ضرور کریں۔ اور اِن سب ہی کے علاج کے یہ اُصول ہیں، کہ اوّل اگر پیٹ میں زیادہ قبض اور سُدّے ہوں، تو پچکاری سے پاخانہ کرادیں، پھر اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کی دو خوراک روزانہ پلادیں۔ دوئم۔ اگر کمزوری۔ جریان اور پرانے قبض سے ہوں، تو جل تتو پلادیں۔ سوئم۔ اگر آکاش تتو کی بیشی سے درد ہوا تو مقامِ درد پر روزانہ ایک دو بار اگنی تتو کا سوریہ اسنان دیں۔ چہارم۔ اگر اگنی تتو کی بیشی سے یہ درد ہوں، تو اُسی مقام پر آکاش تتو کا سوریہ اسنان دیا کریں۔ پنجم۔ اگر ہڈی کی سڑن سے ہوں، تو اُسے نکال دیں، ورنہ وایو تتو سے ڈریسنگ کیا کریں۔ اور یہی پلایا کریں۔ ششم۔ اگر نیند کم آتی ہو، تو آکاش تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دِماغ و ماتھے پر دیا کریں۔ غرض سبب کو معلوم کر کے علاج کریں۔ اور تیرہویں باب کے مُطابق کھان پان، رہن سہن ٹھیک کریں۔ پوری صحت ہو جاوے گی۔

۶۔ اسپازم آف مسلز

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب جسم کے کسی بھی حصّہ کے عصب میں آکاش تتو کی بیشی سے وہاں کے عضلات میں سُستی، کاہلی، اعضا شکنی رگ پٹھوں کی جھنجلاہٹ، اعضاء کی سُکڑن یا مقامی ورم یا اینٹھن یا تشنّج درد پایا جاوے۔ یا پیٹ میں قبض یا کیڑے ہونے کے باعث بچّے سوتے سے چونک چونک پڑتے یا روتے رہیں۔ علاج۔ اِن سب ہی دُکھوں میں اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کا عرق دو تین خوراک روزانہ پلادیں۔ اور ورم یا درد کے مقام کو سبب کے لحاظ سے اگنی یا آکاش تتو کا اسنان دیا کریں یا اِسی کے لوشن سے دھو کر اِسی کا گلسرین یا تیل لگایا کریں۔

۷۔ ہِک آف۔ ہچکی آنا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب حجز یا معدہ میں کہیں وجوہات سے اگنی تتو بیش ہو کر خشکی سے عصبی تشنّج دہکا پیدا ہو جاوے۔ علاج۔ اِس میں آکاش تتو کا عرق ضرورت کے لحاظ سے جلدی جلدی کئی بار پلادیں۔ اگر بہت جلدی ہو، تو معدہ پر اِسی تتو کا کوئی اسنان دیں اور مریض کو کسی وہم میں لگا کر خیال بٹادیں۔

فصل دوئم چالیس بیانات تمام شُد

فصل سوئم۔ ہاپیر خاص کرم اِندری ہڈی گوشت کے دیگر حصّوں کے امراض کا بیان

اُن کے نام، سبب، علامت، پرہیز اور علاج

پیارے بھائیو! حرام مغز وزیر خاص کے دِماغ مہاراجہ کے احکامات کو عصب گیان اِندری کے ذریعہ جن عضلات کو چلا پھرا کر جیوں کے زندگی بھر کے کام پورے کرنے و تمام جسم کے راجہ و پرجا کی حفاظت کے لئے اُن کے اعمال کے ثمرات کے مُطابق بِلے ہر قالب کے جسم میں مختلف قسم کی صورت کی ہر ایک مُتنفّس (پرانی) نر ناری کے جسم میں جو مقالہ اول کے پانچویں باب کیمطابق خاص کرم اِندری (حواس ظاہری) اُس وِشو کرما نے بنائی ہیں۔ اُن کو ہاتھ پیر کہتے ہیں۔ جن کی ظاہری صورت اور کاموں کو تمام اشخاص اچھی طرح جانتے ہی ہیں۔ اِن میں سے ہاتھوں کو بڑے محافظ ہونے کے باعث چھتری، اور پیروں کو خِدمتی ہونے کے باعث شودر بھی کہتے ہیں۔ تو جب اِن کے یا دیگر حصّوں کے ہڈی و گوشت میں بھی اندرونی یا بیرونی کہیں بھی وجوہات سے دیگر تتو کم و بیش ہو کر وایو تتو

بگڑ جانے سے جو تکلیفیں پیدا ہو جاتی ہیں، وہ مندرجہ ذیل ناموں سے بولی جاتی ہیں۔ لیکن اُنکی تشخیص اور علاج حسب موقع دیگر فصلوں میں آچکے ہیں یا آئندہ آوینگے، لہٰذا اُسی کے مطابق کریں کراویں۔ یہاں تو اُن امراض کا صرف کچھ بطور اشارہ اُصول علاج لکھ دیا جاویگا۔ یعنی

۱۔ جب اِن میں کوئی گُم چوٹ لگ کر یا سردی سے ورم ہو جاوے، تو اصولاً اُس پر اگنی تتو کا سوریہ اسنان دیں۔

۲۔ جب اِن میں پھوڑے یا دُنبل نکلنے سے یا دیگر کسی قِسم کی سوزش ہو جاوے، تو سوزشی اُصول کے مطابق آکاش تتو کا سوریہ اسنان دیں۔

۳۔ جب اِن میں پھوڑے پھنسی پک کر یا چوٹ لگ کر یا دیگر وجہ سے زخم ہو جاوے یا ہڈی کی سڑن ہو جاوے، تو زخم کے عام اُصول کیمطابق وایو تتو سے علاج کریں۔

۴۔ جب اِن میں کوئی رسولی نکل آوے، تو رسولی کے اُصول کے مُطابق اگنی یا پرتھوی یا دونوں کے مرکب تتو کا سوریہ اسنان دیں۔

۵۔ جب اِن میں اِسپازم یعنی تشنجی حرکت بڑھ جاوے، تو اِسپازم کی مانند اگنی، وایو یا آکاش تتو کا سوریہ اسنان دیں۔

۶۔ جب یہ سوکھنے لگیں یا اِس میں سُنّی یا سُکڑن پائی جاوے، تو اگنی تتو کا اسنان دیں، یا اِسی کا گلسرین، تیل یا لوشن ملیں۔

۷۔ جب اِن میں فالج ہو جاوے، تو فالج کی مانند اگنی تتو کا سوریہ اسنان دیں۔

۸۔ جب اِن میں سے کوئی موٹا ہونے لگے، تو فیٹی ڈِجینریشن کی مانند اگنی پرتھوی کے مرکب تتو سے علاج کریں

۹۔ جب اِن میں کوئی قدرتی بدصورتی علاج کے لائق ہو، تو اُسے کاٹ چھانٹ کر وایو تتو سے ڈریسنگ کریں۔

۱۰۔ اور جب اِن کا کوئی حصہ گھٹ بڑھ جاوے یعنی ایٹرافی یا ہائپرٹرافی ہو جاوے، تو قدرتی فعل سمجھ کر لا علاج مان لیں۔ ورنہ گھٹاؤ پر اگنی اور بڑھاؤ پر پرتھوی تتو سے علاج کر دیکھیں۔

فصل سویم پنڈارہ بیانات تمام شُد

فصل چہارم جلد کیمتعلق امراض کا بیان

اُنکے نام، سبب، علامت، پرہیز اور علاج

پیارے بھائیو! جب اُس وِشوکرما پرماتمانے اِس جسم کو بنایا تھا، تو اندرونی آلات کو تو کیمیاوی

کام کرنے کے باعث مُلایم بنایا تھا۔ اور دماغ جہاں اپ کے احکام کی پابندی کے لئے عصبی ریشوں کو تمام جسم میں تار کے جال کی مانند پھیلا کر تمام جسم کی بندش کے لئے بنائے ہیں، کہ جس سے کہیں یہ تمام تتر بتر نہ ہو جاویں۔ دویم۔ اِن سب کی حفاظت کے لئے ڈہکے رہنے اور ہر وقت بیرونی صدمات کی رگڑ سے بچے رہنے کو بھی۔ سویم۔ اندر کی سیال شے خون کا چربیلا اور پنیلا حصّہ بھی اندر ہی رُکا رہے اور تندرستی بنائے رہے نکہ ایک دم باہر نکل کر بہ جاوے۔ چہارم۔ اوپر سے اِس جسم کے ڈھانچے کی بناوٹ بھی دیکھنے میں عمدہ خوبصورت معلوم ہونے لگے۔ تو اِن تمام کاموں کے لئے اوّل مقالہ کے پانچویں باب کے مُطابق ہر ایک قالب کے متنفس نر ناری کے جسم کے اوپر اُن کے اعمال کے ثمرہ کے مُطابق مختلف رنگ اور ایسی قسم کے مسامدار اور کئی تہ کا چمڑا بنا کر بھی لپیٹ دیا ہے، کہ جو اوپر سے سخت و لچکدار اور اندر سے مُلائم کہیں موٹا، کہیں پتلا اور تمام عضلات سے بلا ہوا بھی ہے اور مذکورہ بالا تمام ضروریات کو پوری بھی کرتا ہے۔ بس اِسی کا نام چرم، جِلد پوست، اِسکن اور کھال کہلاتا ہے۔ جس کا گہرا تعلق جسم کے مذکورہ بالا اندرونی سیال شے خون و چربیلے اور پنیلے حصّے و عصب سے ہے۔ یعنی اِنہیں سے یہ پرورش بھی پاتا ہے اور اِنہیں کے فُضلہ کو پسینہ کے ذریعہ اپنے مساموں سے باہر بھی نکالتا رہتا ہے۔ جیسے آنکھ کی پلکوں اور اعضائے تناسُل پر بہت باریک و لچکیلی۔ اور ہاتھوں کی ہتھیلی و پیروں کے تلووں پر بہت موٹی۔ رُخساروں و سُرین پر مُلایم اور گُداز۔ مُنہ، فرج اور مقعد کے لبوں پر خاص طور کی لچکیلی۔ بغل و رانوں پر بہت پتلی، نرم و ملایم۔ اور ہاتھوں و پیروں کی اُنگلیوں کے سِروں پر سختی برداشت کرنے کے لئے ناخون کی شکل میں بہت سخت اور کڑی۔ اور مساموں سے کہیں ایک دم بیجا زیادہ پنیلی سیال شے باہر نہ نکل جاوے، تو اُس کی رُکاوٹ کے لئے ہر ایک سوراخ میں بال بھی بنا دے ہیں۔

غرض کیا کیا بتلاؤں جِلد کی بناوٹ اور اِس کے افعال بیان سے باہر ہیں جنہیں سے صِرف کام چلانے کیلئے اِس کے خاص خاص یہ آٹھ فعل بتلائے جاتے ہیں کہ ۱ اپنے ہی پسینہ کے ذریعہ اپنے کو مُلایم رکھنا ۲ مذکورہ بالا سیالوں کے زہریلے اجزا کو پسینہ کے ذریعہ باہر نکال پھینکنا ۳ باہر کی رگڑ سے اندرونی عضلات کی حفاظت کرنا ۴ جب بیرونی رگڑ سے اِس کے اوپر کا حصّہ چھل جاوے تو نیچے کا حصّہ اُس کی جگہ خود آ کر پورا ہو جانا ۵ باہر کی سردی گرمی محسوس کرنا ۶ کسی چیز کو چھو کر محسوس کرنا ۷ کسی چیز کو اُٹھا کر اُس کا وزن محسوس کرنا ۸ کسی چیز کا دباؤ محسوس کرنا۔

تو جب تیرہویں باب کے خلاف بھوگ کے کاموں یا بیرونی وجوہات سے اِس کے مذکورہ بالا پرورش کرنے والے خون کے پنیلے یا چربیلے حصّوں میں یا عصب میں خرابی آجاوے، تو اِسکی پرورش میں خرابی آکر اِس میں خود اور اِسکے حصّہ ناخن و بالوں میں بھی خرابی آجاتی ہو اور پھر زیادہ تر مندرجہ ذیل امراض پیدا ہو جاتی ہیں

۱۔ جلد کی سوزش

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب جلد میں کہنی وجوہات سے اگنی تنوبش ہو کر جلن ہونے لگے۔ **علاج** مقام مرض پر آکاش تتوکے لوشن سے ترکریں یا اِسی کا گلسرین یا تیل ملیں یا کوئی اسنان دیں۔

۲۔ مروری۔ انہوری۔ چھوٹی پھنسی

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب جلد میں پسینہ مرکر یعنی رُک کر جلد کے مسامات پر دانے ابھر آویں۔ **علامت**۔ اِن کی رنگت گلابی یا کچھ سفید ہوتی ہے اور حجم سرسوں سے زیادہ نہیں ہوتا ہے، جن میں قدرے کُھجلی کے سوائے دیگر کوئی تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ **علاج** سوزش کی مانند کریں صحت ہو جاویگی۔

۳۔ مُہاسے۔ ایکنی

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب شروع جوانی میں ویریہ بننا شروع ہونے کے زمانہ میں اکثر چہرہ پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکلتی ہیں مگر ان میں کوئی خاص تکلیف نہیں ہوتی۔ **علاج** مُہاسہ کی نوک کو سوئی سے چھید کر دبا کر کیل نکال دیں، پھر زخم کی مانند وایو تتو سے ڈریسنگ کریں۔ اور اِس کے اِنسداد کیلئے ہمیشہ دسویں باب کے مطابق روزہ (ورت تپ) کی پابندی کریں۔

۴۔ بڑے پھوڑے۔ بال توڑ۔ ایبسس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب خون میں مقامی گرمی اکٹھی ہو کر ایک مقام کو خارج ہونا چاہتی ہے تو یہ سخت اُبھار نکلتے ہیں۔ اِس میں کچھ زیادہ تکلیف ہوتی ہے لیکن اِس کا دبانا ٹھیک نہیں ہے۔ لہٰذا اِس کے ابتدائی **علاج** میں گیہوں کے آٹے کی بھوسی کی پلٹس جلدی جلدی باندھ کر یا پھوڑے پر وایو تتو کا سوریہ اسنان دیکر اور پکنے پر نشتر کرکے کیل نکالدیں، پھر وایو تتو کے لوشن سے دھو کر وایو تتو کا روغن زیتون وغیرہ لگایا کریں۔

۵۔ کاربنکل۔ دُنبل پھوڑا۔ رینگنے والا پھوڑا۔ باہلہ

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب اہنسا یم کی پابندی نہ کر پر پرماتما کے ڈنڈ سے جلد سے نیچے خونی مقامات میں کہنی وجوہات سے بہت زیادہ اگنی تتو اکٹھا ہو کر بہت بڑا خطرناک ورم پیدا کرے۔ **علامت**۔ اِس میں پھونکنے کی مانند جلن کرنے والی ٹیس مارنیوالا بہت سخت تکلیف دِہ درد ہوتا ہے

جس سے بخار اور سرسام تک ہو جاتا ہے۔ اور کبھی ایک مقام سے دوسرے مقام کو بھی ہٹنے لگتا ہے۔
علاج۔ ابتدا میں سینتسویں باب کے مطابق حقیقی خیرات کریں۔ پھر مقام مرض پر آکاش تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دن میں چار بار دو دو گھنٹہ تک دیا کریں۔ اگر بالکل نہ بیٹھے اور پکنے لگے، تو وایو تتو کا اسنان دیں۔ ضرور صحت ہو جاویگی۔ اگر پھر بھی کچھ حصہ پک ہی جاوے، تو معمولی شگاف لگا کر مواد نکال کر پھر وایو تتو سے علاج کریں۔

۶۔ ناسور۔ فسچولا

اس طرح کے نئے یا پرانے زخم کو کہتے ہیں، کہ جب پھوڑا پھوٹ کر یا ہتھیار سے گوشت گہرا کٹ کر اس میں اندر تو بڑا گڑھا اور باہر سے منہ تنگ ہو جاوے۔ علاج۔ اسمیں وایو تتو کے لوشن سے دھونا و اسی کا روغن زیتون یا گلسرین لگانا۔ اور عجلت کے لئے یا آنکھ کے زخم میں وایو تتو کا سوریہ اسنان دینا بہت مفید ہے۔

۷۔ کینسر۔ ورن۔ سرطانی زخم۔ آتشکی زخم

اسکو کہتے ہیں، کہ جب آتشکی مادہ پھیل کر یا اسکی چھوت لگ کر خطرناک زخم ہو جاوے۔ علاج۔ مقام مرض پر اول آکاش تتو کے لوشن سے تر کریں یا اسی کا سوریہ اسنان دیں، اگر صحت نہ ہو، تو یہی عمل وایو تتو سے کریں۔

۸۔ سردی سے ورم ہونا

اسمیں قدرے کھجلی اور سوجن ہوتی ہے اور گرمی پہنچانے سے صحت ہوتی ہے۔ علاج۔ ورم کے مقام پر اگنی تتو کا روغن زیتون یا گلسرین ملیں، ورنہ اسی کا سوریہ اسنان دیں۔

۹۔ پتی۔ آرٹی کیریا

اسکو کہتے ہیں، کہ جب خون میں اگنی تتو بیش ہو کر وایو تتو بگڑ جاوے۔ علامت تو جلد میں کھجلی ہوتی اور دودوڑے نکلا کرتے ہیں۔ علاج اس میں آکاش تتو کا لوشن تیل یا گلسرین ملیں یا سوریہ اسنان دیں اور اسی کا عرق چار چار گھنٹہ بعد پلاویں۔ اگر قبض ہو، تو اگنی پرتھوی کے مرکب تتو کا عرق پلایا کریں۔

۱۰۔ کھجلی۔ اچ

اسکو کہتے ہیں، کہ جب خون میں پرتھوی تتو کی کمی سے وایو بگڑ کر ہاتھ پاؤں کی گھائیوں میں کھجلی ہو کر سرخ

کی مانند پہلے مُنہ کی پھنسی نکلتی ہیں اور مریض کے تمام جسم میں پھیل جاتی ہیں! اور ان پھنسیوں کی چھوت دوسرے کو بھی لگ سکتی ہے۔ **علاج**۔ مریض کے تمام کپڑے و بستر پانی میں خوب اوٹا کر دھوپ میں سکھالیں اور مریض کو صابون ملکر غسل کرا کے پھر پرتھوی تتو کا لوشن یا روغن زیتون یا گلسرین تین سو ساٹھ شکتی کا روزانہ ایک بار ملا کریں اور اسی کے عرق کی دو خوراک روزانہ پلایا کریں۔

۱۱ مسّے۔ وارٹس

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب کنہیں وجوہات سے خون کا چربیلا جز کسی مقام پر خون سے جُدا ہو کر باہر کو نکلنا چاہے لیکن جلد میں راہ نہ پاکر وہیں جُدا اُبھار بن جاوے۔ تو جب وہ دوران خون سے بالکل جُدا ہو کر جلد کے اندر رُک جاوے، تب وہیں اپنی ہی تھیلی کے اندر مُردار ہو کر کشمش کی طرح شکل بنجاتی ہے بس اسی کو مسّہ کہتے ہیں۔ اِس سے کچھ تکلیف تو نہیں ہوتی لیکن بدصورتی معلوم ہوتی ہے **علاج** مسّہ کی جڑ اگر بہت پتلی ہو تو تیز قینچی سے کاٹ دیں، ورنہ گھوڑے کے بال سے باندھ کر کبھی کبھی گانٹھ کو کھینچتے رہیں اور کٹ جانے پر وایو تتو سے ڈریسنگ کریں۔

۱۲ رسولی۔ ٹیومر

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب مذکورہ بالا مسّہ بہت بڑا ہو لیکن جلد سے جُدا نہ ہوا ہو اور دوران خون سے اپنی پرورش کا مادہ پاتا رہے۔ تو اس کی ایک چھوٹی تھیلی میں وہ سیال شے بند ہو کر لچکدار کبھی ٹھوس اُبھار ہو جاتا ہے اور کبھی وہ بڑھتے بڑھتے باہر کو لٹکنے لگتا ہے۔ اِس میں دبانے کے سوائے اور کبھی کوئی زیادہ تکلیف نہیں ہوتی، لیکن زیادہ بڑھجانے پر بوجھ لٹکتا ناگوار ہوتا ہے۔ **علاج**۔ اگر یہ چھوٹی اور باہر ہو تو شگاف لگا کر اُس کے سیال کو نکال دیں، پھر وایو تتو سے ڈریسنگ کریں ورنہ روزانہ ایک دو بار اگنی تتو کا سوریہ اسنان دیتے رہیں کچھ عرصہ میں بیٹھ جاویگی، ورنہ پک کر پھوٹ جاویگی۔ پھر وایو تتو سے ڈریسنگ کریں۔

۱۳ رنگ ورم۔ داد

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب جلد میں تری، سردی و گرمی تینوں باتیں اکٹھی ہو جانے سے وایو بگڑ کر جلد میں خُشکی اور کھجلی ہو جاوے۔ اِس میں کھجلی کے سوائے اور کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ **علاج** پتلے میں تو آکاش تتو کا و موٹے میں پرتھوی تتو کا، اور بہنے والے میں وایو تتو کا روغن زیتون یا گلسرین تین سو ساٹھ شکتی کا ملا کریں۔

۱۹ بڑھاپے سے پیشتر بال سفید یا پتلے ہونا

یہ عصبی کمزوری سے ہوتے ہیں۔ اِسمیں آکاش تتو کا روغن ناریل لگاویں اور کمزوری پوری کریں۔

۲۰ گنج

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب سر میں داد ہوکر بال جھڑنے لگیں۔ **علاج**۔ اِس میں سر کو صابون سے دھوکر وایو تتو و پرتھوی تتو کا روغنِ زیتون تین سو ساٹھ شکتی کا روزانہ لگاویں اور پرتھوی تتو کا عرق پلایا کریں۔

۲۱ ایلوپیپیا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب سر، ڈاڑھی یا مونچھوں کے بالوں میں سے کہیں کے بال ایک دم گرنے لگیں۔ اِس میں گنج کی مانند داد یا زخم نہیں ہوتے، بلکہ جلد بہت صاف چکنی بنی رہتی ہے۔ **علاج**۔ اِس میں تین سَو ساٹھ شکتی کا اگنی تتو گلیسرین یا روغنِ زیتون روزانہ ایک دو بار لگایا کریں۔

فصل چہارم بانوے بیانات تمام شُد

انت میں اِس طرح سوچ سمجھ کر علاج کرنے والے طبیبوں کو میرا نمسکار ہے نمسکار ہے۔

رامچندر مُنی

بہادوں سمبت ۱۹۸۸ بکرمی

اُنتالیسواں ۳۹ باب ایک سَو بانوے ۱۹۲ بیانات تمام شُد

اُوم

اسگنے نمونمہ

اُتھ

چالیسواں باب

چشم گیان اِندری و اعضائے تناسُل رِحم فُرج کرم اِندری

اُن آلات کے امراض کا بیان، کہ جو زیادہ تر اگنی تتو سے محفوظ رہتے ہیں

پیارے بھائیو! اِس باب میں مذکورہ بالا آلات کے اُن تمام جسمانی امراض کا بیان لکھا جاوے گا، کہ جو اِنسانوں کے تیرہویں باب کے خِلاف بھوگ کے کاموں یا بیرونی وجوہات سے اُن میں دیگر تتوں کی کمی بیشی کے باعث جب اگنی تتو کم و بیش ہو کر بگڑ جاتا ہے، تو زیادہ تر اسی کی تکالیف جیسے۔ سُرخی سوجن درد حرارت ہو جانے یا روشنی بُری لگنے یا بالکل نہ معلوم ہونے کے یا تمام تتوں کے بگاڑ کے مُرکب امراض پیدا ہو جاتے ہیں جنہیں سے کوئی کوئی تو اپنی گذشتہ بداعمالیوں کے ثمرات بھوگنے کیلئے قہرالٰہی سے بھی جاندار کو ہوتے ہیں جنکی جُدا جُدا ہی علامت بھی دیکھنے میں آتی ہیں۔ تو چاہے مرضوں کے نام کچھ بھی ہوں، آپ تو صِرف تتو وِگیان چکِتسا کے مُتعلق اِنکی تشخیص، علاج و پرہیز اُنتیسویں و چھبیسویں باب کے مُطابق ٹھیک غور کیساتھ سوچ سمجھکر کریں۔ اور بینائی کے ہیر پھیر کے امراض میں میکانیکل یعنی ترکیبی عِلاج سے کام لیں اور اِن کے جراحی کے متعلق امراض سے بلا سیکھے ہرگز ہاتھ نہ لگاویں، جس سے فائدہ کی بجائے نُقصان نہ ہو جاوے۔ اور اِن کے آدھی دیوک دُکھوں میں سینتیسویں باب کے مُطابق حقیقی خیرات کریں ورنہ کامیابی کی اُمید نہ کریں۔

فصل اوّل چشم گیان اِندری کے امراض کا بیان

اُن کے نام، سبب، علامت، پرہیز اور عِلاج

پیارے بھائیو! دِماغ مہاراجہ کو دُنیا کے تمام مناظر کی صُورت و رنگت دیکھتے رہنے اور علم پڑھنے و جسم کے حواسوں کو ٹھیک دیکھ بھال کر اِنکی اِمداد سے اپنے تمام عیش و عشرت (بھوگ) کے کام کرتے رہنے کے لئے جو سوریہ بھگوان کی دھوپ سے بڑی دیو شکتی اگنی تتو یعنی روشنی کی شکتی لیتے رہنے کا

مرکز (کیندر) ایک خاص آلہ اوّل مقالہ کے پانچویں باب کے مطابق ہر ایک متنفس نر۔ناری کے جسم میں چہرہ
پر منہ سے اوپر ناک کے دونوں طرف ایک ایک علیحدہ علیحدہ اُسی کے نزدیک بالکل ملا جُلا اُس وشوکرما
نے بنایا ہے، اِس کو نیتر چکشو۔ آنکھ۔ چشم۔ دیدہ اور آئی کہتے ہیں۔(دیکھو تصویر ۳۔) اِس کی
ظاہری صورت و کاموں کو تو تمام اشخاص اچھی طرح جانتے ہی ہیں لیکن اس کے اندر کی مکمل واقفیت
تو اُس وشوکرما ہی کو ہے۔ہاں، اِس کی یا اِس کے حصّوں کے ناموں و کاموں کی زیادہ واقفیت کے
لئے سُسرت، آناٹمی، فزیالوجی اور سرجری کو پڑھیں لیکن دُنیا کے روزانہ کے اسّی فیصدی امراض
سمجھنے و رفع کرنے کے لئے یہاں بھی تھوڑی ضروری تشریح لکھی جاویگی۔بس اِس قدر کاموں کے جاننے
کے لئے ناظرین اِسی کو کافی ہی سمجھیں۔وہ یہ ہے، کہ یہ آنکھ کا ڈھیلا ایک گولے کی مانند ہے، جو سات
ہڈیوں سے مل کر بنے تقریباً ڈیڑھ انچ گہرے گاؤدُم شکل کے ایک ایسے غار یعنی گھر کے اندر (کہ جو اوپر
یعنی آگے چوڑا اور اندر یعنی پیچھے کی طرف تنگ ہے، جس میں وہیں ایک سوراخ دماغ کی طرف کو بھی
کھلا ہے) ایک چربیلی گدّی پر بہت محفوظ رکھا ہوا ہے۔اور یہ آنکھ کا ڈھیلا (کرۂ چشم) تین پرت
(طبق) یعنی پردوں سے مل کر بنا ہے۔جسکے تمام اوپری پرت (طبق) کو اِسکلیراٹک اور ٹھیک
سامنے والے اُبھرے ہوئے (محدّب) حصّہ کو قرنیہ کہتے ہیں۔جو بہت ہی مضبوط بنا ہوا ہے، لیکن
پھر بھی ایک عمدہ اور بلغمی خواص کی سفید جھلّی سے ڈھکا ہوا ہے۔اِس جھلّی کو کنجنکٹایوا کہتے ہیں
اور عام طور پر یہی جھلّی ہم کو نظر بھی آیا کرتی ہے۔اور اِس کا دوسرا تمام پرت کورائڈ کہلاتا ہے۔
جس کا وہ حصّہ کہ جو ٹھیک قرنیہ کے سامنے ہوتا ہے اور بال کی شکل کے بہت سے لچکدار ریشوں
سے بھرا ہے اور باہر سے ہمکو بندی کی برابر گول کالا دکھلائی دیتا ہے، وہ کرشن منڈل
آئرس کہلاتا ہے۔یہ ہر ایک ملک کی آنکھوں میں جُدا جُدا رنگ کا ہوتا ہے، جو نزدیک اور دور
کی اشیاء کے دیکھنے کے لئے اور سردی و گرمی کے باعث خود ہی سکڑتا و پھیلتا رہتا ہے۔اور اِس
کے سکڑنے و پھیلنے سے جو ایک چھوٹا سا گول سوراخ بنتا ہے، اِسی کو پیوپل یا تِل کہتے ہیں تیسرا
پرت آئرس کے پیچھے ٹھیک اُس مذکورہ بالا غار کے سوراخ کے پاس ایک تشرحی مائل زرد یعنی سنہری
پردہ لگا ہوا ہے۔اِسی کو رٹنا کہتے ہیں۔بس اِسی میں صرف ایک مرکزی نقطۂ نگاہ لگا ہوا ہے اور وہیں دکھلائی
دیتا ہے یعنی پیشتر تو مناظر کا عکس (سایہ) روشنی کے ذریعہ کنجنکٹایوا سے پار ہو کر قرنیہ سے ٹھیک درست
ہوتا ہوا گذر کر، پھر آئرس میں درست ہوتا ہوا پیوپل سے گذر کر رٹنا پر جا کر اُسی مرکزی نقطۂ نگاہ پر تمام مناظر
کا فوکس یعنی سایہ پڑتا ہے۔تب دماغ ہمارا جو اُس سایہ کی شکل و رنگت سے اصل شے کو پہچانا کرتا ہے۔
اور یہ کرۂ چشم ایسے بہت سے رگ و ریشوں اور سیال اشیاء سے بھرا ہوا ہے کہ جو اِس کو گھماتے پھراتے
رہتے اور اِس کی ٹھیک پرورش کرتے رہتے ہیں۔جن میں سے خون کا چربیلا حصّہ زیادہ کام میں آتا ہے۔اور

تمام کُرہ چشم کی حفاظت کے لئے کنجنکٹایوا سے ہی اور کُرہ کے نیچے اوپر دونوں طرف بہت مُلائم و پتلی جلد کے دو پرت اوپر لگے ہوئے ہیں، اِن کو لِڈس یا پپوٹے کہتے ہیں۔ اور اِن کے سروں پر جو چھوٹے چھوٹے بال جمے ہوئے ہیں، اُن کو پلک و مژگاں کہتے ہیں۔ اور اِس تمام غار کے گھیرے کے اوپر والے اونچے حصّہ کو بھوں و ابرو کہتے ہیں۔ تو بیرونی چوٹ سے کچھ تو ابرو آنکھوں کی حفاظت کرتی ہے، اور کچھ چوٹ یا تیز روشنی سے یہ پپوٹے و پلک فوراً بند ہوتے رہتے اور کسی شے کو آنکھ میں گرنے سے روکتے رہتے ہیں۔ اور اندر کی سیال شے کی خرابی کو کنجنکٹایوا کی اِمداد سے فُضلہ کی شکل میں باہر نکالتے رہتے ہیں۔ بس اِسی کو کیچڑ یا ڈھیڑ آنا کہتے ہیں۔ تو بس جب تیرہویں باب کے خلاف بھوگ کے کاموں یا بیرونی وجوہات سے اِن تمام حصّوں میں ٹوٹ پھوٹ کی خرابی آجاتی ہے یا قُدرتی ہی بگڑے ہوئے پیدا ہوتے ہیں، تو اُن کو قدرتی اُصول کے مُطابق لاعِلاج جان کر اُن کا تو تذکرہ چھوڑ دو۔ اور جو سرجری (علم جراحی) سے تعلق رکھتے ہیں، اُنکا بھی ذکر چھوڑ دو۔ لیکن اِن میں جو تتووگیان چکِتسا (علم الادویہ) سے عِلاج کے قابل امراض پیدا ہو جاتے ہیں، وہ حسب ذیل ہیں۔ اِنکی تشخیص و عِلاج اُنتیسویں و چھبیسویں باب کے مُطابق آپ خوب غور کے ساتھ سمجھکر کریں، جس سے فائدہ کی بجائے نقصان نہ ہو جاوے۔ اور اِن کے آدھی دیوک مرضوں کے علاج میں سینتیسویں باب کے مُطابق حقیقی ذکوٰۃ ضرور کریں۔ اور آئندہ کو اِن سے بچے رہنے کے لئے بدنظر رکھنا چھوڑ دیں۔

لیکن اثنا میں پھر بھی کہونگا، کہ چونکہ اُس وشوکرما نے اِس چھوٹے سے آلہ میں مُختلف قسم کے مذکورہ بالا رگ پٹھوں و رطوبتوں کا بہت زیادہ اور پیچیدہ پیچیدہ میل بنا رکھا ہے، اور اِن کے تمام امراض بھی بہت زیادہ ہیں، جو بڑے لائق طبیب (تتووگیانک) کی سمجھ میں بھی مُشکل سے ہی آسکتے ہیں۔ لہٰذا اُنکی تشریح کرنا بھی سوائے کچھ زبانی سمجھانے کے صرف قلم کی قوت سے سمجھانا مُشکل کام معلوم ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی اُنکا جتنا تجربہ اب تک ہو چکا ہے، اُنکی جس طرح اور جس قدر بھی ضروری تشریح تحریر میں نکل سکتی ہے، وہ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

امراض چشم کیمتعلق خاص آگاہی

ناظرین! چونکہ آنکھ میں آگے سے پیچھے تک سلسلہ وار بہت سے حصّہ پائے جاتے ہیں، لہٰذا اُنکے امراض کو آسانی سے سمجھانے کیلئے مُندرجہ ذیل آٹھ فقرات میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ جیسے ۱ متعلقہ پلک ۲ متعلقہ کنجنکٹایوا۔ ۳ متعلقہ اِسکلیراٹِک و قرنیہ ۴ متعلقہ کورائڈ و آئیرس ۵ متعلقہ رٹینا ۶ اُن مُختلف قسم کی رطوبتوں کے مُتعلق جو اِسکی پرورش اور بینائی میں کام دیتی ہیں۔ ۷ اُن رگ پٹھوں کے مُتعلق جو اِس کو مختلف طرح سے حرکت دیکر گُھمانے پھرانے میں اِمداد دیتے ہیں۔ ۸ چربیلی گدّی و سات ہڈیوں سے

بننے ہوئے گھر اور خود دماغ کے متعلق۔

دوئم - امراض چشم کے زیادہ تر یہ آٹھ اسباب ہوتے ہیں۔ جیسے ۱ عمر اور مرد و عورت کے لحاظ سے، جیساکہ جوانوں کی نسبت بچوں میں افزایش ہوتے رہنے کے باعث اگنی تتو کی بیشی ہونے سے اور جوانی میں عورتوں میں رحم کے ماہواری حیض کی خرابی کے باعث۔ اور مردوں میں فرائض مجردی (برہمچریم) کے خلاف ناجائز زنا سے سوزاک آتشک وغیرہ اعضائے تناسل کے امراض کے باعث۔ ۲ خاص پیشوں کے لحاظ سے۔ جیسے۔ زیادہ گرمی یا زیادہ سردی سے، یا ہر وقت تیز روشنی کی چمک میں کام کرنے سے ۳ رہن سہن کی خرابی سے۔ جیسے۔ میلے اور گندے رہنے یا زیادہ شراب، افیون، گانجھا و تمباکو پینے کے باعث ۴ صحت کی خرابی سے۔ جیسے جسمانی کمزوری سے آنکھ کی پرورش کیلئے خون یا چربی کا حصہ کم پہنچنے کے باعث۔ ۵ کوئی بسور دار بخار آنے کے باعث آنکھ میں پھنسی یا پلکوں میں روہے ہوجانے سے ۶ بینائی کی کمی میں بلا چشمہ لگائے باریک کام کرنے سے ۷ بیرونی صدمات کے باعث۔ جیسے۔ چوٹ یا گندی زہریلی ہوا لگنے، جل جانے یا آنکھ میں کچھ گر جانے سے ۸ نزدیکی آلات کی سوزش پھیلکر یا ہمدردی یا دیگر مریض کی آنکھ کی چھوت لگ جانے کے باعث مرض ہوا کرتے ہیں۔

سوئم - امراض چشم میں خاص طور سے یہ دس طرح کی علامتیں ہوتی ہیں یعنی سرخی، سوجن درد، حرارت، کھٹک و چکا چوندی ہونا و کیچڑ یا آنسو زیادہ آنا۔ بینائی کی کمی یا اس میں فرق اور کبھی زیادتی بھی ہوا کرتی ہے۔

چہارم - ہر ایک تتو کی کمی بیشی سے بھی یہ جدا جدا ہی علامتیں ہوتی ہیں یعنی ۱ آکاش تتو کی بیشی سے صرف ورم اور کھجلی ہی ہوا کرتی ہے اور کیچڑ سفید و کم آیا کرتا ہے ۲ وایو تتو کی بیشی سے آنکھوں میں کچھ سرخی اور ریت گرنے کی مانند کھٹکنے والے درد متواتر یا دورے سے ہوا کرتے ہیں، اور آنکھ کھلی رکھنے یا بند کرنے سے کسی طرح بھی چین نہیں پڑا کرتا ہے۔ اور کیچڑ تیز پیلا گاڑھا یا سبزی مائل آیا کرتا ہے ۳ اگنی تتو کی بیشی سے آنکھوں میں بہت تیز سرخی ہوتی ہے اور اس کے درد نشتر یا سوئی چبھنے کے سے ہوا کرتے ہیں اور کیچڑ پتلا پیلا کم پیلا زیادہ آیا کرتا ہے اور تیز چکا چوندی لگا کرتی ہے ۴ جل تتو کی بیشی سے آنکھ کی رطوبت یا رطنا کے مرض ہوتے ہیں، جن کا اثر بینائی پر پڑتا ہے۔ اس کے درد ابرو، کنپٹی و دماغ تک جایا کرتے ہیں، جنہیں نیلی رطوبت بہت بہا کرتی ہے اور مریض کی بینائی کو لے کر بھی پنڈ نہیں چھوڑتے ہیں جیسے سخت میں گلاکوما اور معمولی میں کیٹریکٹ ۵ پرتھوی تتو کی بیشی سے خشکی کے امراض ہوتے ہیں اور ان میں درد نہیں ہوا کرتا ہے۔ جیسے۔ نیند کا نہ آنا یا رتوندا آنا۔

پنجم - امراض چشم میں تشخیص تین طرح ہو سکتی ہے۔ **اوّل** مذکورہ بالا تکلیفوں کو مریض سے زبانی معلوم کر کے مرض شناخت کرنا۔ **دوسرے** مریض کی آنکھیں طبیب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر مرض شناخت کرنا۔ **تیسرے** جس پرت کو وہ نہ دیکھ سکیں، اُس کو خوردبین (اپتھلمس کوپ) آلہ کی امداد سے دیکھ کر مرض شناخت کرنا۔ یہ آلہ یورپ کے سائنسداں کا بنایا ہوا ہوتا ہے، جس سے زیادہ تر وہ طبیب مرض دیکھ سکتے ہیں، کہ جنہوں نے اناٹمی کے ذریعہ آنکھ کا، اور کسی سرجن سے سیکھ کر اس آلہ کا خوب ابطہ کر لیا ہے۔

ششم - مریض سے مذکورہ بالا علامتیں دریافت کر کے زیادہ تر ان پردوں کے مرض سمجھیں۔ جیسے ۱ صرف ورم اور کھجلی سے پلکوں کے پپوٹوں اور کنجنکٹیوا کی سوزش کے ۲ آنکھ میں ریت گرنے یا کھٹکنے کے مانند دردوں سے جو صرف ابرو تک ہوں، تو اسکلیراٹک یا کنجنکٹیوا کی سوزش کے ۳ چکا چوند کی زیادہ لگنے سے اسکلیراٹک یا قرنیہ کے سخت امراض سمجھیں۔ ۴ نشتر یا سوئی چبھنے کے مانند ٹیس مارنے والے دردوں سے جس میں آنکھ کا ڈھیلا پھٹا جاتا معلوم ہو اور درد پیشانی و چندیا تک ہوتا ہو، تو اُس میں کورائڈ اور آئرس کی سوزش کے مرض سمجھیں۔ جیسے گلاکوما ۵ اور جب مریض آنکھ بند رکھنا ہی پسند کرے اور کھولتے ہی بجلی کی مانند چمک معلوم پڑے، تو ریٹنا کی سوزش کے مرض سمجھیں۔

ہفتم - امراض چشم میں اِن تین اُصولوں سے علاج ہو سکتا ہے یعنی

۱ **میڈیسنل ٹریٹمنٹ** - یعنی کسی حصہ کی خرابی کو بذریعہ دوائی ٹھیک کرنا۔ جو دو طرح سے ہو سکتا ہے۔ **اوّل** آنکھ کے کسی حصہ میں مقامی خرابی ہونے کے باعث صرف مقامی علاج ہی سے ٹھیک کرنا۔ **دوئم** تمام جسم میں کسی تتو کی کمی بیشی ہو جانے کے باعث جو آنکھوں میں بھی مرض ہو جاتے ہیں، اُنکے لئے دوائی کھلانے سے ٹھیک کرنا۔

۲ **میکانیکل ٹریٹمنٹ** یعنی ترکیبی علاج سے ٹھیک کرنا۔ جو زیادہ تر اُن اشخاص کے لئے کیا جاتا ہے، کہ جن کی آنکھوں کے مختلف طرح سے گھماؤ پھراؤ کی حرکت دینے والے رگ پٹھوں میں قدرتی بناوٹ کے باعث بینائی میں فرق ہو جاوے۔ اِس کے لئے یورپین سائنسداں نے خاص خاص امراض کے لئے مختلف قسم کے لینس یعنی چشمے بنائے ہیں، اُن سے کیا جا سکتا ہے۔

۳ **سرجیکل ٹریٹمنٹ** یعنی جراحی کے ذریعہ سے علاج کرنا یعنی جب آنکھوں کے کسی حصہ یا مقوی سیال شئے میں زیادتی یا خرابی یا رسولی یا بلکل سٹرن ہو جاوے، تو اُسکو کاٹ چھانٹ کر ٹھیک کرنا۔ لیکن اِسکو جسمانی تشریح یعنی اناٹمی کے جاننے والے عمدہ سرجن ہی اچھی طرح کر سکتے ہیں، لہٰذا ایسے امراض کا بیان اور علاج کا طریقہ چھوڑ دیا جاویگا، انہیں اُنہیں سے امداد لیں۔

اوّل - اُصول علاج بذریعہ ادویہ

ناظرین! اِس طریقہ سے علاج کرنے میں پیشتر آنکھوں کے اسباب المرض معلوم کر کے رفع کرنا، پھر

آنکھ کو صاف رکھنا - درد وخراش کو دور یا کم کرنا - آنکھ کے بہاؤ کی رطوبت کو ٹھیک مقدار پر لانا - اگر کوئی شے گر گئی ہو تو اُسے نکال دینا - بس یہی اُصولِ علاج ہے - چکے لئے صرف ایک ہی طریقہ بہتر ہو سکتا ہے اگر جس تتو کی کمی بیشی سے یہ تمام اندرونی یا بیرونی تکالیف ہو رہی ہوں، تو اِس پچیسویں باب کے مطابق اُسی تتو سے جس طرح مناسب ہو بیرونی یا اندرونی دونوں طرح سے علاج کریں - اگر اندرونی وجوہات سے قبض ہو، تو پرتھوی تتو پلادیں یا پچکاری سے پاخانہ نکال دیں - اگر جسمانی کمزوری ہو تو عمدہ چربیلی اور خون بڑھانے والی غذا کھلاویں اور تیز روشنی سے بچاویں - اور امراضِ چشم میں زیادہ تر چکنی، پتلی و میٹھی اشیاء فائدہ مند، اور بقیہ سب کم فائدہ مند یا نقصان دہ ہوتی ہیں، بس یہی پرہیز کراویں -

فقرہ اوّل - پلک کے امراض کا بیان

۱ - ٹینیا ٹارسائی

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب پلکوں کے خون میں زہریلا مادہ ہو جانے سے سوزش ہو جاوے - **علامت** - پپوٹوں میں سُرخی، سُوجن و کُھجلی ہوتی ہے - **علاج** - اِس میں وایو تتو کے لوشن سے دھونا و اِسی تتو کا گلیسرین رات کو لگانا اور دن میں اپی تتو کا سوریہ اسنان دینا بہت فائدہ مند ہے -

۲ - اِسٹائی - گوہیری

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب پلکوں میں چھوٹی پھنسیاں نکل آویں - حقیقت میں اِس کا نام کسی بڑے عالم نے ٹھیک ہی رکھا ہے جس کا مطلب ہی یہ ہے کہ اُسکے گُو یعنی فضلہ کو دیکھو - یعنی یہ مرض پیٹ کی خرابی سے خون میں حدت بڑھ کر ہوتا ہے - **علاج** - لہٰذا جس کے یہ زیادہ نکلیں، تو اُسے ہفتہ دار روزہ یعنی ورت تپ کرنا اور پرتھوی تتو کا عرق دو خوراک روزانہ پینا فائدہ مند ہوگا - اور گوہیری کا ابتدا میں آکاش تتو کے اور جب پک کر پھوٹ جاوے، تو وایو تتو کے لوشن و تیل وغیرہ لگا کر علاج کریں -

۳ - السریشن آف لِڈس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب کسی سبب سے پپوٹوں میں زخم ہو جاویں - **علاج** - زخم کی مانند وایو تتو سے ڈریسنگ یعنی مرہم پٹی کریں -

۴ - گرے نیولر لِڈس - روہو - کُکرے

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب نظر بد رکھنے والوں کے پلکوں میں کسی وجہ سے بدگوشت یا چھوٹے چھوٹے دانے ہو جاویں - **علامت** - نئے مرض میں پلکوں میں زیادہ ورم اور کھٹک ہوا کرتی ہے اور پُرانوں میں آنکھیں اکثر دُکھنے کو آتی رہتیں، پلک موٹے ہو جاتے اور چکا چوندی لگا کرتی ہے - اور کنجکٹائیوا پر اُن سے خراش ہوتے رہنے کے باعث پانی زیادہ بہتا رہتا و کھولنے میں تکلیف ہوتی،

اور کبھی قرنیہ تک میں زخم ہوجاتے ہیں۔ اور اکثر پلکوں کے بال تک گر جاتے، اُن کے سرے سُرخ و موٹے ہوجاتے و بینائی کم ہوجاتی اور عُمر بھر نہیں جاتے ہیں۔ **علاج**۔ اول سینتسویں باب کے مُطابق کچھ حقیقی خیرات کریں۔ پھر آکاش تتو اور وایو تتو روزانہ باری باری سے ٹینیا مارسائی کی مانند کام میں لاویں۔ لیکن اس میں سوریہ اسنان کے لئے دونوں قسم کے کیمیکلی رنگین چشمے باری باری سے ہر وقت دھوپ میں لگاتے رہنے سے اس ظالم مرض کو نئی حالت میں سولہ ہفتہ میں، اور پُرانے کو تقریباً اڑتالیس ہفتہ میں جڑ سے صحت ہوجاویگی۔

فقرہ دوم۔ کنجنکٹایوا کے امراض کا بیان

۱۔ کنجنکٹیوائیٹس۔ ایفتھلمیاں۔ آشوب چشم۔ آنکھ دُکھنا

عام طور سے اُس کو کہتے ہیں، کہ جب کسی طرح کنجنکٹایو اینی جھلی میں سوزش ہوجاوے۔ جو بہت طرح سے اور بہت قسم کی ہوتی ہے، لیکن علامت و علاج سبھی کے ایک ہی ہیں۔ **سبب** کنجنکٹایوا میں کسی طرح خراش پہنچنا۔ زیادہ سردی یا گرمی لگ جانا۔ تیز روشنی میں کام کرنا۔ گندگی یا بھیڑ کی جگہ میں رہنا۔ آنکھ کے دیگر مریضوں کی یا سوزاک کی رطوبت کی چھوت لگ جانا۔ چیچک وغیرہ بسور دار بخار ہونا۔ یا پلکوں میں روہے ہونا، جس سے امراض چشم میں اکثر ساٹھ فیصدی یہی مرض ہوتا ہے۔ **علامت**۔ معمولی میں یہ جھلی سُرخ ہوجاتی ہے اور خون کے ریشے باہر سے اندر کو خون سے پُر نظر آتے ہیں۔ اور کبھی کبھی اس قدر سُرخ و مُتورم ہوجاتی ہے، کہ سوجن قرنیہ تک پر چڑھ جاتی ہے جس سے نیلاخون (سیرم) رس کر جمع ہوجاتا ہے۔ اس کو **ایڈیما یا کیموسس** کہتے ہیں جس میں مرض ارتھرائٹک رنگ سے دھوکہ ہوسکتا ہے۔ آنکھ سے پانی بہت جاتا دکھ جیکا چوندی لگتی، اور خون کے ریشے کم و بیش پُر ہونے کے باعث ریت گر جانے یا روڑہ کھڑ کنے کی مانند کم و بیش درد ہوتا ہے۔ اگر مرض سخت ہے، تو کچھ درد سر، قدرے بُخار، اور پیلی رطوبت زیادہ چپکنے والی نکلتی ہے۔ پپوٹے بہت سُوج جاتے اور پلک چپک جایا کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں اس کے نام **میوکو پُرولینٹ۔ ایفتھلمیاں** وغیرہ کہلاتے ہیں۔ اور ایسی ہی حالت کے مرض کے مواد سے قرنیہ گل سڑ کر آنکھ پھوٹ جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ **علاج**۔ شروعات میں وایو تتو کے لوشن سے کئی بار دھوویں اور اسی کا گلسرین لگاویں یا اسی کا سوریہ اسنان دیں۔ اگر کسی چھوت یا سردی سے مرض ہوا ہوگا، تو فوراً صحت ہوجاویگی۔ اگر نہیں ہو، تو گرمی سے سمجھیں اور یہی عمل آکاش تتو سے کریں۔ اگر زیادہ تیز مرض ہو، تو تمام اشیا زیادہ خشکی کی کام میں لاویں اور جلدی جلدی دھویا، یا اسنان دیا کریں۔ ورنہ اسی کے لوشن سے لینٹ کی گدی سے سب آنکھ کو تر کیا کریں اور مذکورہ بالا پرہیز کراویں، ہر طرح کی ایفتھلمیاں کو مکمل صحت ہوجاویگی۔

۳ سپور ٹیو کر ٹیا ئیٹس - اونکس - ایبس آف قرنیہ

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب قرنیہ میں زخم ہو جاوے۔ **سبب** - ڈفیوز ڈکر ٹیا ئیٹس میں جب مخروج رطوبت جذب ہو کر صحت نہ ہووے بلکہ اور سڑ جاوے۔ جو دو طریق سے ہوتی ہے۔ اوّل تو تمام قرنیہ کی۔ دوسری کسی خاص مقام کی۔ **علامت** بہی تمام ڈفیوز ڈکر ٹیا ئیٹس کی مانند ہوتی ہیں۔ یہاں اگر خاص مقام کی ہوگی، تو مقام مرض پر بہت طرح سے ہلالی شکل کی مانند یا لہردار یا لسبوردار شکلیں پائی جاتی ہیں۔ **علاج** ڈفیوز ڈکر ٹیا ئیٹس کی مانند صرف وایوتو سے کریں۔ اگر پھوٹ کر زخم ہو جاوے تو بہی یہی کریں، لازمی صحت ہو جاویگی۔ اگر پھر بہی نہ ہو، تو عمل جراحی کے ذریعہ رطوبت نکال کر پھر اسی طرح کریں اور جسمانی علاج حسب ضرورت کریں۔ لیکن قبض ہرگز نہ ہونے دیں اور آنکھ کو زیادہ حرکت نہ پہنچاویں۔

۴ نیبولا - ایلبیوگو - لیوکوما - سوَرن - شُکر

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب قرنیہ میں پھلی ہو جاوے، یا پھوٹ ٹوٹ کر زخم ہو جاوے، یا کھرنڈ بن کر رہ جاوے۔ اِس میں **علاج** سپور ٹیو کر ٹیا ئیٹس کی مانند کریں و صفائی عُمدہ رکھیں اور وایوتو کا چشمہ ہر وقت لگاویں۔

فقرہ چہارم - آئرس و کورائڈ کے امراض کا بیان

۱ آئرائیٹس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب آئرس میں سوزش ہو جاوے۔ اِس کے مختلف وجوہات سے بہت سے نام بولے گئے ہیں اور اکثر ادہیڑ عمر میں ہوتی ہے **سبب** جسم میں سوزاکی یا آتشکی مادہ ہونا اور زیادہ سردی گرمی لگ جانا۔ اکثر کسی جراحی عمل کے بعد بہی ہو جاتی ہے۔ **علامت** جب آئرس میں نیلا خون (سیرم) رِس کر ہووے، تو آئرس کی رنگت سرخ گدلی نظر آتی اور **سیرس آئرائیٹس** کہلاتی ہے۔ اور جب زردی مائل پیپ (لمف) ہوتا ہے، تب اِس کی رنگت پیلی گدلی معلوم ہوتی ہے اور پیوپل نظر آنا بند ہو جاتا ہے، تو **پلاسٹک آئرائیٹس** کہلاتی ہے۔ اور باقی تمام قسم کی آئرائیٹس میں اِس مرض کی کمی بیشی کے باعث کم و بیش مندرجہ ذیل ہی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ جیسے درد سخت ٹیس مارنے والا دباری سے آنکھوں کے چاروں طرف اور کنپٹی میں ہوتا ہے، جس کی رات کو زیادتی کے باعث نیند نہیں آتی ہے۔ چکاچوند زیادہ لگتی ہے، جس سے مریض آنکھ بند کرے پڑا رہنا ہی پسند کرتا ہے۔ آنسو بہت آتے و بینائی کم ہو جاتی ہے۔ آئرس کی رنگت بھوری سبزی مائل ہو جاتی ہے یا لمف کے چھوٹی چھوٹی بوندیں سی نظر آتی ہیں۔ پتلی سکڑ جاتی ہے، کبھی لمف سے

پیوپل نظر آنا بند ہو جاتا ہے۔ اگر ٹھیک علاج نہ ہو، تو بینائی بالکل جاتی رہتی ہے یا گلاکوما و کیٹریکٹ وغیرہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ یا پیوپل بالکل ہی بند ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے، کہ اگر اس مرض کا ابتدا میں ٹھیک علاج نہ ہو، تو آنکھ بالکل نہیں بچتی۔ **علاج** کنجنکٹیوائیٹس کی مانند آکاش و وایو دونوں تتوں کی تین سو ساٹھ شکتی سے کریں اور وایو تتو کا کیمیکلی رنگین چشمہ زیادہ استعمال کریں اور دو خوراک پرتھوی تتو کے عرق کی روزانہ پلاویں و مذکورہ بالا پرہیز کراویں صحت ہو جاویگی۔

۲۔ پرولیپس آف آئرس۔ ہرنیا آف آئرس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب آئرائیٹس کے صحت نہونے کے باعث آنکھ سے باہر کوئی نٹ نکل آوے۔ **سبب**۔ اس میں مذکورہ بالا رطوبت کے ساتھ آئرس کا کچھ حصہ بھی باہر کو نکل آتا ہے۔ **علاج**۔ اس کو بڑی ہوشیاری سے تیز قینچی سے کاٹ کر اس کی رطوبت نکال دیں، پھر معمولی زخم کی مانند وایو تتو سے ڈریسنگ کرکے علاج کریں۔

۳۔ پیوپل ڈزیز

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب آئرس کے ریشوں کی خرابی کے باعث پیوپل میں کوئی خرابی ہو جائے۔ تو جب وہ پھیل کر چوڑا ہو جاوے، تب اس کو **مِڈری اسِس** کہتے ہیں۔ جو اگنی تتو کی بیشی سے ہوتا ہے، لہٰذا اس کا علاج آکاش تتو کے کھلانے لگانے و اسنان دینے سے کریں۔ اور جب تِل سکڑ کر چھوٹا ہو جاوے، تو اس کو **مائی اوسِس** کہتے ہیں۔ جو ٹھنڈ لگ کر آکاش تتو کی بیشی سے ہوتا ہے، لہٰذا اس میں وایو تتو کے کھلانے لگانے و اسنان دینے سے علاج کریں۔ اور جب تِل تھرتھرانے یا کانپنے لگے، تو اس کو **اِری ڈونے سِس** کہتے ہیں۔ یہ وایو تتو کی بیشی سے ہو جاتا ہے، لہٰذا اس میں آکاش تتو یا پرتھوی تتو کے کھلانے لگانے اور اسنان دینے سے علاج کریں، صحت ہو جاویگی۔

فقرۂ پنجم۔ رٹنا کے متعلق امراض کا بیان

ناظرین! چونکہ اس پردہ کی صرف آنکھ سے جانچ نہیں ہو سکتی بلکہ آفتھلمس کوپ سے ہو سکتی ہے، لیکن اس سے دیکھنا بہت دشوار بھی ہے جس کی وجہ پیشتر لکھی ہی جا چکی ہے۔ لہٰذا بغیر آفتھلمس کوپ کی امداد کے اس پردہ کے امراض تشخیص کرنے کی کچھ ترکیبیں یہاں درج کی جاتی ہیں۔ کہ جب مریض بینائی میں تو کمی بتلاوے، لیکن کوئی تکلیف ہوتی نہ بتاوے اور آنکھ کو خوب غور کے ساتھ دیکھنے سے کسی پردہ میں کوئی نقص بھی معلوم نہ ہو، اور کسی قسم کے چشمے (لینس) لگانے سے بھی بینائی میں کوئی بیشی نہ ہو، تو ضرور رٹنا ہی کا کوئی مرض سمجھ لینا چاہیئے۔ جو مختلف اسباب سے مختلف قسم کے

ہوتے ہیں اور اُن سے بینائی خراب و خستہ ہوجایا کرتی ہے۔ جن میں سے خاص امراض یہ ہیں۔

۱ رٹنائیٹس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب کسی ہی طرح سے رٹنا میں سوزش ہوجاوے۔ سبب۔ آنکھ کے ڈھیلے میں چوٹ یا ایک دم تیز روشنی یا بجلی کی چمک لگنا۔ یا مائی او پیا، ہائی پرمٹرو پیا مرض والوں کو بغیر چشمہ کے باریک کام کرنا یا زیادہ پڑھنا۔ یا کسی نزدیکی آلہ جیسے۔ کورائڈ آئرس یا دماغ کی سوزش سے۔ یا دل کے امراض میں دوران خون میں گوشت کا لوتھڑا جاکر رٹنا کی رگوں میں اٹک جانے سے۔ یا گُردہ کے امراض جیسے۔ ایلبیومنوریا، آتشکی مادہ ہونے یا کوئی رسولی ہونے سے۔ یا اِسکی پرورش کرنے والی سیال اشیاء کی کمی سے رٹنا کے کمزور ہوجانے سے ہوتی ہے۔ **علامت**: نگاہ میں کمی، کنپٹی و آنکھ کے ڈھیلے کی گہرائی میں ٹیس مارنے والا درد ہوتا ہے۔ چکاچوند لگتی و پتلی سُکڑی ہوئی، اور آنکھ کے سامنے بجلی سی چمکتی رہتی ہے۔ اسکا **علاج** سبب کو تلاش کرکے کریں اور آکاش تتو کا خوب تیزی کے ساتھ اندرونی و بیرونی اثر پہنچادیں۔ آکاش تتو کا کیمیکلی رنگین لینس لگادیں۔ اگر آتشکی مادہ ہو، تو پرتھوی تتو کا عرق بھی پلادیں۔ اگر صرف دماغی کمزوری ہی سے ہو، تو مقوی اشیاء کھلادیں اور جل تتو پلادیں۔ روشنی اور مذکورہ بالا اسباب المرض سے غور کیساتھ پرہیز کرادیں۔ صحت ہوجاویگی۔

۲ نیکٹو لوپیا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب رات میں تو نظر آوے اور دن میں ندارد۔ جو اکثر رٹنا کی قدرتی بناوٹ کے اختلاف سے شیر، اُلّو وغیرہ گوشت خور درندو پرندوں میں ہوتا ہے۔

۳ ڈپلو پیا بھینگاپن

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب ایک شے کی دو یا نصف ہی نظر آویں یا رنگ کی شناخت نہ ہو اور مریض آنکھوں کو بہت آڑی ترچھی کرکے اپنا مطلب پورا کیا کرے۔ تو اِس قسم کے تمام امراض گذشتہ جنم کے بہت سخت بدنظر رکھنے والوں کو قہر الٰہی سے رٹنا کے قُدرتی بگاڑ کے باعث ہوتے ہیں، لہٰذا یہ ۲ و ۳ کے امراض دُرستی سے باہر ہیں۔

فقرہ ششم۔ سیال اشیاء کیمتعلق امراض کا بیان

۱ ایستھی نوپیا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب پڑھنے سے کتاب کی لکیریں آپس میں ملی ہوئی معلوم ہوں اور آنکھوں کے سامنے بھُنگے سے اُڑتے یا تلیلے سے پھرتے نظر آیا کریں۔ اِسی کو بینائی کی کمزوری کہتے ہیں۔ یہ مرض

دماغی کمزوری سے رُتنا میں نقص آکر ہوتا ہے۔ علاج اس میں خون اور چربی بڑھانے والی اشیا کہلاویں اور جل تتو کا عرق پلاویں صحت ہوجاویگی۔

۲۔ نہی رِلوپیا۔ مون بلائنڈ۔ رتوندا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب دِن میں تو نظر آوے اور رات کو ندارد۔ یہ اکثر غربا کو دہوپ میں کام کرنے اور مُقوی غذا نہ ملنے سے آنکھوں کی پرورش میں چربیلا حصہ کم ہوجانے کے باعث ہوتا ہے۔ علاج۔ اِس میں چربیلی اشیا رکہلاویں اور آکاش تتو کا عرق پلاویں اور آنکھوں میں ڈالیں، صحت ہوجاویگی۔

۳۔ کیٹریکٹ۔ موتیابند

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب دِن رات میں یکساں کم دُھندلا نظر آوے اور بڑہتا ہی جاوے۔ علاج۔ شروعات میں پرتھوی تتو کا لوشن ڈالنے وعرق پلانے سے صحت ہوسکتی ہے۔ لیکن پھر بذریعہ عمل جراحی کریں۔

۴۔ گلاکوما۔ بڑاموتیابند

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب یہی مذکورہ بالا رطوبت آئرس میں گول شکل کی پیتیہ کے مانند سفیدی سبزی مائل رنگت کی معلوم ہو اور بہت سخت تکلیف دِہ درد بہی رہتے ہوں۔ توچونکہ یہ دونوں امراض بدنظر رکہنے والے اشخاص کو قہرالہی سے آنکھ کے سیّال میں جل تتو کی بیشی ہوجانے سے پیدا ہوتے ہیں، لہٰذا اِس کے عِلاج میں اوّل سینتسویں باب کے مُطابق حقیقی خیرات کریں، پھر دوائی کیٹریکٹ کی مانند دیں۔

فقرہ ہفتم حرکت دینے والے رگ پٹھونکے امراض کا بیان

ناظرین! اِن کے امراض میں دوائی سے کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی۔ اِس کیلئے یورپین سائنسدانوں نے ترکیبی عِلاج کے لئے کئی قسم کے لینس یعنی چشمے بنائے ہیں، لہٰذا یہ بیان دوئم اُصول ترکیبی عِلاج میں لکھا جاویگا۔

فقرہ ہشتم۔ آنکھ کے گھر و چربیلی گدّی کے امراض کا بیان

ناظرین! آنکھ کے گھر کی ہڈیوں میں چوٹ لگنے یا اِس کے نزدیکی آلات کی سٹرن کے باعث اسمیں صرف ٹوٹ پھوٹ یا سٹرن ہوسکتی ہے، لہٰذا اِن سب کا بذریعہ عمل جرّاحی عِلاج کریں۔ یا چوٹ وزخم کی مانند طریقہ سابقہ کے مُطابق وایوتتو کے ذریعہ عِلاج کریں۔ اور چربیلی گدّی میں جو کمزوری آجاوے، اُس کی تشریح بیشتر آنکھوں کی کمزوری میں ہوچکی ہے۔ ایسی تمام کمزوریوں میں چکنی

اشیاء کھلادیں اور جل تتو پلادیں صحت ہوجاویگی۔

دویم اُصول ترکیبی علاج

ناظرین! اِس طریقہ علاج میں آنکھوں کے ایسے امراض اور ایسے لینسوں کی کہ جن سے وہ ٹھیک ہوسکیں، مندرجہ ذیل طریقے سے جانچ کرلینی چاہئے۔

۱۔ نارمل لینس یعنی معمولی چشمہ

اُنکو کہتے ہیں، کہ جو سفید کرسٹل کانچ کے بنتے ہیں اور بینائی کو کم وبیش نہیں کرسکتے۔

۲۔ کنویکس۔ پازیٹو۔ میگنیفائنگ۔ پلس لینس یعنی محدّب آتشی چشمے

اُن کو کہتے ہیں، کہ جو بینائی کو تیز کریں۔ جس کی یہ + علامت مقرر ہے — یہ دونوں طرف سے محدّب ایسی () شکل کا ہوتا ہے، جو کم وبیش محدّب ہونیکے باعث کم وبیش قوت کے بہت نمبروں کے ہوتے ہیں۔ اِن سبھی لینسوں کے نمبروں کی جانچ کی یہ ترکیب ہے، کہ لینس کو دھوپ میں لگاکر پیچھے ایک کاغذ لگاؤ اور آہستہ آہستہ کاغذ پیچھے ہٹاتے جاؤ۔ جب ایک گول بوند پیدا ہوجاوے، بس وہیں روک لو اور لینس سے کاغذ تک کا فاصلہ ناپ لو۔ جتنے انچ وہ فاصلہ ہو، بس اُتنے ہی نمبر کا وہ لینس سمجھو۔ مگر چشمہ فروشوں نے عجب طرح کے نمبر مقرر کردیے ہیں یعنی وہ انچ کی جگہ ڈائی اپٹک نمبر کام میں لاتے ہیں، جو ایک ڈائی اپٹک چالیس انچ کے برابر ہوتا ہے اور پھر اُلٹا نمبر چلتا ہے۔ یعنی بیس انچ کے دو۔ اور دس انچ کے چار۔ اور پانچ کے آٹھ ڈائی اپٹک بنے۔ اور جتنے زیادہ انچ نمبر کا لینس ہوتا ہے اُتنی ہی ہلکی، اور جتنے کم نمبر کا ہوتا ہے اُتنی ہی تیز طاقت کا ہوگا۔ اور ڈائی اپٹک میں اِسکے خلاف ہوتا ہے۔

۳۔ کنکیو۔ نگیٹو۔ مائی نس لینس۔ خلے دار۔ مجوّف چشمہ۔

اُن کو کہتے ہیں، کہ جو محدّب سے اُلٹے ہوں اور نگاہ کو کم کریں۔ اِس کی یہ — علامت مقرر ہے اور یہ دونوں طرف سے خالی ایسی I شکل کا ہوتا ہے۔

۴۔ سلینڈریکل لینس یعنی مرکّب چشمہ

اُن کو کہتے ہیں، کہ جو آڑی ترچھی نگاہ کو ٹھیک کریں۔ یہ ایک طرف محدّب اور دوسری طرف سپاٹ یا مجوّف دو قسم کے ہوتے ہیں۔ جن کی ایسی (D-) شکل ہوتی ہے۔

۵۔ کیمیکل رنگین لینس

اُن کو کہتے ہیں، کہ جو مختلف تتوں کے اصلی رنگ سے بنائے گئے ہوں۔ تو جس جس تتو کی کمی سے آنکھوں میں جو جو مرض پیدا ہوتے ہیں، اُنکے علاج میں اُسی اُسی تتو کے لینس کے ذریعہ

سوریہ اسنان سے اثر پہنچا کر اُس کی کمی پوری کر دیجاتی ہے۔

طریق علاج بذریعہ لینس

۱۔ جب تندرستی میں بارہ سے اٹھارہ انچہ تک کا ٹھیک پڑھا جاوے اور نزدیک و دور کا یکساں ہی نظر آوے، اور کوئی تکلیف بھی آنکھوں میں نہ ہو، اور سبھی قسم کے لینس لگانے سے آنکھوں میں درد ہو، تو سمجھ لیجئے آنکھیں تندرست ہیں۔ اسی کو اِم مٹروپیا کہتے ہیں۔ میری رائے میں تو ایسے اشخاص کو کوئی چشمہ نہیں لگانا چاہیئے۔ لیکن اکثر سرجنوں کی رائے ہے، کہ ایسے اشخاص کو معمولی یعنی نارمل لینس لگانا نگاہ قائم کرنے کو عمدہ ہوتا ہے۔

۲۔ اور جب بہت نزدیک سے تو صاف نظر آتا ہو اور دور سے نہیں، اور مجوّف لینس لگانے سے بینائی کی بیشی معلوم ہو، تو اُس کو مائی اوپیا۔ شارٹ سائیٹ کہتے ہیں۔ اِس میں مجوّف لینس لگانا ہی مُفید ہے۔

۳۔ اور جب نزدیک سے ذرا زیادہ فاصلہ سے تو ٹھیک نظر آوے اور بہت دور کا دُھندلا اور محدّب لینس سے صاف معلوم ہو، تو اُس کو پریس بائی اوپیا۔ لانگ سائیٹ کہتے ہیں۔ اور یہ ضعیفی میں اکثر کمزوری سے ہو جاتا ہے۔ اِس میں محدّب لینس لگانا لازمی مُفید ہوگا۔

۴۔ اور جب نزدیک سے بالکل نظر نہ آوے اور بہت دور کا صاف دِکھلائی دے، اور زیادہ محدّب لینس سے صاف نظر آوے، تو اِس کو ہائیپر مٹروپیا کہتے ہیں۔ اِس میں بھی ایسا ہی لینس لگانا لازمی مُفید ہوگا۔

۵۔ اور جب مختلف قسم کی ٹیڑھی ترچھی لکیریں ایک ہی طرح سے ٹیڑھی معلوم ہوں اور سلینڈریکل لینس لگانے سے ٹھیک معلوم دیں، تو اِس کو اِسٹگمیٹزم بھینگا پن کہتے ہیں اِس میں ایسا ہی لینس لگانا مُفید ہے۔

فصل اوّل دو سنو بیانات تمام شُد

فصل دویم۔ لِنگ کرم اِندری۔ اعضاء تناسُل کے امراض کا بیان

اُنکے نام۔ سبب۔ علامت۔ پرہیز اور علاج

پیارے بھائیو! اُس وِشوکرما نے اپنی سرسٹی (دنیا یا شرتی دُنیا) کی پیدائش کے بعد جیو آتماؤں کے کرم پہل بھوگنے کو اجسام کا قیام رکھنے کے لئے اوّل مقالہ کے پانچویں باب کے مُطابق

۲۔ سُپاری۔حشفہ

اُس کو کہتے ہیں، کہ جو مردانہ اعضاء تناسُل کا اگلا حصّہ ہوتا ہے۔ اِس پر تنگ مُباشرت یعنی اِغلام وغیرہ سے خراش اور غلیظ مُباشرت جیسے۔ آتشک وغیرہ کے زہریلے مادہ سے زخم ہو سکتے ہیں۔ اِن کا علاج حسب ضرورت پرتھوی یا وایو تتو سے ڈریسنگ کر کے کریں۔ لیکن صفائی زیادہ رکھیں، صحت ہو جاوے گی۔

۳۔ نائیزا۔اعضاء تناسُل پینیس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جو سُپاری سے لے کر نیچے جڑ تک کا حصّہ تمام ڈنڈی ہوتی ہے۔ اِسکی جڑ کے سِرے پر اندر کی طرف دو نالیوں کے مُنہ یعنی سوراخ، اور بقیہ اوپر کی ڈنڈی میں سُپاری کے مُنہ تک صرف ایک نالی ہوتی ہے، جس کو یوریتھرا کہتے ہیں۔ جو جڑ کی طرف والے ایک سوراخ سے تو مثانہ کی نالی سے پیشاب آکر اور دوسرے سوراخ سے جو فوطوں کی نلی کا مُنہ ہے مُباشرت کے وقت اِسیں سے ویریہ آکر، اوپر ڈنڈی کے یوریتھرا نالی میں ہوتا ہوا باہر نکلتا ہے۔ تو اِس ڈنڈی میں اوپر کی کھال پر یا اِس کی یوریتھرا نالی میں مُندرجہ ذیل تین طرح سے پانچ قسم کے امراض ہو سکتے ہیں۔

۱۔ امپوٹینسی۔نامردی

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب اِنسانوں کے پچھلے جنم میں ناجائز مُباشرت کرنے سے پرماتما کے ڈنڈ سے اعضاء تناسل کے اوپر کی طرف کھال میں قُدرتی پیدائش کے باعث تو ہیجڑا پن، دوسرے اِس جنم میں ہی اُسی کے خلاف مشت زنی یا اِغلام کے باعث ڈنڈی کے رگ پٹھے کمزور ہو کر سُستی، نامردی، نپُنسکتا ہو جاوے۔ اِس کی علامت تو تمام جانتے ہی ہیں، لیکن اگر اِس کا علاج کریں، تو قُدرتی ہیجڑا پن (مُخنث) کو تو لاعلاج جان کر چھوڑ دیں۔ اور دوسرے کے لئے پیشتر سینتسویں باب کے مُطابق حقیقی خیرات کریں، پھر مرض کا سبب رفع کریں اور اعضاء تناسل پر اگنی تتو کا سوریہ اسنان روزانہ ایک بار دیں و اگنی تتو کا گلیسرین تین سو ساٹھ شکتی کا دو بار ملا کریں اور اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کی دو خوراک روزانہ بتیس ۳۲ ہفتہ تک پلاویں و مُقوی اشیاء کھلا دیں، صحت ہو جاوے گی۔

۲۔ یوریتھرائیٹس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب آتشک یا سوزاک کے باعث اعضائے تناسُل میں زخم ہو کر یوریتھرا نالی میں سوزش ہو جاوے۔ علامت۔ اِس میں پیشاب کم اور تکلیف سے ہوتا یا بند ہو جاتا ہے اور یوریتھرا میں ترخن ہوا کرتی ہے۔ اِسکے علاج میں آکاش تتو کا سوریہ اسنان دِن میں ایکبار

دیا کریں۔ اور آکاش تتو کا عرق دن میں تین چار بار پلاویں اور گرم اشیاء سے پرہیز کراویں صحت ہو جاوے گی۔

۳۔ گنوریا۔ سوزاک

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب برہمچریہ یم (مجرد ی فرض) کے خلاف غلیظ مباشرت یعنی سوزاک کے مریض کے ساتھ مباشرت کرنے یا اُس کے مواد کے کپڑے کے دہبے سے یا ایسے مریض کے پیشاب کئے ہوئے مقام پر پیشاب کرنے سے اُس کے مواد کے زہر کی چھوت لگ کر کسی کی یورتیھرا میں زخم ہو جاوے۔ **علامت** اِس میں بہت تکلیف ہوتی ہے، بخار آجاتا اور یورتیھرا سے پیشتر پتلا سفید، پھر گاڑھا پیلا مواد بہا کرتا ہے۔ گٹھیا اور کمزوری ہو جاتی ہے۔ کبھی ران کی گلٹی بھی سوج جاتی ہیں۔ **علاج**۔ فوراً ہوتے ہی تو یورتیھرا میں وایو تتو کے لوشن کی پچکاری دن میں کئی بار لگاویں اور اِسی کا گلسرین تین سو ساٹھ شکتی کا سلائی سے لگاویں اور آکاش تتو کا عرق دن میں تین چار بار پلاویں۔ اگر مرض مزمن یعنی پرانا ہو گیا ہو، تو پیشتر سینتیسویں باب کے مطابق حقیقی خیرات کریں۔ پھر آکاش و پرتھوی تتو کا عرق روزانہ دو دو خوراک اوّل بدل کر پلاویں اور باری باری سے آکاش و وایو تتو کے لوشن کی پچکاری و سلائی سے گلسرین لگایا کریں۔ اور زیادہ تکلیف میں انہیں کا سوریہ استان دیا کریں۔ اور کھٹی، نمکین و چربی آشیاء اور مباشرت سے پرہیز کراویں۔ اور میٹھی پتلی و چکنی اشیاء کھلاویں، صحت ہو جاوے گی۔

۴۔ سفلس۔ شنکر۔ اُپدنش۔ آتشک

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب برہمچریہ یم کے خلاف آتشک کے مریض کے ساتھ غلیظ مباشرت کرنے یا اِس کا مادہ کسی زخم یا پتلی جھلی (میوکس ممبرین) جیسے۔ زبان یا سپاری کے اگلے حصہ پر لگ جانے سے ڈنڈی کی لگام پر یا یورتیھرا نالی میں اندر زخم اور فاسد خون ہو جاوے۔ یا ایسے مریض کا جھوٹا کھانے سے خون زہریلا ہو جاوے۔ **علامت**۔ اِس میں اعضاء تناسل پر پھنسی اور زخم ہو جاتے ہیں، جن سے مواد آتا یا یورتیھرا سے سیلان خون ہوا کرتا ہے اور بخار و گٹھیا تک ہو جایا کرتے ہیں۔ اور کبھی تمام جسم پر پھنسی یا چکتے پڑ جاتے، یا کبھی نامردی ہو جاتی، یا اعضاء تک گل جاتا ہے۔ آخر میں خون فاسد ہو کر جذام تک ہو جاتا ہے اور اِس کا مادہ نسل در نسل چلا کرتا ہے۔ **علاج**۔ فوراً ہوتے ہی تو وایو تتو کے لوشن سے زخم یا اِسی کی پچکاری سے یورتیھرا نالی کو دن میں کئی بار دھویا کریں اور اِسی کا گلسرین تین سو ساٹھ شکتی کا لگاویں۔ اور آکاش تتو کا عرق روزانہ تین چار مرتبہ پلاویں۔ اگر مرض پرانا ہو گیا ہو، تو پیشتر سینتیسویں باب کے مطابق حقیقی خیرات کریں۔ پھر آکاش اور پرتھوی تتو کا عرق روزانہ دو دو خوراک باری باری سے پلاویں اور باری باری سے پرتھوی و وایو تتو کے لوشن سے دھوتے و تین سو ساٹھ شکتی کا

گلیسرین لگاتے اور زیادہ تکلیف میں انہیں کا سوریہ اسنان دیتے رہا کریں۔ اور کھٹی نمکین چرپری اشیاء و مباشرت سے پرہیز کراویں اور میٹھی، چکنی و بسینی غذا زیادہ کہلاویں صحت ہوجاوگی۔

۵۔ اسپرمیٹوریا۔ پرمیہ۔ جریان

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب برہمچریہ کے خلاف ہتھلس کرنے یا سوزاک آتشک یا دائمی قبض ہونے کے باعث ویریہ پتلا ہوکر بہنا (پات ہونا۔ رقت منی) شروع ہوجاوے۔ **علامت**۔ اِسمیں من میں کوئی مباشرت کے متعلق خیال پیدا ہوکر، یا سونے کی حالت میں خواب ہوکر، یا دائمی قبض میں پاخانہ پھرتے وقت کو نتھنے پر پتلا سفید ویریہ بہ جایا کرتا ہے، جو پیشاب کرنے کے بعد رال سا ٹپکا کرتا ہے۔ **علاج**۔ اِس کے سبب کو رفع کرنے کے لئے بد عادات اور چال چلن کو دُرست کریں۔ کوئی ناول نہ پڑھنے دیں اور ہر قسم کے واہیات ناچ تماشے کھیل دیکھنے کی ممانعت اور الشیوربھگتی کی شاعری گانے بجانے سُننے یا پڑھنے کی ہدایت کریں۔ روزانہ تازے پانی سے غسل کراویں اور دِن میں دو بار سادی اور مُقوی (ساتوِک) غذا کہلاویں۔ رات کو گرم دودھ نہ پلاویں بلکہ صبح کو صرف تھوڑا گنگنا پلاویں اور کھٹی و چرپری و قابض اشیاء اور مباشرت سے پرہیز کراویں۔ اور برتھوی وجل تتو کا عرق دو دو خوراک روزانہ اوّل بدل کر پلاویں۔ اگر سولہ ہفتہ میں صحت نہ ہو، تو پرتھوی جل والیو کے مرکب تتو کا عرق دن میں دو بار پلاویں، صحت ہوجاوگی۔

۶۔ انڈکوش۔ فوطے۔ اپی ڈِڈمِس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جو ویریہ اِکٹھا رکھنے کے لئے اعضاء تناسل مردانہ کی جڑ میں دونوں طرف ایک ایک مُلائم تھیلی میں رگوں کی گانٹھ بند ہوتی ہیں۔ اِن میں بھی سوزاک و آتشک کے مادہ یا بیرونی وجوہات سے سوزش ہوجاتی ہے، تو اِس کو **اِپی ڈِڈمائیٹس** کہتے ہیں۔ یا جب جل تتو کی خرابی سے اِس میں پانی بھر جاوے، تو **ہیڈروسیل** کہتے ہیں۔ **علامت**۔ اِپی ڈِڈمائیٹس میں سُرخی سوجن، درد حرارت پائی جاتی ہیں۔ اور ہیڈروسیل میں فوطوں میں پانی بھر جاتا اور درد ہوتا ہے۔ اِن دونوں امراض کے علاج میں معمولی سوزش کی مانند اگنی، و والیو یا پرتھوی تتو کا گلیسرین ملیں اور سوریہ اسنان دیں صحت ہوجاوگی۔ اور اگر انہیں کوئی آنت اُتر آوے جسکو ہرنیا کہتے ہیں، تو اسمیں عمل جراحی سے کام لیں۔

فصل دوم۔ پچاس بیانات تمام شد

فصل سوئم - اِستری لِنگ اعضاءِ تناسل زنانہ کے امراض کا بیان

اُن کے نام - سبب - علامت - پرہیز اور علاج

پیارے بھائیو! اُس وِشو کرما نے اوّل مقالہ کے بارھویں باب کے مطابق یہ اعضاءِ تناسل زنانہ دو حصوں میں تقسیم کر کے بہت گرم خاصیت کا بنایا ہے، جسکے بیرونی حصہ کو فرج اور اندرونی حصہ کو رحم کہتے ہیں۔ جسکے دو ہی کام ہی مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ یعنی فرج کو اعضاءِ تناسل مردانہ سے ویریہ کھینچنا۔ اور رحم کو اُس ویریہ کے کیڑے کو اپنے اندر رکھ کر اپنے جسمانی ست خون سے پرورش کر کے بڑا جسم بنانا۔ جسکی مفصل تشریح آپ اُسی باب میں پڑھ ہی چکے ہیں۔ اِس لئے تیرھویں باب کے خلاف بھوگ کے کاموں یا بیرونی وجوہات سے اِن آلات کے امراض بھی جُدا جُدا ہی ہوتے ہیں۔ جن میں سے اکثر قدرتی بناوٹ کے باعث جو اِس قسم کے امراض ہوتے ہیں، کہ جیسے فرج کا تنگ ہونا۔ فرج کے دونوں لب ملے ہوئے ہونا۔ یا پردہ حجاب (ہائمن جھلی) سے ڈھکا رہنا۔ یا فرج کا بالکل ہی نہ ہونا۔ تو اِن امراض سے عورت مباشرت نہیں کر سکتی، یا کرنے میں بہت سخت تکلیف ہوتی ہے اور ماہواری حیض کا خون بھی نہیں جا سکتا۔ یا مقعد و مثانہ کی نالی اِس میں کو کھل کر اسی راستہ سے پیشاب یا خانہ آیا کرتا ہے۔ یا عورت کے فوطے ہی نہ ہوں یعنی بانجھ ہونا وغیرہ۔ تو یہ امراض زیادہ تر لا علاج ہوتے ہیں یا عملِ جراحی سے تعلق رکھتے ہیں، لہٰذا اِن کا بیان چھوڑ دیا جاویگا۔ **دوئم** - چوٹ لگ جانے یا کسی مرد کے جبراً زنا کرنے سے پھٹ ٹوٹ جانا۔ یا رسولی نکل آنا۔ یا ناجائز زنا سے آتشکی و سوزاکی مادہ کا زہر لگ جانے سے زخم ہو جانا۔ تو اِن امراض کا علاج زخم کے بیان میں تبلائے طریقہ سے کریں۔ **سوئم** - رحم کے متعلق امراض اکثر ماہواری حیض کے خون کی خرابی کے باعث ہوتے ہیں، لہٰذا اُنکا جُدا جُدا بیان ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

۱ ولوائیٹس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب فرج کے مُنہ ولوا میں سوزش ہو جاوے۔ **سبب** - کمزور آتشکی مزاج اور دائمی قبض ہونا۔ بے حد مباشرت کرنا۔ سفید پانی جانا۔ یا مقعد کی نالی کی سوزش پھیل کر بھی ہو جاتی ہے۔ **علامت** - فرج میں درد و خراش ہوتا ہے، جو ران اور کمر تک جاتا ہے۔ ولوا میں سفید میوکس جیلی دار رطوبت بہا کرتی ہے۔ پیشاب میں جلن ہوا کرتی ہے۔ اکثر چھوٹے زخم ہو جاتے ہیں، جن میں سڑن ہو کر پیپ تک پڑ جاتی ہے اور بخار بھی آ جاتا ہے۔ **علاج** - صرف سوزش کی حالت میں سوزش کے مطابق آکاش تتو کے لوشن کی پچکاری دن میں دو تین بار فرج میں دیا کریں اور اِسی کا گلسرین یا روغنِ زیتون تین سو ساٹھ شکتی کا لگایا کریں

اور سٹرن کی حالت میں یہی عمل وایو تتو سے کیا کریں اور مباشرت سے بچا دیں صحت ہوجاوے گی

۲۔ وجے نائٹس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب فرج کے اندر سوزش ہوجاوے۔ اِس کے **سبب۔ علامت** اور **علاج** ولوائٹس کی مانند ہیں۔

۳۔ امینوریا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب رحم کی خرابی سے ماہواری حیض کا خون آنا بند ہوجاوے۔ یہ تین طرح سے ہوتا ہے۔ **اوّل** تو رحم میں خون پیدا ہی نہ ہونا۔ **دویم**۔ ماہواری حیض کا خون رحم میں جمع رہنا۔ **سویم**۔ تھوڑا خون جانا۔ **سبب**۔ اوّل کا سبب تو جسمانی کمزوری ہے۔ دویم کا رحم یا فرج کا سوراخ بند ہونا ہے۔ جس سے کاذب حمل کا دھوکہ بھی ہوجاتا ہے۔ سویم کا دلی تفکرات، تیز بخار، سل، اینمیاں وغیرہ امراض کا ہونا ہے۔ **علاج**۔ سوراخ بند ہونے کا علاج تو عمل جراحی سے کراویں۔ اور باقی کسی بھی حالت میں اگنی پرتھوی کے مرکب تتو کا عرق دو تین خوراک روزانہ پلاویں اور مقوی غذا کھلاویں، صحت ہوجاوے گی۔

۴۔ ڈسمنوریا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب ماہواری حیض کا خون ہمیشہ درد کے ساتھ اور کم جاوے۔ **سبب**۔ **اوّل** عصبی کمزوری ہونا، یا ماہواری حیض دس بارہ سال تک ہو اور اولاد پیدا نہ ہو، تو بھی ہوجاتا ہے۔ **دویم**۔ رحم میں سوزش یا ورم ہونا۔ **سویم**۔ رحم میں تنگی، سختی یا رسولی ہوجانا۔ یا رحم کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا یعنی ٹل جانا۔ **علامت**۔ **اوّل** سبب میں ماہواری حیض ہونے کے دو چار دن پیشتر سے پیٹ کے زیریں حصّہ میں درد ہوتا ہے۔ سستی، کاہلی رہتی اور درد سر رہتا ہے۔ ران پر دبانے سے درد ہوتا ہے۔ جو باقاعدہ خون نکل جانے سے رفع ہوجاتا یا تھوڑا نکل جانے سے کم ہوجاتا ہے۔ بدہضمی رہا کرتی ہے۔ اکثر بائے گولا یعنی ہسٹیریا کا مرض ہوجایا کرتا ہے۔ **علاج**۔ اِس وقت کا تو ذرا دشوار ہے۔ یعنی ماہواری حیض کا خون باقاعدہ جانے کے لئے پیشتر ہی سے اگنی پرتھوی کے مرکب تتو کا عرق پلانا ہوگا۔ اور اِس تکلیف میں تو صرف آکاش تتو کا سوریہ اسنان پیٹ کے زیریں حصّہ رحم پر دیا جاسکتا ہے، لیکن اِس سے خون بند ہوجانے کا خطرہ ضرور رہتا ہے، لہٰذا پیشتر ہی علاج کرنا ٹھیک ہوگا۔ **دویم** سوزش یا ورم کے سبب میں بھی یہی علامتیں پائی جاتی ہیں اور ایک دو ہفتہ تک متواتر تھوڑا تھوڑا خون جایا کرتا ہے۔ اِس کے لئے آکاش تتو کا سوریہ اسنان رحم پر دینا اور اِسی کا عرق پلانا زیادہ

مُفید ہے۔ لیکن جب درد شدید ہو جاوے، تو پھر اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کا یا صرف پرتھوی تتو کا عرق ہی تیئیس ہفتہ تک پلا دیں۔ سوئم۔ میں بھی یہی علامتیں ہوتی ہیں اور یہی علاج بھی کریں ورنہ عمل جراحی سے علاج کرا دیں۔

۵۔ مِنوریجیا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب رحم سے ماہواری حیض کا خون بہت زیادہ جاوے۔ جو تین طرح سے ہوتا ہے۔ یعنی یا تو خون معمول سے زیادہ جاوے، یا زیادہ عرصہ تک جاوے، یا ایک ماہ میں کئی بار جاوے۔ لیکن بہت زیادہ خون جاوے، تو اُس کو مِٹرو ریجیا کہتے ہیں۔ **سبب**۔ خون کی ماہیت میں فرق آجانا۔ جیسے سِل۔ ذیابطیس ہونا۔ تلی بڑھ جانا۔ انیمیاں، اسکروی ہو جانا۔ رحم میں سوزش ہونا۔ ماہواری حیض کے وقت مُباشرت کرنا۔ خوب قوی ہونے میں دلی جوش ہونا۔ **علامت**۔ آہستہ آہستہ یا ایک دم زیادہ اور چھیچھڑے دار منجمد خون جایا کرتا ہے، جس سے کمزور ہو کر مریضہ بے ہوش ہو جایا کرتی ہے۔ **علاج**۔ آکاش تتو کا عرق جلدی جلدی روزانہ پانچ چھ خوراک پلا دیں و اسی کے لوشن کی پچکاری فرج میں دیں یا اسی کا سوریہ اسنان رحم پر دیں۔ اور گرم اشیاء، مُباشرت اور حرکت سے پرہیز کرا دیں صحت ہو جاویگی۔

۶۔ لیوکوریا۔ پردر۔ زنانہ سوزاک

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب رحم سے چکنے والی سفید رطوبت بہا کرتی ہے۔ **سبب**۔ کسی طرح رحم میں خراش ہونا۔ زیادہ مُباشرت کرنا یا بار بار حمل گرنا۔ سردی لگنا۔ سوزاک یا آتشک کے مادہ کا اثر ہونا۔ نازک مزاج اور گورے رنگ کی عورت ہونا ہیں۔ **علامت**۔ چہرہ زرد، بھوک کم، پیٹ کے زیریں حصّہ اور جنگاسہ میں درد ہوا کرتا ہے۔ فرج میں بھاری پن بوجھ اور گرمی محسوس ہوا کرتے ہیں۔ حاجت پیشاب بار بار ہوا کرتی ہے۔ کبھی بخار اور کبھی دست بھی ہو جایا کرتے ہیں۔ سفید لیسدار گاڑھی جمی ہوئی یا خون آمیز رطوبت جایا کرتی ہے، جس سے کپڑے پر دھبے تک پڑ جاتے ہیں۔ رحم کا مُنہ چوڑا ہو جاتا ہے۔ ماہواری حیض کا خون درد سے آتا، سر اور پیٹھ میں درد رہتا اور سُستی، کاہلی رہا کرتی ہے۔ کسی دماغی یا جسمانی کام کو من نہیں چاہتا اور ہسٹیریا یا کنولشن کی مانند دورے بھی ہو جاتے ہیں۔ اکثر قے ہوتی اور نفخ شکم ہو جایا کرتا ہے۔ اور مُزمن ہو جانے پر صرف انڈے کی سفیدی کی مانند رطوبت جانے لگتی ہے۔ رحم کے مُنہ پر زخم تک ہو جاتے ہیں۔ فرج میں کھجلی ہوتی اور عورت بانجھ ہو جاتی ہے۔ آخر کار راجکشما۔ سِل ہو کر موت تک ہو جاتی ہے۔ **علاج**۔ پرتھوی تتو

اور آکاش تتو کا عرق روزانہ دو دو خوراک اوّل بدل کر پلاویں۔ اور انہیں کے لوشن کی پچکاری فُرج میں لگاویں۔ اور زیادتی میں آکاش تتو کا سوریہ اسنان رحم اور فُرج پر اور دیگر گرم اشیاء اور مُباشرت سے پرہیز کراویں اور رہن سہن تیرہویں باب کے مطابق رکھیں صحت ہو جاوے گی۔

شکایت مُباشرت

جب ان دونوں آلات میں سے کسی میں مُباشرت کی خواہش زیادہ ہو، تب آکاش تتو۔ اور جب کم ہو، تب اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کا عرق استعمال کرا دیں دُرست ہو جاوے گی۔

فصل سویم چالیس بیانات تمام شُد

انت میں اِس طرح سوچ سمجھ کر علاج کرنے والے طبیبوں کو میرا نمسکار ہے۔

نمسکار ہے نمسکار ہے۔

رامچندر مُنی

کنوار سمبت ۱۹۸۸ بکرمی

چالیسواں باب دوسو نوے بیانات تمام شُد

اُوم

جَلائے نمونہ

اَتھ

اِکتالیسواں باب

رسناگیان اِندری۔ زبان کرم اِندری خُون خاص سیال و دِل

اُن آلات کے امراض کا بیان جو زیادہ تر جل تتو سے محفوظ رہتے ہیں

پیارے بھائیو! اِس باب میں مذکورہ بالا آلات کے اُن تمام جسمانی تکالیف (ادھیاتمک کہول) کا حال لکھا جاویگا، کہ جو اِنسانوں کے تیرہویں باب کے خِلاف بھوگ کے کاموں یا بیرونی وجوہات سے دوسرے تتوں کی کمی بیشی کے باعث اِن میں جل تتو کم و بیش ہو کر بگڑ جاتا ہے۔ اور پھر زیادہ تر اِسی کی کمی بیشی کے امراض جیسے ذائقہ خراب معلوم ہونے یا بالکل نہ معلوم ہونے، نگلنے میں تکلیف ہونے یا اِس کا ست خون ہی بگڑ کر ٹھنڈا یا گرم ہو جانے، یا اِس کی ماہیت ہی بگڑ جانے یا دِل کا کام کم و بیش ہو کر دورانِ خون کے خراب ہو جانے وغیرہ کے امراض یا کئی تتوں کے مُشترکہ بگاڑ کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں جنمیں سے کوئی کوئی تو اپنی گذشتہ بداعمالیوں کا ثمرہ بھوگنے کے لئے قہرِ الٰہی سے بھی جیودں کو مِلتے ہیں۔ اور سب کی مختلف ہی علامتیں بھی دیکھنے میں آتی ہیں۔ تو چاہے امراض کے نام کچھ بھی ہوں، آپ تو صِرف انتیسویں[۲۹] و چھبیسویں[۲۶] باب کے مُطابق اُنکی تشخیص و علاج کریں اور حسبِ دِلخواہ فائدہ اُٹھاویں۔ لیکن بِلا جسمانی حِصّوں کے دیکھ کر چیر پھاڑ سیکھے، اُن کے عمل جراحی کے متعلق امراض سے ہرگز ہاتھ نہ لگاویں، تاکہ فائدہ کی بجائے نقصان نہ ہو جاوے۔ اور اِن کے آدہی دیوک امراض کے عِلاج میں سینتسویں باب کے مُطابق حقیقی خیرات ضرور کریں کراویں، ورنہ کامیابی کی اُمید نہ کریں۔

فصل اوّل رسناگیان اِندری کے امراض کا بیان

اُن کے نام، سبب، علامت، پرہیز اور علاج

پیارے بھائیو! دِماغ مہاراجہ کے ٹھیک سوچ سمجھ کر اپنے موافق جل تتو کے خواص کی

اشیاء منہ کے ذریعہ کہاکر وہ ہوپ سے جل تتو کولے کر، اُن سے عُمدہ صالح خون بناکر تمام جسم کی بخوبی پرورش کرتے رہنے و تمام سنسار کی اشیاء خوردنی کا رس گُن یعنی ذائقہ محسوس کرنے کے لئے ہرایک متنفس نرناری کے مُنہ میں زبان حواس باطنی (کرم اِندری) کی جڑمیں نیچے کی طرف جوگہرے نیلے رنگ کا ایک قسم کا عصب جل تتو کے گُن کا مرکز اُسی کے نزدیک بلا مُجلا ایک خاص حواس باطنی (گیان اِندری) اوّل مقالہ کے پانچویں باب کے مُطابق اُس وِشوکرملنے بنایا ہے، اِس کو رسنا قوت ذائقہ یعنی ذائقہ محسوس کرنیکی قوت کہتے ہیں۔ اور ہرایک قالب (یونی) کے جسموں میں مُختلف طرح کے خواص کی اِسلئے بنائی ہے، کہ جس سے کوئی جیو اپنے اعمال کے مُطابق ملے ہوئے قالب کے خِلاف بھوگ نہ بھوگ سکیں۔ جیسے۔ نہ نباتات یعنی قند، مول، پہل، اناج، گہاس، پہونس، خار یا فضلہ کہانے والے گوشت۔ اور نہ گوشت کہانے والے مذکورہ بالا سبزی وغیرہ و فضلہ ہی کہا سکتے ہیں۔ اِسکی ظاہری بناوٹ کو تو قریباً سب ہی جانتے ہیں اور اندرونی حصوں کے ناموں کی زیادہ واقفیت کے لئے سُسرت، اناٹمی، فزیالوجی وغیرہ کو پڑہیں۔ لیکن اِس کے امراض سمجھنے کے لئے صرف اتنا ہی سمجھ لینا کافی ہوگا، کہ جب اِنسانوں کے تیرہویں باب کے خِلاف بھوگ کے کاموں یا بیرونی وجوہات سے جسم میں کوئی بھی ایک یا کئی تتو بگڑکر کوئی بھی مرض پیدا ہو جاتا ہے، تو فوراً اُس آلہ کا فعل بگڑکر ذائقہ میں فرق آجاتا ہے۔ اور جب اُسی مرض کو ٹھیک سمجھ کر اُسی تتو کی کمی بیشی کو جوں کی توں پوری کرکے درست کر دیا جاتا ہے، تو بس یہ بھی خود درست ہوکر ٹھیک باقاعدہ ذائقہ محسوس کرنے لگتا ہے۔ ورنہ نہ تو اِسمیں کوئی جسمانی مرض پیدا ہی ہوتا ہے، اور نہ دور ہی ہوسکتا ہے جیسے سانپ کے کاٹنے میں اگنی تتو کی بیشی ہو جانے کے باعث دِماغ کی بیہوشی کی وجہ سے کڑوا ذائقہ بھی محسوس نہ کرنا۔ یا بخاروں میں مُختلف تتوں کی کمی بیشی کے باعث مُختلف قسم کے ذائقہ محسوس کرنا وغیرہ۔ سو وہ اُسی مرض کا عِلاج کر دینے سے صحت پاسکتے ہیں۔ ہاں بیرونی وجوہات سے اِسکی ٹوٹ پھوٹ ضرور ہو سکتی ہے، سو اُس کے علامات کیمطابق چھوٹے زخم یا ورم کا تو عِلاج کر دیں، لیکن بڑوں میں علمِ جرّاحی کے عالِموں سے کام لیں۔ اور اِس کی خاص کرم اِندری زبان کے امراض کا بیان حسبِ موقع اڑتیسویں باب کی تیسری فصل میں تحریر کیا ہی جاچکا ہے، لہٰذا یہاں اِس کا کوئی مرض نہیں لکھا جاویگا۔

فصل اول دہن بیانات تمام شد

فصل دویم۔ خون خاص سیال شے کے امراض کا بیان

اُن کے نام۔ سبب۔ علامت۔ پرہیز اور عِلاج

پیارے بہائیو! پرلامبا شرتی دُنیا (اِستمنی سِرسٹی) کی پیدائش کے بعد سنسار کے تمام پنچ عناصر

اجسام کے بنانے اور بنا کر اُن کی روزانہ افزائش و حفاظت کرتے رہنے کے لئے اُس وشوکرما نے جو سیال شے بنائی ہے، اُس کو رکت۔ خون۔ بلڈ اور لہو وغیرہ کہتے ہیں حقیقت میں اِس کی پیدائش اور بگاڑ کا حال تو اُسے ہی معلوم ہے، اور اِس کے اجزا کے ناموں کی زیادہ واقفیت کے لئے سُشرت اناٹمی، فزیالوجی وغیرہ کو پڑہیں۔ لیکن صرف تندرستی کی حفاظت کے واسطے ضروری باتیں جاننے کیلئے اِس کی یہ تشریح جاننی ہی کافی ہوگی۔ کہ جب اِنسان اپنے موافق خوردنی اشیاء منہ کے ذریعہ کہا پی لیتے ہیں، تو معدہ میں جا کر اور باقاعدہ ہضم ہو کر اُس میں سے پانی کے رنگ کی ایک مختصر سیال شے بنتی ہے، جو دل میں جا کر اُس کے خانوں میں گھوم پھر کے سُرخ ہو کر دورانِ خون میں شامل ہو جاتی ہے۔ او پھر اِسی طرح تمام جسم میں کہیں بڑی شریانوں میں، کہیں درمیانی وریدوں میں، اور کہیں چھوٹی رگوں میں ہر وقت گھومتا پھرتا اور تمام آلات و عضلات اور ہڈیوں کی پرورش کرتا و طاقت دیتا رہتا ہے۔ اور اُسی کا جم کر گوشت و اِسی کے مختصر لُب لباب سے ویریہ بنتا رہتا ہے۔ لیکن یہ بہت سردی یا بہت گرمی سے یا جسم کے باہر آکر جم جاتا ہے۔ یعنی تمام جسمانی تندرستی اور زندگی کا دار و مدار بھی اِس پر منحصر ہے۔ لہٰذا اِسی کے بہترین اور زیادہ مقدار میں بنانے کو منہ سے لے کر مقعد تک کی نالی اور اُس کے متعلق تمام آلات جیسے منہ، دانت، معدہ، آنتیں و جگر کے تندرست رہنے کی بہت ضرورت ہے۔ اور اِسی کی فضلات سے صفائی کرتے رہنے کے لئے گردہ، مثانہ، جگر تلی اور جلد کے باقاعدہ تندرست رہنے کی بھی ضرورت ہے۔ اور اِنسانوں کے کام وغیرہ کرتے رہنے سے جو اِس میں حدّت یعنی گرمی بڑھ جاتی ہے، اُس کے رفع کرنے کے لئے پانی پینے یا غسل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور کچھ پھیپھڑوں کے ذریعہ سے بھی سانس کی ہوا کے اوکسیجن سے مِل کر اِس کی حدّت کم ہو کر اِس کی ماہیت ٹھیک باقاعدہ بنی رہتی ہے۔ اِس کا ذائقہ نمکین اور جسم میں اِس کی مقدار جسم کے وزن کا تقریباً تیرہواں حصّہ ہوتی ہے۔ اور دل کے ٹھیک کام کرتے رہنے سے اِس کا تمام جسم میں عمدہ دوران بھی ہوتا رہتا ہے۔ مطلب یہ ہے، کہ جسم کے تمام آلات ایک اِسی خون کے ٹھیک بنائے رکھنے کے لئے بنائے گئے ہیں۔ اور جب یہ شے کسی طرح آہستہ آہستہ کم بن کر جسم میں کم ہوتی جاتی یا ایک دم زیادہ مقدار میں نکل کر جسم میں کم رہجاتی ہے، تو روح (جیو آتما) اُس جسم کو نکمّا جان کر چھوڑ جاتی ہے۔ بس اِسی کو موت یا اِنتقال کہتے ہیں۔ ناظرین! حقیقت میں اگر اِس کو غور کے ساتھ دیکھا جاوے، تو اِس سیال شے کی بناوٹ میں دو اشیاء پائی جاتی ہیں۔ ایک تو پنیلا حصّہ جس کو سیرم کہتے ہیں۔ یہ تمام خون کا تقریباً پون حصّہ ہوتا ہے اور اِس کا رنگ کچھ زرد ہوتا ہے۔ اِس میں چربی، انگوری شکر کا مٹھاس، کچھ نمک کا حصّہ اور پانی پائے جاتے ہیں۔ اور دوسری منجمد شے جو تمام خون کا تقریباً چوتھائی حصّہ ہوتا ہے۔

اِسمیں دو قسم کے ذرّے پائے جاتے ہیں جنمیں سے ایک تو صورت کے گول، چپٹے و زرد رنگ کے اور مسامدار (اسفنجی) ہوتے ہیں۔ اِن میں سُرخ رنگ کا سیال بھرا ہوتا ہے، جس سے خون کا رنگ سُرخ دِکھلائی دیتا ہے۔ اور یہی شے پھیپھڑوں میں سانس کی ہوا سے اوکسیجن گیس کو جذب کر کے تمام جسم میں پہنچاتی ہے، جو صحت کے لئے بڑی فائدہ مند ہے۔ اِن کو ریڈ کارپسکلز کہتے ہیں۔ اور دوسرے ذرّے گیند کی شکل کے گول و سفید رنگ کے ہوتے ہیں اِن کو وہائیٹ کارپسکلز کہتے ہیں۔ یہ سُرخ ذرات کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔ اور یہ دونوں قسم کے ذرّات اِس سیال میں پوست کی مانند بیشمار تعداد میں ہوتے ہیں، لیکن سفید ذرات سے سُرخ ذرّات چالیس گُنے ہوتے ہیں اور جسم میں جہاں کہیں چوٹ لگجاتی یا کسی خاص زہر سے سوزِش ہوجاتی ہے، تو یہ اُس کی اِمداد کے لئے اُس مقام پر زیادہ تعداد میں پہنچ جاتے ہیں، اِسی لئے وہاں ورم ہوجاتا ہے۔ اور پھر وہاں اُس زہر کی حدت سے لڑکر اِن میں سے جو ذرّات بیکار ہوجاتے ہیں، وہ مُردار ہوجاتے ہیں، بس اِسی کا نام پیپ ہوتا ہے۔ جو گرمی سے پک کر پیپ یعنی مواد ہوجاتا ہے۔ اِس کے سُرخ ذرّات میں یہ تاثیر بھی ہوتی ہے، کہ جسم کو نرم و گرم رکھتے ہیں اور اُسکے تمام فضلات کو بلغم، پاخانہ، پیشاب، پسینہ کے ذریعہ باہر نکالتے رہتے ہیں۔ اگر اِن میں اوکسیجن کم جذب ہو، تو وہ فضلہ (مادہ) خون ہی میں رُک کر جسم میں گرمی بڑھ جاتی ہے، بس اِسی کو بُخار کہتے ہیں۔ اِسلئے اب صاف معلوم ہوگیا، کہ جو اِنسان تیرہویں باب کے خلاف کہیں بھی بھوگ کے کاموں سے اِسکو بگاڑ لیتے ہیں، تو سمجھ لو وہ اپنے جسمانی خزانہ ہی کو نیست و نابود کرنا چاہتے ہیں۔ تو جب اِسمیں کہیں بھی وجوہات سے جل تتو کم و بیش ہوکر کوئی دیگر تتو کم و بیش ہوجاتا ہے، تو اُسی تتو کی کمی بیشی کے امراض پیدا ہوجاتے ہیں۔ مثلاً آکاش تتو بیش ہوجانے سے قبض، بلغم، فالج، موٹاپا و فسادِ خون جذام وغیرہ کے۔ اور کم ہوجانے سے خشکی کے بُخار وغیرہ امراض ہوجاتے ہیں۔ اور وایو تتو بیش ہوجانے سے عصبی خرابی، پھڑکن، درد وغیرہ کے۔ اور کم ہوجانے سے سُنّی، اکڑن وغیرہ کے امراض ہوجاتے ہیں۔ اور اگنی تتو بیش ہوجانے سے خونی و صفراوی اسہال، قے، ہیضہ، بُخار وغیرہ کے۔ اور کم ہوجانے سے فالج وغیرہ کے امراض ہوجاتے ہیں۔ اور جل تتو بیش ہوجانے سے پلے تھورک (موٹاپا) وغیرہ کے۔ اور کم ہوجانے سے جلندھر، خشک کھانسی، سنگرہنی، کمزوری، انیمیاں وغیرہ کے امراض ہوجاتے ہیں۔ اور پرتھوی تتو کی بیشی سے سُستی، کاہلی، بے خوابی، خشکی وغیرہ کے۔ اور کم ہوجانے سے قبض فسادِ خون جذام وغیرہ کے امراض ہوجاتے ہیں۔ جن میں سے زیادہ تر کا بیان تو حسبِ موقع دیگر مقامات میں لکھا جاچکا ہے یا لکھا جاویگا، اور باقی کچھ امراض ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ تو چاہے امراض کے نام کچھ ہی ہوں، آپ تو صرف انتیسویں[۲۹] و چھبیسویں[۲۶] باب کے مُطابق اُن کی تشخیص و عِلاج کریں۔ اور تیرہویں باب کے مُطابق تمام کھان پان، رہن سہن وغیرہ کا بندوبست کریں کراویں۔ اور اِسکے آدمی دیکھ

امراض کے علاج میں سینتسویں باب کے مطابق حقیقی ذکواۃ کریں کراویں۔ بس تمام کو صحت ہو جاویگی۔

اوّل بیشی حدّتِ خون یعنی بخار کے متعلق بیان

ناظرین! صحت کی حالت میں خون میں جو گرمی (حدّت) ہوتی ہے، وہ جسم میں خون کی کم وبیش مقدار کے مطابق اور اُس مقام کے دل سے نزدیک و دور ہونے کے باعث ہی کم وبیش ہوتی ہے۔ جیسے منہ میں تھرمامیٹر کی ایک سو ایک ڈگری (درجہ) بغل میں اٹھانوے ۹۸ و ننانوے ۹۹ ڈگری کے درمیان۔ اور ران میں ستانوے و اٹھانوے ۹۸ ڈگری کے درمیان ہی پائی جاویگی۔ تو جب کہیں بھی وجوہات سے خون میں اگنی تتو بیش ہو کر مذکورہ بالا مقدار سے چاہے نصف سے دس ڈگری تک کچھ بھی کم وبیش گرمی بڑھ جاوے، تو اُس کو جوَر۔ تپ۔ فیور۔ بخار و حرارت کہتے ہیں۔ جس کے علاج کے لئے مندرجہ ذیل خاص باتیں زبانی یاد کریں۔

پہلی بات بخار کی علامت کے متعلق

ناظرین! سب طرح کے بخاروں کی تیزی کی حالت میں تقریباً یہ علامتیں ہوا کرتی ہیں، کہ قبض ہونا۔ بھوک کم لگنا۔ پھریری معلوم ہونا۔ خشکی ہونا۔ گرمی بڑھ جانا۔ پیاس زیادہ لگنا۔ سستی، کاہلی، اعضا شکنی و بے کل ہونا اور نیند کم آنا۔ اکثر ہذیان تک ہو جاتا ہے اور آخر میں بلغم بڑھ کر موت تک ہو جاتی ہے۔

دوسری بات بخار کی میعاد کے متعلق

ناظرین! تمام قسم کے بخار تقریباً چار طرح سے اُترتے ہیں۔ اوّل جسم کی کوئی رطوبت جیسے۔ پاخانہ پیشاب، پسینہ زیادہ مقدار میں نکل کر یا نکسیر پھوٹ کر گرمی کم ہو جانے سے۔ یہ بخار پرتھوی تتو کی کمی سے دورے کے ہوتے ہیں، جو وجوہات کے لحاظ سے دن میں دو چار بار سے لے کر روزانہ یا دوسرے تیسرے چوتھے دن تک بڑھتے رہا کرتے ہیں۔ دوئم۔ بغیر کسی رطوبت کے نکلے ہی آہستہ آہستہ گرمی جسم ہی میں جذب ہو کر کم ہو جانے سے۔ یہ اکثر میعادی ہوتے ہیں، جو وجوہات کے لحاظ سے وایو تتو کی کمی سے ایک ہفتہ کی۔ آکاش تتو کی کمی سے دو ہفتہ کی۔ اور جل تتو کی کمی سے تین ہفتہ تک کی میعاد میں اُترنے والے ہوتے ہیں۔ سوئم۔ کچھ رطوبت نکل کر اور کچھ جذب ہو کر گرمی نکل جانے سے بھی بخار اُترتے ہیں، جو میعادی کی مانند ہی گھٹتے ہیں۔ چہارم۔ خون میں زیادہ مقدار میں گرمی بڑھ جانے کے باعث تمام جسم میں چھوٹی چھوٹی پھنسیاں یا دھبے نکل کر گرمی نکل جانے سے۔ یہ بھی اکثر میعادی ہی سے ہوتے ہیں۔ پنجم۔ کوئی کوئی بخار نہ تو دورے سے آتے اور نہ کسی میعاد ہی پر اُترتے ہیں، بلکہ ہر وقت کم وبیش بنے ہی رہتے ہیں۔ تو ایسے بخار اکتیس دن بنے رہنے کے بعد جیرن جور۔ تپ دق۔ کرانک فیور کہلاتے ہیں، جو کئی تتوں کی خرابی سے ہوتے ہیں۔

تیسری بات بُخار کے اُصول علاج کیمتعلق

ناظرین! تمام قسم کے بُخاروں میں تقریباً اِس اُصول پر علاج کرنا چاہیئے، کہ دورے سے چڑھنے اُترنے والے بُخاروں میں گرم پانی کی پچکاری مقعد میں لگا کر فضلہ صاف کریں۔ وایو تتو کی بیشی کے بُخار میں جسم کو ملیں اور دباویں۔ اگنی کی بیشی کے بُخاروں میں مُسہل دیں۔ آکاش کی بیشی کے بُخار میں بلغم خارج کرنے کا بندوبست کریں۔ اور جل تتو کی بیشی کے بُخار میں فاقہ کراویں۔

چوتھی بات بُخار میں پرہیز کے متعلق

ناظرین! تمام قسم کے بُخاروں میں اِس طرح کھانے پینے کا بندوبست اور پرہیز ہونا چاہیئے، کہ پیشتر تو ہر ایک بُخار کی شروعات میں تین دِن تک غلّہ کا فاقہ کراویں، لیکن نمکین پانی پلاویں اور بُخار کی تشخیص کرلیں۔ پھر دورے والے بُخاروں میں آرام کی حالت میں ہلکی ہاضم غِذا کھلاویں اور بُخار کی حالت میں کچھ نہ دیں۔ اور آکاش تتو کی بیشی والوں میں کٹو، تکت۔ کشائے (تیز۔ چرپری۔ کڑوی۔ کسیلی) دوکمی والوں میں مدُھر، امل، پٹو (میٹھی۔ کھٹی۔ نمکیں) اور وایو تتو کی بیشی والوں میں مدُھر، امل پٹو دوکمی والوں میں کٹو۔ تکت۔ کشائے۔ اور اگنی تتو کی بیشی والوں میں مدُھر، تکت۔ کشائے دوکمی والوں میں امل۔ پٹو۔ کٹو۔ اور جل تتو کی بیشی والوں میں پٹو دوکمی والوں میں کشائے۔ اور پرتھوی تتو کی بیشی والوں میں مدُھر دوکمی والوں میں تکت۔ اور اِن کی مُرکب کمی بیشی والوں میں اِنہیں کے مُرکب خواص کی اشیاء کہلاویں اور خلاف سے پرہیز کراویں۔ البتہ کُہنہ بُخار میں طاقت کے لیئے دودھ ضرور پلا سکتے ہیں۔ اور ہوا میں رہنے، مُباشرت کرنے اور گرم خشک اشیاء کے استعمال کو زہر کی مانند چھوڑ دینا چاہیئے۔ کیونکہ عوام کا یہ مقولہ بالکل بے بُنیاد ہے کہ بُخار کی حالت میں مُقوی اشیاء کہلانا طاقت بڑھاتا ہے۔ اور اسباب کے لحاظ سے بُخاروں کے نام و علامت اور علاج حسب ذیل ہیں۔

اوّل۔ ٹرامیٹک فیور۔ سیکنڈری فیور۔ ضربی بُخار۔ سوزشی بُخار

اُن کو کہتے ہیں، کہ جب بیرونی چوٹ وغیرہ کے صدمات سے یا اندرونی اعضاء یا آلات میں سوزش ہونے کے باعث بُخار ہوجاوے۔ جیسے۔ لڑائی یا گر پڑنے سے بیرونی۔ اور سوزاک۔ آتشک۔ گٹھیا وغیرہ سے اندرونی۔ **علامت**۔ مقامی چوٹ کی سوزش کی اِمداد کے لئے خون کے سُرخ دانوں کا رُجحان اُدھر ہی کو زیادہ ہوجاتا ہے، جس سے اُسی مقام میں خون کے سُرخ دانے زیادہ مقدار میں اکٹھے ہوجانے کے باعث سُرخی۔ سُوجن۔ درد حرارت بڑھجاتی ہے۔ اور بہت زیادہ بیشی میں تمام جسم کی گرمی بڑھ کر کم و بیش بُخار ہوجاتا ہے اور چوٹ یا سوزش کے مُطابق پانچ سات۔ دس دِن میں صحت ہوجاتی ہے۔ اور زیادتی چوٹ یا سوزش کے بُخار میں مذکورہ بالا علامتوں کے

سوائے کبھی ہذیان بھی ہو جایا کرتا ہے۔ ایسے بُخاروں کے اُترنے کی کوئی مُدت مقرر نہیں ہے۔ عِلاج اِس میں بُخار کے عِلاج کی ضرورت ہی نہیں، صِرف مقامی چوٹ کی علامت کے مُطابق عِلاج کردیں البتہ ہذیان ہونے میں آکاش تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دماغ پر ضرور دیدیں تا کہ بیہوشی نہ ہووے، بس صحت ہو جاویگی۔

۲ رومیٹک فیور۔ روماٹیزم۔ وجع مُفاصِل۔ گٹھیا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب بڑے جوڑوں میں سوزش کے ساتھ بُخار بھی ہو۔ سبب اوّل تو موروثی دوئم آتشک یا سوزاک کے امراض میں ٹھیک عِلاج ہونیکے باعث اِن کا زہر خون میں شامل ہو کر جوڑوں پر سوزش کرنے کا اثر رکھتا ہے، جس کے باعث بُخار ہو جاتا ہے۔ سوئم تر مُلکوں میں یا موسم کے تبادلہ میں یا اگنی تتو کی بیشی میں ایک دم جسم میں ٹھنڈ کا اثر ہونے سے بھی بُخار ہو جاتا ہے۔ علامت یکایک لرزہ دیکر بُخار چڑھ جاتا ہے اور ہاتھ یا پیر کے بڑے جوڑوں میں سختی آجاتی اور سوزش ہو جاتی ہے۔ جنیں جل وایو تتو کی بیشی سے سُرخی، سوجن، درد، حرارت کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ عِلاج۔ اِس میں اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کا عرق تین خوراک روزانہ پلادیں اور دو بار اگنی تتو کا سوریہ اسنان مریض مقام پر دیا کریں، صحت ہو جاویگی۔

۳ پیورپیرل فیور۔ پرسوت جوَر۔ زچہ کا بُخار

اُس کو کہتے ہیں۔ کہ جب زچہ کے بچہ پیدا ہونے کے بعد بُخار ہو جاوے۔ سبب۔ بچہ کے پیدا ہونے میں جو فرج میں خراش ہو جاتے ہیں، اُن میں رحم کی خراب رطوبت لگ کر ایک قسم کا زہریلا مادہ بنجاتا ہے، پھر اُس سے وہ زخم سڑ کر وہاں سوزش ہو جاتی ہے اور رطوبت کا اخراج بند ہو جاتا ہے، جس کا زہر خون میں شامل ہو کر ایک قسم کا بُخار پیدا کر دیتا ہے اور پھر بہت خطرناک و مُہلک شکل اختیار کرلیتا ہے۔ علامت۔ تیز بُخار کے علاوہ ہذیان و بیہوشی بھی پائی جایا کرتی و فرج سے بیحد بدبو آیا کرتی ہے۔ اور بُخار کی باقی تمام علامتیں مُتذکرہ بالا ہوتی ہیں۔ عِلاج۔ اِسمیں روزانہ دو بار فرج کو وایو تتو کے لوشن سے بذریعہ پچکاری صاف کرکے وایو تتو گلسرین تین تین ستوساٹھ کی بتی کا لگایا کریں، اور آکاش تتو کا عرق دو تین خوراک روزانہ پلایا کریں۔ اگر ہذیان ہو، تو اِسی کا سوریہ اسنان دماغ پر دیں۔ اور جب زچہ کے بچہ پیدا ہونے کے بعد اُس کو ٹھنڈ کے کام جلدی کرنے پڑیں، تو بھی ایک قسم کا بُخار ہو جاتا ہے، اِسے پیورپیرل ایفیمرا یا سیت پرسوت کہتے ہیں۔ اِس میں صِرف قدرے بُخار (حرارت) اور ہاتھ پیروں میں درد رہا کرتا ہے۔ عِلاج۔ اِس میں اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کا عرق دو بار روزانہ پلایا کریں۔ اور بہت ضرورت میں اِسی کا تیل ملوادیں، صحت ہو جاویگی۔

۴ اِرِی سِپلس - سُرخ بادھا - باھلا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب چہرہ پر کوئی اُبھار نکل کر ورم پھیلتا جاوے اور سوزشی بخار ہو جاوے۔ سبب۔ استیہ و اپریگرہ یموں کے خلاف ناجائز آمدنی کرنے والے اشخاص کے خون میں قہر الٰہی سے اگنی تتو بیش ہو کر جلد کی خانہ دارجھلی کے کسی ایک مقام میں اکٹھا ہوتا ہے، یا کسی خراش میں آتشکی زخم کا زہر لگ کر وہاں سے شروع ہوتا ہے۔ علامت۔ گردن سے سر تک کے کسی مقام میں سوزشی مقام پر بہت سخت کڑا اُبھار معلوم ہوتا ہے اور اُس میں پھونکنے والا سخت جلن کا ٹیس مارنے والا متواتر یا رُک رُک کر درد ہوا کرتا ہے، جس سے مریض بےچین رہتا اور اُس کا چہرہ خوفناک معلوم ہونے لگتا ہے۔ سخت سوزشی بخار ہو جایا کرتا، اور کبھی کبھی کنولشن کے دورے شروع ہو جاتے ہیں۔ سوزش ایک مقام سے دوسرے مقام کو بڑھتی اور پیچھے سے ہٹتی چلی جایا کرتی ہے جس سے دماغ کی طرف کو ہٹنے سے کوما ہو کر، اور گلے کی طرف کو جانے سے دم گھٹ کر موت ہو جانے کا خطرہ رہتا ہے۔ علاج۔ پیشتر سینتسویں باب کے مطابق حقیقی خیرات کریں کراویں، پھر آکاش تتو کا سوریہ وراتری اسنان دن رات میں دو دو بار مقامِ مرض و دماغ پر دیں۔ جب ورم کی رفتار رُک جاوے اور کم ہونے لگے، تب دو بار وایو تتو اور دو بار آکاش تتو کا اسنان دیا کریں۔ یا انہیں کے لوشن کی گدی تر کر کے متواتر اوّل بدل کر تر رکھیں اور آکاش تتو کا عرق دُگنی مقدار میں چھ بار پلایا کریں، صحت ہو جاویگی۔

۵ سپٹی سیمیاں - پائمیاں

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب خون میں کسی خاص زہر کے مِل جانے سے تیز بخار ہو جاوے۔ سبب۔ اِرِی سِپلس کی مانند اپریگرہ وغیرہ یموں (فرائض منصبی) کے خلاف عمل کرنے والے اشخاص کو قہر الٰہی سے ہو جاتی ہے۔ یا جب عمل جراحی کے وقت کوئی خاص زہر خون میں داخل تو ہو جاوے، لیکن وہ کسی ایک مقام کو نہ نکلے اور خون ہی میں رم جاوے، تب اِس کا اثر اِرِی سِپلس سے بھی زیادہ اگنی تتو کو بیش کو دینے والا اور مُہلک ہوتا ہے۔ علامت۔ تیز سوزشی بخار ہو جاتا ہے اور تمام جسم میں سُرخ دھبّے یا چھوٹے دانے نکل آتے ہیں، جو پھر بڑے بڑے دُنبل تک ہو جاتے ہیں اور اگنی تتو کی بے حد بیشی کی علامتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پھر تمام حواس باطنی بگڑ کر دل کی رفتار بند ہو کر یا دماغ میں کوما ہو کر موت ہو جاتی ہے۔ علاج۔ اِس میں پیشتر سینتسویں باب کے مطابق حقیقی ذکوٰۃ کریں کراویں، پھر بہت عجلت کے ساتھ اِرِی سِپلس کی مانند علاج کریں۔ اور اگر کہیں خراش کا پتہ چل جاوے، تو وہاں وایو تتو گلسرین تین تتو ساٹھ شکتی کا لگاویں اور غذا کا لنگھن (فاقہ) کراویں، صحت ہو جاویگی۔

پیت جوَر - صفراوی بخار کہتے ہیں۔ **عِلاج** - اس میں آکاش تتو کا عرق تین چار خوراک روزانہ پلاویں - اور سرسام، ہذیان کی حالت میں اسی کا سوریہ یا راتری اسنان دماغ پر دیں اور اسی تتو کی بیش کرنے والی اشیاء کہلاویں اور خلاف سے پرہیز کراویں، صحت ہوجاویگی
۳۔ جب خون میں جل تتو کی کمی سے اگنی تتو یعنی صفرا بڑھ کر بخار ہوتا ہے، تو اس قسم کے بخار میں بلغم کی خشکی ہوکر کہانسی و سینہ میں درد وغیرہ بخار کے ساتھ اور زیادہ ہوا کرتے ہیں، اور پھیپھڑوں کی بہت باریک شریانوں میں بلغم خشک ہوجانے کے باعث سانس لینے میں درد و تکلیف ہوتی ہے اور بلغم نکالنے کے لئے کہانستے کہانستے پھیپھڑوں کی شریانیں پھٹ کر بلغم کے ساتھ خون ملا ہوا آنے سے بلغم کا رنگ اینٹ کی سُرخی کی مانند دکھلائی دیا کرتا ہے - اور تین ہفتہ تک فاقہ کرنے سے خود ہی بغیر دوائی کہلائے اُتر جاتا ہے - بس اسی کو **نیومونیا، پلیورسی، کف جوَر** یا **بلغمی بخار** کہتے ہیں۔ **عِلاج** - اس میں جل تتو کا عرق تین چار خوراک روزانہ پلاویں اور پھیپھڑوں پر جل تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دیا کریں - اور جل تتو کی بیشی کرنے والی اشیاء کہلاویں و خلاف سے پرہیز کراویں - لیکن کسی طرح بھی آگ سے نہ سیکیں، کیونکہ یہ مرض کے سبب کا مددگار ہے، تو جلد صحت ہوجاویگی۔

چہارم - ٹائیفس فیور وغیرہ

اُن کو کہتے ہیں، کہ جب انسانوں کے صفائی (شوچ) وغیرہ فرائض کی باقاعدہ پابندی نہ کرنے کے باعث قدرتی خرابی (دیوکوپ) سے یا تو موسم سرما میں گرم اشیاء زیادہ کہانے والوں کا صفرا زیادہ بڑھ کر اور موسم گرما میں دہوپ کی تیزی پاکر ایک دم صفرا بگڑ کر جب خون میں بہت زیادہ اگنی تتو کی خرابی ہوجاتی ہے، تو اسی کی کمی بیشی کے مطابق یا کسی ایسے ہی مریض کے زہر کی چھوت کا خون میں اثر ہوکر مختلف قسم کی علامت والے بخار پیدا ہوجاتے ہیں، تو ان کو مندرجہ ذیل مختلف ناموں سے بولتے ہیں اور ان سبھی کو دو ہفتہ کے بعد صحت ہوتی ہے - ان کے **عِلاج** میں پیشتر سینتسویں باب کے مطابق ہوَن وغیرہ ضرور کریں کراویں، پھر آکاش اور وایو تتو کے عرق، لوشن، تیل و اسنان ہی حسب ضرورت کام میں لانا فائدہ مند ہیں - اور خاص اُصول کے مطابق اگنی تتو کے نیست کرنے والی اشیاء کہلاویں اور اس کے بیش کرنے والی سے پرہیز کراویں، صحت ہوجاویگی - لیکن دیگر تندرست اشخاص کو ایسے مریضوں کی سانس کی ہوا، بلغم و دانوں کے پیپ اور بستر سے بچاویں - کیونکہ ان مرضوں کا زہر انہیں میں ہوتا ہے، جس سے دوسروں کو چھوت لگ جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔

۱ جب جسم پر چھوٹے چھوٹے لال دانے بہت کم تعداد میں نکلیں، تو اِس کو میزلس خسرہ ہنسنی کھیلنی ماتا کہتے ہیں۔ اور جب یہی دانے کچھ بڑے اور زیادہ تعداد میں نکلیں تو اِس کو اِسمال پاکس۔ چیچک۔ چھوٹی ماتا کہتے ہیں۔ اور جب یہی دانے بہت زیادہ تعداد میں اور بڑے بڑے نکلیں، تو اِس کو چکن پاکس۔ چیچک۔ بڑی ماتا۔ سیتلا کہتے ہیں۔ اور جب یہی زہر یلا مادہ بڑے بڑے سُرخ دانوں کی شکل میں نکلے، تو اُس کو اِسکارلٹ فیور۔ سُرخ بُخار کہتے ہیں۔ اور جب یہی دانے سیاہ رنگ کے نکلیں، تب اِس کو ٹائیفس فیور۔ کالا بُخار کہتے ہیں۔ اور جب اگنی تتو یعنی صفرا بہت زیادہ فاسد ہو کر خون سے جُدا ہو جاتا ہے، تو یہی زہریلے دانوں یا دہبّوں کی شکل میں ہو کر جسم زرد یعنی زرد دِکھلائی دینے لگتا ہے اور سخت تیز بُخار ہوتا ہے، تو اُس کو یلیو فیور۔ زرد بُخار کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے، کہ اِن تمام قِسم کے بُخاروں میں سِلسِلہ وار اگنی تتو کی بیحد بیشی ہی کی علامتیں پائی جاتی ہیں، لہٰذا یہ سبھی بُخار خطرناک وہُلک اور مُتعدی (چھوتدار) ہوتے ہیں۔ علاج۔ اِن تمام قِسم کے بُخاروں میں پیشتر سینتشوئیں باب کے مُطابق حقیقی خیرات ضرور کریں کراویں۔ پھر مریض کو ٹھنڈے ہوادار مکان میں ہوا سے بچا کر اندھیرے میں رکھیں اور صِرف ٹھنڈا تازہ پانی پِلادیں اور کوئی شے نہ کھلاویں۔ مریض کے رہنے والے مکان کے دروازہ پر نیلا، ہرا یا کالا کمبل یا موٹا کپڑا سرد پانی میں بھگو کر ٹانگے رکھیں یا نیم کے ہرے پتّوں کی ٹہنی زیادہ مِقدار میں دروازے پر ڈالے رکھیں۔ اور آکاش تتو کا عرق تین چار خوراک یا زیادہ تکلیف میں اور بھی زیادہ تعداد میں روزانہ پلایا کریں اور ایک دوبا آکاش تتو کا سوریہ یا راتری اسنان دماغ پر دیا کریں۔ زیادہ کمزوری میں اِسی تتو کا دودھ بنا کر بھی پِلادیں، لیکن مریض کو اپنے جسم کے تمام اعضاء اور خاص کر آنکھ، ناک، کان کو کُھجلانے نہ دیں کیونکہ اِن میں کُھجلانے سے اُن کے دانوں کے زخم ہو کر کان پھوٹ جانے و ناک بیٹھ جانے اور آنکھ پھوٹ جانے یا پیپ نِکل آنے کا خطرہ رہتا ہے۔ لہٰذا جب مریض کے جسم پر اچھی طرح دانے نِکل کر اور مُرجھا کر کھرنڈ بندھنے لگیں، تب وایو تتو کا تیل یا گلیسرین تین سو سائٹھ شکتی کا تمام جسم سے مل دیا کریں۔ اور خاص کر آنکھوں یا تمام چہرہ کو دِن میں کئی بار وایو تتو کے لوشن سے دھوتے رہا کریں۔ اور اگر یہ دانے نِکلتے نِکلتے بند ہو جاویں، تو اِسے ماتا کا بیٹھ جانا یا سیتلا کا کوپ یا بگڑ جانا کہتے ہیں، تو یہ علامت حقیقت میں خطرناک ہوتی ہے۔ اِس میں زہر کا اثر جسم کے باہر نہ نِکل کر خون ہی میں رم جایا کرتا ہے اور ہذیان ہو کر موت ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ایسی حالت میں فوراً اگنی تتو کے عرق کی دو تین خوراک پِلا دینا یا اگنی تتو کا ایک بار دو گھنٹہ تک سوریہ اسنان

دیدینے سے دانے پھر اُبھرنے شروع ہو جاتے ہیں، اِس کے بعد مُندرجہ بالا علاج ہی کرنے سے پوری صحت ہو جاوے گی۔

ملا اور جب گھر کے نابدان بدرّو یا خانہ کے مکان کی بدبو یا خراب دودھ کے پینے سے یہ زہر پیدا ہو کر جسم میں داخل ہو جاتا ہے، تو کم وبیش بُخار کے ساتھ خشخاش کے دانہ کی مانند چھوٹے چھوٹے گلابی یا سفید بوند سے دانے چھاتی یا پیٹ پر کم مقدار میں ایسے نکلتے ہیں، کہ جو دبانے سے ہٹ جاتے اور دباؤ ہٹا لینے سے پھر اُبھر آتے ہیں۔ تب اِس بُخار کو ٹائیفائڈ فیور۔ اِنٹرک فیور۔ موتی جھرا کہتے ہیں۔ اِس میں زہر کا اثر پیٹ کی آنتوں میں زیادہ ہونے کے باعث وہاں بھی دانے نکلتے ہیں، جن کے باعث آنتوں کا فعل خراب ہو کر کبھی دست، کبھی قبض اور نفخِ شکم رہا کرتا ہے۔ اور یہ دانے کبھی نیست ہو جاتے ہیں اور کبھی پھر نکل آیا کرتے ہیں۔ یعنی یہی سلسلہ تقریباً تین چار ہفتہ تک بنا رہتا ہے۔ اور بُخار کی بقیہ تمام علامتیں مُندرجہ بالا ہوا کرتی ہیں۔ اگر اِس کا ٹھیک علاج نہ کیا جاوے، تو یہ بھی خطرناک ہی ہوتا ہے۔ اِسکے علاج میں بھی خیرات ضرور کریں، پھر دو تین خوراک آکاش تنو اور دو تین خوراک پرتھوی تنو کے عرق کی روزانہ پلایا کریں۔ غذا میں دودھ پھاڑ کر اُس کا پانی پلایا کریں اور صحت ہونے تک دیگر کوئی غذا ہرگز نہ دیں۔

۳۔ اِنفلوئنزا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب زُکام میں اگنی تتو بیشی ہو کر بلغم جل جانے سے سخت بُخار ہو جاوے۔ **سبب و علامت** اِس میں شروع میں زُکام ہوتا ہے، پھر بلغم خُشک ہو کر پھیپھڑوں میں اوکسیجن نہ پہنچنے سے تیز بُخار ہو جایا کرتا اور بہت تکلیف دِہ خشک کھانسی اُٹھا کرتی ہے۔ اکثر اِنقلاب موسم کے وقت ترائی کے مقامات میں زیادہ ہوا کرتا ہے۔ اِس میں بُخار کی علامتوں کے سوائے سخت عضلاتی وعصبی کمزوری، دردسر، نکسیر ہو ٹنا، ناک بہنا، حلق وزبان میں درد ہونا، یہ تکالیف اور زیادہ ہوتی ہیں۔ اور اکثر آواز بھی بھنبھنانے لگتی ہے۔ یہ بھی مُتعدی اور خطرناک مرض ہے۔ **علاج**۔ اِس میں جل اور وایو تتو کے عرق کی تین تین خوراک روزانہ اوّل بدل کر پلاویں اور گرم خُشک اشیاء سے پرہیز کراویں، صحت ہو جاوے گی۔

پنجم۔ کرانک فیور۔ جیرن جوَر۔ تپِ دِق

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب کہیں بھی وجوہات سے بُخار پُرانا ہو جاوے۔ **سبب**۔ رمِٹینٹ یا اِنٹرمِٹینٹ دونوں قِسم کے بُخاروں کا باقاعدہ علاج نہ ہونے کے باعث جب

معدہ، جگر، تلی، گردہ یا دل وغیرہ خاص آلات بگڑ کر اُن کے افعال بگڑ جاتے ہیں تو اُن کے افعال کی خرابی سے خون باقاعدہ صاف نہیں ہوتا اور وہ حدت (گرمی) خون ہی میں رہی رہتی ہے، جس سے پھر کم و بیش مقدار میں بخار بنا رہتا یا بار بار لوٹ کر آتا رہتا ہے۔ جو اکتیس (۳۱) دن تک بنے رہنے کے بعد تپ دق کہلاتا ہے۔ **علامت** تمام مذکورہ بالا علامتیں فم المعدہ کی کے ساتھ ہوتی ہیں اور کمزوری زیادہ ہوتی چلی جایا کرتی ہے **علاج** - جن آلات کی خرابی سے بخار رُکا پایا جاوے، اُن کا باقاعدہ علاج کرنے سو تپ دق نیست ہو سکے گا۔ ورنہ ہرگز نہیں۔

ششم - تھائی سس - کنزمپشن - ٹیوبرکلوسس - سل - راجیکشما

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب بخار کے ساتھ جسم ہی بہت سوکھتا یعنی لاغر ہوتا جاوے۔

سبب - یہ مرض انسانوں کے فرض مجرّدی (برہمچریم) کے خلاف ناجائز زنا کرنے پر قہر الٰہی سے اکثر موروثی خرابی یا مندرجہ ذیل اسباب سے پندرہ سے تیس سال کی عمر کے درمیان والے نازک مزاج، کمزور، عیاش خواص کے مرد عورتوں کو زیادہ تر ہوا کرتا ہے یعنی نکمے، شرابی، عیاش، ہتھلس کرنے والے اشخاص کو جب تپ دق ہو جاوے، یا ایسی ہی عورتوں کو جب بچوں کو زیادہ مدت تک دودھ پلانا پڑے، یا کسی طرح جسم سے خون، پیپ، ویریہ یا ایلبیومن کے زیادہ مدت تک جانے سے، یا اِن تمام رطوبتوں کا جانا یا ماہواری حیض کا خون جانا ایک دم بند ہو جانے سے، یا انیمیاں کی حالت میں جسمانی یا روحانی محنت زیادہ کرنے اور کافی چربیلی غذا نہ ملنے سے، یا زیادہ زنا کاری کرنے اور عمدہ مقوی سامان نہ کھانے سے، یا ایسے ہی مریض چرند و پرند وغیرہ کے گوشت یا دودھ استعمال کرنے سے، یا ایسے ہی مریض کے بلغم کا جرم سانس کے ذریعہ پھیپھڑوں میں پہنچ جانے سے جب پھیپھڑوں میں خرابی ہو کر کھانسی بخار ہوتے رہتے ہیں، تب اُس کی نالیوں میں ایک قسم کی سوزش ہو کر پھنسیاں سی پیدا ہو جاتی ہیں اور حرارت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ تب یا تو وہ سوزش اچھی ہی ہو جاتی ہے، یا پیشتر بتلائے ہوئے اُصول کے مطابق وہی جرم (مادہ) گل سڑ کر اپنے زہر کے اثر سے اُسی مقام پر زہر بناتے جایا کرتے ہیں اور پھر وہاں سے کچھ پیپ میں مل کر باہر آنے لگتے ہیں۔ لہٰذا کچھ اس کے باعث ہی سوزشی بخار (سیکنڈری فیور) بنا رہتا ہے۔ اِسی لئے ایسے بخار کو تھائی سس، سل و تپ دق بھی کہتے ہیں۔ اور اِس میں جو جسمانی خزانہ خون و اِس کے راجہ ویریہ کا اکشیہ یعنی زیادہ کمی ہو جایا کرتی ہے، اِس لئے اِس کو راجیکشما و کنزمپشن بھی کہتے ہیں۔ اور چونکہ اِس میں مذکورہ بالا ٹیوبرکلز یعنی پھنسی، پسور پیدا ہوتے ہیں۔ لہٰذا

اِس کو ٹیو برکلوسس بھی کہتے ہیں۔ **علامت**۔ پیشتر ایسے بُخار میں کبھی حرارت کم کبھی زیادہ ہوتی اور کبھی کچھ آرام معلوم ہونے لگتا ہے۔ پھر معمولی سبب سے روزانہ زُکام، کھانسی، قبض، دردِ سر ہوتے رہ کر پھر متواتر بُخار بنا رہنے لگتا ہے۔ اور پہلے بلغم خُشک، پھر پتلا اور پھر گاڑھا سفید یا زرد رنگ کا پھیپھڑوں کی غشائے بلغمی (میوکس جھلی) ملا ہوا آیا کرتا ہے۔ مزاج چڑچڑا و تیز ہو جاتا ہے اور آخر میں مریض کا جسم بیحد لاغر ہو کر صرف ہڈی اور پوست باقی رہجاتے ہیں اور کھانسی بُخار پھر بھی پنڈ نہیں چھوڑتے۔ لیکن ہوش و حواس ٹھیک بنے رہتے ہیں اور موت آن موجود ہوتی ہے۔ **علاج**۔ اِس میں پیشتر سینتسویں باب کیمطابق حقیقی خیرات وغیرہ ضرور کریں کراویں، پھر غور کے ساتھ مرض کا سبب معلوم کرکے رفع کریں۔ کھان پان، رہن سہن، مکان و کپڑوں کا تیرہویں باب کے مُطابق باقاعدہ بندوبست کریں۔ اور مریض کے سانس کی ہوا کی پاکیزگی کے لئے مریض کے مکان میں صُبح شام دونوں وقت عمدہ خوشبودار مُقوی اشیاء سے ہون (دیو یگیہ) کیا کریں، اور نہ عمدہ ہرے بھرے گنجان جنگل کے پہاڑی مقام پر قیام کراویں، کہ جس سے مریض کے سانس کے ذریعہ عمدہ پاک اوکسیجن ہوا پھیپھڑوں میں جاوے۔ پھر عُمدہ تندرست کالی گدھی یا گھوڑی کے دودھ کا، اور اِن کے میسر نہ آنے پر تقریباً ایک ماہ کی بیاہی ہوئی تندرُست کالی بکری ہی کے دودھ کا بندوبست کریں۔ اور اُس کو عُمدہ عُمدہ سبزی کا چارہ و چربیلی اشیاء کھلا کر اُسی کا دودھ مریض کو پلاویں۔ اور قدرے مونگ کی دال و گندم کی روٹی اور سیب وغیرہ پھل بھی کھلایا کریں۔ تب دو تین خوراک جل تتو کے عرق کی روزانہ پلاویں اور ایک بار جل تتو کا و ایک بار وایو تتو کا سوریہ اسنان پھیپھڑوں پر دیا کریں۔ جب بُخار بالکل جاتا رہے اور بلغم بھی دُرست ہونے لگے، تو ایک خوراک اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کی بھی پلانی شروع کردیں۔ اور مریض کو ہر قسم کے رنج و فکر اور جسمانی کام و مُباشرت سے بالکل بچاویں، بلکہ عُمدہ عشقِ الٰہی (ایشور بھگتی) کے راگ گوایا کریں۔ جب گانے میں کوئی تکلیف نہ ہو، تب دم کشی (پرانا یام) شروع کراویں۔ بس اِسی طرح کرتے کراتے تیس [۳۰] سے اڑتالیس [۴۸] ہفتہ میں مُکمل صحت ہو جاویگی۔

دویم۔ خون کی ماہیت کی خرابی کیمتعلق بیان

۱۔ انیمیاں۔ زہر باد۔ پانڈروگ۔ لاغری

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب خون کی کمی سے جسم پیلا پڑجاوے۔ سبب معدہ و جگر میں

بدہضمی ہوکر خون کم بنے۔ یا پھیپھڑے مریض ہوکر خون میں اوکسیجن کی کمی سے غلاظت ہوکر سُرخ دانے کم ہوجاویں۔ یا اعضائے تناسُل، رحم وفرج وغیرہ کرم اندریوں کے کام زیادہ ہونے کے باعث خون زیادہ مقدار میں خرچ ہوجانے سے اُس کے سُرخ دانے کم اور پنیلا حصّہ یعنی سیرم کی مقدار بڑھ کر لاغری ہوجاتی ہے۔ **علامت**۔ تمام جسم کا رنگ زرد و سُستی، کاہلی نیند زیادہ ہوتی، اور کسی محنت کے کام کو من نہیں چاہتا ہے۔ یعنی تمام طاقت کم ہوجاتی ہے۔ اکثر قبض، بدہضمی زیادہ و بھوک کم رہا کرتی ہے۔ **عِلاج** مرض کا سبب تلاش کرکے مرض آلات کا عِلاج کریں اور وریہ کو قطعی روکنے کا انتظام کریں۔ اور خون پیش کرنے کے لئے جل تتو کا عرق دو خوراک اور اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کا عرق ایک خوراک روزانہ سولہ ہفتہ تک پلاویں اور انہیں کے مُطابق عمل کراویں، صحت ہوجاویگی۔

۲ کِلوروسِس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب عورتوں کو انیمیاں ہوجاوے۔ **سبب** انیمیاں کی مانند ہیں۔ یا اُنکے ماہواری حیض کی خرابی سے پندرہ سے تیس سال کی عُمر کے درمیان میں ہوجایا کرتی ہے۔ **علامت** بھی انیمیاں کی مانند ہی ہوتی ہیں، لیکن اِس میں کبھی جسم کا رنگ پیلا کبھی ہریالی مائل بھی ہوجاتا ہے۔ دردِ سر رہتا دہسٹیریا کی باری بھی آجاتی ہے۔ اکثر اِن کا من مٹی، کنکر، کوئلہ کھانے کی طرف مائل رہتا ہے اور ہمیشہ قبض رہتا و آنتوں سے کبھی خون بھی جایا کرتا ہے۔ اکثر لیوکوریا بھی ہوتا ہے اور دِل کمزور ہوکر سنکوپی سے بیہوشی ہوجاتی ہے۔ **علاج** و پرہیز سب انیمیاں کی مانند کریں، صحت ہوجاویگی۔

۳ رِکیٹس۔ مسان

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب ننھے بچّہ کو انیمیاں ہوجاوے۔ **سبب**۔ اِنسانوں کے اپریگرہ یم (جائز آمدنی) کے خِلاف عمل کرنے کے باعِث قہرالٰہی سے اُن کے دوبارا جنم میں شیرخوار بچّوں کی والدہ (ماتا) ہی کو انیمیاں ہونے سے اُس کے دودھ میں خرابی ہوکر بچّوں کی ٹھیک پرورش نہونا۔ یا زیادہ عرصہ تک دودھ پیتے رہنے اور دیگر غذا ٹھیک نہ مِلنے یا ہاضمہ ہی میں نہ آنے سے۔ یا اُس کے والد کو انیمیاں ہونے، یا چودھویں باب کے خِلاف مرد عورت کی کم عُمری میں اور اَن مِل بے جوڑ شادی ہونے جیسے مرد کی عُمر بہت بڑی اور عورت کی چھوٹی، یا عورت کی بہت بڑی و مرد کی عُمر چھوٹی ہونے سے جو اُنسے بچّے پیدا ہوتے ہیں، اُن کو یہ مرض زیادہ ہوا کرتا ہے۔ اور اکثر چودھویں باب کے خِلاف نال کاٹنے (جات کرم سنسکار) و تیرھویں باب کے خِلاف رہن سہن سے بھی بچّوں کو جنم سے پانچ سال

تک یہ مرض ہوجاتا ہے۔ **علامت**۔ بچے کو کبھی قدرے بخار اور بدہضمی ہوکر آہستہ آہستہ یہ مرض شروع ہوجاتا ہے۔ بچہ سُست چڑچڑا اور ذرا سی بات میں رونے والا ہوتا ہے حرکت کرنا کھیلنا پسند نہیں کرتا۔ اُس کے جسم میں درد ہڑکل وجھینپی رہتی ہے اور سونے کی حالت میں سر و گردن پر پسینہ بہت آتا اور باقی تمام جسم خشک رہتا ہے۔ بچے کو گرمی زیادہ معلوم ہوا کرتی ہے، لہٰذا ننگا رہنا پسند کیا کرتا ہے۔ پیشاب زیادہ مقدار میں فاسفیٹس آمیز آتا ہے ظاہرا میں تو بچے دُبلے نہیں ہوتے، اگر ہوں، تو مرض سخت ہوتا ہے۔ اُن کی تمام ہڈیاں کُری کی مانند مُلائم ہوتی ہیں، جس سے دانت دیر میں نکلتے ہیں اور نکلتے ہی کیڑا لگ جاتا ہے اور بچہ کھڑا ہوکر چل پھر نہیں سکتا۔ اگر چلے تو پیر ٹیڑھے ہوجاتے ہیں، کیونکہ اُن میں خون کے سُرخ دانے بہت کم ہوتے ہیں۔ مرض کی زیادتی میں سر بڑا ہونے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے سر کا بوجھ بھی نہیں برداشت کرسکتا۔ پیشانی اونچی ہوتی اور چندیا زیادہ عرصہ تک نرم رہتی و تالو میں گڑھا رہتا ہے۔ چھاتی تنگ یا اکثر کبھ نکلا ہوتا ہے۔ اگر ایسی لڑکی زندہ رہے، تو جوانی میں اُسکے اولاد پیدا ہونی، اور لڑکے کو ہو، تو اُسکی اولاد زندہ رہنی مشکل ہوتی ہے۔ اور اکثر ایسے بچے بونے رہتے اور بُوڑھوں کی مانند سمجھدار باتیں کیا کرتے ہیں۔ اور اکثر بدہضمی۔ دست۔ کھانسی وپھوڑے پھنسی کے مریض رہتے اور کبھی کنولشن کے دورے بھی ہوجاتے ہیں **علاج** پیشتر باپ کرموں کے پرائسچت (بدلے) میں سینتسویں باب کے مطابق حقیقی ذکوٰۃ کریں کراویں، پھر انیمیاں کی مانند علاج کریں۔ لیکن ساتھ میں اُس کی والدہ کی انیمیاں اور بدہضمی کے لئے جل واگنی پرتھوی کے مرکب تتو کا عرق پلادیں۔ اور تیرہویں باب کے مطابق کھان پان، رہن سہن وہوا خوری ضرور کراویں صحت ہوجاویگی۔

۴ پلے تھورا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب خون و گوشت کی زیادتی سے جسم موٹا ہوجاوے **سبب** عمدہ خون بڑھانے والی غذا کھانا اور بےفکر رہنا۔ **علامت**۔ جسم بہت قوی اور آنکھیں سُرخ ہوتی ہیں۔ اِس میں **علاج** کی زیادہ تر ضرورت ہی نہیں، صرف کم خون بنانے والی روکھی خُشک غذا کھلاویں اور زیادہ مُقوّی غذا سے پرہیز کراویں۔ اور فاقہ وعضلاتی طاقت کے کام اور مباشرت زیادہ کراویں۔ اگر پھر بھی ضرورت ہو، تو پرتھوی تتو کا عرق پلاویں اور پچھنا بھری سینگی یا جونک لگا کر قدرے خون جسم سے نکالدیا کریں صحت ہوجاویگی۔

۵ فیٹی ڈجینریشن جنرل اوبے سٹی میدروگ

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب تمام جسم چربی کی زیادتی سے موٹا ہوجاوے **سبب**۔ چربیلی اشیأ

زیادہ کھانے اور محنت نہ کرنے سے جگر اِس کو کولسٹرین میں نہ بدل کر جوں کا توں چھوڑ دیتا ہے، تو چربی کے کیسے خون سے جُدا ہو کر جمتے جمتے تمام جسم میں چربی تہ بنا لیتے ہیں۔ علامت۔ جسم پھلوں کی بوری کی مانند پھول جاتا یعنی بہت موٹا ہوتا جاتا ہے، لیکن خون کی کمی سے سُستی کاہلی رہتی، اور ذرا سی محنت سے تھکن ہو جاتی ہے۔ اور عضلات میں ڈھیلاپن، بدہضمی، سانس لینے میں تکلیف، نامردی و کُند ذہنی ہوتی جایا کرتی ہے۔ علاج۔ مریض کو روکھی اور ساگ پات ہی کی غذا روزانہ دو بار تین[۳] ہفتہ تک کھلاویں اور چکنی و میٹھی اشیاء سے پرہیز و کچھ چلنے پھرنے کی کسرت کراویں اور کوئی دلی فکر پیدا کر دیں۔ پھر اگنی پرتھوی کے مرکب تتو کی تین خوراک روزانہ پلاویں، تین[۳] ہفتہ میں صحت ہو جاویگی۔

۲ ڈراپسی۔ اینیسارکا۔ ہیڈروکیفلیس۔ شوتھ روگ۔ جلندہر

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب تمام جسم یا اِس کے کسی خاص حصّہ میں پانی بھر جاوے۔ سبب۔ خاص طور پر انسانوں کے پچھلے جنم یا اِسی جنم میں استیہ و اپریگرہ یموں کے خلاف ناجائز آمدنی کے پاپ کرموں کے پھل میں قہر الٰہی سے جگر، تلی، دل یا گُردے میں سے کسی آلہ کے افعال کا کسی طرح بگڑ جانے، یا تپ دق ہونے، یا خون میں گوشت کا لوتھڑا اٹکنے سے خون بگڑ کر، یا انیمیاں کے بعد خون سے پتلا حصّہ رِس کر جلد یا میوکس ممبرین کے نیچے کی خانہ دار ساخت (اسپنجی بناوٹ) یا کسی دیگر اعضاء میں بھر جاتا ہے، تو مقام مرض کے باعث یہ مختلف قسم کا مرض ہو جاتا ہے اور جُدا جُدا ہی ناموں سے بولا بھی جاتا ہے۔ جیسے پیٹ میں ہونے سے ڈراپسی۔ شوتھ روگ جلودر۔ جلندہر۔ تمام جسم میں ہونے سے جنرل ڈراپسی یا اینیسارکا۔ فوطوں میں ہونے سے ہیڈروسیل یا کوش ورِدھی۔ سر میں ہونے سے ہیڈروکیفلیس کہتے ہیں۔ علامت۔ جن آلات میں پانی بھر جاتا ہے، اُن میں ورم تناؤ اور اُن کی جلد میں چمک پائی جاتی ہے، جس میں دبانے سے گڑھا پڑ جاتا اور دباؤ ہٹانے سے پھر ویسا ہی ہو جاتا ہے اور جن امراض کے باعث یہ ہوا ہو، اُنکی علامتیں بھی پائی جایا کرتی ہیں۔ اور پیشاب پاخانہ و پسینہ سب کم مقدار میں آتے و بھوک کم لگا کرتی ہے۔ اور دل کی خرابی سے بیشتر پاؤں سے ورم شروع ہو کر اوپر کو چلتا ہے۔ اور گُردے کی خرابی سے بیشتر آنکھوں کے پپوٹوں سے ورم شروع ہوتا و چہرہ مُتورّم بیڈول معلوم ہوا کرتا ہے۔ اور جگر و تلی کی خرابی سے بیشتر پیٹ سے ورم شروع ہوتا ہے۔ علاج۔ بیشتر پاپ کرموں کے پراشچت میں سینتیسویں[۳۷] باب کے مُطابق حقیقی خیرات کریں کراویں، پھر مرض کا سبب معلوم کر کے اُس کا باقاعدہ علاج کریں۔ لیکن اِس رطوبت کو خشک کرنے کے لئے پرتھوی تتو کا عرق تین چار خوراک روزانہ پلاویں اور اُسی کا سوریہ اشنان مریض مقام پر

یا تمام جسم پر دو گھنٹہ دیا کریں۔ اور غذا میں تیلی اشیاء سے پرہیز کراویں اور چنا زیادہ کھلاویں تو سولہ ہفتہ میں صحت ہو جاویگی۔ پھر آئندہ سولہ ہفتہ تک خون بڑھانے کے لئے جل تتو کا عرق دو خوراک روزانہ اِستعمال کراویں اور مقوّی غذا کھلاویں۔

۷۔ اِسکروی

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب خون میں ایک قسم کا زہریلا مادہ پیدا ہو جاتا ہے **سبب**۔ یہ مرض زیادہ تر خون بڑھانے والی غذا کے کھانے اور سبز پھل، ساگ، ترکاری نباتاتی غذا کے نہ ملنے سے خون میں اوکسیجن کم پہنچنے سے ہو جاتا ہے۔ **علامت**۔ سب انیمیاں کی مانند ہوتی ہیں، لیکن اِس کی خاص علامت مسوڑوں میں اسپنجی ورم ہونا، اُنسے خون نکلا کرنا۔ مُنہ سے بدبودار رال آنا، بدہضمی وقے ہونا اور ہاتھ پاؤں میں ہڑکل ہونا ہیں۔ **عِلاج و پرہیز** سب انیمیا کی مانند کریں، لیکن روزانہ دو خوراک اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کی اور کاغذی لیموکا عرق یا اچار ضرور کھلایا کریں اور وایو و آکاش تتو کے لوشن سے اول بدل کر کلّی کرایا کریں، صحت ہو جاوے گی۔

۸۔ یوریمیاں

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب خون میں پیشاب مِل جاوے۔ **سبب**۔ گُردہ کا فعل بگڑ کر پیشاب کم نکلنے یا بالکل بند ہو جانے سے پیشاب کا یوریا زہر دورانِ خون میں شامل ہو جانے سے یہ مرض ہو جاتا ہے۔ **علامت**۔ قے و دردِ سر ہوتے ہیں، پسینہ و سانس سے پیشاب کی بدبو آنے لگتی ہے۔ پھر قے بند ہو کر یکایک بیہوشی یا تشنج ہو کر کوما یا کنولشن سے موت ہو جاتی ہے۔ **علاج**۔ تمام جسم یا دماغ پر وایو تتو کا سوریہ اسنان کئی بار دیں اگر پیشاب بند ہو، تو سلائی سے اُتار دیں اور آکاش تتو کا عرق دو خوراک روزانہ پلاتے رہیں۔ اور بیہوشی رفع ہو جانے پر گُردے کے امراض کا باقاعدہ عِلاج کریں، صحت ہو جاوے گی۔

۹۔ لیوکوڈرما۔ برص۔ سویت کُشٹ۔ سفید کوڑھ

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب پچھلے جنم میں اپنی خوبصورتی کے گھمنڈی، عیاش و مکّار اشخاص کو قہرالٰہی سے خون میں اگنی و پرتھوی تتو کم ہو کر جلد میں سفید رنگ کے داغ ہوتے جاویں۔ **علامت** اِس میں کھجلی یا کوئی تکلیف نہیں ہوتی، بلکہ کچھ سُنتی ہوتی ہے۔ اور ایسے مرض کی زیادتی میں مریض کا مزاج چڑچڑا دنگاہ میں کمی اور بدصورتی ہوتی جایا کرتی وقبض رہا کرتا ہے۔ **عِلاج**۔ بیشتر پاپ کرموں کے پرائشچت میں سینتسویں باب کے

بلڈ کہتے ہیں۔ دویم۔ اِس خون سے تمام جسم کے آلات وعضلات کی پرورش کے لئے چھوٹی وریدوں کے ذریعہ عضلات میں پہنچانے کو بڑی شریانوں میں ہوکر آگے بڑھانیکے لئے یہ اپنی اُچھلنے کی حرکت سے اُسکو دھکا دیتا رہتا ہے۔ تب وہ خون تمام جسمانی افعال اور دوران خون سے گرم ہوکر پھیپھڑوں میں اوکسیجن کو جذب کرکے ٹھنڈا ہوکر دوسری شریانوں کے ذریعہ اِسی دِل میں کو لوٹ آتا ہے، جس کو یہ اپنی بیٹھنے کی حرکت سے اپنے اندر کو کھینچ لیتا ہے۔ یعنی اِس کی ایسی ہی ایک کود (حرکت) میں دونوں ہی فعل پورے ہوجاتے ہیں۔ اور اِس کے کھینچنے کی حرکت میں لُوپ، و دھکے کی حرکت میں ڈپ، دو طرح کی آوازیں پیدا ہوتی ہیں۔ بس اِسی حرکت کو تڑپ ضرب۔ دھڑکن۔ کُود اُچھل اور ایمپلس کہتے ہیں۔ جو اُس پر ہاتھ رکھنے سے اچھی طرح محسوس ہوجاتی ہے۔ اور اِس حرکت کا دور جیو آتما کے جسم سے مرنے تک قائم رہتا ہے۔ یعنی اگر کسی جسم میں یہ حرکت نہ ہو، تو سمجھ لو وہ جسم زندہ ہی نہیں ہے۔ بس اِسی کو **زندگی یا موت** کی جانچ کہتے ہیں۔ اور جو اِسکی حرکت سے جسم میں ٹھیک دوران خون ہوتا رہتا ہے، تو جوانی و تندرستی کی حالت میں ایک منٹ میں تقریباً ستاسی ضربیں لگایا کرتا ہے اور اِس عرصہ میں خون تمام جسم میں دوبار گردش کرجاتا ہے۔ یعنی نصف منٹ (ایک پل) میں خون کا ایک دور تمام جسم میں ہوجاتا ہے۔ لیکن اِس سے کم وبیش عمر و مرلض حالت میں اسباب کے لحاظ سے جُدا جُدا کم وبیش حرکت و آواز اختیار کرلیتا ہے۔ اِسی کو ڈاکٹر صاحبان ایک اسٹیتھس کوپ نام کے آلہ کے ذریعہ اپنے کان سے سُن کر مرض معلوم کیا کرتے ہیں۔ اور چونکہ اِسی کے دھکے کی حرکت سے دوران خون کے ذریعہ جسم کی تمام رگوں میں ویسی ہی تڑپ پیدا ہوتی ہے، جو ہاتھوں کی رگ میں دِل سے نزدیک ہونے کے باعث ٹھیک، اور جسمیں بھی بائیں ہاتھ میں بہت نزدیک و سیدھا تعلق ہونے کے باعث کچھ زیادہ ٹھیک معلوم ہوتی ہے۔ اِسی لئے وئید طبیب صاحبان اکثر اِسی کی تڑپ کو تین اُنگلیوں سے محسوس کرکے اِس میں خون کے سودا۔ صفرا۔ بلغم کی کمی بیشی کی خرابی کی تشخیص کیا کرتے ہیں۔ بس اِسی کو **ناڑی یا نبض** دیکھنا کہتے ہیں۔ اور یہ طریقہ تشخیصِ مرض مذکورہ بالا طریقہ تشخیص سے کچھ آسان اور عمدہ بھی ہے۔

اِس کے امراض کے **سبب و علامت**۔ اِسکی تڑپ تندرستی کی حالت میں، سانس زور سے اندر لیتے وقت، آرام سے بیٹھنے یا لیٹے رہنے میں، موٹے اشخاص میں، بیہوشی یا نشہ کی حالت میں کم اور آہستہ آہستہ ہوتی ہے۔ اور کھڑے رہنے میں، چلنے یا دوڑنے میں ہلکی سانس چھوڑتے وقت، غم و غصّہ میں، کسرت کرتے وقت، دِل کے بڑھجانے میں، گرم اور محرک و تیز اشیأ کھانے میں، بُخار کی حالت میں، مُباشرت یا چوری کرنے و جھوٹ بولتے وقت تھوڑی دیر کو

زیادہ ہو جایا کرتی ہے۔ اور خون کی کمی سے جسمانی و روحانی کمزوری میں پھیپھڑے کے امراض میں جگر میں صفرا نہ بننے یا گرمی نہ رہنے میں، یا گہری بیہوشی میں، اور آہستہ آہستہ سیٹ آکر جھٹکے و وقفے دیکر بند ہوتی ہے۔ لیکن ایک دم ناقابل برداشت رنج فکر و خوشی سُنکر، یا دِل پر زور کا دھکا یا چوٹ لگ کر، یا سنکوپی یعنی بیہوشی سے یہ تڑپ ایکدم بند ہوجاتی ہے۔ اِسی کو ہارٹ فیل ہو کر موت ہونا کہتے ہیں۔ لہٰذا نتیجہ صاف ظاہر ہوگیا، کہ حقیقت میں اِس آلہ میں اپنا ذاتی کوئی مرض سوائے سنکوپی کے ہو ہی نہیں سکتا۔ یعنی اِس میں **تو اوّل** معدہ اور جگر سے جیسا صاف یا غلیظ سیال **ست** بن کر آویگا، یہ اُس کو ویسا ہی سُرخ کرکے اپنے دھکے سے دوران خون میں پھینک دیگا یعنی اُنہیں آلات کے خراب ہونے سے یہ بھی خراب و مریض۔ اور اُنہیں کے اچھا ہونے سے یہ بھی ٹھیک و تندرست بنا رہیگا۔ **دوئم** پھیپھڑوں میں خون جا کر اور اوکسیجن سے جیسی اُسکی صفائی ہو کر پھر اِس میں لوٹے گا، بس ویسا ہی یہ بھی تندرست یا مریض رہیگا۔ **سوئم**۔ خون کے پنیلے حصّہ کی جیسی صفائی گردے یا جلد کے ذریعہ پیشاب و پسینہ ہو کر ہوتی رہے گی، تیسا ہی یہ بھی مریض یا تندرست بنا رہیگا۔ **چہارم**۔ مختلف آلات کی پرورش کے لئے اِسکے پھینکے ہوئے خون کو پرانی (جاندار) جس طرح اپنی کم و بیش حرکت اور مُباشرت کے کام کے ذریعہ خون کو کم و بیش خرچ کریگا، بس ویسا ہی یہ بھی ہمیشہ مریض یا تندرست ہی بنا رہیگا۔ یعنی جب تیرہویں باب کے خلاف عیش و عشرت (بھوگ) کے کام ہونگے، **تو اوّل** معدہ یا جگر خراب ہوکر خراب سیال ست کے بننے سے۔ یا پھیپھڑے مریض ہو کر خون کی ناپاکی یعنی اوکسیجن کی کمی سے پہلے وہ آلات مریض ہونگے، پیچھے یہ مریض ہوگا۔ لہٰذا ایسے اسباب المرض معلوم کرکے پیشتر اُن آلات کا، اور پیچھے اِسکا علاج کریں۔ **دوسرے**۔ اعضائے تناسُل، رحم، فرج، گُردہ، مثانہ اور دِماغ کے زیادتی کام کے ذریعہ خون کے زیادہ خرچ سے پہلے یہ مریض ہوگا، پیچھے وہ آلات مریض ہونگے۔ لہٰذا اب آپ کو چاہیئے کہ اِس میں جن جن تتو کی جس جس طرح کی بیشی سمجھیں، بس اُسی طرح اُس کو پوری کردیں صحت ہوجاویگی۔ لیکن میرے تجربات کے خیال سے تو اِس میں سبھی قسم کے امراض صرف ایک جل تتو کی کمی بیشی کو ہی ظاہر کیا کرتے ہیں، لہٰذا قدرتی اصول کے مطابق اُسی کو پوری کردینے اور اسباب المرض سے پرہیز کرانے سے مکمل صحت بھی پاجاتے ہیں۔ اِسلئے امراض کے نام چاہے کچھ بھی ہوں، آپ تو صرف اِسی اصولِ علاج پر مستقل قائم رہیں۔ اور تمثیلاً کچھ امراض کا علاج بھی ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

۱ ہائیپر ٹرافی آف ہارٹ۔ ہر دیہ ورِدھی۔ قلبی موٹاپا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب خون کی زیادتی سے دِل موٹا ہو کر بڑھ جاوے۔ **سبب و علامت**

جب کسی کا تمام جسم خون کی بیشی سے موٹا تازہ ہوکر پہلے تھورک ہوجاتا ہے، تو اُس کا دِل بھی موٹا ہوکر بڑھ جایا کرتا ہے۔ لہٰذا اِس کا **عِلاج و پرہیز** بھی پہلے تھورا کی مانند کریں، بس اِس کو بھی صحت ہوجاوے گی۔

۲ ایٹرافی آف ہارٹ۔ قلبی چھوٹاپا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب خون کی کمی سے دِل سُکڑ کر چھوٹا ہوجاوے۔ **سبب و علامت**۔ جب کسی کا تمام جسم خون کی کمی ہوجانے کے باعِث اینیمیاں ہوکر دُبلا ہوجاتا ہے، تو دِل بھی سکڑ کر چھوٹا ہوجاتا ہے لہٰذا اِس کا **عِلاج و پرہیز** بھی اینیمیاں کی مانند کریں۔ جب اینیمیاں دور ہوکر تمام جسم قوی ہوجاویگا، تو بس اِس کو بھی صحت ہوجاویگی۔

۳ فیٹی ڈجینریشن آف ہارٹ۔ دِل چربیلا ہوجانا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب چربی کی زیادتی سے دِل موٹا ہوجاوے۔ **سبب و علامت**۔ جب کسی شخص کے تمام جسم اور سب آلات میں چربی کی زیادتی سے فیٹی ڈجینریشن یعنی چربیلا موٹاپا ہوجاتا ہے، تو پھر اِس میں بھی فیٹی ڈجینریشن ہوجانا لازمی ہی ہے۔ لہٰذا اِس کا **عِلاج و پرہیز** بھی سب فیٹی ڈجینریشن ہی کی مانند کریں اور خون بڑہانے والی اشیاء کھلاویں جب تمام جسم کی فیٹی دور ہوجاویگی، تو اِس کی فیٹی بھی جاتی رہیگی۔

۴ پلپی ٹیشن آف ہارٹ۔ ہول دِلی

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب ذرا سی محنت کرنے سے بھی دِل مقدار سے زیادہ دہڑکنے لگے۔ **ایسکے اسباب** تقریباً اینیمیاں مرض کی مانند ہوتے ہیں۔ اور اکثر نازک مِزاج مرد و عورت کو شروع جوانی میں اینیمیاں ہسٹریا امراضِ رحم، وہم، بدہضمی، نفخِ شکم، زیادہ موٹاپا ہونے سے، یا شراب، چائے، تمباکو کے کثرت استعمال یا عصبی کمزوری یا دردسے، یا کثرت مُطالعہ یا مُباشرت و مُشتہلس سے، یا زیادتی غم، غصہ، فِکر، کسرت و محنت کے کام کرنے سے، یا سِل وغیرہ امراض کے باعث بھی ہوجاتی ہے۔ **علامت**۔ اکثر علی الصباح سو کر اُٹھتے ہی یا جب معمولی وجوہات سے دِل دہڑکنے لگتا ہے اور تمام علامتیں وہم، خبط، مراق، خفقان، ہسٹیریا کی پائی جاتی ہیں اور بھوک و نیند کم ہوجاتی ہی۔ مریض اپنا قصہ بڑا طول طویل کرکے سُنایا کرتا ہی اور بھوت پریت (جِن آسیب) کا خلل بتلایا کرتا ہے۔ **عِلاج**۔ اِسیں مرض کا سبب معلوم کرکے خون بنانے والے آلات کا باقاعدہ عِلاج کریں جس سے خون ٹھیک بننے دہلنے لگے۔ اور خون خرچ کرنیوالے آلات اور دِماغی کام کی زیادتی کو کم کریں اور مُباشرت سے پرہیز کراویں۔ یا سوزاک، آتشک و جریان کے بہاؤ (سیلان) یا رحم یا کسی دیگر آلہ کے سیلانِ خون کو اگر کوئی ہو، تو اُسے باقاعدہ عِلاج کرکے بند کریں۔ اور اُس کا قِصہ خوب محبت سے سُن کر و خوب سمجھا بُجھا کر وہم کیلئے رفع کرتے رہیں، تاکہ مریض مُعالِج پر اعتقاد کرنے لگے۔ پھر

مُقوّی خون بڑہانیوالی ومُعتدل غذا کہلاویں۔ یعنی تیرہویں باب کے مُطابق کہان پان، رہن سہن ٹھیک کراویں وتیز چرپرے، گرم، مُحرّک ومُنشی اشیار اور مُباشرت سے پرہیز اور پرانا یام (دم کشی) کرنا شروع کراویں۔ تب جل تتو کے عرق کی دو خوراک روزانہ تینتیس ہفتہ تک استعمال کراویں، ضرور صحت ہوجاویگی۔ اگر گرم، مُحرّک ومُنشی اشیار سے تھوڑی دیر کو عارضی پلپی ٹیشن (دل کی دہڑکن) بڑہجاوے، تو آکاش تتو کے عرق و اسنان سے کام لیں۔

۵۔ سنکوپی۔ ہارٹ فیل ہونا۔ مورچھا۔ غشی

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب ایک دم دل چلنا بند ہو کر موت ہوجاوے۔ **سبب**۔ انسانوں کی بیحد بداعمالیوں کے ثمرہ میں قہر الٰہی سے کوئی مُنشی شے کہانے پینے یا سونگہنے سے ایک دم دل کی حرکت کم ہو کر یا ایک دم بیحد ناقابل برداشت غم، رنج، فکر، دہشت یا خوشی ہونے سے دل اپنی چال کو بہول کر ایک دم چلنا بند کردیتا ہے۔ **علامت**۔ ایک دم بیٹھے بٹھلائے از حد بیہوشی ہو کر نبض چلنا بند ہوجاتی ہے اور موت کی مانند علامت پائی جانے لگتی ہے۔ یعنی سانس اور نبض چلنا بالکل بند ہوجاتے ہیں۔ **علاج**۔ بیشتر تو ایسے مریض کے علاج کا فوراً موقع ملنا ہی دُشوار ہے۔ ہاں! اگر تقدیر سے ملجاوے، تو فوراً مصنوعی سانس دِلا کر اور اگنی تتو کا عرق پلا کر یا سوریہ اسنان دیکر پھیپھڑے اور دل کی چال کو پھر چالو کرادیں۔ اور ٹھنڈی خوشبودار ہوا میں لٹا دیں و گلے کے بٹن کہول دیں۔ اگر سانس باقاعدہ جاری ہوجاوے، تو پھر سبب کو دور کریں۔ اور پاپ کرموں کے پرائشچت میں سینتیسویں باب کیمطابق حقیقی خیرات کریں۔ اور کچھ عرصہ تک اگنی پھر اگنی پرتہوی کا مرکب تتو، پھر جل تتو کا عرق پلایا کریں اور خون بڑہانیوالی اشیار کہلاویں، بس صحت ہوجاویگی۔ ورنہ پھر صبر کرکے تجہیز وتکفین یعنی انتیشٹی (دفنانے یا پھونکنے) کا بندوبست کریں۔

فصل سویم۔ چالیس بیانات تمام شد

انت میں اِس طرح سوچ سمجھ کر علاج کرنے والوں کو میرا نمسکار ہے نمسکار ہے۔

رامچندر رمنی

کاتک سمبت ۱۹۸۸ بکرمی

اِکتالیسواں باب دو سو دس بیانات تمام شد

غذائیں منہ کے ذریعہ کہاکر وہوا سے پھیپھڑوں کے ذریعہ سونگھ کر و دہوپ سے پرتھوی تتوکو لے کر
اور اِن تمام سے عُمدہ سیال ست خون بناکر وصاف کرکے تمام جسم کی عُمدہ پرورش کرتے رہنے
کے لئے، جو بُو (گندھ) محسوس کرنے کی قوت ایک خاص حواسِ باطنی (گیان اِندری) اول مقالہ
کے پانچویں باب کے مُطابق ہر ایک متنفس نر ناری کے جسم میں مُنہ سے اوپر کو، آنکھوں کے درمیان
میں قوتِ ذائقہ حواس باطنی (رسنا گیان اندری) وغیرہ سے بہی بلا جُلا اُسی کے نزدیک ایک زرد
رنگ کا آلہ اُس وِشوکرما نے بنایا ہے، اِس کو گھران۔ نا سِکا۔ ناک بینی و نوز کہتے ہیں
(دیکھو کسی بہی جسم یا تصویر لے میں) اِسکی ظاہری صورت و بناوٹ کو تو تمام اشخاص اچھی طرح جانتے
ہی ہیں، اور اِس کے اندرونی کاموں کا پُورا عالِم وہی وشوکرما ہوسکتا ہے۔ ہاں! اِس کے حصّوں کے
ناموں کی زیادہ واقفیت کے لئے سُشرت، اناٹمی، فزیالوجی وغیرہ کو پڑہیں۔ لیکن اِس کے تندرُست
بنائے رکہنے کے لئے یہ مُندرجہ ذیل ضروری باتیں جاننا ہی کافی ہونگی۔ کہ تمام جسم کی تندرُستی تو عمدہ
صالح خون سے قائم رہتی ہے، لیکن اِس خون کی عُمدگی اوّل اُس عُمدہ ہوا سے ٹھیک رہتی ہے، کہ
جسکو آکسیجن کہتے ہیں۔ دویم۔ عُمدہ خوشبودار و فائدہ مند اشیاء کے کہانے سے رہتی ہے۔ تو اِس کام
کو پورا کرنے کے لئے ہوا سے تو اُسی عُمدہ آکسیجن ہوا کو لے کر پھیپھڑوں کے ذریعہ خون میں شامل
کرنے، اور خوردنی اشیاء کی خوشبُو، بدبُو کی جانچ پڑتال کرکے مُنہ سے کہاکر معدہ کے ذریعہ اُس
خون کی عُمدگی قائم رکہنے کے لئے یہ ناک گیان اِندری (حواسِ باطنی) ہر ایک قالب کے جسم رکہنے
والوں میں مُختلف ہی خاصیت کی بنائی ہے۔ جیسے سور میں کچھ اور بہو نرے میں کچھ۔ گوشت خوروں
میں کچھ اور غلّہ و گہاس خوروں میں کچھ جُدا جُدا ہی طریقہ سے بُو محسوس کرنے کی قوت پائی جاتی ہے
اِس کی بناوٹ میں باہر کی طرف دو سوراخ ہوا کھینچے کو ہوتے ہیں۔ اور ہوا چھننے کیلئے اِس کے
اندر چھوٹے چھوٹے بال رکھے گئے ہیں۔ اور اِس میں اِس طرح کی میوکس ممبرین لگائی گئی ہے، کہ جو
قدرے سرد۔ مُندی۔ خوشبودار ہوا آنے پر تو بہت خوشی سے قبول کرکے اُسے پھیپھڑوں کے اندر
جانے دیتی ہے۔ اور اِس کے خِلاف بہت سرد، بہت گرم، تیز، بدبودار، خراشدار یا گرد و غبار و
دُہواں، دُہواں مِلی ہوئی ہوا کو محسوس کرکے اندر نہ جانے دینے کی کوشش کرتی ہے۔ اور خوردنی
اشیاء کو عُمدہ خوشبودار محسوس کرکے مُنہ کے ذریعہ کہانیکی اِجازت دیتی ہے اور اِس کے
خِلاف بدبودار کو نہ کہانے دینکی کوشش کرتی ہے۔ اور اِسی کے موافق تمام غذائیں کہانے سے
وہ ٹھیک ہضم ہو کر یہ بہی ٹھیک تندرُست بنی رہتی ہے۔ تو جب اِنسانوں کے تیرہویں باب
کے خِلاف کہان پان، رہن سہن کے کاموں سے اِسکی خاصیت کے خِلاف ہوا اسمیں زبردستی
ٹھونسی جانے سے اِس میں جو مُندرجہ ذیل امراض پیدا ہو جاتے ہیں، تو وہ صرف اِسی کو مُضر نہیں

ہوتے، بلکہ اس کے (گندھ گُن) بو محسوس کرنے کی قوت کو خراب کرکے تمام جسم کے بُنیادِ زندگی سیال ست خون ہی کو بگاڑ دیتے ہیں جس سے دیگر امراض بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا ان کی تشخیص اور علاج آپ اُنتیسویں[29] و چھبیسویں[26] باب کے مطابق کریں اور زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھاویں۔

۱۔ اسنیز۔ چھینک

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب ناک کے ذریعے ایک دم آواز و جھٹکے کے ساتھ ہوا باہر کو نکلے۔ **سبب**۔ ناک حواسِ باطنی کے بُو خواص (گندھ گُن) کے خلاف اشیاء کے سونگھنے اور سردی وغیرہ سے ناک کی میوکس ممبرین میں خراش ہو کر، اُس زہر کو دھکا دیکر باہر نکالنے کے لئے آیا کرتی ہیں۔ **علامت**۔ سوائے چھینک آنے یا کچھ رطوبت باہر نکل جانے کے دیگر کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اور اِن کا دو چار مرتبہ روزانہ آتے رہنا ناک کا فاسد مادہ رفع کرتے رہنے کے لئے بہتر ہے۔ ہاں! اگر بہت زیادہ آویں، تو **علاج** میں مریض کے خیال کو کچھ پلٹ دینا اور آکاش تتو کا روغنِ زیتون ناک میں لگانا کافی ہوگا۔

۲۔ کٹار۔ کولڈ۔ نیزل۔ نزلہ۔ زُکام

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب ناک سے پانی یا بلغم بہنے لگے۔ **سبب**۔ انیمیک، کمزور، نازک مزاج اشخاص کو بہت سرد یا گرد و غُبار دُھواں ملی ہوئی ہوا کے سونگھنے، یا بہت سرد پانی سے غسل کرنے سے خون میں سردی کا اثر ہو جانے یا گدّی پر زیادہ سردی کا اثر ہونے سے، یا ایک دم گرم سے سرد موسم تبدیل ہو جانے سے، یا بحد جسمانی محنت کرنے پر گرم جسم میں سرد پانی سے غسل کرنے یا پاؤں دھونے سے، یا کسی خراش دار یا بدبودار اشیاء کے سونگھنے سے بھی کی ناک کی میوکس ممبرین میں سوزش ہو جاتی ہے۔ **علامت**۔ سوزش کی تمام علامتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ یعنی ناک میں سُرخی۔ سُوجن۔ درد۔ حرارت و جسم میں سُستی، کاہلی، ہٹر کل، سر میں درد، پیشانی میں بھاری پن، حلق و ناک میں خشکی معلوم ہوتی اور چھینکیں آنے لگتی ہیں۔ پھر کچھ ہی دیر بعد آنکھیں سُرخ ہو جاتیں و ناک سے خراش دار پتلی رطوبت بہنے لگتی ہے، جو ایک دو دن کے بعد گاڑھا بلغم ہو جاتا ہے۔ اکثر اِس کی ہمدردی سے دیگر نزدیکی میوکس ممبرین جیسے فیرنگس یا لیرنگس وغیرہ میں بھی سوزش ہو کر کھانسی ہو جاتی و آواز بھاری یا بیٹھی سی ہو جاتی ہے۔ بُخار بھی پیدا ہو جاتا ہے و بھوک کم، پیاس زیادہ، ذائقہ خراب ہو جاتے ہیں اور قبض بھی رہنے لگتا ہے۔ اکثر کسی کو بار بار لوٹ کر بھی ہوتا رہتا ہے۔ **عِلاج**۔ زُکام شروع ہوتے ہی تو دو دن تک غذائیں و پانی گنگنے بلا چکنائی کے کھاویں پیویں اور گردن گرم کپڑے سے لپیٹے رہیں۔ یا وایو تتو کا عرق تین خوراک

روز ادویہ دیں اور اسبابُ المرض سے پرہیز کریں، تو دو دن ہی میں صحت ہوجاویگی۔ ہاں، اگر کہنہ ہوجاوے، تو جل تتو کا عرق بلغم ترکرکے نکالنے کے لئے اور پی دیں۔ اور جن اشخاص کو یہ بار بار ہوا کرے، اُن کو اپنے کانوں میں وایو تتو کا روغنِ زیتون ڈالنا اور وایو تتو کا عرق کبھی کبھی پیتے رہنا اور رگدّی سے گلوبند لپیٹے رہنا چاہیئے۔ جب زیادہ عرصہ تک نہ ہووے، تب چھوڑ دیں۔

۳ اِپِس ٹیکسِس نکسیر پُھوٹنا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب ناک سے سیلانِ خون ہونے لگے۔ **سبب**۔ دِماغ وناک میں اگنی تتو کی بیحد بیشی یا بُخار و بیرونی چوٹ وغیرہ کے باعث ناک کی میوکس ممبرین پھٹ کر سیلانِ خون ہونے لگتا ہے۔ یا بیحد قوی (پلےتھورِک) ہونے، یا جگر، تلی، رحم، پھیپھڑا و معدہ وغیرہ آلات کی خرابی سے اینیمیاں، اِسکروی ہونے کے باعث خون میں خرابی ہوکر اکثر چھوٹتی رہتی ہے۔ **علامت**۔ ناک سے کم وبیش سیلانِ خون ہوا کرتا ہے، جو زہربادی (اِنیمِک) خواص والوں کو مُضر، و بیحد قوی (پلےتھورِک) خواص والوں کو مُفید ہوتا ہے۔ **عِلاج**۔ بیحد قوی خواص کے اشخاص کو توچنداں عِلاج کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ ہاں، زہربادی خواص والوں کے عِلاج کے لئے اُن کے مرض کا سبب دور کرنے کو اُن کے مریض آلات کا عِلاج کریں۔ اور اُن آلات و چوٹ وغیرہ کے باعث کسی بھی طرح سے نکسیر پھوٹنے کے مقامی عِلاج کے لئے سرد پانی سرپر ڈالیں، یا آکاش تتو کے لوشن کی ناک میں پچکاری دیں۔ اور بیحد زیادتی میں اِسی لوشن سے کپڑے کی گدّی ترکرکے ناک پر رکھیں، یا اِسی کے تین سو ساٹھ شکتی کے گلسرین میں روئی کی خوب موٹی پھریری بھگو کر اُس میں دھاگہ باندھ کر ناک کے اندر کو خوب زور سے ٹھونس دیں اور دھاگے کا دوسرا سِرا باہر لٹکا رہنے دیں۔ پھر کچھ عرصہ تک رکھکر دھاگے کو کھینچ لیں، تو پھریری باہر نکل آوے گی۔ اور اگر پھر ضرورت ہو، تو بھی اِسی طرح کریں صحت ہوجاویگی۔

۴ اُوزینا پینس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب ناک میں زخم ہوکر سڑن ہوجاوے۔ **سبب**۔ اِنسانوں کے اِحکامِ خُدائی (دیوں) کے خلاف سخت بداعمالیوں کے ثمرہ میں قہرِ الٰہی سے ناک کی میوکس ممبرین پر زیادہ زکام ہوتے رہنے یا فسادِ خون کے باعث اِس میں سوزش رہتے رہتے وہ سوزش مزمن ہوجاتی ہے۔ **علامت**۔ پھر اِس میں بدبودار، خراشدار زہریلی رطوبت نِکلنی شروع ہوجاتی ہے، جسکے باعث میوکس ممبرین میں ورم وزخم ہوجاتے ہیں اور اُن میں سے

خون پیپ نکلنے لگتا ہے۔ آخر کار بانسے کی ہڈی تک اثر ہو کر وہ بھی گل سڑ کر نکل جاتی یا بیٹھ جاتی ہے۔ اِسلئے بدصورتی ہو جاتی۔ تالو کی طرف کو سڑن پھیل کر حلق میں بھی زخم ہو جاتا ہے اور خون وپیپ نکلنے لگتا، آواز بیٹھ جاتی یا بِھنبھنانے لگتی ہے۔ اور ٹھیک عِلاج نہ ہونے پر موت تک ہو جاتی ہے۔ **عِلاج**۔ بیشتر پاپ کرموں کے پرائشچت میں سینتسویں باب کے مُطابق حقیقی خیرات کریں کراویں، پھر ناک کو دائیو تتو کے لوشن سے بذریعہ پچکاری دن میں دو بار صاف کریں اور اِسی کا گلیسرین اندر لگایا کریں۔ اور بہت زیادتی میں ایک بار اِسی کا سوریہ اسنان دیا کریں، سولہ ہفتہ میں صحت ہو جاویگی۔

۵۔ بُو محسوس نہ ہونا

حقیقت میں یہ کوئی مرض نہیں ہے، صِرف مذکورہ بالا امراض کے باعث ناک حواسِ باطنی کے بُو محسُوس کرنے والے آلہ میں خرابی ہو جاتی ہے۔ یا اِس کو زبردستی تیز خوشبو یا بدبُو سونگھنے سونگھتے عادت ڈال دینے سے پھر وہ کسی بُو کو بھی محسُوس نہیں کر سکتا۔ لہٰذا سمجھ لو، کہ اُس کا بُو محسُوس کرنے والا آلہ (ناک گیان اِندری) بالکل ہی خراب ہو گیا ہے۔ جو قُدرتی اصُول کے مُطابق شاید پھر ٹھیک ہو ہی نہیں سکتا۔

فصل اوّل سینتیس ۳۵ بیانات تمام شُد

فصل دویم پھیپھڑا کرم اِندری آلہ کے امراض کا بیان

اُن کے نام۔ سبب۔ علامت۔ پرہیز اور عِلاج

پیارے بھائیو! دِماغ مہاراجہ کے جسمانی راجیہ کی پرورش وحفاظت کے لئے جسمانی خزانہ خون کو باقاعدہ پاکیزہ بنائے رکھنے اور دِل کی حرکت میں ہر وقت اِمداد کرتے رہنے کے لئے ہر ایک متنفس (پرانی) نر ناری کے جسم میں جو ایک عجیب آلہ اُس وِشو کرما نے بنایا ہے، اُس کو **لنگس پھُپھس دِہونکنی یا پھیپھڑا** کہتے ہیں۔ (دیکھو تصویر ۲) اِس کے باقاعدہ مکمل خواص وفوائد (گُن۔ کرم۔ سُبھاؤ) تو وہی وِشو کرما جانتا ہے، اور اِس کے حِصّوں کے ناموں کی زیادہ واقفیت کے لئے سُسرت، اناٹمی، فزیالوجی کو پڑھیں۔ لیکن صِرف جسم کی تندرُستی کی حفاظت کے لئے اِس کی مُندرجہ ذیل تشریح سمجھ لینا ہی کافی ہوگی۔ وہ یہ ہے، کہ تمام محیطِ کُل کے ہر ذی روح کو زندہ وتندرُست بنے رہنے کے لئے جسم کے دیگر آلات کے ذریعہ بنائے ہوئے خون کی وایو تتو کے اوکسیجن گیس سے صفائی کر کے، اُس کے کاربونک ایسڈ گیس زہریلے مادے کو باہر نکالتے رہنے اور خون کو قوی

بنائے رکھنے اور تمام جسم میں تقسیم کرنے کو دل کی حرکت کو یکساں حالت میں چلاتے رہنے کے لئے یہ دو عجیب آلات بنائے گئے ہیں۔ جو ہر ایک متنفس (پرانی) نر ناری کی چھاتی کے خول میں مُری کے دونوں طرف ربر کی دھونکنی یا تکیہ کی مانند رکھے ہوئے ہیں۔ جن میں سے دایاں کچھ تقریباً بائیس ۲۲ اونس وزن کا، اور بایاں کچھ چھوٹا تقریباً بیس اونس وزن کا ہوتا ہے۔ اور ہر ایک پھیپھڑے کے اوپر ایک جھلی ہوتی ہے جس کو پلیورا کہتے ہیں۔ اِس کے اوپر کا حصّہ پسلیوں سے چپکا رہتا ہے۔ اور پھیپھڑوں و پلیورا کے درمیان میں ایک سیال شئے رہتی ہے، جسکے باعث یہ ملائم و چکنی بنی رہتی ہے اور پھیپھڑوں کے پھولنے و سکڑنے کے وقت کے یا بیرونی صدمات کی رگڑ سے پھیپھڑوں کو بچاتی رہتی ہے۔ اِس لئے اِسکی بناوٹ مچھلی کے گُستوں کی مانند بنی ہوئی ہے کہ جو پھولنے اور سکڑنے میں رُکاوٹ نہ کرے۔ لہٰذا پھیپھڑوں کی صورت اوپر سے مچھلی کی مانند ہی دکھلائی بھی دیتی ہے۔ اِسلئے اِس لاثانی آلہ کو تندرست بنائے رکھنے کیلئے پیشتر یہ مندرجہ ذیل پانچ باتیں جاننا ضروری ہیں۔

پہلی بات یہ ہے، کہ جب ہوا ناک یا مُنہ کے ذریعہ سے پھیپھڑوں میں داخل ہوتی ہے تو حلق سے جس نالی کے ذریعہ وہ پھیپھڑوں میں جاتی ہے، اُس نالی کے اوپر کے سوراخ یعنی مُنہ کو **لیرنکس** کہتے ہیں۔ یہ صرف غذا و پانی وغیرہ نگلنے کے وقت جس دوسرے آلہ کے ذریعہ بند ہوتا رہتا ہے، اُس کو **فیرنکس یا کنٹھ** کہتے ہیں۔ اُس کی شکل پان کی مانند ہوتی ہے اور یہ ہوا کے سوائے کسی دوسری شئے کو اندر نہیں جانے دیتا ہے۔ اگر جلدی جلدی غذا نگلنے میں اِس کی چال میں فرق آجانے سے یا مجبوراً زبردستی ہی کوئی شئے پھیپھڑوں کے اندر چلی جاوے، تو فوراً اُس کے باہر نکالنے کو اِس میں سے باہر کو ایک طرح کا ہوا کا دھکا لگتا ہے، اِسی کو پھندا لگنا کہتے ہیں۔ اگر پھندے سے بھی وہ شئے باہر کو نہ نکلے، تو تین منٹ کے اندر موت ہو جاتی ہے۔ اور اِس سانس کے لیجانے والی تمام نالی کو **ٹریکیا** کہتے ہیں۔ یہ تقریباً پانچ انچ لمبی ہوتی ہے اور اکیس ۲۱ چھلے دار کڑیوں سے ملکر بنی ہوئی ہے۔ آگے چل کر پھر اِس ٹریکیا کی بھی دو شاخیں ہو جاتی ہیں، جن میں سے ہر ایک شاخ کو **برانکس یا برانکیل ٹیوب** کہتے ہیں۔ پھر یہ دونوں برانکیل ٹیوب مذکورہ بالا دونوں پھیپھڑوں میں جُدا جُدا داخل ہو جاتے ہیں اور باہر سے ایسے نظر آتے ہیں، کہ جیسے بینگن کے پیڑ کی ایک ٹہنی میں دو بینگن لٹکے ہوں۔ پھر یہ برانکیل ٹیوب پھیپھڑوں میں جاکر شاخ در شاخ اور موٹے سے پتلے ہوتے ہوتے اتنی بے شمار و بالوں کے مانند پتلی پتلی شاخوں **کیپلریز** میں تقسیم ہو جاتے ہیں، کہ جن کا شمار کرنا ہی مشکل ہے۔ اُن کا آخری سرا گاؤدم ہوتا ہے، جو **ایرسیلز** کہلاتا ہے۔ یہاں آکر وایو کا اوکسیجن خون کی کیپلریز سے مل کر خون کو صاف کرتا رہتا ہے۔ یعنی خون میں ایرسیلز سے اوکسیجن جذب ہو کر اُس کو عمدہ ٹھنڈا، سُرخ اور قوی بنا دیتا ہے، جس سے اُس کے

سُرخ دانوں میں جم کر گوشت بننے کی قوت بیش ہوتی رہتی ہے۔ اور اُس کی حرارت کو جو تقریباً ایکسو درجہ کی ہوتی ہے، اپنے میں لے کر اُس کو باہر نکالتا رہتا ہے۔ بس اِس کے اِسی کام کو یعنی پھول کر عمدہ ہوا کو باہر سے بہتر کھینچے کو **انسپائریشن** یا سانس لینا کہتے ہیں۔ اور خون میں کیمیادی تبادلے کر کے پھر اِسکے کاربونک ایسڈ یا امونیا زہریلے گیس کو لے کر باہر پھینک آنے کو **اکسپائریشن** یعنی سانس چھوڑنا کہتے ہیں۔ اور اِن دونوں لینے و چھوڑنے کے کاموں کو **رسپائریشن** کہتے ہیں جسکی تعداد ایک ہی وقت میں بیٹھے رہنے میں بارہ۔ چلنے میں اٹھارہ۔ اور سونے میں تیئیس کے حساب سے پائی جاتی ہے۔ اور محنت یا مباشرت کے کام کرنے میں اور بہی زیادہ ہوجاتی ہے لیکن پرانایام (دم کشی) کرنے سے کم اور قابو میں ہوجاتی ہے۔ اور عُمر کے لحاظ سے بہی بچوں میں زیادہ اور بڑوں میں کم ہوتی ہے۔ اور مرضوں کے لحاظ سے بہی اینیمک (کمزور) یا پلے تھورک (قوی) خاصیت کے اشخاص میں زیادہ ہوتی ہے۔ جسکے زیادہ آنے میں ناک کے نتھنے بہی پھولنے لگتے ہیں۔ اور ہر ایک جوان کے سانس لینے میں تقریباً تیس مکعب انچہ ہوا پھیپھڑوں میں بھرتی ہے۔ اور سانس آنے جانے کا سلسلہ بہی متنفس کی پیدائش کے وقت سے مرنے تک دِل کی حرکت کی مانند متواتر جاری رہتا ہے اگر کسی میں یہ نہ رہے، تو سمجھ لو وہ متنفس (پرانی) زندہ ہی نہیں ہے یعنی مرگیا ہے۔ اِس کی جانچ بہی چھاتی و پیٹ کے پھولنے پچکنے اور منہ یا ناک سے کسی طرح کی کم و بیش آواز کے ساتھ باہر کو ہوا نکلتی معلوم ہونے سے ہوجاتی ہے۔ اور اِس کی حرکت کے ساتھ دِل کی حرکت، اور دِل کی حرکت کے ساتھ نبض کی حرکت چلتی رہنے سے بہی ہوجاتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے، کہ اِس کی نالیوں کے اندر کے سوراخ چپک کر بند نہو جانے کیلئے اِس میں ایک قسم کی کچھ چکنی رینٹی رطوبت اِسی کا فضلہ پیدا ہوتا رہتا ہے۔ اِسی کو **کف۔ بلغم و اسپیوٹم** کہتے ہیں۔ اِس کی رنگت انڈے کی سفیدی کی مانند اور مقدار میں کم ہوتی ہے۔ لیکن پھیپھڑوں کے مرضوں اور سردی، گرمی، سوزش، خشکی، ورم و زخموں میں رنگت اور مقدار بدلتی رہتی ہے۔ اور اپنے زہریلا ہوا کی گرد و ریں، دہویں کو اِسی بلغم میں چپٹا کر اپنے مختلف قسم کے ہوا کے دھکے کے ساتھ باہر کو نکالتا رہتا ہے۔ بس اِسی کام کو **کھانسی اُٹھنا چھینکنا دہانسنا۔ دھسکا لگنا** کہتے ہیں۔ اور اِس کے ہوا سے کام چلانے کو لیرنگس کے پھیلنے و سکڑنے کے مطابق **بولنا۔ گانا۔ ہنسنا۔ رونا و چلانا** کہتے ہیں۔

تیسری بات یہ ہے۔ کہ ہوا کی آمد و رفت سے پھیپھڑوں کی اُن نالیوں کی تندرستی میں کچھ اور کف کی خشکی میں کچھ۔ تری میں کچھ و زیادتی میں کچھ۔ اور اُن میں ورم یا سوزش ہوجانے میں کچھ و زخم ہوجانے میں کچھ۔ اور گل سڑ کر نکل جانے میں کچھ مختلف قسم کی آوازیں پیدا ہوتی رہتی د

بدلتی رہتی ہیں۔ لیکن معمولی حالت میں اِنکا باہر سے سُننا دُشوار ہوتا ہے، صِرف کسی خرابی کی بیجد زیادتی کے سانس کے لوٹنے میں باہر بھی کوئی آواز معلوم ہو جاتی ہے۔ اِس لئے ڈاکٹر صاحبان اِنہیں آوازوں کو اپنے کان سے سُن کر اِس کی تندرُستی یا بیماری یا موت کی جانچ بھی کیا کرتے ہیں، جو زبانی ہی سمجھائی جاسکتی ہے۔ لیکن جس آلہ سے وہ جانچ کرتے ہیں۔ اُسکو اِسٹےتھس کوپ کہتے ہیں۔ جو اِس آلہ کے علاوہ بھی صِرف چھاتی پر یا اِس کے چاروں طرف کہیں بھی کان رکھکر کری جاسکتی ہے، لیکن طبیب کو مریض کی چھوت سے بچے رہنے و تشخیص میں آسانی کے لئے اِس کا اِستعمال کرنا کچھ عُمدہ بھی ہے۔

چوتھی بات یہ ہے۔ کہ تندرُستی میں کسی طرح ایک دم اِس کی چال بند ہو جانے، یا دماغ بہاراجہ اور حرام مغز وزیر خاص کی بیہوشی میں سانس لینا ہی بھُول جانے کو ہم فوراً ہی اپنی پیشتر لکھی ہوئی مصنوعی دھونکنی چلا کر یا خوب ٹھنڈے پانی کے چھینٹے برہنہ جسم یا چہرہ پر دینے سے بھی کچھ پھر چالو کرا سکتے ہیں۔ تب اگر اِس جسم کے ذریعہ سے اُس جیو (مُتنفس) کے بھوگ باقی ہونگے، تو یہ پھر چل پڑیگا اور وہ پرانی بچ جا دیگا، ورنہ نہیں۔

پانچویں بات یہ ہے۔ کہ سناتن دھرم شاستروں میں اِن پھیپھڑوں کو پرانوں کا کیندر یعنی تنفس کا خزانہ یا گھر کہتے ہیں۔ اور اِس آنے جانے والی ہوا کو پران آنا جانا کہتے ہیں۔ جس کا دیگر عالموں (آچاریوں) نے دوسرے مطلب لگا کر اِسی کا نام رُدر بھی رکھدیا ہے۔ وہ کہتے ہیں، کہ رُدر کے معنی ہی رُلانے والے کے ہیں۔ اور جب تک یہ پران جسم میں آتا جاتا ہے تب تک توخیریت ہے۔ اور جب اِس جسم سے ہمیشہ کو نکلتا ہے، تو اُس پرانی جیو (مُتنفس جاندار) اور اُس کے دوسرے مُتعلقین کو جُدائی ہونے کے باعِث محبت کی وجہ سے یہ رُلاتا ہے، لہٰذا اِسی کا نام رُدر ہے۔ اور بعض بعض آچاریوں (عالموں) نے اِس ایک رُدر کے ہی گیارہ رُدر کر دیئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں، کہ جب اِس آنے جانے والی ہوا یعنی پران کا نام رُدر قرار ہی پا گیا، تو جسم کے مختلف مقامات میں رہنے و آنے جانے کے باعِث اِس کے جُدا جُدا جیسے **پران، اپان، ویان، سمان** وغیرہ گیارہ نام ہوتے ہیں۔ لیکن ناظرین! نام رکھنے والے کی کیا ہے، ایک شخص کے ہی کئی تعلقات سے بہت سے نام جیسے۔ باپ۔ بیٹا۔ چاچا۔ تاؤ۔ پنڈت۔ وید۔ طبیب۔ سیٹھ جی۔ راجہ وغیرہ۔ اور ایک مکان کے ہی جیسے رسوئی خانہ، پیشاب خانہ، عبادت گاہ وغیرہ بہت نام ہو سکتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں وہ ہوتا ایک ہی ہے۔ اور بعض بعض آچاریوں نے اِسی پران کو **دیوتا۔ جیو آتما**۔ یا رُوح بھی مانا ہے۔ مطلب یہ ہے، کہ جیسا جسکی عقل میں آیا ہے، وہ ویسا ہی مان بیٹھا ہے اور اُس کی ویسی ہی تشریح

کردی ہے۔ اور اِس کے جو بھی معنی لگاؤ، وہی موزوں ہی ہو جاتے ہیں لیکن اِن سب میں اِس کا
نام پران ہی بالکل ٹھیک ہے۔ کیونکہ پران کے معنی ہی صِرف مُتحرک قوّت کے ہیں کہ جو اُدبیج
یونی (زمین سے پیدا ہونے والے قالب) کے جمادات کو چھوڑ کر سبھی قالبوں (یونیوں) کے جسم
رکھنے والوں میں ہوتی ہے۔ اِس لئے یہ کِسی خاص جسم یا اُسکے کِسی حِصّہ یا کاموں پر منحصر (لاگو)
نہیں ہوتا، وہ تو صِرف مُتحرک قوّت کو بتلاتا ہے، اُدبیج یعنی جڑ کو نہیں جسکی اصلیت ابھی اوپر
اور رُدر، جیو، رُوح وغیرہ کی تشریح اوّل مقالہ میں آپ پڑھ ہی چکے ہیں۔

آگاہی۔ ناظرین! بس اب آپ سمجھ لیجئے، کہ تندرُستی کے لئے یہ آلہ کِتنا ضروری اور
ٹھیک تندرُست رکھنے کے لایق ہے۔ اِس لئے جب اِنسان تیرہویں باب کے خِلاف بھوگ
کے کاموں یا بیرونی وجوہات سے اِس کو بگاڑ لیتے ہیں، یا بد اعمالیوں کے ثمرہ میں قہرِ الٰہی سے ہوتے
ہیں، تو اِس میں اگنی و پرتھوی تتو کم ہو کر اور اُس کی جگہ آکاش تتو بڑھ جانے سے بلغم کی بیشی وغیرہ
کے۔ اور اگنی و پرتھوی تتو بیش ہو کر اُس کی جگہ جل تتو کی کمی سے بلغم میں خشکی وغیرہ کے۔ اور جل تتو
کم و وایو تتو بیش ہو کر چھاتی میں درد ہو جانے کے امراض شرُوع ہو جاتے ہیں۔ جن میں سے کچھ امراض
تو حسبِ موقع پیشتر ہی لکھے جا چکے ہیں، اور کچھ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ لہٰذا آپ مذکورہ
بالا تمام اسباب سمجھ کر اِسکے امراض کی تشخیص اور پرہیز و علاج ٹھیک ۲۹و۳۶ویں باب کے
مُطابق کریں اور امراض کے ناموں کی کچھ بھی فکر نہ کریں۔ اور خشک کف میں جل تتو، و تر کف
میں جل کے ساتھ اگنی پرتھوی کا مُرکب تتو، اور سٹرن میں وایو تتو ساتھ ہیں کام میں لایا کریں۔
اور اِس کے آدھی دیوک امراض میں سینتسویں باب کے مُطابق حقیقی خیرات کریں کراویں۔
سب کو صحت ہو جاوے گی۔

۱۔ برنکائیٹس۔ کاس۔ کھانسی

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب برانکیل ٹیوبز میں سُوزش ہو جاوے۔ **سبب**۔ کمزوری و
نازک مزاجی اور اکثر بچپن و بڑھاپے میں زیادہ اور سردی کے موسم یا تبادلہ موسم کے وقت
زُکام ہونے کے بعد سینہ پر سردی کے اثر سے، یا سرد خشک و خراش دار گرد و غبار مِلی ہوئی
ہوا کے سونگھنے سے، یا ایسی ہی ٹھنڈی، چکنی پتلی اشیاء کے کھانے سے خون میں سردی
گرمی ہو کر پھیپھڑے یا دِل کے افعال میں خرابی ہو جانے سے بلغم کی نالیوں میں سوزش ہو جاتی ہے۔
جسکا فاسد مادہ (زہر) بلغم کے ذریعہ سے نکالنے کے لئے پھیپھڑے قدرتی طریقہ سے باہر کو دھکا
دیتے ہیں، بس اِسی کو کھانسی کہتے ہیں۔ اور چونکہ یہ برانکیل ٹیوبز موٹے پتلے کئی قسم کے ہوتے ہیں،
لہٰذا جس مقام میں یہ ہو جاوے اور جتنی مُدّت ٹھہرے، تو یہ سوزش بھی ویسے ہی جُدا جُدا ناموں سے

بولی جاتی ہے۔ جیسے۔ **اکیوٹ برنکائیٹس** یعنی سخت کھانسی۔ اور **کرانک برنکائیٹس** یعنی پُرانی کھانسی اور **کیپلری برنکائیٹس** یعنی پتلے برانکیل ٹیوبز کی سوزش، **ٹسکا، پسلی چلنا** کہتے ہیں۔ **علامت**۔ بڑے ٹیوبز میں ہونے سے چھاتی میں گرمی جلن اور کبھی جکڑن ہوجاتی ہے۔ لمبے سانس لینے یا کھانسنے سے سینہ میں درد ہوتا ہے۔ خشک کھانسی اُٹھا کرتی ہے جو رات کو زیادہ ہوتی ہے۔ اور نئی وسخت میں بلغم خشک، کبھی سفید جھاگدار، کبھی خون بھی ملا آجایا کرتا ہے۔ اور پُرانی ہونے میں بلغم تر۔ زرد و سُنہری مائل ہوجاتا ہے۔ اکثر بُخار نہیں ہوتا، لیکن زیادہ شدت ٹھہرنے سے ہو بھی سکتا ہے۔ اور کیپلری برنکائیٹس میں علاوہ خشک کھانسی کے تیز بُخار، درد سر مقے و کمزوری بھی زیادہ ہوتی ہے۔ سانس لینے میں تکلیف ہونے کے باعث اُتھلا سانس آتا و پسلی چلنے لگتی ہیں۔ اور جبکہ کیپلریز بلغم سے بالکل پر ہوجاویں لیکن باہر کو بلغم نہ نکل سکے، تو خون میں اوکسیجن نہ پہنچنے کے باعث اُسکی صفائی نہ ہو کر، خون میں کاربونک ایسڈ گیس زہریلا مادہ بڑھ کر چہرہ و ہونٹ نیلگوں، آنکھیں اُبھری ہوئیں، ناک کے نتھنے پھولے ہوئے، رگیں خون سے بھری ہوئیں معلوم ہوتی ہیں۔ اور پاخانہ پیشاب آنا بند ہوجاتا ہے۔ **علاج**۔ اکیوٹ برنکائیٹس میں بلغم کو تر کرنے کی، اور تر ہونے پر یا کرانک میں تر بلغم کو کھانسی اُٹھا کر باہر نکالنے کی، اور پھر بلغم بننا روکنے کی کوشش کریں۔ لہٰذا اِن کے لئے جل تتو کا عرق دینا ہی زیادہ بہتر ہوگا۔ اور کیپلری برنکائیٹس میں بیشتر نمکین گرم پانی پلا کرتے وصابون کے گرم پانی سے پچکاری کے ذریعہ پاخانہ کراویں۔ پھر جل تتو کا عرق دو دو گھنٹے بعد زیادہ مقدار میں پلاویں اور کھٹی، چکنی، میٹھی اشیاء سے پرہیز کراویں، صحت ہوجاویگی۔

۲۔ برانکوریا کف

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب کھانسی ہوتے رہتے زیادہ مقدار میں گاڑھا، پیلا کف جایا کرتا ہے۔ **سبب۔ علامت وعلاج**۔ کرانک برنکائیٹس کی مانند ہیں، لیکن اِس میں کمزوری زیادہ ہوجاتی ہے، لہٰذا اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کا عرق دو خوراک روزانہ اور زیادہ پلایا کریں۔

۳۔ ہوپنگ کف۔ کروپ۔ کالی کھانسی

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب کھانسی تشنجی دورے سے ہو اور اُس میں ہوپ کی آواز نکلتی ہو۔ **سبب** اکثر بچّوں کی کیپلریز میں کف خشک ہوجاتا ہے، یا دوسرے مریضوں کی چھوت سے بھی ہوجاتی ہے۔ **علامت** دورے سے اُٹھنے والی کھانسی پائی جاتی ہے، جو اکثر مہینوں تنگ کرتی اور صحت نہیں ہوپاتی و چھوتدار ہوتی ہے جسمیں بچے کمزور ہوکر مرتک جاتے ہیں۔ **علاج**۔ جل تتو کا عرق زیادہ عرصہ تک پلاویں اور کھٹی و گرم اشیاء سے پرہیز کراویں صحت ہوجاویگی۔

۴ ایزما۔ دما۔ سانس

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب ہوا کی نالیوں میں تشنجی کہانسی پیدا ہو جاوے۔ سبب کیپلریز برنکائیٹس کی مانند ہوتے ہیں۔ لیکن یہ بجائے بچپن کے جوانی میں بداعمالیوں کے ثمرہ میں قہرالٰہی سے اِنسانوں کو کہانسی ہوتے ہوئے تیرہویں باب کے خلاف بہوگ کے کاموں یعنی پھیپھڑوں کی کمزوری میں زیادہ مُباشرت کرنے سے، یا زیادہ تر رُدواں دُہواں سونگھنے والوں کو ہوجایا کرتا ہے۔ **علامت**۔ اِسمیں دورے کی مانند سانس لینے میں تکلیف سائیں سائیں کی آواز، سینہ میں دُہواں سا دھلن معلوم ہوا کرتے ہیں بلغم سفید جھاگدار دکم مُشکل سے نِکلتا ہے اور گرمی زیادہ لگا کرتی ہے۔ **علاج**۔ اِس میں پیشتر پاپ کرموں کے پرائشچت کے لئے سینتسویں باب کیمطابق حقیقی خیرات کریں، پھر سینہ پر جل اور اگنی پرتہوی کے مُرکب تتو کا سوریہ اسنان اوّل بدل کر روزانہ دیا کریں اور اِنہیں کا عرق بہی اوّل بدل کر کم مقدار میں ازتالیس ہفتہ تک پلاویں صحت ہوجاویگی۔

۵ کنجشن آف لنگس۔ ورم پھیپھڑا

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب پھیپھڑوں میں سوزش ہوجاوے۔ **سبب**۔ بہت گرم اور خراشدار ہوا کا پھیپھڑوں میں جانا، یا کسی سبب سے دوران خُون میں رُکاوٹ ہوکر و گرمی بڑھ کر دِل کمزور ہوجانے سے ہوتا ہے۔ **علامت**۔ سینہ میں جکڑن و سانس لینے میں تکلیف اور کچھ خشک کہانسی بہی ہوتی ہے۔ **علاج**۔ برنکائیٹس کی مانند کریں۔

۶ گینگرین آف دی لنگس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب پھیپھڑوں میں سٹرن ہوجاوے۔ **سبب**۔ زیادہ شراب پینے یا زیادہ مُدت تک برانکو ریا رہنے، یا نیوم‍ونیا کے بعد، یا سِل کے تیسرے درجہ میں ہوجاتی ہے۔ **علامت**۔ کہانسی کے بعد سانس سے بدبو آتی ہے، بلغم کے ساتھ پھیپھڑے کے مُردار باریک سیاہی مائل ٹکڑے آیا کرتے ہیں۔ اور ایسا زہریلا بلغم نگل جانے سے پیٹ ابہر جاتا و دست ہوجاتے ہیں، اور خون کی غلاظت سے مرض پائیمیاں ہوجاتا ہے۔ **علاج**۔ چونکہ یہ مرض مریض کو بالکل آخری حالت میں ہوتا ہے، لہٰذا لاعلاج ہے۔ لیکن اگر موقع ملے، تو سِل کے مانند علاج کریں اور وایو تتو کا سوریہ اسنان پھیپھڑوں پر دیا کریں۔

۷ ہیماپٹیسس۔ قے الدم۔ نفث الدم۔ رکت بمن

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب پھیپھڑوں سے خُون کی قے ہووے۔ **سبب**۔ یہ مرض اِنسانوں کو ناجائز کمائی (اپرگرہ یم) کی پابندی نہ کرنے کے باعث قہرالٰہی سے جوان قوی (پلے تھورک) یا خنازیری مزاج والوں کو، یا تھائسس میں پھیپھڑوں کی کوئی شریان پھٹ کر خون آیا کرتا ہے۔ اور اکثر عورتوں کو ماہواری حیض کا خون بند ہوجانے سے بہی آجاتا ہے۔ **علامت**۔ خون آنے کے سوائے کمزوری و انیمیاں کی علامتیں پائی جاتی ہیں اور بہت

زیادہ آنے میں موت ہوجاتی ہے۔ علاج۔ پیشتر پاپ کرموں کے پرائشچت میں سینتسویں باب کیمطابق حقیقی خیرات کریں کراویں، پھر آکاش یا جل تتو کا عرق تین خوراک روزانہ پلاویں۔ اگر عمر باقی ہوگی، تو صحت ہوجاویگی۔

فصل دویم ستر بیانات تمام شد

فصل سویم۔ جگر و تلی وغیرہ تمام مُصلح خون گلینڈوں کے امراض کا بیان

اُن کے نام سبب۔ علامت۔ پرہیز اور علاج

پیارے بھائیو! دماغ مہاراجہ کے جسم راجیہ کی حفاظت کے لئے جسمانی خزانہ خون کو ٹھیک بنائے رکھنے کو عُمدہ سیال ست بنانے کے لئے معدہ کا ساتھی ہاضمہ و زندگی کے متعلق مندرجہ ذیل خاص کام کرنیوالا جو ایک ضروری آلہ اُس وشوکرما نے ہر ایک متنفس (پرانی) نر ناری کی چھاتی میں دائیں طرف پسلیوں کے نیچے و تقریباً انہیں کی حد تک بغل اور معدہ کے درمیان میں تمام آلات سے بڑا تقریباً ڈیڑھ سیر وزن اور بسیجد گرم خواص کا بنایا ہے، اِس کو لوِر۔ یکرت۔ جگر و پتّہ کہتے ہیں (دیکھو ذخیرہ آلات تصویر ۲ میں) اسکے صفائی خون و ہاضمہ کے متعلق یہ چار فعل خاص ہیں۔ **اوّل** یہ کہ کھائی ہوئی غذا میں سے شکری و نشاشتہ دار مادہ لیکر انگوری شکر میں بدلنا، جو خون میں شامل ہوکر ہڈی وغیرہ جسم کے عضلات کی پرورش کرنے میں کام دے۔ **دویم**۔ صفرا پیدا کرنا، جس سے قوتِ ہاضمہ قائم رہے اور پاخانہ صاف ہوتا رہے، تاکہ قبض نہ ہو۔ **سویم**۔ حرارت پیدا کرنا جس سے خون و جسم گرم رہکر کام کرنے کے لائق بنا رہے۔ **چہارم**۔ غذا میں سے روغنی اشیاء کو **کولسٹرین** ایک ایسے صابونی مادہ میں بدل دینا، کہ جو صفرا کے ساتھ مل کر خارج ہونے لگے اور خون میں شامل ہوکر جسمانی عضلات کی پرورش میں کام دے۔ اِس کے یہ چاروں کام ہاضمہ و صفائی خون اور تندرستی قائم رکھنے میں جسم کے عضلات کی پرورش کے لئے بہت ضروری ہیں۔ یعنی اگر شکر یا نشاستہ باقاعدہ نہ ہضم ہوکر انگوری شکل میں نہ بدلے، تو **ڈاے بٹیز۔ ذیابطیس**۔ **مدھو میہہ** یعنی غیر منہضم شکر کا پیشاب کی راہ جانے لگنا۔ اگر صفرا پیدا نہوکر ہاضمہ کے وقت غذا میں نہ ملے، تو **بدہضمی قبض** ہوجانا۔ اگر حرارت پیدا نہ ہو، تو خون ٹھنڈا ہوکر سیت آکر موت ہوجانا۔ اگر روغنی اشیاء کولسٹرین یعنی صابونی مادہ میں نہ بدلے، تو اِس کا یا دیگر آلات کا یا تمام جسم کا **فیٹی ڈجینریشن** یا **امیلائڈ ڈجینریشن** مرض ہوجانا۔ اور اگر صفرا کیساتھ سے یہ کولسٹرین جُدا ہوجاوے، تو **گال اسٹون** جگر کی پتھری وغیرہ بڑے خطرناک امراض پیدا ہوجاتے ہیں۔

ایک دم سردی لگنا اور پیچش کا مرض بھی ہے۔ **علامت** - مقامِ جگر پر نشتر چبھنے کے مانند درد ہوتا ہے، جو لمبی سانس لینے اور غذا کھانے سے زیادہ ہوتا ہے۔ جگر کا حجم بڑھ جاتا ہے، جو ٹٹولنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ اور بائیں کروٹ لینے سے جگر کے لٹکنے کے باعث تکلیف ہوتی آنکھیں زرد، کھانسی و سانس لینے میں تکلیف اور قے بدہضمی و ہچکی ہوتی ہیں۔ جب دنبل ہو جاتا ہے، تو دن میں کئی بار لرزہ سے بخار آتا ہے، جو تپ دق کی مانند ہوتا ہے۔ **علاج** - کنجش کی مانند کریں ہاں، اگر دنبل پک کر پھوٹ جاوے، تو سوریہ اسنان دایو تتو کا دیا کریں صحت ہو جاوے گی۔

۳ ہائیپر ٹرافی آف لور - یکرت ورد ہی

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب جگر کا حجم بڑھ جاوے۔ **سبب** کنجش کی مانند ہیں۔ لیکن علامات میں یہ فرق ہے، کہ سوائے جگر بڑھ جانے کے دیگر کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ **علاج** بھی کنجش کی مانند کریں ہاں، اگر جاڑا بخار ہی اِس کا سبب ہو، تو آکاش اور پرتھوی تتو کا عرق اوّل بدل کر پلاویں صحت ہو جاوے گی۔

۴ ایٹرافی آف لور

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب جگر کی خرابی سے اُس کی بناوٹ سکڑ کر حجم چھوٹا ہو جاوے۔ جو حقیقت میں زیادہ تر اگنی اور پرتھوی تتو کی کمی ہو جانے کا ثبوت ہے، لیکن بیرونی علامت اِس کے خلاف ہوتی ہیں۔ **سبب** - زیادتی فکر، اچانک دہشت یا آتشک ہونا۔ شراب، فاسفورس یا سنکھیا وغیرہ زیادہ عرصہ تک استعمال کرنا۔ **علامت** - خاص طور پر مرضِ یرقان پایا جاتا و جگر سکڑ کر چھوٹا ہو جاتا ہے۔ اُس میں درد ہوتا، وست و قے ہوتے، جسمیں بیشتر صرف لعابِ معدہ پھر خون آمیز چلنے کے رنگ کا سیاہ پانی آتا ہے۔ اکثر ناک، معدہ، آنتوں اور رحم سے سیلانِ خون یا اسقاطِ حمل ہو جاتا ہے۔ اکثر جسم میں خون رسنے سے دھبے پڑ جاتے ہیں۔ دردِ سر، بیہوشی، ہذیان، حرارتِ جسمانی زیادہ، نبض تیز، زبان خشک بھوری، پیاس بیش ہوتی و پیشاب تیز پیلا سرخ آتا ہے۔ جس کے رکھنے پر سبزی مائل زرد جماؤ جم جاتا ہے، جو اِس مرض کی خاص علامت ہے۔ اور اِس کے مریض اکثر ایک ہفتہ میں مر جاتے ہیں۔ **علاج** - کنجش کی مانند کریں، لیکن اگنی پرتھوی کا مرکب تتو بھی پلاویں صحت ہو جاوے گی۔

۵ فیٹی ڈجینریشن آف لور

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب بدہضمی سے جگر کی بناوٹ چربی میں بدل جاوے۔ **سبب** یہ زیادہ تر اگنی و پرتھوی تتو کی کمی کا ثبوت ہے۔ اِس کی **علامت** کنجش کی مانند ذرا آہستہ آہستہ ظاہر ہوتی ہیں، اور جگر کے تمام فعل خراب ہو جاتے ہیں۔ پھر بدہضمی رہتے رہتے خون کی کمی سے دو تین سال میں

موت ہو جاتی ہے۔ **عِلاج**۔ اگنی پرتھوی کے مُرکّب تتو کا عرق پلادیں اور صبح شام بیدل گھمائیں اور گرم، مُحرّک، روغنی دِ مِیٹھی غِذا اور گرم مصالحہ سے پرہیز کرادیں۔ اگر عِلاج متواتر رہا تو اڑتالیس ہفتہ میں صحت ہو جاوے گی۔

۶ جانڈس۔ یرقان۔ پیلیا۔ کمل بائے

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب تمام جسم اور آنکھیں زرد ہو جاویں۔ **سبب**۔ اِس میں صفرا کے اجزا کولسٹرین اور رنگین اشیار کا خون سے جُدا نہ ہو کر خون ہی میں شامِل رہنا ہے۔ اِسی وجہ سے تمام جسم کا خون پیلا ہی پیلا ہوتا ہے۔ تو خون کی رنگت پیلی اور آنکھوں کی بالائی جھلی سفید ہونیکے باعث آنکھوں میں خون کی پیلی رنگت صاف چمکتی ہے۔ اور بینائی کے پردہ کے آگے پیلا رنگ ہونے کے باعث ہر ایک شے پیلی ہی پیلی دکھلائی دیتی ہے، لہٰذا اِسے پیلیا مرض کہتے ہیں۔ **علامت**۔ مذکورہ بالا علامت کے سوائے دردِ سر، قبض، بدہضمی، بھوک کم، پاخانہ سفید، جگر میں قدرے درد وسُستی ہوتی ہے۔ اور پیشاب گاڑھا تیز سُرخ ہوتا ہے، جس کا کپڑے پر پیلا دھبہ پڑ جاتا ہے، اور یہی اِس مرض کی دوسری خاص علامت ہے۔ لیکن بُخار خشکی کچھ نہیں ہوتے ہیں۔ **عِلاج**۔ پرتھوی تتو کا عرق تین خوراک روزانہ زیادہ عرصہ تک پلادیں اور فیبی دِجبیرشن کی مانند پرہیز کرادیں صحت ہو جاویگی۔

۷ گال اِسٹون

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب جگر میں پتھری بن جاوے۔ **سبب**۔ جب زیادہ مُدت تک جگر کا فعل خراب رہنے سے کولسٹرین پت سے علیحدہ ہو جاتا ہے، تو اِن میں سے کسی کی دوران خون میں شامِل ہونے کی قوت نہیں رہتی، اِس لئے وہ خارج ہونے کے بعد جگر ہی میں جمع ہو کر ایک قسم کی سخت پتھری سی بنجاتی ہے۔ جو پھر ایک دم خارج ہوا کرتی ہے۔ **علامت**۔ جگر کا فعل خراب ہوتا ہے اور کوئی خاص تکلیف محسوس نہیں ہوا کرتی۔ لیکن جب خارج ہوا کرتی ہے، تو قولنج کی مانند درد ہوا کرتا ہے۔ **عِلاج**۔ اِس کے خارج ہونے کے وقت پتھری کو آسانی سے نکالنے کے لئے آکاش اور پرتھوی تتو کا عرق ایک ایک خوراک دو دو گھنٹہ بعد اوّل بدل کر پلادیں۔ اور پھر دورے کے بعد دو خوراک جل تتو اور ایک خوراک پرتھوی تتو کے عرق کی اڑتالیس ہفتہ تک روزانہ پلایا کریں اور مرض کے سبب سے پرہیز کرادیں۔ اگر مریض پرہیزگار رہوگا تو اِس موذی مرض سے ضرور نجات پاجاویگا۔

۸ اسپلےنائٹس۔ پلیہا وردھی

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب تِلّی میں ہائپرٹرافی ہو کر اُس کا حجم بڑھ جاوے۔ **سبب**۔ زیادہ عرصہ تک جاڑا بُخار آتے رہنے سے خون کی ٹھیک صفائی نہ ہو کر اُس میں اگنی تتو یعنی پت کی گرمی رُک جانے

سے یہ بڑھ جایا کرتی ہے۔ **علامت**۔ تلی کا کم و بیش حجم بڑھ جاتا ہے، جو ٹٹولنے سے صاف معلوم ہوجاتا ہے۔ اور اکثر نصف پیٹ تک کو ہی گھیر لیتی ہے، جس کے بعد جلندھر ہو کر موت تک ہو سکتی ہے۔ اکثر جاڑا بخار آتا رہتا و جسم کا رنگ مٹیالا سیاہی مائل ہوجاتا ہے اور بدہضمی و کمزوری ہوتے ہوتے مریض قابلِ مرگ ہوجاتا ہے۔ **علاج**۔ تین خوراک آکاش تنو و ایک خوراک پرتھوی تنو کے عرق کی روزانہ زیادہ مدت تک پلاویں اور آکاش تنو کا سوریہ اسنان تلی پر دیا کریں۔ اور بغیر گوشت شراب و روغن کے زود ہضم غذائیں کھلاویں صحت ہوجاویگی۔

۹ ٹانسی لائیٹس

اُس کو کہتے ہیں، کہ کنٹھ کے نزدیک کی گلٹیوں میں سوزش ہوجاوے۔ اسکا بیان حسب موقع اڑتیسویں[۳۸] باب کی تیسری فصل میں ہو چکا ہے، الہٰذا وہیں دیکھ لیں لیکن جب یہ بہی پرانی ہوجاوے یا اکثر ہوا کرے، تو پرتھوی تنو کا عرق دو خوراک روزانہ سولہ ہفتہ تک پلاویں صحت ہوجاویگی۔

۱۰ ممس۔ کرن مول، کنٹھے

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب کان کے نیچے کی گلٹیوں میں سوزش ہوجاوے۔ اِس کے **سبب علامت و علاج** سب ٹانسی لائیٹس کی مانند کریں صحت ہوجاوے گی۔

۱۱ گائیٹر۔ برانکوسیل۔ گھینگھا۔ گلگنڈ

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب کنٹھ کی تھائیرائڈ گلٹیوں میں ورم ہوجاوے۔ **سبب**۔ پہاڑ کی تلیٹی یا ترائی وغیرہ کی ایسی زمین کا پانی پینے سے کہ جہاں چونے کا حصہ زیادہ ہو، خون میں خرابی ہو کر یہ گلٹیاں بڑھ جایا کرتی ہیں۔ **علامت**۔ شروع میں یہ گلٹی بڑہتی اور ملائم رہتی ہیں، بعدہ سخت ہوتی جاتی ہیں، لیکن اِن میں درد نہیں ہوا کرتا۔ البتہ ورم کی زیادتی کے باعث سانس لینے و نگلنے میں کچھ تکلیف ہوتی ہے، اور دوران خون باقاعدہ نہ ہونے کے باعث انیمیاں بہی ہوجاتا ہے۔ **علاج** اِس میں پرتھوی تنو کا عرق دو خوراک روزانہ پلاویں اور اُس پر اگنی پرتھوی کے مرکب تنو کا گلسرین تین سو ساٹھ شکتی کا پل کر فوراً اسی تنو کا سوریہ اسنان دو گھنٹہ تک دیا کریں۔ اگر مریض ابتدا ہی میں علاج کریگا اور متواتر تئیس[۲۳] یا اڑتالیس[۴۸] ہفتہ تک کرتا رہیگا، تو صحت ہوجاویگی۔

۱۲ اسکرافیولا۔ اسٹروما۔ خنازیر۔ کنٹھ مالا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب گلے کی ہنسلی کے اوپر کی گلٹیوں میں ورم ہوجاوے۔ **سبب**۔ انسان کے پچھلے جنم میں (استیہ یم) کے خلاف چوری وغیرہ بیحد ظالمانہ کام کرنے کے باعث قہرالہٰی سے آتشکی یا خنازیری خواص والے مرد و عورتوں، یا بے تُکے جوڑ یا چھوٹی عمر کی شادی والوں کے نطفہ (رج ویریہ) سے پیدا شدہ اولاد کو، یا مرطوب اور تنگ مکانوں میں زیادہ آدمیوں کے رہنے سے

زہریلی ہوا سونگھنے کے باعث خون میں خرابی ہوکر، یا خراب قسم کی کم مقدار میں غذا کھانے سے یا شراب خواری وزیادتی مُباشرت سے، یا کسی وجہ سے انیمیاں ہونے کے بعد یہ مرض ہوجاتا ہے۔
علامت۔ ایسے مریضوں کا قد چھوٹا جسم کچھ سرد، جلد موٹی پیلے رنگ کی ہوتی ہے۔ اکثر بڑے دُبل نکلا کرتے ہیں۔ مزاج بلغمی، جسمانی و روحانی افعال میں فتور، کم عقل، ہڈیاں موٹی بھلے سیرے بھاری ہوا کرتے ہیں۔ ہڈیوں و دانتوں میں کیر پایا جاتا ہے۔ پیٹ اُبھرا ہوا و بدہضمی رہتی، اور چربیلی اشیا ہضم نہیں ہوتی ہیں۔ جبڑے کے نیچے سے ہنسلی کے اور تک کی کنہیں گلٹیوں میں ورم ہوجاتا ہے۔ شروع میں اس ورم میں تکلیف نہیں ہوتی، لیکن ان میں کسی طرح کوئی خراش ہوکر پکنے اور رسنے لگتی ہیں۔ اور ایک کے بعد ایک نکل کر کنٹھ میں مالا سی ہوجاتی ہے۔ اسی طرح کہیں کی دیگر گلٹیوں میں بھی سوزش ہو جاتی ہے۔ اور اس کے زخم اچھے ہوکر وہاں کا رنگ تانبے کی مانند ہوجاتا ہے۔ کبھی کبھی بخار بھی آجاتا ہے۔ **علاج**۔ پیشتر پاپ کرموں کی پرائشچت میں سینتسویں باب کے مطابق حقیقی خیرات کریں کراویں۔ پھر پرتھوی اور وایو تتو کے عرق کی دو دو خوراک روزانہ اوّل بدل کر اڑتالیس ہفتہ تک پلاویں، اور ایک بار انہیں کا تین سنو سٹا ٹھ شکتی کا گلسرین گلٹیوں یا زخموں پر لگا کر انہیں کا سوریہ اسنان دو گھنٹہ تک دیا کریں۔ اور کھان پان، رہن سہن تیرہویں باب کے مطابق کریں صحت ہو جاویگی۔

۱۳ گلہیاری

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب بغل کی گلٹی میں سوزش ہوجاوے۔ **سبب**۔ بغل کا بال ٹوٹ کر یا خون میں مقامی حرارت یعنی اگنی تتو بڑھ کر ہوجاتی ہے۔ **علامت**۔ گلٹی میں سُرخی، سوجن، درد، حرارت پائی جاتی ہے۔ **علاج**۔ شروع میں وہاں آکاش تتو کا سوریہ اسنان دیں۔ اگر پک جاوے، تو وایو تتو سے کام لیں۔ اور اگر نہ پکے نہ پھوٹے تو پرتھوی تتو سے کام لیں۔

۱۴ بولو۔ ادبد۔ بد

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب ران کی گلٹیوں میں ورم ہوجاوے۔ اس کے **سبب**۔ **علامت** اور **علاج** گلہیاری کی مانند ہیں۔ اور جو یہ کان کی، بغل کی، اور ران کی گلٹی پلیگ یا سوزاک آتشک کے باعث متورم ہوں، تو بھی یہی علاج کریں۔ لیکن جب اس کا سبب چوٹ لگنا ہو، تو چوٹ کا علاج کریں۔

۱۵ ٹیبیز میسنٹریکا۔ ایڈامنل تھائیسس۔ آنتوں کی سل

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب آنتوں کی گلٹیوں میں سوزش یا ناسور ہوجاویں اور جسم کی پرورش میں فرق ہوجانے سے مریض سوکھتا ہی جاوے۔ **سبب**۔ انسانوں کے برہمچریہ کے خلاف بداعمالیوں کے

تھو میں قہرالٰہی سے خون میں اِسکرافیولا کا مادہ ہونے کے باعث ہوجاتی ہے۔ **علامت** بدہضمی رہتی، پتلے بدبودار دست آتے۔ پیٹ پھولتا اور آنتوں میں کم و بیش درد رہتا ہے۔ مریض مقام پرپیٹ پھیلا جاتا و جسم سوکھتا جاتا اور کمزوری ہوتی جایا کرتی ہے۔ **علاج**۔ پیشتر بداعمالیوں کے پرائشچت میں سینتسویں باب کے مطابق حقیقی خیرات کریں کراویں۔ پھر مریض کو مین سے پلنگ پر لٹائے رکھیں اور کھان پان، رہن سہن تیرہویں باب کے مطابق کراویں۔ بلکہ بہتر ہو، کہ تہائی سس کی مانند گدہی، گھوڑی یا بکری کے دودھ کا بندوبست کریں۔ اگر بدہضمی نہ ہو، تو جل تتو کا دودھ بنا کر پلایا کریں اور جل تتو پر تھوی تتو کے عرق کی دو دو خوراک روزانہ تینتیس ہفتہ تک پلاویں۔ اگر صحت میں دیر ہو، تو دوائی کی مقدار بڑھا دیں اور پیٹ پر انہیں کا سوریہ اسنان اور دیا کریں صحت ہوجا دیگی۔

دُودہی کے متعلق آگاہی

ناظرین! اُس وشوکرما پرماتما نے مذکورہ بالا تمام گلٹیوں کے علاوہ ایک اور انوکھی قسم اور عجیب ہی خاصیت (گُن۔ کرم۔ سبھاؤ) کی گلٹی صرف جیل سے پیدا ہونے والے قالبوں (جرایج یونی) کے اجسام میں اُن کے بچوں کی پیدائش کے بعد اُنکی زندگی قائم رکھنے اور جسم کی تندرستی و افزائش حاصل کرنے کے لئے اُن کی بُنیادِ زندگی اور بنادی ہے جس سے جبتک وہ بچے اپنی اصلی غذا کو ہضم کرنیکی قوت حاصل کریں، تب تک اِس کی رطوبت سے پرورش پاتے رہیں۔ اِس گلٹی کا نام **میمری گلینڈ پستان۔ چھاتی اور دُودہی** ہے۔ اور اِس کی رطوبت کو **ملک شیر یا دودھ** کہتے ہیں جو عام طور سے اِس قالب کے ہر ایک نرناری کی چھاتی میں دونوں طرف، حیوانات میں دو سے بارہ تک اور اِنسانوں میں ہوتی تو صرف دو ہی ہیں، لیکن اِن کے افعال اور قدرتی بناوٹ کے لحاظ سے انمیں ہر ایک جنس کی میں بہی بہت فرق ہوتا ہے۔ جیسے مرد کی دودہی اُس کی عمر کے ہر ایک حصہ میں تقریباً یکساں چھوٹی ہی رہتی ہیں، اور اِن سے کوئی دودھ وغیرہ نہیں نکلتا۔ اور کروڑوں میں کسی ایک کی بڑھ بہی جاویں، تو دودھ پھر بہی نہیں نکلتا۔

پردہ کیمتلق آگاہی

دوسری بات یہ ہے، کہ عورتوں میں اِن دودہیوں کا تعلق اُس وشوکرما نے اُن کے رحم آلہ کے ساتھ رکھا ہے۔ جو اُس کے باقاعدہ پختہ ہونے سے پیشتر تو مرد کی مانند چھوٹی ہی رہتی ہیں، لیکن اُس کے پختہ ہونے کے زمانہ میں یہ بہی بڑھنی شروع ہوجاتی ہیں۔ اِن کے آخری سرے کے درمیان میں ایک مٹر کی شکل کا دانہ سا ہوتا ہے۔ اِس کو **نپیل و بھٹنی** کہتے ہیں۔ اِس میں بہت سے سوراخ دودہی سے دودھ نکلنے کو ہوتے ہیں اور اِس کا رحم سے ایسا تعلق ہوتا ہے، کہ مرد کے اِس کو چھوتے ہی عورت کے رحم میں خاص قسم کی بجلی کی طاقت پیدا ہوکر اُس کو خواہش جماع ہونے لگتی ہے۔

مرد کو بھی اِس کے دیکھنے سے شہوت ہو جاتی ہے۔ اِن دونوں قسم کی قوتوں کو ایک دوسرے کے خلاف ہوتے ہوئے بھی آپس میں ملنے کی خواہش ہوتی ہے۔ اِنہیں کو نگیٹو و پازیٹو بجلی کہتے ہیں۔ یہ پیدائش دُنیا (سرِسٹی کریا) میں اکیلی اکیلی کچھ کام نہیں کر سکتیں، اِن کے تو ملنے ہی سے تمام نتیجے ظاہر ہوتے ہیں۔ اور اِن کی پیدائش و تاثیر آنکھوں کے ذریعہ سے بھی ویسی ہی ہوتی ہے۔ لہٰذا عورتوں کو فرج و چھاتی کو تو سبھی مردوں سے ہر وقت چھپائے رکھنا، اور آنکھوں کو صرف اپنے باپ و اُستاد کی مانند بوڑھے بزرگوں یا چھوٹے بالکوں کے سوائے دیگر سبھی جوان مردوں کی آنکھوں سے سامنا کر کے نہ مِلانا اور کسی سے محبت آمیز عاشقانہ یا مذاقیہ کلام نہ کرنا ہی فرضِ منصبی (دھرم) طے کر دیا گیا ہے۔ بس اِسی کو پردہ یا حجاب کرنا بھی کہتے ہیں۔ لیکن اِس سے زیادہ پردہ کرنا یعنی تنگ مکانوں میں عورتوں کو دُبک چھپک کر بند رہنا یا گٹھری کی مانند یا بورے میں بند ہو کر رہنا یا سفر کرنا نامناسب ہے۔ یعنی اِن کی تندرستی کے لئے مضر اور میدہ موٹاپا، بدہضمی، انیمیاں و سِل وغیرہ امراض پیدا کرنے والا اور خانگی کاموں میں رُکاوٹ ڈالنے والا ہے۔

ماتا کے متعلق آگاہی

تیسری بات یہ ہے، کہ جب عورت کے بچہ پیدا ہو جاتا ہے، تو دودھ کی گلٹیوں سے اِس بھٹنی کے سوراخوں کے ذریعہ سے بچہ کی پرورش کے لئے دودھ نکلنے لگتا ہے، جو اُس بچہ کو دانت نکلنے تک پرورش کے لئے بہت کافی ہوتا ہے۔ اور جس عورت کا رحم ٹھیک ہو، تو اُس کا دودھ بھی اچھا ہوتا ہے۔ اور جس کے رحم میں خرابی ہو، تو اُس کا دودھ بھی خراب ہوتا ہے جس سے اُس کے بچے مسان وغیرہ خطرناک امراض میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جب بچہ دودھ پینا چھوڑ دے یا مر جاوے، تو دودھ نکلنا بھی خود بند ہو جاتا ہے۔ اگر پھر حمل قرار پا جاوے، تو اُس کا دودھ گاڑھا ہو کر بند ہو جاتا یا بگڑ جاتا ہے۔ اور جب رحم کی بچے پیدا کرنے کی قوت نیست ہو جاتی ہے، یعنی عورت کی نصف سے زیادہ عمر گذر جاتی ہے یا وہ بانجھ ہوتی ہے، تو اِن کی یہ گلٹی بھی آپ ہی جذب ہو کر ہمیشہ کے لئے سُوکھ جاتی ہیں اور صرف کھال کی تھیلی ہی لٹکتی باقی رہ جاتی ہیں۔ تو پھر اِن کے چھونے سے خواہش جماع ہونی بھی بند ہو جاتی ہے۔ تو چونکہ یہ بچہ مرد کے تو صرف نطفہ (ویریہ) اور عورت کے تمام جسم کے خون سے بنتا ہے اور پھر تمام جسمانی ست دودھ ہی سے پرورش پا کر بڑھتا بھی ہے، لہٰذا صرف بچہ پیدا کر کے چھوڑ دینے والی عورت آدھی ماتا، اور اپنا دودھ پلا کر و دیگر خدمات کر کے بڑا کرنے والی عورت آدھی ماتا ہوتی ہے۔ لہٰذا اگر اِن دونوں کاموں کو اکیلی ایک ہی عورت کرے، تو وہ پوری مکمل ماتا ہوتی ہے۔ اِسی لئے اِس کا حق بچہ پر باپ (پِتا) سے زیادہ واجب ہوتا ہے۔ اور یہی حساب تمام سنسار پر عائد ہوتا ہے۔

ماتا کے متعلق آگاہی

چوتھی بات یہ ہے، کہ ماتا کو کوئی خطرناک مرض ہو جانے، یا اُسکے بدچلن عیاش ہو جانے، یا اُس کی موت ہو جانے کے باعث اگر بچّہ اُس کا دودھ نہ پی کر کسی دیگر عورت کا دودھ پیوے، تو اُسی رشتہ سے یہ عورت بھی اُس بچّہ کی آدھی ماتا ہوتی ہے۔ اور جب کوئی دیگر عورت بھی دودھ پلانے کو نہ ملے، تو عورت کے بعد حیوانات کے قالب میں سے صرف گئو (گائے) ہی کی ایک ایسی جنس ہے، کہ جس کا دودھ فوراً پیدا ہوئے بچّوں سے لے کر بوڑھوں تک کو خوب موافق آتا ہے۔ اور اس کے بچھڑوں سے کاشت وغیرہ کے سبھی کام و گوبر سے تمام زمین بھی زرخیز بنی رہتی ہے۔ اور اپنے بچّہ کے ساتھ ساتھ سبھی کی ٹھیک پرورش بھی کر سکتی ہے، کرتی آرہی ہے اور کر رہی ہے۔ اسی لئے مذکورہ بالا رغبت سے اس گئو کا حق بھی آدھی ماتا کی مانند تمام سنسار پر واجب ہے۔ ورنہ اور کوئی خاص بات گئو کو ماتا ماننے اور کہنے کی نہیں ہے۔ اور یہی وجہ ہے، کہ بکری بھینس گدھی، گھوڑی، اونٹنی یا ہتھنی کو ماتا کے نام سے کوئی نہیں بولتے۔ اور گئو کو تقریباً تمام حق پرست اشخاص ماتا کہتے ہیں۔ لیکن کہنا ہی نہیں، اپنی آئندہ کی مذکورہ بالا سب طرح کی بہودی کے لئے اسکی نسل کی ماتا کی مانند حفاظت کرنا بھی سنسار بھر کے ہر ایک نرناری کا خاص فرض منصبی ہے۔ لیکن افسوس ہے، کہ آج کل کی لیاقت جب اپنی پہلی ماتاؤں کی ہی خدمت نہیں کرتی، تو پھر اس بیچاری بے نوا کی کون سُنیں۔

دُودھی کے متعلق امراض کی آگاہی

پانچویں بات یہ ہے، کہ اکثر کروڑوں عورتوں میں سے کسی کسی عورت میں بھی کسی کی بھٹنی ندارد، کسی کی چھوٹی سے چھوٹی، یا کسی کی حد سے بڑی۔ اور کبھی دودھی کے کسی طرف کو۔ اور کسی کی دودھی بھی چھاتی کے علاوہ کسی دیگر مقام پر۔ چاہے پیٹ پر یا چاہے پیٹھ پر۔ اور کسی کی دو سے بھی کم، یا کسی کی ان سے بھی زیادہ۔ اور کسی کی دودھی ہی نہ دینے والیں، یا کسی کی بالکل ہی ندارد ہوا کرتی ہیں۔ جو قدرتی اُصول کے مُطابق تقریباً سبھی لاعلاج ہیں۔ ہاں جب ان میں کسی دیگر مرض یا رحم کی خرابی کے باعث ان کے دودھ میں خرابی ہو، تو اُس آلہ کا علاج کرکے اس کے دودھ کی خرابی کو ضرور درست کریں۔ اگر عام کمزوری کے باعث دودھ کم ہو جاوے تو صرف مُقوّی غذا کھلاویں اور جل تتو کا عرق دو خوراک روزانہ پلادیں۔ اگر دودھ حد سے زیادہ بڑھ جاوے، تو خشک اشیار کھلاویں اور پرتھوی تتو کے عرق کی دو خوراک روزانہ پلادیں۔ اگر ان میں کوئی عصبی درد ہو جس کو مسٹوڈینیاں کہتے ہیں۔ یا سوزش یا ورم ہو جس کو انفلامیشن آف میمری گلینڈ کہتے ہیں۔ یا ذنبل ہو جس کو میمری ایبسس کہتے ہیں۔

یا بھٹی پر کوئی زخم ہو، جس کو نیل صور کہتے ہیں۔ یا بھٹی میں خراش ہو جس کو نیل فشرس کہتے ہیں تو چاہیے اِن میں سے کوئی بہی مرض ہو جاوے۔ لیکن آپ تو اِن کی حالت کے موافق سابقہ تبلائے ہوئے اُصول سے باقاعدہ علاج کریں۔ ہبہی کو صحت ہو جاوے گی۔

فصل سوئم ایکسو دس بیانات تمام شد

فصل چہارم۔ گُردہ و مثانہ آلات کے امراض کا بیان

اُن کے نام۔ سبب۔ علامت۔ پرہیز اور علاج

پیارے بھائیو! دماغ ہمارا جسم کے جسمانی راجہ کی حفاظت کے واسطے جسمانی خزانہ خون کو ٹھیک بنائے رکھنے کے لئے، مذکورہ بالا طریقہ سے خون میں جو صفائی جگر وغیرہ گلٹیوں و پھیپھڑوں سے ہو کر خون میں جو ایسی زہریلی و فالتو اشیا پھر بہی اور باقی رہجاتی ہیں، کہ جو اُن آلات سے تو چھانٹے نہیں جا سکتے، اور وہ مادے (زہر) خون میں شامل رہنے سے تمام جسم کو مریض بنا سکتے ہیں۔ لہٰذا اُن کے چھانٹنے کے لئے جو ایک اور عجیب ضروری آلہ اُس وشوکرما نے ہر ایک پرانی نرناری کی کمر میں ریڑھ کی ہڈی کے دونوں طرف ناف کی سیدھ سے کچھ نیچے، نر اور مادہ کی شکل میں بنایا ہے۔ اِس کو کِڈنی یا گُردہ کہتے ہیں۔ (دیکھو تصویر ۹) اِس کے باقاعدہ افعال کو تو وہی وشوکرما جانتا ہے، اور اِس کے حصوں کے ناموں کی زیادہ واقفیت کے لئے سُسرت، اناٹمی و فزیالوجی کو پڑہیں۔ لیکن تتو وِگیان چکتسا کے لئے اِس کی اِس تشریح ہی کو کافی سمجہیں۔ کہ اِن میں سے نر دائیں طرف تقریباً پانچ اونس اور بایاں مادیں تقریباً چار اونس وزن کا ہوتا ہے، جو ایک غلاف کے اندر بند رہتے ہیں۔ اِن کے اوپر کا حصہ دانے دار ہوتا ہے، اور اندر کا حصہ بہت سی چھوٹی چھوٹی نالیوں سے مل کر ایک گاؤدم شکل کا بنا ہوتا ہے۔ جسکی ظاہری شکل کنول کے پھول کی مانند ہوتی ہے۔ اور اِس کے درمیان سے ایک نالی آتی ہے، جسکی لمبائی تقریباً اٹھارہ انچ کے اور موٹائی گِدھ کے پر کی مانند ہوتی ہے، اِس کو یوریٹر کہتے ہیں۔ یہ جس نابدان میں جا کر کھلتی ہے، اُس کو بلاڈر۔ مثانہ کہتے ہیں۔ یہ ربڑ کی گیند کی مانند ہوتا ہے۔ اور اِس میں سے جو نالی اعضائے تناسل میں جاتی ہے، اُس کو یوریتھرا کہتے ہیں۔ اِن دونوں آلات میں سے ایک میں سیدھی سیدھی اور دوسرے میں بڑی و پیچیدہ نالیاں ہوتی ہیں۔ تو جو خون شریانوں کے ذریعہ سے اِس میں صفائی کو آتا ہے، یہاں اُس میں سے نیلا حصہ کچھ زہریلے اجزا کے ساتھ چھن کر علیحدہ ہو جاتا ہے اور یوریٹر نالی میں ہوتا ہوا مثانہ میں پہنچ جاتا ہے۔ اِسی نیلے حصہ کو یورن۔ موتر و پیشاب

کہتے ہیں۔ اور جب پیشاب سے مثانہ بھر جاتا ہے، تو تبھی اُسکے یوریتھرا کی راہ سے باہر نکالدینے کی منش کو خواہش ہوتی ہے۔ اِسی کو پیشاب آنا کہتے ہیں۔ اور زہریلے و پنیلے اجزاء (پیشاب) کو چھوڑ کر بقیہ خون کا حصہ پھر لوٹ کر دوران خون میں شامل ہو کر جسم کی حفاظت کرتا رہتا ہے۔ اِس سے پتہ چلتا ہے، کہ جسم کے خون میں پنیلے حصہ کو حالت اعتدال میں رکھنا اِسی آلہ کا خاص کام ہے۔ **دویم۔** خون کے زہریلے اجزاء کو خون سے چھانٹ کر اور اِس پنیلے حصہ پیشاب میں ملا جلا کر باہر بھی بھی پھینکتے ہیں۔ تو جب یہ تندرست حالت میں رہتے ہیں، تب تو خون کو ٹھیک صاف کرتے رہتے اور پیشاب کو ٹھیک لاتے رہتے ہیں۔ اور اگر یہ مریض ہو جاتے ہیں، تب یا تو خون کے زہریلے اجزاء نہ چھانٹ کر اُس کو غلیظ ہی چھوڑ دیتے ہیں، یا اُس کے ضروری اجزاء کو بھی چھانٹ کر باہر نکال دیتے ہیں۔ لہٰذا اِن دونوں ہی فعلوں سے اُدھر تو خون، اور اِدھر مثانہ وغیرہ دونوں ہی مریض ہو جاتے ہیں۔ تو ایسے ضروری آلہ کو جب اِنسان تیرہویں باب کے خلاف بھوگ کے کاموں سے بگاڑ لیتے ہیں، یا پاپ کرموں کے باعث قہر الٰہی سے بگڑ جاتے ہیں، تو اِن میں اور خون و مثانہ کے قدرتی فعل و بناوٹ میں فرق آجاتا ہے، جس سے مندرجہ ذیل خطرناک امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ یعنی جب خون میں سے ضروری فضلات نہیں نکلتے، تو خون کے وہ تمام امراض پیدا ہو جاتے ہیں، کہ جن کا حال پیچھے خون کے بیان میں آچکا ہے۔ جیسے انیمیاں یوریمیاں ڈراپسی وغیرہ۔ اور جب خون کے مقوی اجزاء زیادہ مقدار میں نکلنے لگتے ہیں، تو پیشاب اور مثانہ میں مختلف قسم کے وہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں، کہ جن کا بیان نیچے لکھا جاویگا۔ لیکن اُن امراض سے پیشتر آپ کو صحت اور مریض حالت کے پیشاب میں جانے والی خاص خاص اشیاء کی کچھ مندرجہ ذیل واقفیت ضرور کر لینی چاہیئے، کہ جنکا جاننا معالج کیلئے بہت ضروری ہے۔

اول۔ پیشاب کی جانچ

پیشاب کی جانچ صبح والے کی کرنی ٹھیک ہوتی ہے، کیونکہ اُس وقت والے پیشاب میں اُس کے تمام ہی اجزاء شامل ہوتے ہیں۔ ورنہ دن میں پانی پینے کے بعد کچھ، غذا کھانے کے بعد کچھ اور گرم و سرد اشیاء کھانے کے بعد پیشاب کے اجزاء کچھ کم و بیش ہوتے رہتے ہیں۔

دویم۔ پیشاب ہونے کی حالت کی جانچ

حالت صحت میں پیشاب دھار کے ساتھ بلا تکلیف و بلا رُکاوٹ کے آتا ہے۔ اور مریض حالت میں رُکاوٹ، تکلیف و جلن کیساتھ یا بوند بوند آیا کرتا ہے یا بند ہو جاتا ہے۔

سویم۔ پیشاب کی مقدار کی جانچ

حالت صحت و معمولی موسم میں پیشاب تقریباً ایک سیر سے ڈیڑھ سیر تک روزانہ، اور پانی یا دیگر سیال اشیاء

پسینے کے بعد وموسم سرما میں غسل کے بعد علی الصباح و رات میں، ڈر فکر و جاڑے بخار کی باری کے وقت یا ذیابطیس مرض میں پیشاب زیادہ اور سفید آیا کرتا ہے۔ اور موسم گرما میں، یا دن کے وقت میں، تیز بخار و سوزاک آتشک وغیرہ امراض میں، کوئی گرم خشک شے کھانے کے بعد و پسینہ آنے کی حالت اور ہیضہ میں پیشاب بہت کم آیا کرتا ہے۔ اور مثانہ کے فالج میں پیشاب بند ہو جاتا ہے۔

چہارم پیشاب کے رنگ کی جانچ

حالت صحت میں پیشاب کا رنگ سینک کی مانند پیلا ہوتا ہے۔ اور زیادہ مقدار میں آنے سے پھیکے رنگ کا یا صاف پانی کی مانند بے رنگ ہوتا ہے۔ جیسے۔ انیمیاں، ذیابطیس و ایلبیومنوریا وغیرہ امراض میں۔ اور پانچوں تتوں کی خرابی کا رنگ چھبیسویں و انتسویں باب کے مطابق ملاویں۔ اور بہت دیر تک پانی نہ پینے، پسینہ آنے، اسہال و بخار ہونے میں پیشاب کا رنگ پیلا سرخی مائل ہو جاتا ہے۔ پیشاب میں پیپ، میوکس یا چربی ملی آنے سے دودھ کی مانند سفید، یرقان میں تیز گاڑھا پیلا، اور گردے کی سوزش یا خون ملا آنے میں دھوئیں کے رنگ کا سیاہی مائل اور چقندر کھانے سے پیشاب سرخ آتا ہے یعنی جس رنگ کی اشیاء کھائی جاویں گی، اُسی رنگ کا پیشاب آیا کرتا ہے۔

پنجم۔ پیشاب کی بُو کی جانچ

حالت صحت میں پیشاب میں خاص قسم کی بُو ہوتی ہے، جو تھوڑا آنے میں آتے ہی تو آسانی سے معلوم ہو جاتی ہے، لیکن سرد ہونے کے بعد جاتی رہتی ہے۔ اور زیادہ دیر رکھا رہنے کے بعد تیزابی ہو کر سڑن کی بدبو آنے لگتی ہے۔ اور پھرتے ہی سڑن کی بو آنے سے اُس میں پیپ یا مثانہ کے فالج ہونے کا گمان ہوتا ہے۔ اور ایلبیومنوریا میں مچھلی کے سی و ذیابطیس میں شکر کے سی میٹھی، اور لہسن پیاز یا ہینگ زیادہ کھانے میں انہیں کے سی بو آیا کرتی ہے۔

ششم۔ پیشاب کے ذائقہ کی جانچ

حالت صحت میں پیشاب کا ذائقہ ایلکلاین یعنی کھاری نمکین۔ اور مرض حالت میں مختلف طرح کا ہوتا ہے۔ جیسے ذیابطیس میں میٹھا و ایسڈٹی میں ایسڈ یعنی کھٹا ہوتا ہے، جو ٹیسٹ پیپر یعنی ذائقہ چکھنے کے کاغذ سے اچھی طرح معلوم ہو سکتا ہے۔ یعنی ایک جاذب کاغذ کو نباتاتی نیل میں رنگ کر اور ایک کو ہلدی میں رنگ کر سکھالیں۔ انکو لٹمس و ٹرمرک پیپر کہتے ہیں۔ تو جس پیشاب میں نیلے کاغذ لٹمس پیپر کا ٹکڑا ڈبونے سے سرخ ہو جاوے، تو وہ پیشاب تیزابی سمجھو۔ اور جس پیشاب میں ٹرمرک پیپر ہلدی سے رنگے ہوئے کاغذ کا ٹکڑا ڈالنے سے بھورا سرخی مائل ہو جاوے، تو وہ پیشاب کھاری سمجھو۔ اور جو انہیں پیشابوں میں ڈالے ہوئے کاغذوں کو پھر ان کے خلاف ذائقہ کے پیشاب میں ڈالنے جاویں،

تو پھر لوٹ کر پہلے جیسے اصلی رنگ کے ہو جاوینگے۔

ہفتم پیشاب کے اجزا کی جانچ

معمولی حالت میں پیشاب کے سو حصّوں میں پچانوے حصّہ پانی اور ڈھائی حصّہ میں آرگینک یعنی نباتاتی اشیار جیسے۔ یوریا، یورک ایسڈ پیشاب کے خاص زہر۔ اور ڈھائی حصّہ میں اِن آرگینک یعنی کیمیاوی اشیار جیسے پوٹیش، چونا، سوڈا، مگنیشیا، فاسفیٹس وسلیکا وغیرہ تمام نمک جایا کرتے ہیں۔ لیکن یہ خالص آنکھ سے نہیں نظر آسکتے، لہٰذا اِس کے ہلکا بھاری ہونیکی جانچ کے لئے **یورنامیٹر** ایک آلہ بنایا گیا ہے۔ تو اُس سے اِس طرح کریں، کہ علی الصباح کے پیشاب کو اُسی کے ساتھ آئے ہوئے ٹیوب میں بھر کر اِس آلہ کو اُس میں ڈالیں۔ اگر پیشاب میں جانے والی مذکورہ بالا اشیار باقاعدہ ٹھیک مقدار میں ہونگی، تو اُس کے پندرہ نمبر تک آلہ ڈوبے گا۔ اور ایک ہزار کی تعداد اپنی طرف سے ملالیویں، تو ایکہزار پندرہ نمبر اُس کا وزن متناسب ہوگا۔ اگر جانیوالا اشیار کم و بیش ہوں گی، تو کم و بیش نمبر تک ہی ڈوبے گا۔ تب اگر اِس سے کم ہو، تو سمجھ لو خون میں کمزوری ہے۔ اور اگر زیادہ ہو، تو پیشاب میں بعض اشیار زیادہ جا رہی ہیں۔ تو اُنکی جانچ کے لئے پیشاب کو دوسرے صاف ٹیوب میں کر کے ذرا ٹھیرا کر دیکھنے سے اگر اُس میں کوئی شے تہ میں بھی دکھلائی دے، تو سمجھ لو وہ یوریٹس یعنی آرگینک اشیار میں سے کچھ ہیں۔ یہ پیشاب رکھنے سے سڑتا نہیں ہے اور قبض کے ریگ بول کی علامت ہے۔ اور اگر وہ پیشاب سڑ جاوے، تو تپ کی علامت ہے۔ اور اگر کچھ تہ نشین نظر نہ آوے، تو پیشاب کو ایک ٹیسٹ ٹیوب میں کر کے اسپرٹ لیمپ سے اوٹا کر رکھدیا جاوے۔ جب پھر بھی اُس میں کچھ تہ نشین نہ ہو، تو پیشاب کی کوئی خرابی نہیں ہے۔ اور اگر جم جاوے، تو دوسرے ڈھائی والے اِن آرگینک حصّہ میں سے فاسفیٹس یا ایلبیومن میں سے کچھ جاتا سمجھو۔ پھر اُس میں دو بوند تیز نائیٹرک ایسڈ کی ڈالو۔ اگر وہ منجمد شے حل ہو جاوے، تو سمجھ لو فاسفیٹس ہیں۔ جیسا کہ رکیٹس وغیرہ امراض میں ہوتا ہے۔ اور اگر حل نہ ہو، تو ایلبیومن سمجھو۔ جیسا کہ ایلبیومنوریا میں ہوتا ہے۔ اِن اشیار کے جانے سے مریض بیحد کمزور ہوتے ہوتے مرتک تو جاتے ہیں اور مرض کا پتہ تک نہیں چلتا، لہٰذا ٹھیک ٹھیک جانچ کریں۔

ہشتم پیشاب میں شکر کی جانچ کا طریقہ

ہر ایک اِنسان کی حالتِ صحت کے پیشاب میں شکر کی بہت ہی کم مقدار جاتی ہے، لیکن جب دماغی محنت زیادہ کیجاوے یا میٹھی و نشاستہ دار اشیار زیادہ استعمال کیجاویں، تو وہ ہضم نہ ہو کر بدہضمی سے پیشاب کی راہ شکر جانے لگتی ہے۔ جو کم میٹھی ہوتی اور پانی کی نسبت شراب میں زیادہ حل ہوتی ہے۔ ایسے پیشاب کی بو میٹھی و رنگ پھیکا، اور مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ اور ایسا پیشاب

کئی ہفتہ رکھنے پر بھی سڑا نہیں کرتا ہے۔ ہاں، کئی دن تک گرم جگہ میں رکھنے سے صرف جھاگدار ہو جاتا ہے۔ اِس کی جانچ تو کئی طرح سے ہوتی ہے، لیکن سبھی دُشوار ہیں، لہٰذا صرف یہی تین آسان طریقہ بتلائے جاتے ہیں۔ **اوّل** ۔ یہ کہ، مُشتبہ پیشاب کو ایک ٹیسٹ ٹیوب میں کر کے بذریعہ اسپرٹ لیمپ اوٹایا جاوے، تو وہ شیرہ کی مانند گاڑھا ہو جاویگا اور اُس میں شکر کی بُو آویگی۔ پھر اُس میں شراب مُقطر ڈالی جاوے، تو شکر کی قلمیں جم کر نیچے صاف دِکھلائی دینے لگیں گی۔ **دوم**۔ کاربسلف آٹھ گرین و کریم آف ٹارٹار تیس گرین ایک اونس لایکر پوٹاسی میں حل کر کے سلیوشن بنا کر رکھ لیں۔ پھر ایک ٹیسٹ ٹیوب میں تقریباً ایک انچ یہ سلیوشن بھر کر اِسقدر اوٹادیں کہ اُبال آجاوے، تب اُس میں تین بوند مُشتبہ پیشاب کی ڈالیں۔ تب اگر اُس میں شکر ہوگی، تو وہ فوراً پیلا ہو کر پھر تھوڑی دیر بعد اُس میں سُرخ رنگ کی شے نیچے جم جاویگی۔ **سوئم**۔ شکر کا وزن اِس طرح معلوم کریں، کہ جوڑے مُنہ کی چھ چھ اونس کی دو شیشیاں لے کر اُن میں چار چار اونس مُشتبہ پیشاب بھرو۔ پھر ایک میں تھوڑا خمیر یعنی کوئی تیزاب یا ایسڈ ایسی ٹک ڈال کر اور ایک کارک میں سوراخ کر کے لگاؤ۔ اور دوسری میں سادہ کارک لگا کر دونوں کو گرم جگہ یا دھوپ میں رکھ دو۔ اگر پیشاب میں شکر ہوگی، تو خمیر والی شیشی میں چھ گھنٹہ بعد شراب اور کاربونک ایسڈ گیس میں بدل کر سوراخ کے راستہ سے باہر نکل جاوے گی۔ اور پیشاب ہلکا ہو جاویگا۔ پھر دونوں شیشیوں کے پیشاب کا یورنامیٹر کے ذریعہ علیحدہ علیحدہ وزن دیکھیں، تو سوراخ والی شیشی کا پیشاب دوسری سے جتنے درجہ کم بیٹھے، تو فی اونس اتنے ہی گرین شکر اُس پیشاب میں سمجھیں۔ اور ایسے پیشاب والے کو ذیابطیس مرض خیال کریں۔

۱۲ ایلبیومنوریا۔ نفرائیٹس۔ رینل ڈراپسی۔ سوزش گُردہ

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب پیشاب میں ایلبیومن جانے لگے۔ **سبب** ۔ انسانوں کو پچھلے جنم میں فرائض ایمانداری (استیہ یم) کے خلاف بداعمالیوں کے ثمرہ میں قہر الٰہی سے جوانوں کو زیادہ فاقہ، روزہ رکھنے، گرمی میں سردی لگنے، بھیگنے، غسل کرنے یا زیادہ شراب خواری سے یا ٹائیفس وغیرہ بسور دار بخاروں اور ہیضہ سے بھی ہو جاتی ہے۔ جس کی یہ وجہ ہے، کہ مذکورہ بالا اسباب سے جب جلد کا فعل بگڑ کر پسینہ آنا بند ہو جاتا ہے، تو خون کی صفائی کے لئے گُردوں کو زیادہ کام پڑتا ہے۔ جسکے باعث کچھ تو وہ تھک جاتے ہیں، اور کچھ خون کے زہر اسی کی نالیوں میں جمنے کے سبب پھر اِن میں سے ایک یا دونوں آلات میں سوزش ہو جاتی ہے جس سے یہ بھی خون کی ٹھیک صفائی کرنا بھول جاتے ہیں اور خون کے پتلے حصّہ کو تو کم و دیگر مُقوی اشیاء زیادہ خارج کرنے لگتے ہیں۔ **علامت** ۔ پیشاب کم مقدار میں گاڑھا آتا ہے جسکا وزن متناسبہ ایکہزار پچیس سے ایکہزار پچاس تک

ہوتا ہے۔ لرزہ سے بخار چڑھتا ہے خشکی، پیاس زیادہ و درد سر رہتا ہے۔ لیکن پسینہ نہیں آتا ہے۔ گردوں میں دھیما دھیما درد ہوتا دستے ہوتی چہرہ بھرا ہوا ہوتا ہے۔ پھر پپوٹوں پر ورم آکر تمام جسم میں ورم ہوکر سب جسم پھول جاتا ہے۔ پیشاب ایلبیومن دار دُھویں کے رنگ کا آتا ہے، جس میں پکے ہوئے مٹھے کے مانند بو آتی ہے۔ پیشاب کا ذائقہ تیزابی ہوتا، اور پیالہ میں رکھنے سے تہ میں سفید جماؤ خوب ملتا ہے۔ اور ایک گردہ مریض ہونے سے مشکل سے صحت ہونے والی و دونوں ہونے سے لاعلاج ہوجاتی ہے۔ **علاج**۔ اگر مریض پرہیزگار ہوگا، اور تیس ہفتہ تک علاج جاری رکھے گا، تو اس موذی مرض سے صحت پانا ممکن ہے ورنہ نہیں۔ لہٰذا پیشتر باپ کرموں کے پراشچت میں سینتوپ باب کیمطابق حقیقی خیرات کراویں، پھر مریض کو دودھ کے سوائے کوئی شے کھانے کو نہ دیں اور آنتوں و جلد سے کام زیادہ کراویں۔ پیشاب زیادہ مقدار میں لانیکی کوشش کریں۔ اس سے سردی سے بچا کر گرم ہوادار مکان میں رکھیں و گرم کپڑے پہناویں اور گرم پانی سے غسل کرایا کریں۔ اور تین گھنٹے روزانہ اگنی پرتھوی کے مرکب تتو کا سوریہ اسنان تمام جسم پر دیا کریں، لیکن گردوں کو نیلے کپڑے سے ڈھانپ کر اس سے بچاویں، اور دو خوراک اسی تتو کی اور تین خوراک جل تتو کی پلایا کریں۔ تو پسینہ آکر قبض ٹھیک ہوکر اور پیشاب زیادہ مقدار میں آکر سولہ ہفتہ میں صحت ہوجاویگی۔ لیکن سولہ ہفتہ تک علاج اور کریں، ورنہ مرض پھر عود کر آویگا۔

۲۔ فیٹی یا ایمیلائڈ ڈجینریشن آف کڈنی

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب گردوں کی بناوٹ چربی یا مُلائمی میں بدل جاوے۔ **سبب** ایلبیومنوریا کے بعد یا فیٹی ڈجینریشن کے باعث ہوتا ہے، جسکے **علامت** پرہیز اور **علاج** تمام فیٹی ڈجینریشن کی مانند ہیں۔

۳۔ سپوریٹو نفرائٹس

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب کسی گردے میں سوزش ہوکر وہ سڑ جاوے۔ **سبب**۔ تیز خراشدار اشیا کھانے یا نزدیک کے کسی آلہ کی سوزش پھیل کر بھی ہوجاتی ہے۔ **علامت**۔ مریض گردہ میں درد ہوتا ہے جو یوریٹر نالی کی سیدھ میں مثانے جنگاسوں و فوطوں تک پہنچتا ہے۔ جسکے دبانے و حرکت کرنے سے بیشی ہوتی ہے کبھی درد کی طرف کی ران سُن ہوجاتی ہے۔ فوطے سُکڑ جاتے ہیں متلی و قے ہوتی ہے۔ پیٹ ابھر جاتا ہے اور لرزہ سے بخار ہوتا ہے۔ کبھی کبھی پیشاب بند ہوجاتا ہے یا تھوڑا تھوڑا بار بار سُرخ و خون پیپ آمیز آیا کرتا ہے۔ کبھی کوما ہوکر موت ہوجاتی ہے۔ **علاج**۔ ایلبیومنوریا کی مانند کریں، لیکن دو خوراک وایو تتو کے عرق کی اور پلادیں و اسی کا سوریہ اسنان مریض گردے پر دیں صحت ہوجاویگی۔

۴ ہیمی چوریا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب پیشاب کے ساتھ خون آنے لگے۔ **سبب**۔ مذکورہ بالا امراض کے باعث یا گُردے میں چوٹ لگنا، یا خراش دار ادویہ استعمال کرنا، یا بواسیر یا ماہواری حیض کا خون ایکدم رُک جاتا ہیں۔ **علامت**۔ سپو ریٹو نفرائیٹس کی مانند ہیں۔ **علاج**۔ آکاش تتو کا عرق پلاویں اور اسی کا سوریہ اسنان گُردے پر دیں اور گرم اشیا سے پرہیز کراویں، صحت ہو جاویگی۔

۵ ڈایو ریسس۔ سلسل بول۔ بہو متر

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب پیشاب پانی سا سفید و زیادہ مقدار میں بلا ذائقہ اور ہلکا آوے۔ **سبب**۔ ہسٹیریا، نیورلجیا یا دماغی مرض سے ہوتا ہے۔ کبھی بچّوں کو ماں کا دودھ چھوڑنے اور غذا ٹھیک نہ ملنے سے بھی ہو جایا کرتا ہے۔ **علامت**۔ جلد خشک، پیاس زیادہ و بھوک کی کمی ہوتی ہے اور جسم سُوکھ جاتا ہے۔ **علاج**۔ پرتھوی اور جل تتو کے عرق کی دو دو خوراک روزانہ پلاتے رہیں اور جب قبض نہ رہے، تو صرف جل تتو ہی دیں صحت ہو جاویگی۔

۶ کائیلس یورن

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب پیشاب دودھ کی مانند سفید آوے۔ **سبب** زیادہ گرم اشیاء جیسے تل، مونگ پھلی، اخروٹ، بادام زیادہ کہانے سے بچّوں کو ہو جاتا ہے۔ **علامت**۔ پیشاب دودھ کی مانند سفید ہوتا ہے، جو تین گھنٹہ رکھنے کے بعد منجمد ہو جاتا ہے اور ذرا چھونے سے تھرتھرایا کرتا ہے و جسم سوکھتا جاتا ہے۔ اگر یہ یورتھرا وغیرہ نالیوں کے اندر ہی جم جاوے، تو پیشاب بند ہو کر درد ہوتا اور موت تک ہو جاتی ہے۔ **علاج**۔ ڈایو ریسس کی مانند کریں۔

۷ رینل کالک۔ درد گُردہ

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب گُردے میں شُول کا درد ہو۔ **سبب**۔ اکثر گُردے میں پتھری بننے یا سوزش ہونیکے باعث زیادہ ہوا کرتا ہے۔ **علامت** کبھی کبھی گُردے کے مقام پر سخت درد و پیشاب میں جلن ہوتی ہے۔ **علاج**۔ جل تتو کا عرق دو دو گھنٹہ بعد پلاویں، یا گُردوں پر آکاش تتو کا کوئی اسنان دیں صحت ہو جاوے گی۔

۸ رینل ڈایاتھےسس۔ ریگ بول

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب پیشاب میں ریت آنے لگے۔ **سبب**۔ گُردے میں پتھری ہونے یا زیادہ کیمیاوی تبادلے ہونے سے، یا بہت قبض ہونے سے، جیسا کہ دعوت میں ان مل بے جوڑ متضاد خاصیت کی اشیاء کے کہانے سے ہوتا ہے۔ یا سخت بُخاروں کے باعث پیشاب میں ایک قسم کی ریت سی جمنے والی شے آنے لگتی ہے، جسمیں زیادہ تر یوریٹس یا فاسفیٹس ہوا کرتے ہیں۔ **علامت**۔ پیشاب تھوڑی مقدار میں کچھ رُکاوٹ

کیساتھ آتا، اور رکہنے پر اُس میں ریت ساجم جاتا ہے۔ **علاج**۔ یورنیٹس ہوں، تو قبض دور کرنیکے لئے اگنی پر تہوی کا مرکب تتو۔ اور فاسفیٹس ہوں، تو جل تتو کا عرق تین خوراک روزانہ پلا دیں اور پتلی غذا و کاغذی لیموں زیادہ کہلاویں اور کہان پان، رہن سہن تیرہویں باب کیمطابق کراویں۔ اگر پتھری بڑی بن گئی ہو، تو قابل سرجن سے نکلوا دیں، صحت ہو جاویگی۔

۹ ڈائی بٹیز۔ مدہومیہہ۔ ذیابطیس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب پیشاب میں شکر جانے لگے۔ **سبب**۔ صحت کی حالت میں اِنسان جو کچھ شکر یا نشاستہ دار غذا کہاتے ہیں وہ جگر کے فعل کے ذریعہ سے **گلا یکوجن** میں، پھر اُس سے **انگوری شکر** میں بدل کر دورانِ خون میں شامل ہو کر مختلف آلات و ہڈیوں کی پرورش کرتی ہے اور وہ خون کے سو حصوں میں چوتہائی حصہ تک مِل رہ سکتی ہے۔ تو اگر مٹھائی یا نشاستہ دار غذا زیادہ کہائی جاوے، یا کلوروفارم سونگھنے یا کچلہ زہر کہا کر بچ جانے، یا کالی کہانسی، مرگی، سکتہ، ٹیٹنیس وغیرہ امراض میں مبتلا ہونے، یا جگر کے مریض ہو جانے، یا کسرت و محنت کے کام کرنیکے بعد فوراً ہی سردی لگنے، بھیگنے، غسل کر لینے، زیادہ سرد پانی پی لینے سے۔ یا شراب خواری یا بہت دماغی محنت یا رنج و غم کرنے سے زیادہ تر تیس۳۰ سے ساٹھ سال کی عمر کے درمیان والے اُمرار کو جائز آمدنی (اپریگرہ یم) کے خلاف کاموں کے ثمرہ میں قہر الٰہی سے جب مذکورہ بالا وجوہات ہو کر خوردنی اشیاء کے ذریعہ سے پہنچی ہوئی شکری غذا انگوری شکر میں نہ بدلے، تو گردے اُسکو فضول شے کی مانند جان کر خون سے جُدا کر کے پیشاب کے ذریعہ سے باہر نکال دیتے ہیں۔ **علامت**۔ خاص طور پر پیشاب کا زیادہ مقدار میں اور بار بار آتا ہے، جسکی زیادتی رات میں ہوتی ہے اور اکثر پانچ سیر سے بھی زیادہ مقدار میں روزانہ آجاتا ہے۔ جس کا رنگ شربتی و ذائقہ اور بو میٹھے ہوتے ہیں۔ اِسلئے اِسکو مکھی و چیونٹی زیادہ کہاتی ہیں۔ اِس کا وزن متناسبہ ایکہزار تیس۱۰۳۰ سے ایکہزار ساٹھ۱۰۶۰ تک بہاری ہو جاتا ہے۔ یورتھرا میں خراش رہا کرتا ہے۔ گُردے کے مقام پر درد ہوتا رہتا ہے جسم دُبلا ہوتا جایا کرتا ہے۔ پیاس اِس قدر زیادہ ہوتی ہے، کہ مریض کا من پانی پیتے پیتے نہیں بھرتا بھوک بھی زیادہ ہی لگا کرتی ہے۔ مُنہ چپکا سا و سوکہا سا رہتا ہے پسینہ نہیں آتا، لہٰذا جلد خشک رہتی ہے قبض بھی ہوتا ہے۔ مریض کے جسم و سانس سے میٹھی میٹھی بو آتی ہے۔ درد سر رہتا، سُستی، کاہلی ہوتی۔ مسوڑے سوجے رہتے اور اُن میں سے خون جایا کرتا ہے۔ زبان پھٹی ہوئی سی ہوتی ہے کبھی ایلبیومن بھی جانے لگتا ہے۔ آخر میں تقریباً دو تین سال یہ مرض رہکر کوما، کنولشن یا اِسہال ہو کر موت ہو جاتی ہے۔ **علاج**۔ اگر مریض اول تو پاپ کرموں کے پرائشچت میں سینتسویں۳۷ باب کے مطابق حقیقی خیرات کریگا۔ اور پھر مذکورہ بالا اشیاء سے بہت ہی پرہیز کریگا و متواتر اڑتالیس۴۸ ہفتہ تک علاج جاری رکھیگا،

تو صحت ہونا ممکن ہے۔ ورنہ نہیں۔ اِس لئے اگر کرے، تو اِسمیں پرتہوی تتو کا عرق تین خوراک
و جل تتو کا عرق ایک خوراک روزانہ پلاویں اور گنگنے پانی سے غُسل کرایا کریں۔ اور کہان پان
رہن سہن تمام تیرھویں باب کے مُطابق کراویں۔ صحت ہو جاویگی۔

۱۰ سِسٹائیٹس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب مثانہ میں سوزش ہو جاوے۔ **سبب**۔ یوریتھرا میں سوزش ہونے، یا مثانہ میں پتھری ہونے، یا چوٹ لگنے، یا رسولی ہونے، یا تیز خراشدار شے کہانے یا زیادہ عرصہ تک پیشاب رُکا رہنے سے ہو جاتی ہے۔ **علامت**۔ لرزہ دیکر بُخار چڑھتا، متلی ہوتی، مریض سُست رہتا، یوریتھرا میں جلن ہوتی اور حاجتِ پیشاب بار بار ہوتی ہے۔ لیکن زور کرنے سے صِرف بُوند بُوند آیا کرتا ہے۔ مثانہ میں درد ہوتا ہے، جو یوریتھرا کی سیدھ میں ران تک جاتا ہے۔ اگر مقعد تک سوزش پہنچ جاوے، تو حاجت پاخانہ بار بار ہوتی ہے، لیکن کونتھنے سے صِرف آؤں و خُون آیا کرتا ہے۔ اگر دو چار دِن میں صحت نہ ہو، تو سٹرن ہو کر پیپ پڑ جاتی ہے اور مریض پائمیاں مرض ہو کر آٹھ دس دِن میں مر جاتا ہے۔ **عِلاج**۔ عام سوزش کی مانند آکاش تتو سے کریں۔ یعنی اِسی کا عرق زیادہ مقدار میں جلدی جلدی پلاویں و اِسی کا سوریہ اسنان یوریتھرا و مثانہ پر دیں۔ اگر سٹرن ہو جاوے، تو یہی کام وایو تتو سے لیں اور تیز گرم اشیا سے پرہیز کراویں، صحت ہو جاوے گی۔

۱۱ اِرّی ٹیبلیٹی آف بلاڈر۔ مُوتر کرِچھ چنگ

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب مثانہ میں خراش ہو جاوے۔ **سبب**۔ گرم اشیا بہت زیادہ مقدار میں کہانے یا گُردے مثانہ میں رسولی دُنبل یا پتھری ہونے سے۔ یا گُردے سے یوریٹس وغیرہ اشیا زیادہ جانے یا سوزاک، آتشک کے باعث سوزش ہونے سے۔ یا عورتوں کو حمل کے باعث مثانہ پر رحم کا دباؤ پڑنے یا مقعد میں بواسیر ہونے کے باعث ہوتی ہے۔ **علامت**۔ ایک دم پیشاب کی ایسی حاجت ہوتی ہے جسکا روکنا دُشوار ہوتا ہے، لیکن پیشاب درد، جلن کیساتھ کم مقدار میں آیا کرتا ہے۔ **عِلاج و پرہیز** سب سِسٹائیٹس کی مانند کریں، صحت ہو جاویگی۔

۱۲ اِسپرالیسِس آف بلاڈر۔ اِرّی ٹینشن آف یُورن مُوتراگھات

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب مثانہ کی باقاعدہ پیشاب خارج کرنے کی قوت دُور ہو جاوے یعنی مثانہ کا فالج ہو جاوے۔ **سبب**۔ زیادہ عرصہ تک پیشاب کا مثانہ میں بھرا رہنا، یا سکتہ و فالج وغیرہ امراض ہو جانے سے ہو جاتا ہے۔ **علامت**۔ شُروع میں پیشاب آنا بند ہو جاتا ہے اور جب مثانہ بہت زیادہ بھر جاتا ہے، تو بُوند بُوند ہو کر آپ ٹپکنے لگتا ہے۔ اور زیادہ عرصہ تک اُس میں پیشاب رُکا رہنے سے

سڑن ہو کر بدبو آنے لگتی ہے اور فاسفیٹس وغیرہ زیادہ جانے لگتے ہیں۔ اکثر خالص یا سپو ریٹو سسٹائیٹس ہو جاتی ہے اور کوما ہو کر موت ہو جاتی ہے۔ علاج۔ پیشتر سلائی سے دن میں تین چار بار پیشاب اُتارا کریں اور پچکاری سے سلائی کے ذریعہ مثانہ میں وایو تتو کا لوشن پہنچا کر دھویا کریں۔ پھر وایو تتو اور اگنی پرتھوی کے مُرکب تتو کا عرق دو دو خوراک روزانہ اوّل بدل کر پلایا کریں اور مثانہ پر انہیں کا سو رپہ اسنان دیا کریں صحت ہو جاویگی۔

۱۶۳ اِنکانٹی نینس آف یورن پیشاب خود نکل جانا

اُس کو کہتے ہیں کہ جب بلا ارادہ یا سوتے میں پیشاب نکل جایا کرے۔ سبب جوانوں کو مثانہ کے فالج کے باعث یا بچوں کو ایلبیومنوریا یا کرم شکم یا زیادہ سردی سے ہو جاتا ہے علاج اِس میں وایو اور پرتھوی تتو کا عرق ایک ایک خوراک روزانہ پلایا کریں اور بچوں کو سوتے سے اُٹھا کر کئی بار پیشاب کرا دیا کریں صحت ہو جاویگی۔

فصل چہارم پچانوے بیانات تمام شد

فصل پنجم مِقعد کرم اِندری کے امراض کا بیان

اُن کے نام سبب، علامت۔ پرہیز اور علاج

پیارے بھائیو! دِماغ مہاراجہ کے جسمانی راجیہ کی پرورش و حفاظت کے لئے پرتھوی تتو کے موافق اشیار کو ناک حواسِ باطنی کے ذریعہ سونگھ کر اور رسنا (قوتِ ذائقہ) سے جل تتو کے گُن کے چکھ کر مُنہ سے کھا کر اور معدہ و جگر سے ہضم کر کے اُس میں سے مُقوی سیال ست نکال کر اُس کے بقیہ فضلہ کو آنتوں کے ذریعہ آہستہ آہستہ آگے کِھسکا کر باہر نکالنے کے لئے اوّل مقالہ کے پانچویں باب کے مُطابق ہر ایک (مُتنفس) نر ناری کے جسم میں ایلیمنٹری کنال کے آخری سِرے پر جو ایک چکر دار و لچکدار سوراخ سا آلہ اُس وِشو کرما نے بنایا ہے، اِس کو اینس۔ رِکٹم مِقعد دُکر اکہتے ہیں۔ (دیکھو تصویر ۳ میں ۳ کو) اِسکی ظاہری صورت و اِس کے افعال کو تو تمام اشخاص اچھی طرح جانتے ہی ہیں، اور اِس کے اندرونی حصّوں کے ناموں کی زیادہ واقفیت کے لئے سُشرت وانائی وغیرہ کو پڑھیں لیکن اِس کے تتو وگیان چکتسا کے مُتعلق کام جاننے کے لئے اِس مُندرجہ ذیل تشریح ہی کو کافی سمجھیں۔ وہ یہ ہے، کہ جیسے ایلیمنٹری کنال کے بالائی سِرے مُنہ سے غذا چل کر نرخری میں آہستہ آہستہ لُڑھکتی لُڑھکتی معدہ میں آتی ہے، پھر وہاں تین چار گھنٹہ تک پکتی رہتی اور اُس کا فُضلہ کچھ کم قوی اجزا کے ساتھ ڈیوڈینم نالی کے ذریعہ چھوٹی آنتوں میں آ تا رہتا ہے،

اندر ایک دم نہیں آپاتا، تو ویسے ہی یہاں بھی وہ آنت ایسے گنڈے دار صورت کی پلپلی پھول
سے بنی ہوئی ہے، کہ جس سے اوپر سے آئی ہوئی سیال شے ایک دم باہر نہ نکل جاوے حقیقت
میں یہاں بھی اُس فضلہ سے بقیہ مقوی مادہ (رس) جذب ہوکر خون ہی میں پہنچتا رہتا ہے اور ناک
حواس باطنی کے ذریعہ سے کھینچی ہوئی ہوا پھیپھڑوں سے اِس آنت میں بھی آتی رہتی ہے، کہ جس سے
پرتھوی تتو کے ذریعہ سے فضلہ میں سے مقوی اجزا جذب ہوکر اور بقیہ بیکار فضلہ گاڑھا ہوکر ہوا
کے دھکے سے بڑی آنت اور رکٹم میں پہنچکر ہوا تو اُس کی بدبو لے کر مقعد میں ہوکر باہر کو نکل جاوے،
(اسی کو وِنڈ۔ گوز۔ ریاح و پاد آنا کہتے ہیں) اور فضلہ کو بھی آگے کو کھسکاتا جاوے ۔(اسی کو اسٹول
دست۔ مل۔ فضلہ و پاخانہ آنا کہتے ہیں) یعنی جس طرح غذا کے پتلے حصّہ کو خون سے گردے چھانٹ
کر اور مثانہ میں بھر کر یورتھرا کے ذریعہ اعضاء تناسل کی راہ سے باہر نکالتے ہیں، اُسی طرح غذا
کا بیکار گاڑھا سامان اس چکریلی نالی سے رکٹم کے ذریعہ مقعد کے مُنہ کی راہ سے باہر نکل جاتا ہے۔
اِس کے اندر کی میوکس ممبرین و کلیاں اتنی نازک اور ملائم ہوتی ہیں، کہ اگر انسان اپنے کھان پان
رہن سہن کے کام ٹھیک تیرھویں باب کے مطابق کیا کریں اور اپنی طرف سے اس کے افعال میں
کوئی اُلٹا دخل نہ دیا کریں، تو اِس میں پانچوں تتو یکساں حالت میں کام کرتے رہتے ہیں۔ اور پھر اس کا
فضلہ ٹھیک اپنے مقررہ وقت پر دن میں ایک یا دو بار عمدہ قوام دار ڈھیلا سینک کے رنگ کا پیلا
خارج ہوتا رہتا ہے۔ اور پھر اُس شخص کو فساد خون کی کوئی تکلیف ہی نہیں ہوتی۔ جس سے وہ ہمیشہ
تندرست اور خوش دل رہا کرتا ہے۔ اور چونکہ اُس ایلیمنٹری کنال کا آخری سِرا اِدھر ہی مقعد ہے،
لہٰذا اِس کا فضلہ دیکھنے سے اُس کے امراض کا پتہ چل جاتا ہے۔ ویسے ہی اُدھر شروع میں زبان دوسرا
سِرا ہے، تو اُس کے دیکھنے سے بھی اِس کے مریض یا تندرست ہونے کا پتہ چل سکتا ہے، کیونکہ
حقیقت میں ہے تو وہ بھی اِسی کا جزو۔ یعنی اگر اِس میں کسی تتو کی کمی بیشی ہوکر فضلہ بھرا رہیگا، یا
اِس میں سوزش ہوگی، تو ویسے ہی اُدھر زبان بھی اُسی قسم کے جماؤ یعنی فضلہ سے لپسی ہوئی یا
زیادہ سُرخی مائل یا متورم یا اینٹھی ہوئی ہوگی۔ اِس لئے لائق طبیب کو اِن سب کی اور اِن کے
فضلات کی مندرجہ سابقہ جانچ خوب یاد کرلینی چاہئے۔ اِس لئے جب اِنسانوں کے تیرھویں باب
کے خلاف ذرا سے بھی بھوگ کاریوں (عیش و عشرت کے کاموں) سے اندرونی یا بیرونی کہیں بھی
وجوہات سے اِس میں ذرا سا بھی خراش رگڑ یا دُکھ پہنچ جاتا ہے، تو پھر اِس کی ماہیت اور افعال میں
بہت فرق ہوجاتا ہے۔ جس سے پھر اِس میں مختلف قسم کے سُرخی، سوجن، درد، حرارت کے امراض پیدا
ہو جاتے ہیں۔ جنکی تاثیر کا خون سے تعلق ہونے کے باعث پھر وہ تکالیف تمام جسم ہی کو مشترکہ طور
پر اُٹھانی پڑ جاتی ہیں۔ جن میں سے اکثر سبھی امراض کا حال حسب موقع پیشتر ہی ایلیمنٹری کنال کے

بیان میں درج ہوچکا ہے، اب تو صرف اِسی کے کچھ خاص امراض کا حال اور لکھا جاویگا۔ تو امراض کے نام چاہے کچھ بھی ہوں، آپ تو صرف اُنتیسویں وچھبیسویں باب کے مُطابق اُن کی تشخیص پرہیز اور علاج کریں۔ اور اِس کے آدہی دیوک امراض میں حقیقی خیرات کریں کرادیں اور پُورا فائدہ اُٹھادیں۔

اِغلام کیمتعلق آگاہی

ناظرین! یہاں یہ تبلادینا ہی مُناسب ہوگا، کہ اِسی باعث اِغلام کرنا کرانا سخت جُرم ہے۔ کیونکہ اِس آلہ کے ذریعہ مُباشرت کرنے سے وہاں رحم نہ ہونے کے باعث حمل تو قرار پاتا نہیں، بلکہ اعضار تناسُل اور مقعد دونوں ہی کرم اِندری (حواس ظاہری) کو زندگی بھر کے لئے سخت نُقصان اور پہنچ جاتا ہے۔ کیونکہ مقعد کا چھلّا بہت سخت ہوتا ہے، جس کا خواص ہی یہ ہے، کہ اندر سے تو کسی مُلائم شے کو ٹھیک باہر نِکل آنے دیتا ہے تب تو یہ بھی ٹھیک رہتا ہے۔ اور اُس کے بھی سخت کپڑے آنے سے مقعد میں بواسیر وغیرہ سخت تکلیف دِہ مرض ہوجاتے ہیں۔ نکہ اِس کے خِلاف باہر سے سخت اوزار جانا۔ اِس سے تو نہ معلوم اور بھی کیا کیا سخت امراض ہو سکتے ہیں۔

دوئم۔ اعضار تناسُل اِس تنگ چھلّے سے دب کر ہمیشہ کو سُست نامرد ہوجاتا ہے۔ کیونکہ اُسکو مُباشرت کے لئے باہر سے چوڑا، ڈھیلا و لچکدار سوراخ مُناسب ہوتا ہے، لہٰذا یہ فعل خلاف قانونِ قُدرت ہونے سے بالکل ناجائز ہے۔ اِسی لئے قُدرتی اُصول کے مُطابق بھوگ بھوگنے (عیش عشرت کرنے) والے چرندے و پرندے بھی اِس فعل کو کرتے کبھی دیکھے، نہ سُنے جاتے۔ نہ کہ اپنے کو اشرفُ المخلوقات یعنی اعلیٰ درجہ کے پرانی ماننے والی ذاتِ اِنسان اِس بدفعلی کو کرے۔ اگر ایسا ہو، تو کس قدر نُقصان و شرم کی بات ہے۔

۱ اِمپرفوریٹ اینس۔ ادہوری مقعد

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب مقعد قُدرتی ہی ادہوری بنی پائی جاوے۔ **سبب۔** اکثر بچّوں کی مقعد کے لب اوپر ہی سِروں پر یا کچھ اندر بطن ہی سے آپسیں ملے چپکے ہوئے پیدا ہوتے ہیں۔ **علامت۔** مقعد تو ٹھیک بنی ہوئی ہوتی ہے، لیکن اُس کے باہر کا سوراخ صِرف جھلّی سے بند ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں جب بچّہ کو پاخانہ نہیں ہوتا، تب وہ رونے چلّانے لگتا ہے۔ اُس وقت اُنگلی سے دیکھنے سے مقعد میں ایک نیلی سی جھلّی سے فضلہ رُکا ہوا اور باہر نِکلنے کو دھکا سا دیتا محسوس ہوتا ہے اور جھلّی اوپر کو تنی ہوئی پائی جاتی ہے۔ **عِلاج۔** ایسی بناوٹ کے بگاڑ کو دُرست کردینا کسی تھوڑے بھی واقفکار طبیب کو بہت آسان ہے۔ یعنی تیز چاقو سے اُسی تنی ہوئی جھلّی میں اِس علامت X کی مانند

صرف ایک انگلی کے جانے لائق شگاف دیں اور فضلہ نکال کر دہانی سے دہو کر پھر مقعد میں دایوتتو گلسرین تین سو سائٹھ شکتی کا اپنی انگلی سے گھما کر لگا دیں اور اسی میں لنٹ کی بتی بھگو کر بہی وہاں رکھدیں۔ اور اسی طرح دو بار روزانہ کیا کریں، دو چار دن میں صحت ہو جاویگی۔

۲ ریکٹائٹس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب رکٹم وائیٹس یعنی امعاء مستقیم یا مقعد میں سوزش ہو جاوے سبب تیز خراش دار اشیاء جیسے گرم مصالحہ و سرخ مرچ زیادہ کہانے، یا تیز مسہل لینے، یا بابت شراب خواری کرنے، یا چوٹ واغلام یا پیٹ کے کیڑونکے باعث اس میں سوزش ہو جاتی ہے۔ **علامت** پیچش کی مانند ہوا کرتی ہے، جس میں پاخانہ کی حاجت بار بار درد کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور بیشتر فضلہ خون و میوکس (آنت کی بالائی جھلی) ملا ہوا سرخی مائل، پھر زیادہ خون ملا ہوا سیاہی مائل آیا کرتا ہے۔ اور مقعد کے اندر گرمی، جلن، سوزش ہوا کرتی ہے۔ اکثر چنگ بہی پائی جاتی ہے۔ کبھی کبھی تیز بخار بہی پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کا ٹھیک علاج نہ ہونے سے بڑا ڈنبل یا فشچولا ان اینو یعنی مقعد کا ناسور ہو جاتا ہے یا سٹرن ہو کر موت ہو جاتی ہے۔ **علاج** سوزش کی حالت میں مریض کو آرام و چین سے لٹائے رکھیں وپچکاری کے ذریعہ سے فضلہ پتلا کر کے لاتے رہیں۔ اور آکاش تتو کا عرق دو خوراک روزانہ پلاویں اور اسی کے لوشن و گلسرین سے ڈریسنگ کرتے رہیں سخت حالت میں اسی کے لوشن کی گدی رکھکر تر کرتے رہیں، ورنہ اسی کا سوریہ اسنان دیا کریں۔ اگر سٹر جاوے، تو بہی تمام ڈریسنگ کے کام وایو تتو سے کیا کریں اور ملائم غذا کھلاویں، صحت ہو جاوے گی۔

۳ ریکٹل ایبسس

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب مقعد کے اندر رکٹم میں ڈنبل ہو جاوے۔ **سبب**۔ چوتڑ کے بل گرنا یا مقعد پر گھونسہ یا لات لگنا۔ یا گوشت خوروں میں ہڈی کا کانٹا پاخانہ کے ساتھ نکلتے وقت رکٹم میں خچھ جانا۔ یا بواسیر ہو جانے سے بہی ہو جاتا ہے۔ **علامت**۔ مقعد میں اس طرح کا سخت درد ہوا کرتا ہے، کہ مریض چوتڑوں کے سہارے بیٹھ نہیں سکتا۔ اور پاخانہ کے آتے وقت بہی ایسا ہی سخت درد ہوتا ہے، کہ مریض اس درد کی دہشت سے پاخانہ نہ پھرنے کے باعث روٹی ہی کہانا نہیں چاہتا۔ اور نزدیکی آلات کی ہمدردی کے باعث پیشاب کی حاجت بہی بار بار ہوتی یا بند ہی ہو جاتا ہے جب یہ پک کر پھوٹ جاتا ہے، تو بدبودار پیپ خارج ہوتی ہے۔ تب درد میں تو کمی ہو جاتی ہے، لیکن بھگندر بنجاتا ہے۔ اکثر کچھ بخار بہی پیدا ہو جاتا ہے۔ **علاج** ریکٹائٹس کی مانند کریں، صحت ہو جاویگی۔ اگر کسی طرح وہاں دوا کا اثر نہ پہنچا سکیں، تو کسی قابل سرجن سے امداد لیں۔

۵ فسچولہ ان اینو یعنی نہر

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب مقعد میں ناسور ہوجاوے۔ سبب۔ سخت پاپی وزنانی اشخاص کو قہرالٰہی سے مقعد میں یا اس کے چاروں طرف دُنبل وغیرہ ہوکر کوئی ناسور ہو جاتا ہے یا [illegible] کے بعد زخم ٹھیک نہ بھر پانے، یا بواسیر کے مسّے گل سڑ جانے سے ہوجاتا ہے۔ علامت۔ یہ ناسور ہمیشہ بھرتا پھوٹتا رہتا ہے اور اُس میں سے مواد رِستا رہتا ہے۔ جب رِستا بند ہوجاتا ہے، تو درد ہونے لگتا ہے۔ پاخانہ آتے وقت تکلیف ہوا کرتی ہے اور کبھی کبھی ناسور میں بھی پاخانہ بھر جاتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ مرض آسانی سے صحت ہونے میں بھی نہیں آپاتا۔ اور علامات کے لحاظ سے یہ مرض کئی قسم کا ہوتا ہے۔ علاج اگر اس کا معالج کوئی عمدہ سرجن اور مریض کا ہمدرد ہوگا، جو کتنے ہی عرصہ تک کام کرنے سے نہ گھبراوے اور مریض بھی اعتقاد کے ساتھ متواتر علاج جاری رکھے گا، تو ہر قسم کے فسچولہ کو بلا شگاف بھی بالکل صحت ہوسکتی ہے۔ لہٰذا پیشتر بداعمالیوں کے پرائشچت میں سینتسویں باب کے مطابق حقیقی خیرات کریں۔ پھر تمام ناسوروں کی مانند وایونتو کے لوشن وگلسرین سے ڈریسنگ کرتے اور اسی کا سور یہ اسنان دیتے ہوئے عجیب کامیابی حاصل کریں۔

۵ فشرس۔ السر آف رکٹم

اُسکو کہتے ہیں، کہ جب مقعد میں اندر یا باہر دراز دار اُتھلے زخم ہوجاویں۔ سبب۔ مردوں کی نسبت عورتوں کو لیکوریا ہونے کے باعث زیادہ ہوتا ہے۔ اور دونوں ہی کو قبض بدہضمی، کرم شکم یا آتشک ہونے، اور اکثر پاپی بداعمال اشخاص کو اِغلام سے زیادہ ہوا کرتا ہے۔ علامت۔ درازوں کی حالت میں تو مقعد تنگ ہوجاتی ہے، جس میں سُرخی مائل چھوٹے وبیز کناروں کے لمبے زخم سے ہوجاتے ہیں۔ جن میں سوزش ودرد زیادہ ہوا کرتا ہے، جو پاخانہ آنے کے وقت زیادہ ہوتا ہے۔ اور اگر یہ پک گل سڑ کر زخم ہوجاویں، تب کچھ تکلیف تو کم ہوجاتی ہے، لیکن زخم سے پاخانہ کے ساتھ خون آنے لگتا ہے۔ علاج۔ مرض کا سبب رفع کرنے اور خون صاف کرنے اور پاخانہ صاف پتلا لاتے رہنے کی کوشش کریں، لہٰذا پرتھوی تتو کا عرق دوخوراک روزانہ سولہ یا بتیس ۳۲ ہفتہ تک پلاتے اور زخموں کو آکاش وایو یا پرتھوی تتو سے علامت کے مطابق ڈریسنگ کرتے رہیں صحت ہوجاویگی۔

۶ ریکٹل اِرّی ٹیشن

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب رکٹم کے اندر خراش ہو۔ اِس کے سبب۔ علامت اور علاج سب فشرس کی مانند ہوتے ہیں۔ البتہ اِسمیں صرف حاجت پاخانہ باربار اور ہوتی ہے۔

۷ ایٹونی آف رکٹم

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب رکٹم کے سکڑنے کی قوت جاتی رہے۔ **سبب**۔ دائمی قبض ہونا۔ یا تیز مُسہل یا تیز گرم پانی کا انیما لیتے رہنا۔ یا زیادہ بیٹھے رہنا۔ سخت یا قابض غذا کھانا۔ حرام مغز کا فعل بگڑ کر فالج وغیرہ ہونا یا ضعیفی ہونا ہیں۔ **علامت**۔ مقعد میں فضلہ تو بھرا رہتا ہے جو اُنگلی ڈالنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے، لیکن اِس کے خارج کرنے کی خواہش ہی نہیں ہوتی اور قبض رہتا ہے۔ **عِلاج**۔ شروع میں صابون کے گُنگُنے پانی سے بذریعہ پچکاری پاخانہ اُتار دیا کریں، اور پرتھوی تتو کا عرق دو خوراک اور وایو تتو کا عرق ایک خوراک روزانہ بتیس ۳۲ ہفتہ تک پلاویں، صحت ہو جاویگی۔

۸ اِنکانٹی نینیس آف فلیسز

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب بلا خواہش جاہے جب پاخانہ نکل جایا کرے۔ **سبب**۔ اکثر میعادی بخاروں یا سنکوپی سے بچنے یا زچہ کے بچہ پیدا ہونے کے بعد، یا بسبب عصبی کمزوری سے بھی بے خبری میں جاہے جب پاخانہ نکل جایا کرتا ہے۔ **عِلاج**۔ پیشتر مرض کے سبب کا علاج کریں، پھر وایو تتو کا عرق تین خوراک روزانہ پلاویں، صحت ہو جاویگی۔

۹ پرورائیٹس اینائی

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب مقعد میں بہت زیادہ کھجلی ہوا کرے۔ **سبب**۔ رکٹم میں سُدے یا کیڑے وغیرہ ہونے، یا اِغلام یا بواسیر یا قبض ہونے سے یا عورتوں کو ہسٹیریا، یا فساد رحم میں، یا حمل پورا ہو جانے پر بھی ہو جاتی ہے۔ **علامت**۔ مقعد میں اِس قدر زیادہ کھجلی ہوتی ہے، کہ کھجاتے کھجاتے زخم تک ہو جاتے ہیں۔ **عِلاج**۔ مرض کا سبب رفع کریں اور مقام مرض پر تو آکاش تتو کا گلیسرین یا روغن زیتون لگاویں اور پرتھوی تتو کا عرق پلاویں، صحت ہو جاویگی۔

۱۰ پرولیپس اینائی یا رکٹائی۔ کانچ نکلنا

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب مقعد کے چھلے کی جلد یا مِلی جُلی رکٹم ہی مقعد سے باہر نکل آوے۔ **سبب**۔ اکثر بچوں میں رکٹم کے خراش یا پیچش، اسہال و کِرم شکم کے باعث یا افیون کے استعمال سے۔ یا اعضاء تناسُل کے امراض یا اِغلام یا بواسیر ہونے سے۔ یا بسبب عضلاتی کمزوری سے فضلہ نکالنے کیلئے کونتھنے سے مقعد کا چھلا ڈھیلا ہو جاتا ہے، تو وہ باہر کو نکل آیا کرتا ہے۔ **علامت**۔ مقعد کے مُنہ پر باہر گوشت کا لوتھڑا گیندے کے سے پھول کے مانند چمکنے لگا کرتا ہے جسمیں اکثر ہوا کرتا ہے اور اُس میں سے فضلہ نہیں نکل سکتا۔ **عِلاج**۔ طبیب کو چاہیئے، کہ اُس کو سرد پانی سے دھو کر اور آکاش تتو کا گلیسرین لگا کر اپنے دونوں ہاتھوں کی اُنگلی و انگوٹھوں کے

سہارے باریک ململ کا کپڑا لگاکر اِس طرح آہستہ آہستہ اوپر چڑھا دیں، کہ جس سے رکتھم پہلے جاوے اور پیچھے اینس - پھر آئندہ کو اُتر نا روکنے کے لئے آکاش تتو کا گلسرین دو بار روزانہ لگاتے اور پرتھوی تتو کا عرق پلاتے رہیں - اور مرض کے اسباب سے پرہیز کراویں - ہاں، اگر بچّہ بہت سخت آتا ہو، تو جب تک وہ ڈھیلا نہ آنے لگے، تب تک ایک دفعہ روزانہ صابون کے گنگنے پانی سے پچکاری لگا دیا کریں - اور اگر بچّہ کو افیون کہلائی جاتی ہو، تو چھڑا دیں صحت ہو جاوے گی

۱۱۔ ہیمورائیڈ - پائلیس - عرش - بواسیر

اُس کو کہتے ہیں، کہ جب مقعد میں رکتھم کے آخری سرے پر ہیمورائیڈ نام کی شریان میں ایک قسم کی رسولی پیدا ہو جاوے - تو جب یہ رسولی مقعد کے اندر ہو اور زیادہ سیلان خون کرا کرے، تب اِس کو انٹرنل پائلیس - بلیڈنگ پائلیس - عرش خونی بواسیر کہتے ہیں - اور جب یہی رسولی مقعد کے باہر ہو اور کم سیلان خون کرے، تب اُسکو ایکسٹرنل پائلیس - بلائنڈ پائلیس - بادی یا ریاحی بواسیر کہتے ہیں **سبب** - انسانوں کے پاپ کرموں کے ثمرات ہو گنے کے لئے قہر الٰہی سے جوانی میں مختلف کام والے - جیسے زیادہ بیٹھے رہنے والے دوکاندار و منشی وغیرہ - زیادہ کھڑے رہنے والے جیسے سپاہی و انجن ڈرائیور وغیرہ فساد رحم کی مریض عورتیں - دائمی قبض کے مریض اور اغلام کرانے والے - گرم مصالحہ دار غذا و مسہل ادویہ زیادہ کہانے و شراب پینے والے - سخت اور سرد مقام میں زیادہ بیٹھنے والے جیسے - باورچی اور کاٹھی پر گھوڑے کی سواری کرنے والے اشخاص اِس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں - **علامت** - ریاحی بواسیر میں مقعد میں کھجلی، ورم، درد، بے آرامی اور پیٹ میں قبض رہا کرتا ہے - اگر اِس میں سوزش کا دورہ ہو جاوے، تو مقعد سُرخ اور بیرونی رسولی یعنی مسّے متورم ہو جاتے ہیں - جس سے چلنے میں تکلیف ہوتی ہے، لیکن اِس میں خون نہیں نکلتا - اکثر دُنبل ہو جاتا ہے، تو درد سخت اور حاجت پاخانہ بار بار ہوا کرتی ہے - اور خونی بواسیر میں بہی ہوتی تو یہی علامات ہیں، لیکن زیادہ کو تھنے پر فضلہ سخت اور مُشکل سے آیا کرتا ہے - تب اِس کے پہلے یا بعد میں سیلانِ خون ہوا کرتا ہے - جو اکثر اِس قدر جاتا ہے، کہ مریض بالکل زرد پڑ جاتا ہے - اور کبہی وہ اندرونی مسّے مقعد کے باہر بہی نکل آتا ہے، تو مُرغی کے انڈے کی مانند بڑا پایا جاتا ہے اور پھر مُشکل سے ہی اندر جاتا ہے - اکثر بیرونی مسّے میں خون جم کر اور مُردار لوتھڑا سا بن کر سُوکھ بہی جاتا ہے - اکثر سوزش کے باعث سڑ گل کر نکل بہی جاتا ہے اور صحت ہو جاتی ہے - یا اِس کے زخم اچھے نہ ہو کر بھگندر ہو جاتا ہے - لیکن اندرونی میں ایسا کبہی نہیں ہوتا - اِس سے پتہ چلتا ہے، کہ یہ علامت اگنی و وایو تتو کی بیشی اور آکاش، جل و پرتھوی تتو کی

کمی سے پیدا ہوتی ہیں۔ جن کی تشخیص کرنا ذرا مشکل تو ہے، لیکن ناممکن نہیں ہے۔ علاج کسی دوائی سے اِس موذی مرض کا پنڈ کٹنا مشکل سا ہے، البتہ عمل جراحی سے تو ممکن سا ہی لیکن اُس عمل سے زندگی کے ہی پنڈ کٹ جانے کا اندیشہ رہتا ہے، کیونکہ شاید پانچ فیصدی ہی مریض زندہ رہ پاتے ہیں۔ لہٰذا بیکار ہی سا ہے لیکن تتو وگیان چکتسا کا اصول ان دونوں کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔ لیکن اِس میں بھی مدت اڑتالیس[۴۸] ہفتہ سے کم نہیں لگتی۔ اور اور اعلاج کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ لہٰذا جب کرنا ہی ہو، تو پیشتر مرض کا سبب رفع کریں اور پاپ کرموں کے پرائشچت کے لئے سینتیسویں باب کے مطابق خوب حقیقی خیرات کریں۔ پھر کہان پان، رہن سہن تیرہویں[۱۳] باب کے مطابق ٹھیک کریں۔ جس میں بھی روٹی موٹے آٹے کی زیادہ تر سبز ترکاری و ساگ پات کے ساتھ بلا گرم مصالحہ کے کھائی جاوے۔ شراب، خونچہ، مٹھائی وغیرہ سے بالکل پرہیز کریں۔ لیکن گھی زیادہ کھایا جاوے و صبح شام پیدل ٹہلا جاوے اور زیادہ بیٹھنے کا کام چھوڑ دیا جاوے۔ پھر جس تتو کی کمی ہو وہ، اور پرتھوی تتو کا عرق تین شکتی کا شروعات میں روزانہ چار بار، سولہ ہفتہ بعد تین بار۔ تینتیس[۳۳] ہفتہ بعد دو بار۔ پھر اڑتالیس ہفتہ بعد ایک بار پلایا جاوے۔ اور روزانہ دو بار چار چار اونس آکاش تتو کے لوشن سے بیرونی مسّے کو ہاتھ سے اور اندرونی مسّے کو پچکاری سے لوشن پہنچا کر خوب دھویا جایا کرے۔ اگر سیلان خون یا ورم کی زیادتی ہو رہی ہو، تو کئی بار دھوویں یا اِسی لوشن کی گدّی سے باہر کے مسّے کو تر رکھیں یا اِسی تتو کا سوریہ اسنان دیا کریں۔ تو دورہ تو بہت جلدی بند ہو جاویگا، لیکن اِس کی بنیاد کھونے کے لئے اڑتالیس[۴۸] یا چونسٹھ[۶۴] ہفتہ تک ہی اِس موذی مرض کے پیچھے پڑنا ہوگا۔ تو پرماتما کی دیا سے پوری صحت ہو جاوے گی، پھر مرض کے سبب سے بچتے رہنا آپ کا فرض ہوگا۔

فصل پنجم پینسٹھ[۶۵] بیانات تمام شد

انت میں اِس طرح سوچ سمجھ کر کام کر کے تندرست بنے رہنے والوں یا علاج کرنے والوں کو میرا ساد رنمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار رہے۔ فقط

رامچندر رشی

اگہن سمبت ۱۹۸۸ بکرمی

بیالیسواں[۴۲] باب چار سو بیانات تمام شد

اوم

نمستے کرایے منتے کرایے

اتھ

جگت گرو سری تتو پدیش داموا درشن

مقالہ سویم

اُصول فنائے دُنیا یعنی پرلے مہیش رُوپ کا کام

نَا سَدَا سِیْنُو سَدَا سِیْت دَانِیْ نَا سِیْ دْ رَجو نو وِیوما پَرو یَت،
کِمَا وَرِیوَہ کُہو کَسِیہ شرمَنْ مْبھ کِمَا سِیْد گہنم گبھِیرم ۔ رِگ
ہرنیہ گربھیہ سَمَوَرتَتا گرِ بھوتَسیہ جَاتہ پتی رِیک آسیت ،
سَدَا دَہار پرتھویم دِیَامتے مَاں کَسْمَیْ دِیوَائے ہوشا وِدِھیما ۔ رِگ

پہلا باب

فنائے دُنیا کِسے کہتے ہیں اور کیوں ہوتی ہے؟

اُس کے سبب ۔ نام ۔ رُوپ اور گُن ۔ کرم ۔ سُبھاوَ

پیارے بھائیو! کِسی بھی پنچ عناصری مُجسم شئے کے لئے اُس وِشو کرتا نے پیشتر ہی آغازِ دُنیا سے یہ قُدرتی قانون مُقرر کر دیا ہے ۔ کہ وہ اپنی زِندگی میں زِندگی کے متعلق تمام ضروری کام کرتا رہے اور اپنے اعمال کے ثمرات کے مُطابق چاہے سُکھ بھوگے یا دُکھ ۔ لیکن کسی قسم کے بھی کام کرنے میں جو اُس کے جسم کے کثیف تتوں کے مُرکب مجموعہ کو تھکن ہوتی ہے ۔ تو اُس کم ہوئی قُوت کو وہ خاموش ہو کر پھر پورا کرلے ۔ بس اِسی کو آرام کرنا ۔ سونا ۔ نیم غفلت ۔ خواب سُپن

اور سُشُپتی کی حالت کہتے ہیں۔ اور جب وہ طاقت پوری ہو جاوے، تو پھر اپنے خواہش کے خیال کے مطابق کام کرنے لگے۔ اِسی کو کام کرنا۔ جاگنا۔ ہوشیار رہنا اور جاگرت اوستھا کہتے ہیں۔ اور جب پھر تھک جاوے، تو پھر آرام کرلے اور پھر کام کرے۔ غرض مطلب یہ ہے، کہ جب تک بھی کسی رُوح (جیوآتما) کا اِس جسم کے متعلق بھوگ موجود رہے، بس تب تک ہی سونا، جاگنا اور اُس میں نیک یا بد اعمال کرنا اور اُنہیں کا نیک و بد ثمرہ بھوگنا کرتا ہے اور جب اِس موجودہ جسم کے ذریعے کے بھوگ ختم ہو جاویں، تو اِس جسم کو چھوڑ کر اپنے اعمال کے ثمرہ کے مُطابق دوسرا جسم اختیار کرلے، بس اِسی کو موت۔ مرتیو یا اِنتقالِ جسم اور پُنرجنم کہتے ہیں۔ پھر دوسرے جسم کے ذریعہ بھی یہی کرتا ہوگتا رہے۔ تو چونکہ جاگنے کی حالت میں ہر ایک جسم رکھنے والے جیو کا کوئی گُن بھی زیادہ تر رَج گُن لئے کام کیا کرتا ہے، اِس لئے اُس کو مجبوراً اپنے گُن کے لحاظ سے کچھ نہ کچھ کام کرنے کے لئے جاگنا ہی پڑتا ہے۔ لہٰذا اِس جاگنے کے وقت کو روشنی۔ اُجالا روز اور دِن کہتے ہیں۔ اور سونے کی حالت میں ہر ایک جسم رکھنے والے جیو کا کوئی بھی گُن زیادہ تر تم گُن لئے کام کیا کرتا ہے، اِس لئے اِسکو مجبوراً اپنے گُن کے لحاظ سے آرام کرنے کے واسطے سونا ہی پڑتا ہے۔ لہٰذا اِس سونے کے وقت کو اندھیرا۔ نِشا۔ شب اور راتری کہتے ہیں۔ لیکن اِن تمام کاموں کا تو شخصی طور پر ہر ایک جسم رکھنے والے کو علیحدہ علیحدہ خود اختیار ہے، کہ وہ اِن دونوں باتوں کو چاہے جب مناکر پورا کرلے، مگر کر ضرور لے۔ لیکن اُس وِشوکرما کی طرف سے عام طور پر جو عالمگیر اُصول اِس کام اور آرام کرنے کے وقت کا مُقرر کیا گیا ہے، تو اُس نے اِس کام کیلئے سبھی کو ایک خاص ظاہری روشنی یعنی کام کرنیکا وقت اور پھر ظاہری اندھیرا یعنی آرام کرنیکا وقت مُقرر کردیا ہو بس بالعموم اِسی روشنی یعنی کام کرنیکے وقت کو دِن، اور اندھیرے یعنی آرام کرنے کے وقت کو رات کہتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں اِس کے مذکورہ بالا معنی ہی ٹھیک ہیں۔ ہاں، یہ بات ضرور ہے، کہ رات میں زیادہ تر عام طور پر تموگُن خود ہی سب پر غالب آجاتا ہے، مگر خاص طور والوں پر نہیں۔ اور اِسی طرح دِن میں زیادہ تر عام طور پر رجوگُن خود ہی سب پر غالب آجاتا ہے، مگر خاص طور والوں پر نہیں۔ اِس میں مختلف عالموں (آچاریوں) کی کچھ اختلاف رائے ضرور ہے، لیکن نتیجہ سب کا صرف یہی ہے، کہ ہر ایک مُتنفس (پرانی) کی تھکن دور کرنے کے لئے قُدرتاً جو اندھیرا ہوتا ہے، اُسی کا نام رات ہے۔ اور ہر ایک مُتنفس کے کام کرنے اور اُن کے ثمرات بھوگنے کے لئے جو روشنی ہوتی ہے، اُسی کا نام دِن ہے۔ بس اِس میں آپ لوگ مغالطہ نہ کھاجاویں، کیونکہ ظاہراً یہ بھی تو سبھی پرانیوں کے سامنے ہوتا چلا آرہا ہے اور شاید سب ہی اِس کے سبب، نام، رُوپ اور گُن، کرم، سُبھاؤ کو اچھی طرح جانتے ہونگے، یا اب جان گئے ہونگے، تو بس ٹھیک اِسی طرح

ذرا اتنا اور اپنے دماغ میں بھر لیجیے، کہ یہ سب جاگنا اور سونا تو تمہارے سب پرانیوں کے
پنچ عناصری جسموں کا ہے، اور یہ دن اور رات صرف تمہارے سب سنسار بھر کے پرانیوں کے پنچ عناصری
جسموں کے لئے ہیں۔ تب بھلا یہ تو بتلاؤ! کہ جن پانچ عناصروں یعنی تتوں سے تم سب پیدا
ہوتے اور پرورش پاتے رہتے ہو، یا ان کے کال چکر چلانے والے وشنو روپ سورج بھگوان
(کال چکر) اور تمام سیارے (دسو) وغیرہ جو تمہاری ہی رات میں کبھی نہیں سوتے، بلکہ تمہارے
سونے اور کام کرنے کے لئے رات اور دن ہی انہی سے بنتے ہیں اور یہ متواتر ہی کام کرتے
ہی چلے جاتے ہیں، تو کیا یہ کوئی خالص نورانی شکل (چیتن سروپ) ہیں، جو کبھی تھکیں گے ہی
نہیں؟ اور اُن کی جو قوت (شکتی) یعنی کام کرنے کا مادہ جو اُس وشوکرما نے اُن میں بھر دیا ہے، تو کیا
وہ کبھی ان میں سے کم ہوگا ہی نہیں؟ نہیں اُسی مذکورہ بالا اُصول کے مطابق یہ بھی کسی وقت ضرور
تھکیں گے اور ان کی قوت (شکتی) بھی ضرور کم ہوگی۔ تو بس تمہاری ہی طرح اِن کے آرام کرنے
یعنی اپنی تھکن دور کرکے پھر سے وہی کام کرنے کی قوت (شکتی) حاصل کرنے کے لئے جو اندھیرا
کرنے کا وقت مقرر ہے اور وہ ہمارے دن کے پیچھے رات کے مطابق ہوتا آتا رہتا ہے، بس
اُسی رات کے وقت کو مختلف عالموں نے جدا گانہ طریقہ سے اپنی اپنی زبان میں پرلے۔
مہاپرلے۔ اہوراتری۔ مہاراتری۔ برہم راتری و فنائے دنیا کے نام سے موسوم
کیا ہے، جو عام طور پر روز حشر و قیامت وغیرہ کے ناموں سے بولا جاتا ہے۔ اور یہی اِسکے ہونے کا خاص
سبب ہے۔ اور یہی تم یعنی اندھیرا ہو جانا اِس کا روپ ہے۔ اور یہی قوت (شکتی) حاصل کرنا
اِس کے گن، کرم، سبھاؤ ہیں۔ اور کچھ نہیں۔ ہاں، اِس قدر فرق ضرور ہے، کہ تمہارے تمام چھوٹے
پنچ عناصری جسموں کی تمہاری طاقت کے لائق چھوٹی رات۔ اور تم جن سے بنتے ہو، اُن بڑے عناصروں
(مہان بھوتوں) کی اُن کی قوت (شکتی) کے لائق بہت بڑی رات ہوتی ہے۔ اور اسی لئے اِسکو
مہاراتری وغیرہ بھی کہتے ہیں۔ بس اب میں سمجھتا ہوں، کہ آپ لوگ اِس بیان کو اچھی طرح سمجھ
گئے ہوں گے۔

انت میں اِس کے مقرر کرنے والے وشوکرما کو میرا باادب (سادر) نمسکار ہے نمسکار ہے نمسکار ہے

رامچندر منشی

پوس سمبت ۱۹۸۸ بکرمی

پہلا باب دس بیانات تمام شد

اوم

شے شانتے شانتے

اتھ

دوسرا باب

فنائے دُنیا یعنی پرلے کب ہوتی ہے، اور کبتک رہتی ہے۔

اُس کا سبب، زمانہ اور گُن، کرم، سُبھاؤ

پیارے بھائیو! حقیقت میں اُس زمانہ کو تو کہ مذکورہ بالا ایسی بڑی رات کب ہوتی ہے، کوئی مُتنفس (پرانی) ظاہرا (پرتیکش) میں تو جان نہیں سکتا۔ اِس کو تو وہی وِشوکرما جانتا ہے، کہ جو اُس کو کرتا ہے۔ کیونکہ اِنسانی طاقت تو صرف اُسی بات کو طے کر سکتی ہے، کہ جو اِس کے سامنے کسی بھی شکل میں ہوتی ہوئی جسمانی آنکھ سے دِکھلائی دے، یا کسی دوسرے کی دیکھی ہوئی ہو اور یہ اُس سے سُنے۔ جیسے کسی بھی پرانی نے اپنے عناصری جسم کے باعث اپنے ماں باپ کی مُباشرت کے فعل (میتھن کریا) کو کبھی نہیں دیکھا، تو وہ بتلا بھی کیا سکتا ہے، کہ میں کس طرح پیدا ہوا ہوں۔ لیکن جب خود اُسی کے مُباشرت کرنے سے اُس کے بھی اولاد پیدا ہو جاتی ہے، تو وہ قیاس (انومان) سے یہ جان لیتا اور مان جاتا ہے، کہ حقیقت میں مَیں بھی اِسی طرح اپنے ماں باپ کی مُباشرت سے پیدا ہوا ہونگا۔ کیونکہ جب سوائے اِس طریقہ کے اور کوئی دیگر ترکیب بھی پرانیوں کے پیدا ہونے کی نہیں ہے، تو آخر اور سبب بھی کیا ہوگا۔ اور یہ قیاس اُس کا ہوتا بھی سو فیصدی سچا ہی ہے۔ لیکن ہے تو قیاس ہی نا۔ اور دیکھئے، ہے بھی بالکل ہی سچا۔ لیکن پھر بھی بدیہی ثبوت (پرتیکش پرمان) تو اِس کے لئے کچھ بھی نہیں۔ بس یہی ثبوت کافی ہے، کہ میرا باپ یہ کہتا ہے کہ تم میری اولاد ہو، یا میری ماں یا دیگر اشخاص یہ کہتے ہیں، کہ تم فلاں شخص کی اولاد ہو۔ لہٰذا وہاں ایسے موقع پر قیاس (انومان) کر کے کلمہ (شبد) ہی کو بدیہی (پرتیکش، ظاہرا) کے مانند ثبوت ماننا ہوگا۔ اور اِس کے اِسی طرح مان لینے میں کسی کو نہ تو کوئی آفت ہی آتی ہے، اور نہ کوئی نقصان ہی ہوتا ہے۔ اور اِس کے سوائے وہ اور کرے بھی کیا، اور کیوں کرے، آخر کسی شخص کی تو وہ اولاد ہے ہی، کچھ خود تو بن ہی نہیں گیا ہے

یا درخت سے توجھڑ ہی نہیں پڑا ہے۔

اِس لئے جب ہم مذکورہ بالا پہلے باب کے مطابق یہ ٹھیک سمجھ ہی گئے ہیں، کہ پرلے یعنی فنائے دُنیا ہوتی ضرور ہے، چاہے کبھی بھی ہو۔ تو صرف اِس کے یہ سمجھنے میں کہ وہ کب ہوتی ہے، بس ٹھیک مذکورہ بالا مثال کے مطابق ہی ہم کو بھی کسی مستند کلمہ کا ثبوت (شبد پرمان) ہی کا سہارا لینا کافی و بدیہی ثبوت (عین الیقین۔ پرتیکش) کی مانند ہی ہوگا۔ اور اگر نہیں لیتے ہیں، تو اور کریں ہی کیا، اور کیوں کریں۔ کیونکہ اِس سے نہ تو ہمارا کوئی مطلب بنتا ہی ہے اور نہ بگڑتا ہی ہے، آخر ہوتی تو کسی وقت ضرور ہی ہے، یہ تو طے ہو ہی چکا ہے۔ تو اب مستند کلمہ کے ثبوت (شبد پرمان) کی طرف چلیے، اور اپنے بوڑھے بزرگ ماں باپ، دادی دادا یا کہیں دیگر خیر خواہ اشخاص یا عالم واعظ (دہرم اُپدیشکوں) وغیرہ سے اِس کے بارے میں سوال کیجئے، کہ مہاراج ایسی بڑی رات کب ہوتی ہے۔ تو وہ تمام ہی اشخاص اپنی اپنی رائے کے مطابق کچھ نہ کچھ جُدا جُدا مختلف ہی اِس کی طول طویل مدّت بتلاتے ہیں۔ اور جو اُن سے کوئی ثبوت طلب کرو، تب کوئی تو اِسی دہرم شاستر کے اول مقالہ کے پندرھویں باب والے وید سناتن دہرم شاستروں کو، کوئی مقالہ دویم کے پہلے باب والے ویدوں کے مطابق (ویدوکت) سناتن دہرم شاستروں میں سے کسی کو، اور کوئی مقالہ دویم کے دوسرے باب والے نئے دہرم شاستروں میں سے کسی کو مستند کلمات (شبد پرمان) کے حوالہ میں پیش کرتے ہیں۔ لہٰذا اب اُن کی سُنیے، کہ وہ کیا کہتے ہیں۔ تو جس طرح جو زمانہ وید بھگوان بتلاتے ہیں، تقریباً اتنا ہی زمانہ دوسرے ویدوکت سناتن دہرم شاستروں کے مصنف (آچاریہ) بھی بتلاتے ہیں۔ ہاں، صرف قدرے طرزِ تقریر و تحریر کا فرق اُن میں بھی ضرور ہے۔ لیکن نئے دہرم شاستروں کے اچاریہ (مصنف) اِس بارے میں اپنی اپنی رائے کے مطابق جُدا گانہ ہی مشورہ دیتے ہیں۔ یہ تمام نہ تو ویدوں یا دیگر ویدوکت سناتن دہرم شاستروں سے ہی میل کھاتے ہیں، اور نہ آپس میں ہی۔ بس پھر یہاں سنسار مغالطہ میں پڑ جاتا ہے، کہ بھلا اب ہم کس کی رائے کو ٹھیک مانیں، کیونکہ ہمارے لئے تو یہ تمام ہی قابلِ احترام بزرگ تھے۔ تو چاہے اِس بارے میں کوئی کسی بھی اُصول کو مانتا رہے، کسی بھی شخص کے نفع اور نقصان کا سوال تو اِس میں بھی نہیں آتا، لیکن حقیقی اُصول کے پلٹ جانے یعنی مِٹ جانے کا بڑا بھاری نقصان ہو جاتا ہے۔ اور جس دہرم (فرض۔ مت۔ رائے۔ مذہب) کا کوئی مستقل اُصول (اٹل سِدھانت) یعنی عالمگیر قاعدہ (یونی ورسل لا) نہیں، تو سمجھ لو وہ خود کچھ نہیں۔ تب ہے تو یہ جانچ کرنا بھی کوئی مشکل بات نہیں کہ اِن میں سے کون راست گو ہی،

لیکن یہاں اِس طرح کی اختلاف رائے میں باقاعدہ منطق (ترک) اور حقیقی عدل (نیائے) سے
کام لینا ضرور پڑتا ہے، بس دُشوار تو یہ ہے۔ کیونکہ یہ منطق اور عدل (ترک اور نیائے)
جاننا اور کرنا تو بالکل بے لوس (نِس پکش) بے لوث (نِرلیپ) عقلمند اور عالم وگیانی
مہاتماؤں کا کام ہے، نہ کہ کسی نہ کسی مذہب (مت) کے طرفدار، لوبھی، دمبھی، بیوقوف
اور اگیانی دُنیا ساز جیوؤں کا۔ چاہے وہ لفظی عالم کتنے ہی کیوں نہ ہوں۔ اور ویسے
مہاتما اِس زمانہ میں ملنے مشکل ہو ہی گئے ہیں۔ اور رائے (ووٹ) لینے کی خراب رسم تو
یہاں سلامت ہی ہے۔ تو بس اب سمجھ لیجئے، کہ اگر کوئی ایسے حقیقی مہاتما مل بھی جاویں
اور پھر اِن دونوں ہی قِسم کے اشخاص کی رائے دینے پر ووٹ لئے جاویں، تو معلوم ہے
کِس کے ووٹ زیادہ آویں گے؟ جِسکی تعداد زیادہ ہوگی اُس کے۔ تو بس کیا حقیقی
عدل ہوگا؟ کہاں سے ہوگا، جب عدل کرنے والے رائے دِہندہ (ووٹر) ہی حقیقی
عادِل نہیں ہونگے۔ تو بس اگر اِسی طرح عدل کرنا ہے، تو اِس سوال کو بھی گڑبڑ جھگڑے
ہی میں پڑا رہنے دیجئے۔ ہاں، اگر آپ عدل پسند ہوں، تو اُن کی بھی سُن لیجئے کہ وہ
کیا کہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ جب اِن مذکورہ بالا سبھی دہرم شاستروں کے کلاموں کو
منطق (ترک) کی کسوٹی پر کس کر عدل کی ترازو پر تولا جاتا ہے، تو ویدسناتن دہرم شاستر
یا اُن کے مُطابق دیگر سناتن دہرم شاستروں (شریعت قدیمی) کے مُصنفوں (آچاریوں) کے
کلام تو قائم رہ جاتے ہیں، اور نئے مذہبوں (متوں) کے دہرم شاستر (جدید شریعت) تھوڑی
تھوڑی دور چل کر ہی غائب ہو جاتے ہیں۔ اور وہ قدیمی شریعت (سناتنی دہرم شاستر) آپس
میں بھی ایک دوسرے کے خِلاف نہیں بلکہ مؤید ہی ہیں۔ اور اِن نئی شریعتوں (نئے دہرم شاستروں)
کی آپس میں بھی اِس قدر اختلاف رائے ہے، کہ ایک دوسرے کو خود ہی نیست نابود کر دیتی ہے۔
مجھے زیادہ سوال وجواب کو لِکھنا میں گڑے مُردے اُکھاڑنے سے زیادہ نہیں سمجھتا۔ لہٰذا وہ تمام
لِکھکر میں اِس درشن کو طوالت دینا مُناسب نہیں سمجھتا۔ اِس لئے معلوم ہو جاتا ہے، کہ ویدوں
یا اِن کے مُطابق دیگر سناتن دہرم شاستروں میں بتلایا ہوا کلام ہی حقیقی اور کافی ثبوت ہے
لہٰذا اُنہیں کلاموں کے حقیقی مطلب کو مُختصر طور پر لُب لُباب کی شکل میں ذیل میں آپ کو بتلایا
جاتا ہے۔ کہ

ناظرین! وہ وِشوکرما اپنے جس گُن یعنی شکتی (قوت) سے اِس وجود ظاہری (ساکار سرشٹی)
کی تخلیق کرتا ہے، اُس کو برہم (اللہ تعالیٰ) کی پہلی اور نر اولاد برہما کہتے ہیں۔ جو حقیقت میں
وہی مُندرجہ سابقہ پانچوں عناصروں یعنی تتوں کے مُرکب مجموعہ دہوپ اور اِسی کے دَور

(اصول - کرم) کے چلانے والے (مُدمن) سوریہ بھگوان وغیرہ ستیاروں (دسوؤں) کو بناکر
اِن کے میل ملاپ کر دینے سے تعلق رکھتا ہے اور کچھ نہیں - جس کے تمام مختصر اور تفصیل وار نام،
رُوپ اور گُن، کرم، سُبھاؤ اِس گرنتھ کے پہلے مقالہ کے تیسرے باب سے آٹھویں باب تک
میں بتلائے آپ سب جان ہی چکے ہیں - بس وِشوکرما کی اسی محرک اور سُست (جنین اور جڑ)
ملی ہوئی قوت (شکتی) کے خواص کے مطابق برہما - وِشنو اور مہیش یہ تین تخلص (اُپ نام)
رکھدیئے ہیں - یعنی پھر اُسی مقالہ اوّل کے نویں باب سے پندرھویں باب تک میں بتلائی تمام
دُنیا (سرسٹی) کے پیدا کرنے کے وقت اُسی کو برہما - اور پیدا کرکے پھر اِسی گرنتھ کے مقالہ دوم
کے مطابق اِس کی پرورش وحفاظت کرتے رہنے کے وقت اُسی کو وشنو - اور اِس مقالہ سوم
کے مطابق پھر تمام کو فنا کرنے یعنی بگاڑتے رہنے کے وقت اُسی کو مہیش رُوپ کے نام سے
بولتے (موسوم کرتے) ہیں - جو حقیقت میں اُسی وِشوکرما کی اُس صفاتی قوت (گونک شکتی)
ہی کے نام ہوئے، کہ جس کو وہ اِس پیدائشی ترکیب کے دَور (سرسٹی کریا کے چکر) کو چلانے کیلئے
کام میں لاتا ہے - تو اُسی کو بڑے عالموں (مہرشیوں) نے آئندہ سنسار کے اِنسانوں کو
صرف یہ سمجھانے کے لئے، کہ ایسی بڑی مہاراتری کب ہوتی ہے، اِس نام کا ایک فرضی شخص
مقرر کرکے اُس کی عمر کی حد (دُہروا، سیما) مقرر کرکے یہ بتلایا ہے، کہ جب وہ دُنیا کو پیدا کرنیوالا
شخص یعنی برہما تمہاری طرح ہی اِس پیدائش کے کام کو بند کرکے اپنے آرام کرنے کے لئے سوتا
ہے، تب اُس کی اِتنی بڑی رات ہوتی ہے، کہ جیسا بڑا وہ خود ہے - بس اب یہی بات آپ خود
سمجھ دیکھیں، کہ کیا وِشنو مہاراج اُس وقت کسی کی پرورش یا حفاظت کرتے رہتے، یا مہیش جی
مہاراج کسی کو مارتے، نَے کرتے، فنا کرتے یعنی بگاڑتے ہی رہتے ہیں؟ بھلا یہ تو بتلاؤ، کہ جب
کوئی پیدا ہی نہیں ہوتا، تو یہ پرورش، حفاظت یا ناش کس کا کرتے رہتے ہیں؟ تب آخر کار یہ
کیا کرتے ہیں؟ تو کیا اِس کا یہ مطلب نہیں ہو سکتا، کہ اُن کی بھی یہی رات ہوتی ہے - لہٰذا پھر
برہما جی کا ہی نام کیوں بدنام ہے - اِس سے صاف ثابت ہو جاتا ہے، کہ برہما جی ہی نہیں،
بلکہ وِشنو اور مہیش جی بھی اُس وقت ضرور سوتے ہیں - تب یہ برہما (بابا آدم) نام والا شخص
فرضی نہیں ہوا، تو اور کیا ہوا؟

اِس لئے اِس کے مندرجہ بالا سابقہ معنی ہی بالکل دُرست اور راست ہیں، کہ ہمارے
پانچوں عناصر (مہابھوت) اور سوریہ بھگوان وغیرہ سیارے ہی جب اپنی گئی ہوئی قوت
(شکتی) حاصل کرنیکو اُسی وِشوکرما کے حکم سے سوتے ہیں، بس تب ہی ہماری چھوٹی رات کی
مانند وہ بڑی مہاراتری ہوتی ہے - اور اُنہیں کے یہ سب کچھ نام ہیں - لہٰذا اب صرف یہ

بتلانا ہی باقی رہ گیا، کہ وہ کب سوتے ہیں اور کب تک سوتے ہیں۔ تو اس گزشتہ کے
مقالہ اوّل کے آٹھویں باب کے مطابق یہ تو آپ جان ہی گئے ہونگے، کہ سوریہ بھگوان کا دائرہ
(کال چکر) ہم سے تو نہ معلوم کتنا بڑا، ہماری پرتھوی سے بھی اتنا بڑا ہے، کہ اس کا محیط
تقریباً ۲۰۰۰ میل کا ہوتے ہوئے بھی روزانہ اپنے محور پر گھومتے گھومتے ۳۶۵ دن میں
ایک بار اُن کے محیط کو ختم کر پاتی ہے۔ اور یہی ہمارا حقیقی ایک سال ہوتا ہے۔ تو بھائی! جیسے
بڑے وہ جسیم، ویسی ہی بڑی اُن کی قوت (شکتی) دن اور رات۔ لہٰذا اِن کے لئے
بتلایا گیا ہے، کہ ہمارے ۴۳۲۰۰۰۰ سال کا ایک چوکگی زمانہ ہوتا ہے۔ جس میں
۱۷۲۸۰۰۰ سال ست یُگ۔ ۱۲۹۶۰۰۰ سال ترتیا یُگ۔ ۸۶۴۰۰۰ سال دواپر یُگ اور
۴۳۲۰۰۰ سال کلیُگ ایک بار ہوا کرتے ہیں۔ تو جب ایسی ایسی چوکگی ایک ہزار بار ہو جائیں
تب تک اِن کی قوت (شکتی) پیدائش دُنیا کا کام (سرشٹی کاریہ) کرتی رہتی ہے۔ بس
اِسی زمانہ کو برہم دِن (بابا آدم کا دِن) کہتے ہیں۔ پھر اس کے بعد وہ اپنی تھکن دور کرنے آرام
کرنے یعنی اپنی کم ہوئی قوت (شکتی) کو پورا کرنے کیلئے سو جاتے ہیں۔ تو بس اب اِس طرح حساب
لگا کر آپ سمجھ لیجئے، کہ جب دُنیا پیدا ہو جاتی ہے، تو ہمارے ۴۳۲۰۰۰۰ × ۱۰۰۰ = ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ سال تک
متواتر پیدائشی کام (سرشٹی کریا) چل کر پھر یہ ہماراتری (فنائے دُنیا) ہوا کرتی ہے۔ اور جس طرح ہمارے
دِن اور رات کے وقت کی حد تقریباً برابر ہی مانی جاتی ہے، یعنی ۲۴ گھنٹہ یا ۶۰ گھڑی میں سے نِصف
وقت دِن اور نِصف وقت میں رات ہوتی ہے۔ تو بس سمجھ لیجئے، کہ اِسی حساب سے ہمارے
۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ سال کے زمانہ تک وہ برہم راتری رہتی ہے۔ اور جیسے صرف وقت کا حساب
لگانے کے لئے ہمارے دِن اور رات کا تمام وقت مِلا کر ہی صرف ایک دِن ہی کہلاتا ہے، تو بس
اِسی حساب سے پیدائش دُنیا ہوتے رہنے کا زمانہ (سرشٹی کال) اور فنائے دُنیا ہونے کا زمانہ
(پرلے کال) مِلا کر ہی ایک برہم دِن ہی کہلاتا ہے، جو جمع کرنے سے ہمارے ۸۶۴۰۰۰۰۰۰۰ سال کا
ہُوا۔ اب میں سمجھتا ہوں، کہ آپ لوگ اِس کی تشریح کو خوب سمجھ گئے ہونگے، اور اب کبھی شُبہ
یعنی مغالطہ میں نہیں پڑینگے۔ انت میں اِس طرح سمجھ کر ماننے والوں کو میرا اسادر نمسکار ہے۔
نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی
پوس سمبت ۱۹۸۸ بکرمی

دوسرا باب دس بیانات تمام شُد

اوُم

سوماسئے نوم
اتھ

تیسرا باب

فنائے دُنیا یعنی پرلے کیسے عالم میں کیا ہوتا ہے اور اُس کے بعد کیا؟

اُس کے سبب، نام، رُوپ اور گُن، کرم، سُبھاؤ

پیارے بھائیو! جن اِبتدائی قدیم دہرم شاستروں اور نئے مذہبوں کے دہرم شاستروں میں یہ لکھا ہے، کہ فنائے دُنیا یعنی پرلے کیوں ہوتی ہے وکب ہوتی ہے اور کب تک رہتی ہے حقیقت میں اُنہیں میں لکھا تو یہ بہی ہے، کہ اُس زمانہ میں کیا ہوتا ہے اور اُس کے بعد کیا ہوتا ہے۔ لیکن وہاں نئے دہرم شاستروں کے مُصنفین کی رایوں میں آپس میں اِختلاف پایا جاتا تب تو کوئی ایسی بات نہیں تہی، لیکن وہاں تو سناتن دہرم شاستروں میں بہی آپسمیں اختلاف رائے ہے۔ کیونکہ کسی میں دُنیا (سرشٹی) جوں کی توں صِرف اندہیرے ہی میں رہتی، اور کسی میں جل مگن (پانی میں ڈوبی) کسی میں اگنی مے (آگ میں جلتی) کسی میں وایومے (ہوا میں ملی ہوئی) اور کسی میں آکاش مے (مثل خلا) ہو جایا کرتی بتلائی گئی ہے۔ اور پھر پیدائشی زمانہ (سرشٹی کال) میں اُنہیں اُنہیں تتوں سے پیدا ہوا کرتی بتلائی گئی ہے، کہ جن جن میں حل (لَے) ہوئی تہی۔ اور نئے دہرم شاستروں میں کسی میں برہم سے، کسی میں برہما سے، کسی میں پردہان سے، کسی میں لکشمی سے، کسی میں دیوی سے، کسی میں وِشنو سے، کسی میں مہیش سے اور کسی میں بابا آدم و بی بی حوّا وغیرہ سے یہ دُنیا (سرشٹی) پیدا ہوئی بتلائی گئی ہے۔

اب بتلایئے، یہاں کوئی منطق کو بہی کیسے کام میں لاوے؟ کیونکہ پچھلے باب کے مُعاملات تو ایسے ہی تہے، کہ جن کی جانچ اِنسان اپنی عقل کے ذریعہ منطق اور عدل سے ہی کر سکتے تہے، کہ کس شریعت (دہرم شاستر) کا کلام مُستند اور راست ہے۔ اور چاہے وہی منطق وغیرہ پھر بہی کام تو یہاں بہی دیدیں، لیکن پھر بہی بڑے بڑے عالموں (گیانیوں) کا من اِس لئے ہی شک و شبہہ میں پڑ جاتا ہے اور کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ پاتا، کہ جن قدیمی شریعت (سناتن دہرم شاستروں) کی

انہوں نے ایسی پناہ لے لی تہی، کہ اب اِنکے سامنے دوسروں کے ثبوت ماننے کی ضرورت ہی نہیں پڑیگی، پہلا تو وہ بہی آپسمیں متفق نہیں رہے - اور اِس اختلافی شبہہ میں پڑجانا اُنکا ہے ہی بالکل ٹھیک کیونکہ جب مستند کتابیں ہی کئی اختلافی کلام بتلادیں، تو پہر کوئی کس کے کلام کو اور کس طرح ٹھیک مانیں - اور پہر اتنے شاستر کو بہی کوئی کہاں تک پڑہیں - اور کیسے پڑہیں - اور جو پہر سمجھ میں ہی نہیں آویں، تو اُن کو کیوں پڑہیں - اور جو پڑھ بہی لیویں، تو پہر بہرم جال میں ہی نہ پڑیں، تو کیا کنویں میں جا پڑیں - کیونکہ سوائے پڑہنے اور ثبوت دینے کے وہ اور کچھ تو سکتے ہی نہیں، جو اُن کے ہر ایک پُر مغز معاملات (گمبہیر وشیوں) کو خود طے کر لیا کریں۔ اُنکو تو بس سند کا لیسنس اور ثبوت کا کارتوس چاہیئے، چاہے اِن دونوں کے بلا ٹھیک ٹھیک استعمال میں لائے شکار پہلے ہی ہاتھ سے نکل جاوے، یا اپنے اوپر حملہ کر دے - لہٰذا پہر ایک بڑا مشکل معاملہ درپیش آگیا - لیکن ناظرین - اِسی مشکل معاملہ کو طے کر دینے کے لئے ہی اِس باب کی تصنیف ہوئی ہے، کہ جس سے آپ لوگ اُنکے جائز استعمال سے اپنی رُوح (آتما) کو فائدہ پہنچاویں، نہ کہ صرف ثبوتوں کے کارتوسوں کے گھمنڈ ہی میں پڑے تناسخ (آواگون) کی تکالیف کے حملہ کو سہتے رہیں، اور عمر کے شکار کو کہو بیٹھیں - لہٰذا ذرا غور کے ساتھ سُنیں اور سمجھیں - کہ

ناظرین! حقیقت میں جتنے نئے مذہبوں (متوں) کی شریعت (دہرم شاستر) ہیں، اُنکی تو پیشتر بتلائی ہوئی مقالہ دوئم کے دوسرے یا بائیسویں باب کے تواریخی لب لباب میں تصنیف اور اُن کے طرز عمل کو پڑہکر آپکو معلوم ہو ہی گیا ہوگا، کہ اِنمیں تو صرف اپنے اپنے شخصی مت یعنی مذہب یا رائے چلانیکے باعث آپسمیں اختلاف رائے ہے - لہٰذا یہ تو کوئی بات ہی نہیں، اِنکا تو تذکرہ چھوڑو - آپ تو صرف اُنہیں کو لیجیے، کہ جتنے باعث عالم (گیانی) اشخاص بہی حالت مذبذب (بہرم) میں پڑجاتے ہیں - تب وہ جتنے ہی سناتن دہرم شاستر ہیں، اور چاہے اِس معاملہ میں سبہی میں آپسمیں تھوڑی تھوڑی اختلاف رائے بہی ہو، جو کسی کیو تو زمین اور آسمان کا فرق دکہلائی دیتا ہے، لیکن میری رائے سے تو اُنمیں آپسمیں ذرا بہر بہی فرق نہیں پایا جاتا - اُسکا سبب صرف یہ ہو، کہ اوّل تو جس زمانہ میں یہ دہرم شاستر تصنیف ہوئے تہے، اُس وقت خلقت کو کچھ گیان بیش تہا، لہٰذا وہ اشخاص اعلیٰ پیمانہ کی بات کو بہی جلد ہی سمجھ جایا کرتے تہے - **دوئم** - اُنکے مصنفین کے ذہن میں بہی یہ بات ضرور سمائی ہوئی تہی، کہ میں اِسوقت جہاں کا یہ معاملہ بتلا رہا ہوں، شاید اِس سے آگے یا پیچھے کی بات تو علم خود جانتے ہوں گے یا جان جاوینگے - اِس لئے وہ تو صرف خلقت کے گیان کو مانجھتے رہنے و راہِ بد سے بچتے اور راہ راست پر قائم رہنے کیلئے، یا کسی بات کی خلقت میں ذرا خرابی یا ایک ہی بات کی لہر میں بہتا پاکر صرف اُسکی درستی کیلئے جہاں سے اُنکی سمجھ میں آیا، بس وہیں سے آگے یا پیچھے چلدیئے اور بتلانے لگے ہونگے، کہ وہاں یہ ہوتا ہے - بس اُسی معاملہ کو ثابت کر دینے کے لئے ایک شاستر بن گیا ہوگا - اور ایسے ہی رد لج سے یہ تمام دوسرے مقالہ کے اوّل باب والے براہمن، اُپوید، اُپنشد، اِسمرتی، درشن، اِتہاس (تواریخ) وغیرہ

سب شاستروں کی تصنیف ہوگئی ہوگی - اور یہی خاص وجہ ہے، کہ یہ سب چاہے اپنا اپنا کچھ ہی معاملہ ثابت کرتے ہیں، لیکن دوسروں کے مخالف (بادہک) ہرگز نہیں ہیں۔ اسی لئے یہ سب ایک ہی شمار میں ہیں اور مستند ہیں - اور دوسرے باب والے اِن کے بہی خلاف ہیں، اور آپس میں بہی ایک دوسرے کے مخالف (بادہک) ہیں، لہٰذا غیر مستند ہیں - ورنہ اور کوئی خاص بات مستند یا غیر مستند ہونیکی نہیں ہے - چنانچہ آجکل بہی تو اکثر روزانہ ایسا ہی ہوتا ہے، کہ جائیے کسی کالج میں، جہاں پرنسپل صاحب ایم - اے کلاس کو کوئی سائنس کا سوال سمجھا رہے ہوں - اور وہاں چاہے جتنے سائنس سے ناواقف اشخاص اپنے اپنے بچوں کو کالج میں داخل کرانے لیجا کر بہی بیٹھے ہوں اور اُنکا لیکچر (وعظ - اُپدیش) سُن رہے ہوں - تو اُن سب بچوں یا اُن کے بزرگوں کی سمجھ میں تو کچھ آنیکا نہیں کہ یہ کیا کہتے ہیں - اور وہ بہی کہتے ہیں، کہ ہم تو کچھ بہی نہیں سمجھے، کہ یہ کیا سمجھا رہے ہیں - تو چاہے وہ یہی کہیں کہ تمہارا علم غلط معلوم ہوتا ہے یا مشتبہ ہے ہماری سمجھ میں تو آیا نہیں، لیکن بچوں کو تو پھر بہی وہاں اِسی علم کے جاننے کے لئے ضرور داخل کرانا ہی چاہتے ہیں - تو لازمی طور پر اسکے یہی معنی ہوتے ہیں، کہ اُن کے من میں یہ بات ضرور پیدا ہو جاتی ہے کہ ہم خود ہی اسقدر لیاقت نہیں رکھتے، کہ اِس کو سمجھ سکیں، لیکن پرنسپل کا علم سچا ہی ہوگا - ورنہ بچوں کو واپس ہی تو لیجا سکتے تہے - اور اُن پرنسپل صاحب کی سُنیے! وہ بہی اُس وقت حاضرین کے سمجھانے میں بڑی محنت کر رہے ہونگے اور یہ سمجھ رہے ہونگے، کہ میرے سمجھانے سے یہ سب ہی خوب سمجھ گئے ہوں گے - اور یہ کبھی نہیں سوچینگے، کہ یہ تمام بدھو کے بابا ہی ہیں - اور بات بہی تو ٹھیک ہے، کہ جس بچہ کو دس تک کی گنتی تو آتی نہ ہو، تو اُس کے دماغ میں اربوں تک کے متی کاٹے یا سائنس کے معاملات بہلا سما بہی کیسے سکتے ہیں - بس یہی حال اُن دہرم شاستروں میں اِس معاملہ کا ہے، کہ جنکے راز کو تو کوئی بڑے روشن ضمیر (دہیان یوگی) مہاتما ہی سمجھ سکتے ہیں، نہ کہ تمام خلقت -

دویم - اگر کوئی شخص اِن معاملات کی باتیں علانیہ (پرتکش) کرکے دیکھیں اور سمجھیں، کہ اُس زمانہ فنا (پرلے کال) میں کیا کیا ہوتا ہے - تو اِس کیلئے یہی مراقبہ (دہیان یوگ) سکھلانے والا سناتن دہرم کا ایک جُزو مقرر تو ہے، جس کا لُب لباب اِسی درشن کے مقالہ دویم کے آٹھویں باب میں آپ نے پڑھا ہی ہوگا - لیکن اُسے سیکھے کون، کیونکہ وہ تو سخت مشکل ریاضت سے حاصل ہونیوالا ہے نا - جس کا اوّل تو اِس زمانہ میں تجربہ کار پیر ہی ملنا مشکل ہے - اور اگر کوئی پیر مل بہی جاوے، تو اُسے سیکھنے کیلئے مُرید ملنا تو میری رائے میں بہت دُشوار ہو ہی گیا ہے - کیونکہ اِس زمانہ میں تو یہ رواج ہے، کہ دِن نکلتے ہی شیو نگ یعنی بالوں کا سنگار تو ایک گھنٹہ ضرور ہوگا، لیکن برہم گیہ یعنی نماز (الشورا پاسنا - خدا کی عبادت) کیلئے اُنکے پاس آدھ گھنٹہ کا بہی وقت نہیں ہے پھر بہلا مراقبہ (سمادہی) کیلئے اِتنا بڑا تپ (ریاضت) اور وقت کہاں سے آوے - اور جب نہیں

آوے، تو پھر اُسے دیکھ بھی کوئی کیسے سکے۔ اِسی کیلئے ہمارے اُنہیں شاستروں میں ہیری لومش رِشی کی حکایت (کتھا) مثالاً لکھی گئی ہے، کہ جو اپنے والد (پتا) برہما جی (بابا آدم) کی انتیشٹی کریا یعنی مرنے کے بعد ہو سکنے کی رسم ادا کرنے میں بال مُنڈوانے کے باعث، کہ جو تقریباً اِکتیس ۳۱ نیل سال بعد ہو اکر تبلائی گئی ہے، بڑی جلدی جلدی ہوتی جان اُکتا کر یہ کہ دیتے ہیں، کہ میرا پتا تو روز روز مرتا رہتا ہے، کون اِن کے لیئے روز روز بال منڈواتا رہے، بس صِرف اپنا ایک بال ہی اُکھاڑ کر پھینک دیتے ہیں۔ ہاں جناب! ابھی آپ نے یہ سوچا ہے! کہ جس کو دھیان یوگ میں مست رہتے تو اِتنا لمبا زمانہ بھی نہ اکھرے۔ اور اِتنے لمبے زمانہ کے بعد صِرف اپنے پتا کی انتیشٹی تک میں ایک بار بال مُنڈواتا روز روز کہلاوے اور اکھرے۔ تو بھلا ایسے مہاتما اُس مقصد کو نہیں پہنچ سکتے اور بیشمار پرے کی باتیں نہیں جان سکتے، تو کیا آج کل کے عیاش (بیچاری) اِس مرتبہ (حالت) کو پہنچ سکتے اور اُس مناظر کو اپنی عقل کی آنکھ (گیان چکشو) سے دیکھ سکتے ہیں، کہ جہاں اِس کام کو تو ٹھلوار اور فضول سمجھ کر کچھ بھی وقت نہ دیں، چاہے تاش، گیند اور شطرنج کے کھیلوں میں دِن بھر لگ جاوے، تو بھی تھوڑا۔ تو چاہے یہ مثال غلط ہی ہو لیکن کچھ تو سبق دے ہی رہی ہے۔ اور اُنہیں شاستروں میں بھری کاک بھشنڈجی کی حکایت (کتھا) پڑھ کر بھی وہ اپنی اوقات کی پابندی کو نہیں سنبھالتے۔ اور سنبھالیں بھی کہاں سے، یہاں تو صِرف کتھا یا وعظ سنانا تو پنڈت جی یا مولوی صاحب کا کام۔ اور صِرف نذر دکھشنا چڑھا دینا سُننے والوں کا کام طے ہو گیا ہے، اور کچھ نہیں۔ اور جب اُن کے اُپدیشک واعظ ہی عامِل نہیں، تو پھر سُننے والے کہاں سے ہونگے۔ اور جو اُن کے اُپدیشک کچھ وقت بھجن کرنیکے نام پر دیتے بھی ہیں، تو وہ بھی وہی، کہ اپنے ساتھ میں اپنے ٹھاکرجی کی مورتی کا بھی سنگار ہی کرتے رہنے میں تو چاہے کتنا ہی وقت لگا دیں، لیکن حقیقی دھیان کیلئے کورے صفاچٹ میدان۔ اور ویسے بڑے بڑے تِلک چھاپ جھنڈا دھاری بنیں گے۔

ناظرین! حقیقت میں یہ سب اُپنشد روپ کتھائیں اُسی دھیان یوگ کے مہاتم یعنی پھل جتانے کو لکھی گئی ہیں، کہ ہر ایک اِنسان اپنی عُمر کے حِصّہ میں روزانہ ایک وقت اِس کام کو بھی ضرور دیویں جس سے اِس مراقبہ (یوگ) کے ذریعہ وہ پرے تک کے حال کو بھی اِسی طرح جانتے رہیں، کہ جیسا اِن مہاتماؤں نے جانا ہے۔

لہٰذا اب آپ کو بتلایا جاتا ہے، کہ اِسی دھیان یوگ کے ذریعہ سے جانکر اِس درشن کے مقالہ اوّل میں بتلائے اُصول کے مُطابق جس طریقہ سے اُصول آغازِ دُنیا (آدی سرشٹی کرم) کی ابتدا ہوتی ہے، یعنی وہ وِشو کرما جس طرح آہستہ آہستہ غیر محسوس عناصروں (نِراکار اویوں) کا میل مِلا کر، جس جس طرح مجسم اشکال کا ظہور کرکے غیر مُباشرتی دُنیا (امیتھنی سرشٹی) کی پیدائش ہو کر

پھر دوسرے مقالہ کے مُطابق مُباشرتی دُنیا (یعنی سِرسٹی) ہوتی رہکر، قائم رہکر، جب اِسکی پیدائشی قوّت (ترکیب) کے غیر محسوس عناصر (بزاکار اویب) کم قوت (شکتی) ہوجاتے ہیں، تو اِس گئی ہوئی قوّت (شکتی) کو باقاعدہ پوری کرنے کیلئے ٹھیک اُسی طرح آہستہ آہستہ لوٹتی ہوئی کہ جیسے پیدا ہوئی تھی، اپنے کارن (سبب - جوہر) میں جذب (لین) ہوجاتی ہی۔ بس اُسی عالمِ خاموشی (سومیہ اوستھا) کا نام پرلے ہے۔ اور وہاں یہ ہوتا ہے اور کچھ نہیں۔ اور اِس کا مختلف مُصنفوں (آچاریوں) نے اپنے اپنے شاستروں میں جُدا اگانہ طرح سے ہونا اِس لئے لکھا ہے، کہ جب اُس وِشوکرما کو جیسا مناسب معلوم ہوتا ہے، تو وہ وہیں اِس کو روک لیتا ہے۔ اور پھر پیدائشی زمانہ میں وہیں سے آگے کو بڑھاکر پیدا کر دیتا ہے۔ کہئے جناب! ہوئے یہ سب ہرم شاستر آپس میں ایک ہی نا۔ پھر آپ کو اِن میں تشکیک (بھرم) کیوں ہوجاتا ہے؟ بس یوں ہی تو نا، کہ آپ کو دھیان یوگ (مراقبہ) نہیں آتا۔ سو وہ کہیں پیسہ سے مول نہیں ملتا، ہاں! اُس کی ترکیب لکھی ہوئی تو ملتی ہے، لیکن وہ سیکھنا (سادھنا) تو آپ ہی کا فرض ہے۔ اور اگر اب بھی کچھ شُبہ (بھرم) رہگیا ہو، تو ایک مُندرجہ ذیل مثال سے پھر سمجھ لیجئے۔ کہ

جیسے یہاں کے کسی کاشتکار کو دیکھو! کہ جب وہ زمین میں غلہ کے جماؤ میں کمی ہوجانے پر پانی کی کمی جانتا ہے، تو پانی ہی دیتا ہے، نہ کہ کھاد۔ اور جب اگنی کی کمی جانتا ہے، تو بیساکھ جیٹھ کے مہینہ کی تیز دھوپ میں جوت کر اُس کا منہ کھول کر تپانے کو ہی چھوڑ دیتا ہے۔ اور جب ہوا کی کمی پاتا ہے، تو کھاد دیکر و کئی بار جوت کر اُس میں ہوا پیدا کر دیتا ہے۔ اور جب کئی اشیاء کی کمی پاتا ہے، تو کئی کئی مِلا کر ہی دیتا ہے۔ لیکن جب کسی طرح بھی اُس میں قوّت (شکتی) آتی نہیں پاتا، تو بنجر جانکر خاموش (چُپ) چھوڑ دیتا ہے۔ تو بس ٹھیک اِسی طرح وہ وِشوکرما بھی اپنے دُنیوی کُل (سرِسٹی) کی قوّت کی کمی کو جانکر ترکیبیں (کریا) کیا کرتا ہے۔ یعنی جب اِس پیدائشی قوّت (سرِسٹی کی کریا) میں کمزوری آنی شروع ہوئی، تو ہر ایک شئے چھوٹی اور کم عُمر کی ہونے لگتی ہے جِس سے آئندہ پھر اور بھی کمی ہوتے ہوتے وقوّت جاتے جاتے ہر ایک شئے کم پیدا ہونی اور جلد نیست ہوجانی شروع ہوجاتی ہیں۔ بارش بہت کم ہوتی، اور پھر بالکل نہیں ہوتی ہے۔ اور لاکھوں سال اگنی تتو بڑھ کر (کُپت ہوکر) مُتواتر قحط پڑ کر تمام پرجا مرنی شروع ہوکر قطعی نیست ہوجاتی ہی۔ آخر میں تمام کُرۂ ارض میں لاکھوں سال بڑے بڑے زلزلہ (بھونچال) ہوکر سمندر کا پانی کُرۂ ارض کے چاروں طرف ہوکر زمین پانی میں ڈوب جاتی ہے اور پھر اسی میں گھُل جاتی ہے۔ تب اگر وہ وِشوکرما صرف جل تتو ہی کی کمی سمجھتا ہے، تو تمام پرلے کے زمانہ تک پرتھوی جل مگن ہی رہکر، پھر آئندہ پیدائشی زمانہ (سرِسٹی کال) میں پانی ہی سے پیدائش دُنیا (سرِسٹی) شروع ہوا کرتی ہی۔

یعنی جل سے پرتھوی نکلی، پھر پرجا پیدا ہوئی۔ اگر وہ وشوکرما اگنی تتو کی کمی سمجھتا ہے، تو پھر جل میں
گھلی ہوئی پرتھوی کے ذرات کو لاکھوں سال بحد تیز اگنی تتو کے ذریعہ پھونک کر تپاتا ہے۔ اور
زمانہ پرلے میں اگنی میں ہی کھینچتی رکھکر، پھر آئندہ پیدائشی زمانہ (سرسٹی کال) میں اگنی سے پیدائش
دُنیا (سرسٹی) ہونا شروع ہوا کرتی ہے۔ یعنی اگنی سے جل، جل سے پرتھوی اور پرتھوی سے تمام
پرجا کی پیدائش ہوتی ہے۔ اگر وہ وشوکرما وایو کی کمی پاتا ہے، تو پھر اُس کھینچی ہوئی شئے کے ذرات کو
وہ لاکھوں سال بڑے زور کی ہوا چلا کر متفرق کرکے، زمانہ پرلے میں ہوا میں ہی گھومتے رکھکر، پھر
آئندہ پیدائشی زمانہ (سرسٹی کال) میں ہوا سے پیدائش (سرسٹی) شروع ہوا کرتی ہے۔ یعنی ہوا سے
اگنی، اگنی سے جل، جل سے پرتھوی، اور پرتھوی سے پرجا پیدا ہوتی ہے۔ اور اگر وہ وشوکرما
اُس میں آکاش تتو کی کمی سمجھتا ہے، تو پھر اُس ہوا میں گھومتے ہوئے ذرات کو بالکل اچل سست
(گھور اندھکارمے) یعنی حالتِ خاموشی میں چپ چاپ کرکے چھوڑ دیتا ہے۔ اور تمام زمانہ
پرلے میں اسی اندھکار (آکاش مے) حالت میں رکھکر، پھر آئندہ پیدائشی زمانہ (سرسٹی کال)
میں آکاش سے پیدائشی کام (سرسٹی کریا) شروع ہوا کرتی ہے۔ یعنی آکاش سے وایو، وایو سے
اگنی، اگنی سے جل، جل سے پرتھوی، اور پرتھوی سے پرجا پیدا ہوا کرتی ہے۔ بس یہی حالت ہوتی
کُل وجود ظاہری (برہمانڈ) کے تمام سیاروں (دسووں) کی سمجھ لینا چاہیئے۔ اور یہ تمام حالت
تو مقالہ اوّل کے ساتویں و آٹھویں باب میں تبلائے سب عناصروں (مہابھوتوں) اور تمام
سیاروں (دسووں) کی ہوا کرتی ہے، کہ جو آخر سے آخر تک آکاش تتو میں جاکر قائم ہو سکتی
ہے اور کبھی درمیان ہی میں رُک جایا کرتی ہے۔ اور چونکہ اسی طرح پرلے، اور پرلے کے بعد سرسٹی،
اور سرسٹی کے بعد پھر پرلے ہمیشہ سلسلہ وار ہوتی رہتی ہے، لہٰذا یہ سب مناظر سلسلہ سے ابدی
(پرواہ سے انادی) اور شکل سے فانی (سروپ سے سانت) ہے۔ اب میں سمجھتا ہوں، کہ اِس
بیان کو ہر ایک شخص خوب اچھی طرح سمجھ گئے ہونگے۔ اور تمام سناتن دہرم شاستروں کے کلاموں کے
اختلاف کا شبہہ (بھرم) بھی دور ہو گیا ہوگا، کہ کسی میں کیوں آکاش سے، اور کسی میں کیوں
وایو سے، اور کسی میں کیوں اگنی یا جل اور پرتھوی سے پیدائش دُنیا ہونا لکھا ہے، اور پرلے کے
زمانہ میں کیا ہوتا ہے۔ لہٰذا اِس بارے میں بولنا بند کرتا ہوں لیکن ہاں! اسی کا ساتھی دوسرا جیون
کیمتعلق بیان اور رہ گیا ہے۔ کہ پھر یہ تمام روحیں (جیو آتما) اُس حالتمیں کیا ہو جاتیں، یا کیا کام
کیا کرتیں، یا کیا کہا یا کرتی ہیں۔ اور پھر آئندہ پیدائش دُنیا کے زمانہ میں کس طرح پیدا ہوا کرتی ہیں کیونکہ
اِسکے لئے بھی مختلف مصنفوں نے اپنے اپنے دہرم شاستروں میں جُداگانہ طریقہ سے مختلف کلام ہی لکھے
ہیں، لہٰذا اُن مختلف کلاموں کے باعث یہ معاملہ بھی مشتبہہ (بھرم مولک) ہی ہو رہا ہے۔ اِسلئے اِسکو

بھی پیشتر ایک معمولی مثال کے ذریعہ آپ کا دماغ ٹھیک کرکے، پھر آپ کا یہ بھرم بھی دور کردیا جائیگا کہ اُس پرلے کی حالت میں تمام روحیں (جیو ماتر) کیا کام کیا کرتیں وکیا کہا یا کرتی ہیں، اور پھر دُنیا کی پیدائش کے زمانہ (سرسٹی کال) میں کیسے پیدا ہوا کرتی ہیں۔

ناظرین! جیسے ہمارے دِن چھپنے کے وقت پیشتر تھوڑا اندھیرا ہوتا ہے، اور اُس میں بھی اکثر اِنسان کچھ نہ کچھ کام کسی نہ کسی طریقہ سے کرتے ہی رہتے ہیں۔ لیکن پھر اندھیرا یعنی تموگُن زیادہ بڑھتے بڑھتے پھر اُن کو بھی سُستی گھیر ہی لیتی ہے، اور سب پر بیحد نیند کا اندھکار یعنی تموگُن غالب آکر خاموشی کی حالت چھا جاتی ہے۔ اور پھر دِن نکلنے سے پیشتر کچھ تھوڑا تھوڑا اندھیرا جانا اور اُجالا ہونا شروع ہو جاتا ہے، اور اُس وقت اِنسان آپ ہی اُٹھ کر اپنے اپنے خیالات کے مُطابق کام کرنے میں لگ جاتے ہیں۔ یعنی کوئی تو ایشور کی اُپاسنا یعنی خدا کی عبادت میں، کوئی اپنے جسم یا مکان کی صفائی کرنے میں، کوئی کہانے پینے میں، کوئی سفر کرنے میں، کوئی دھن کمانے کے کاموں میں، کوئی مُباشرت کرنے تک میں۔ اور کوئی پھر بھی اُٹھانے سے ہی اُٹھتے ہیں۔ بس ٹھیک اِسی طرح جب پرلے ہوجاتی ہے، تو روحوں (جیوآتماؤں) کا تعلق اِس کثیف مادہ (ساکار پرکرتی) یعنی پنچ عناصروں (پنچ مہابھوتوں) سے تو رہتا نہیں ہے، کیونکہ وہ تو جسم کے ساتھ پہلے ہی چھوٹ جاتا ہے، اِس لئے وہ کوئی ظاہری مجسم شے (ساکار پدارتھ) کا اِستعمال تو کر ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ نہ تو اُن میں حواس ظاہری (ساکار اندریاں) بھوگ بھوگنے ہی کو ہوتے ہیں، اور نہ جسیم اشیار (ساکار پدارتھ) کے کوئی بھوگ ہی موجود رہتے ہیں۔ اِس لئے مقالہ اوّل کے چھٹے باب میں بتلایا ہر ایک روح (جیوآتما) کا صِرف نورانی جسم (سوکشم شریر) یعنی بیس غیر محسوس صفات (نِراکار گُنوں۔ تتوں) کا مُرکب مجموعہ اپنی خواہشات (واسناؤں) میں لپٹا ہوا مست عالمِ بیخودی (سُسُپتی اوستھا) میں خلا آسمان، پول یعنی انترکش۔ آکاش میں اِسی طرح اندھیرے یعنی تموگُن میں پڑا رہتا ہے، کہ جیسے سخت نیند میں بیہوشی کی حالت میں سب کوئی جسم رکھنے والے یہاں سویا کرتے ہیں۔ اور نہ کچھ کہاتے ہی ہیں، نہ پیتے ہی ہیں۔ اور نہ کچھ کرتے ہی ہیں، نہ بھوگتے ہی ہیں۔ یعنی تمام ہی ظاہری جسم (ساکار شریر) وحواس (اندریاں) اور ظاہری جسیم اشیار (ساکار پدارتھوں) کے موجود ہوتے ہوئے بھی کوئی بھوگ نہیں بھوگا کرتے، تو پھر جب کوئی ظاہری جسم (ساکار شریر) وحواس (اندریاں) اور جسیم اشیار (ساکار بھوگ پدارتھ) ہی موجود نہ ہوں، تو وہ بھوگیں گے کیا اور کیسے؟ کیونکہ اِسوقت بیان پرلے کا ہے، نکہ ہماری رات یا موت کے وقت کا۔ کیونکہ ہماری موت کی حالتیں تو صِرف یہ ہوتا ہے، کہ جب روح (جیو) کے کسی جسم کے متعلق کے بھوگ نیست ہوجاتے ہیں، تو صِرف اُسی جسم کا کوئی جزو بگڑ کر جیوآتما (روح) فوراً اُس سے نکل کر اپنے کرم پھل کیمطابق ربُّ العدل (یم راج) کے حکم سے کسی دیگر پنچ عناصری خول میں جا پڑتا ہے اور پھر وہاں اپنے اعمال کے ثمرات کیمطابق دُکھ سُکھ بھوگنے لگتا ہے۔ کیونکہ اُس وقت دُنیا کی پنچ عناصری اشیار تو تمام

موجود ہی رہا کرتی ہیں ۔ اور اُس پرلے کی حالتیں وہ موجود نہیں ہوتے ، کہ جن سے تمہارے عناصری جسم (استھول شریر) بنتے ، یا جنکو کہا کرتم اُس جسم کو تندرست رکھتے ہو ۔ اِس لئے صاف معلوم ہوگیا ، کہ اُس حالتیں تمام روحوں کا نورانی جسم صرف حالتِ بیخودی (سُشُپتی) میں ہی پڑا رہتا ہے ۔ اور جب وہی وشو کرما پھر دُنیا کی پیدائش کردیتا ہے یعنی پیشتر مقالہ اوّل کے ساتویں باب میں بتائے تمام کثیف عناصروں (ساکار تتوں) کو ، پھر آٹھویں باب [illegible] ریہ ؟ ان وغیرہ سب ستاروں کو پیدا کردیتا ہے ، تب پھر نویں باب کیمطابق دسویں باب سے چودہویں باب تک میں بتلائے طریقہ سے تمام روحوں (جیو آتماؤں) کے سوکشم شریروں کو اپنی لامتناہی قوت (شکتی) سے بلامباشرتی ترکیب کے ذریعہ سے پچھلے گذشتہ کرم پھل کیمطابق سلسلہ وار نباتات (اُدبھج) [illegible] (سویدج) انڈے والے (انڈج) جیل والے (زایج) اور انسانی قالبوں کے اچھے بُرے جوان جسموں میں ایک دم جنم دیدیتا ہے ۔ اور اُنکے اِس سنسار میں آرام کیساتھ رہنے اور نجات ہوجانے کے عملوں (سادھنوں) کو پندرہویں باب میں لکھے سناتن اُصولوں یعنی قانون قدرت ویدبھگوان کو ظاہر کردیتا ہے جنکو پاکر پھر وہ جیو آتما اِس طرح دُنیا کے کاموں میں [illegible] جاتے ہیں ، کہ جس طرح پرلے سے پیشتر پیدائشی زمانہ (سرشٹی کال) میں یا سونے سے پیشتر دن میں کرتے [illegible] ۔ اور سونے کی حالت میں کسی کو بھی کرنا نہیں ہوں [illegible] یعنی اتنی بڑی رات کا زمانہ بھی اُن کو صرف اپنی ایک [illegible] سی رات کے سونے کے مانند ہی معلوم ہوتا ہے ۔ اور کچھ نہیں ۔ کیونکہ نیند کا خواص ہی یہ ہے ۔ یعنی پھر وہ تمام مُتذکرہ بالا مِثال کیمطابق اپنے اپنے پچھلے اعمالی خیالات کے موافق اپنے اپنے کاموں میں لگ جایا کرتے ہیں ۔ یعنی کوئی گیان میں ، کوئی اُپاسنا (عبادت) میں ، کوئی کمانے میں ، اور کوئی کھانے وغیرہ کے کاموں میں مُبتلا ہوجایا کرتے ہیں ۔ اور جب تک یہ حالتِ نجات (موکش کی اوستھا) حاصل نہیں کرلیتے ، تب تک اسی طرح دُنیا کے [illegible] کے چکر (آواگون کے سلسلہ) میں لگے رہتے ہیں ۔ اِسی لئے یہ حالت بھی پرواہ سے آنادی اور سروپ سے سانت ہے ۔ اب میں سمجھتا ہوں ، کہ اِس معاملہ کو بھی آپ خوب سمجھ گئے ہوں گے ، لہٰذا اِس کی اور زیادہ تشریح لکھنی بھی بند کرتا ہوں ۔ انت میں ایسے گیانی مہاتماؤں کو میرا ساد رنمسکار ہے ۔ نمسکار ہے ۔ نمسکار ہے ۔ رامچندر رشی ۔ پوس سمبت ۱۹۸۸ بکرمی ۔

تیسرا باب بیں بیانات تمام شد

جگت گرو سری تتوپنشد وامول درشن مصنفہ رامچندر رشی چالیس بیانات کا اُصول فنائے دُنیا جیش روپ کا کام

اتھروورگ ویدکا گیارہ مقالہ سوئم تمام شد

رشی

(اوم)

نمہ شوائے شوترائے چے

اتھ

جگت گرو سری تتو پنشد واصول درشن

مقالہ چہارم

جیو آتماؤں کا نجات کیمتعلق کام غیر معمولی اصول کا بیان

سے تو بندہ ہر جنتاسے وِد ہاتا دہاما نی وید بھونانی وشوا ،
یتر دیوا امرِتمان شاناسترِتیے دہامنید ہیی رینتے ۔یجر
یے آتمدابلدا یئیے وِشوا یاستے پرشی شم یئیے ریواہ ،
یسیچہایا امرتم یئیے مرتیوہ کسمی دیوائے ہوشاودہیمے یجر

پہلا باب

اِس سنسار کے چکر کے کھیل کا نتیجہ

اِسکے نام ۔ روپ اور گن ، کرم ، سبھاؤ

پیارے بہائیو! سنسار کے تمام دہرم شاستر یا صرف اِسی درشن کے پچھلے تینوں مقالوں کو پڑھکر ہی آپ کو معلوم تو ہو ہی گیا ہوگا ، کہ یہ سنسار اور اِس کے کرم پہل بھوگ و زندگی موت اور پرے کے دُکھ ، یعنی پیشتر تو پیدائش کے دُکھ ، پھر اِس کے بعد قیام میں مرضوں و رنجوں کے دُکھ ۔ پھر بڑھاپے میں اعضا ۔ (آلات ۔ اِندریوں) کی سستی ، کمزوری کے دُکھ ، پھر موت کے دُکھ ۔ اور پھر دیگر جنم میں حمل سے موت تک کے مذکورہ بالا دُکھ ۔ اور کبھی اپنے اعمال کی حالت کے مطابق مرد ہونا کبھی عورت ۔ کبھی بدصورت ہونا کبھی

خوبصورت۔ کبھی کمزور ہونا کبھی طاقتور۔ کبھی امیر ہونا کبھی غریب۔ کبھی مُخیّر ہونا کبھی سائل۔ کبھی والدہ
ہونا کبھی والد۔ کبھی بیٹا ہونا کبھی بیٹی۔ کبھی دادا دادی ہونا کبھی پوتا پوتی۔ کبھی بھائی بہن ہونا کبھی دیور دیورانی
اور پھر کبھی برہمن ہونا کبھی چھتری۔ کبھی ویش (بقال) ہونا کبھی شودر (خدمتگار) کبھی اِس سے بھی نیچے
راکشس ہونا کبھی ملیچھ۔ اور پھر کبھی اِس قالب (یونی) سے بھی گر کر حیوانی قالب (پشو یونی) میں جاکر
ہاتھی، اونٹ، گھوڑا، گدہا، گائے، بکری، گیدڑ، بھیڑیا، شیر وغیرہ ہوتے رہنا۔ اور کبھی اِس قالب سے
بھی نیچے گر کر پرندوں کے قالب میں جاکر چیل، کوّا، طوطا، مینا بنتے پھرنا۔ اور کبھی اِس سے بھی نیچے کے
کرمی قالب میں جاکر کھجائی، گنڈوا، گھن، جوں، کھٹمل وغیرہ بنتے رہنا۔ اور کبھی اِس سے بھی نیچے گر کر
بالکل جڑ قالب کے درخت وغیرہ میں چلے جانا۔ یعنی کبھی ناج کہانا کبھی گھاس۔ اور کبھی گوشت کہانا
کبھی فضلات۔ غرض چوراسی لاکھ قالبوں میں سے نہ جانے کس کس میں جنم لیتے اور مرتے پھرنا، کہ جسکی
مختصر فہرست مقالہ اوّل کے چودھویں باب میں آپنے پڑھی ہی ہوگی۔ اُن سب ہی قالبوں میں ایک
کرم پھل ہی کے باعث روحوں (جیووں) کو دیگر قوت کے حکم سے مجبوراً پیدائش و موت ملتی رہتی ہے۔
اور پھر اسی طرح پیدائش و موت (جنم۔ مرن) ہوتے ہوتے اور دُکھ سُکھ بھوگتے بھوگتے، پھر پرلے کے
زمانہ میں اسی طرح عالمِ بیخودی (سُشپتی) میں پڑے رہنا۔ اور پھر پیدا ہو کر اسی طرح پیدائش و موت
اور دُکھ سُکھ کے کام کرتے کرتے اور پھل بھوگتے بھوگتے، پھر پرلے کی حالت میں چلے جانا۔ اور پھر
پیدائش و موت ہوتے ہوتے نہ تو کبھی روح کے کرم ہی ختم ہوتے ہیں، اور نہ اُن کے پھل بھوگنے ہی،
اور نہ اُن کی خواہشات ہی۔

پس یہی اِس سنسار کے چکر (دور) کا نتیجہ آپ کے سامنے موجود ہے، سمجھ دیکھیئے، کہ یہ کیا
مناظر ہے۔ جسکو میری رائے میں تمام معمولی جیو تو اِسی کو اپنا بھوگ اور انسان اپنا سِلسلۂ اعمال
یعنی اعمال کرنیکی جگہ مانتے ہیں۔ اور غیر معمولی حالت کے مہاتما شخص اِسی کو سنسار چکر جانکر، اِس
سے بری ہوجانے کی فکر اور ترکیب کیا کرتے ہیں۔ اور اُس وِشو کرما کے نزدیک یہی کھیل کہلاتا ہے۔ اور
وہ کھلاڑی اِسی طرح کھیل کھیلتا رہتا ہے۔ اور اگر آپ پھر بھی نہ سمجھے ہوں اور آپ کوئی ضعیف
شخص ہوں، تو خود اپنی زندگی کی گذری بھگتی ہوئی باتوں اور دُنیا کی رفتار پر ذرا غور کر کے
سمجھ دیکھیئے، کہ آپ نے کیسے کیسے اور کیا کیا دیکھا اور ہوگا اور اُس کا کیا ثمرہ ملا۔ اور اگر آپ کوئی
جوان شخص ہوں، تو کسی دوسرے ضعیف اور گذرے ہوئے اشخاص کی حالت دیکھ کر خود غور
کر لیجیئے، کہ یہاں کا سُکھ بھی کتنی بڑی ہستی رکھتا ہے اور کب تک قائم رہتا ہے۔ اور اِس سنسار
کو یا اِس کے بھوگوں یا اشیا، یا ناتے رشتہ داروں یا اپنی اولاد و عورت یا خاص اپنے جسم
کے اجزا تک ہی کو کیوں نہیں دیکھ لیتے، کہ یہ کیسے یا کتنے اور کب تک تمہارے ساتھی ہوتے پائے

جاتے ہیں۔ اور تمہارے کس انگ (جسم یا حصۂ جسم) کو کتنا اور کب تک سُکھ پہنچاتے ہیں۔
اور پھر اِس سُکھ سے بھی تم کو کیسا، کتنا، اور کب تک سُکھ پہنچتا ہے۔ جو میری رائے میں تو
تمام اشیاء کی تو موت پر، و دوست احباب کی مرگھٹ تک جانے پر، اور جسمانی اعضاء کی
بھسمی یعنی راکھ یا خاک ہو جانے تک سبھی کی آخری حد ہے۔ چنانچہ تمام دھرم شاستروں کا
پوتھا (شریعتوں کا پلندا) بھی آپ کو گذشتہ اور مستقبل دونوں زمانوں کا یہی حال دکھلاتا ہے
اور موجودہ زمانہ کا آپ نے خود بھگت کر اور دوسروں کے بھگت نے کا بھی دیکھ ہی لیا ہوگا
اور سُنا بھی ہوگا۔ تیسری طرح یہ ہے، کہ پھر بھی دن رات کسی کو اولاد پیدا ہونے کی فکر ہے، کسی
کو اُس کی پرورش و حفاظت تک کی۔ کسی کو دھن جمع کرنے کی فکر ہے، کسی کو کھانے تک کی۔ کسی کو
قرضہ بانٹنے کی فکر ہے، کسی کو چکانے تک کی۔ کسی کو حفاظت کرنے کی فکر ہے، کسی کو لوٹنے کی۔ کسی کو
سوراج کی فکر ہے، کسی کو نجی راجیہ کی۔ کسی کو مرض کا دُکھ ہے، کسی کو معالجہ کرنے کا۔ کسی کو مرنے کا
دُکھ ہے، کسی کو مارنے کا۔ اور کسی کو دھرم پھیلانے کی دُھن ہے، کسی کو مٹانے کی۔ غرض کہاں تک
بتلاؤں، میری رائے میں تو اِس سنسار میں کسی بھی متنفس (جیو۔ پرانی) کو سب طرح کا مکمل و مستقل
سُکھ نہ تو ملا ہے، نہ مل رہا ہے، اور نہ مل سکتا ہے۔ تو پھر اِس کا نام سنسار چکر، اور ایسے
ہی اِس کے موہنی وغیرہ رُوپ اور گُن، کرم سُبھاؤ کا نام بے بُنیاد و عجیب خواص والی مایا ہی
رکھنا ٹھیک ہے۔ جو سلسلہ سے ابدی (پرواہ سے انادی) اور شکل سے فانی (سروپ سے
سانت) ہے۔ اور اگر اس سے زیادہ نام آپ کو آتے ہوں، تو آپ شوق سے جو چاہیں سو رکھ
لیں میں تو کہہ چکا۔ اب اِس بارے میں بہت زیادہ کہے چلے جانا بھی بیکار سا ہے، کیونکہ اب
آپ خوب سمجھ گئے ہونگے، کہ یہ کیا بلا ہے۔

انت میں اِس کو صرف سنسار چکر جاننے والے مہاتماؤں کو میرا ساد ر نمسکار ہے۔
نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی
پوس سمبت ۱۹۸۸ بکرمی

پہلا باب درس بیانات تمام شُد

⁂

اوم

اوپاسئے نمونہ

اتھ

دوسرا باب

مسائل نجات، غیر معمولی حالت کا بیان

اُسکے نام، رُوپ اور گُن، کرم سبھاؤ

پیارے بھائیو! کسی بھی جیو آتما کے مختصر طور سے تو اس درشن کے مقالہ دوئم کے چوتھے و پانچویں باب میں بتلائے چھ طرح کے دُکھ۔ اور تفصیل کے ساتھ مذکورہ بالا سبھی مقالوں اور بابوں میں بتلائے ہوئے سبھی قسم اور سبھی حالتوں کے آدہی بھوتک، آدہی دیوک اور ادہیاتمک تینوں طرح کے دُکھوں سے یعنی اِس مادہ (پرکرتی) کی کسی بھی قسم کی بندش (بندہن) سے اپنے کو ہمیشہ کیلئے بری کر لینے کو، یا پھر روح کو مادہ کے کسی بھی روپ کے و کسی بھی حالت کے اور کسی بھی زمانہ کے تمام پیدائش و موت کے تناسخ کے چکر کے دُکھوں سے ہمیشہ کے لئے چھٹکارا ہو جانے کی حالت کو اُس رُوح کی موکش یا مُکتی ہو جانا، فراغت ہو جانا، یا نجات پا جانا کہتے ہیں۔ یا یوں سمجھو، کہ کسی بھی جیو آتما کو تمام پاپ، بھوک، پیاس، رنج، بُڑھاپا، موت اِن چھ طرح کے دُکھوں سے ہمیشہ کیلئے بری ہو جانے کو موکش یا مُکتی ہونا کہتے ہیں۔ اور یوں کہنے تو ہر ایک عیش و عشرت (وِشے بھوگ) سے یا دُکھ سُکھ سے یا کسی بندش سے چھٹکارا پا جانے کو مکتی یا نجات ہو جانا ہی ہیں، لیکن وہ الفاظ اُن عیش و عشرت (وِشے بھوگوں) یا دُکھ سُکھ یا کسی بندش (بندہن) کے نام کے ساتھ پکارے جاتے ہیں، کہ جو پردہان کی چھوٹی بہن پرکرتی یعنی مایا (مادہ) کے نام ہیں اور جس کی پوری تشریح مقالہ اوّل کے تیسرے باب میں لکھی جا چکی ہے۔ لیکن یہ سبھی قسم کی نجات غیر مستقل ہوتی ہیں۔ جیسے حمل سے پیدا ہونے کے بعد حمل سے نجات (مکت) ہو جانا، جو دوبارہ دیگر حمل میں قائم ہونے تک کو تھوڑے عرصہ کے لئے ہوا کرتی ہے۔ یا ایک کھیل سے نجات پا جانا، جو پھر دوسرے کھیل شروع کرنے تک کو تھوڑے عرصہ کے لئے ہوا کرتی ہے۔ یا ایک علم کے کسی درجہ یا اِسکول کی تعلیم ہی سے چھٹکارا پا جانا، جو پھر دوسری

[illegible] علم کے سیکھنے کی شروعات کرنے تک کے تھوڑے عرصہ کے لئے ہوا کرتی ہے۔ یا عیالداری
(گرہستھ) سے نجات ہو جانا، جو پھر دوبارہ عیالداری (خانگی) کے کاموں میں لگنے [illegible] کے تھوڑے
عرصہ کے لئے ہوا کرتی ہے۔ یا جیل سے [illegible] جانا، جو پھر کوئی قصور کرنے [illegible] تھوڑے عرصہ
کے لئے ہوا کرتی ہے۔ یا مرض سے نجات پا جانا، جو پھر بدپرہیزی کر کے [illegible] مبتلا ہو جانے
تک کے تھوڑے عرصہ کے لئے ہوا کرتی ہے۔ یا کسی رنج سے مُکت ہو جانا، جو [illegible] کسی رنج میں
مبتلا ہونے [illegible] تھوڑے عرصہ کے لئے [illegible] ہے۔ یا غذا کھا کر بھوک سے [illegible] ہو جانا، جو
پھر دوبارہ بھوک [illegible] یا غذا کھانے تک کے تھوڑے عرصہ کے لئے ہوا کرتی ہے۔ یا پیشاب پاخانہ و
[illegible] اشرت وغیرہ کے متعلق کسی بھی اعضاء (اِندری) کے بھوگوں کو بھوگ کر مُکت ہو جانا، جو پھر دوبارہ
انہیں کی ضروریات پوری کرنے تک کے تھوڑے عرصہ کے لئے ہوا کرتی ہے۔ یا [illegible] انتقال یعنی وفات
کے بعد اس جسم ہی سے مُکت (نجات) ہو جانا، جو پھر دوبارہ اپنے کرم پھل کے مطابق کسی دوسرے
خول یعنی جسم میں منتقل ہو جانے یعنی دوبارہ جنم (پُنر جنم) تک کے بہت ہی ذرا [illegible] وقت کے لئے
ہوا کرتی ہے۔ غرض کہاں تک بتلاؤں، سنسار کے تمام ہی کرم پھل کے بھوگوں میں سے جو
[illegible]، ایک معاملہ یا بہت سے معاملات سے کچھ بھی تھوڑے یا لمبے عرصہ کے لئے [illegible] یا چھٹکارا
پا جانے ہی کو مُکت ہونا کہتے ہیں، تو اس مُکتی کے ساتھ کسی دوسرے معاملہ کا لفظ [illegible] اور شامل ہوتا
ہے، کہ جس سے اس کی مُکتی ہوئی ہے۔ جو بالکل ٹھیک ہی ہے بھی۔ اور ایسی نجات (مُکتی) ہر ایک
متنفس (جیو) کے ہر ایک جنم میں دِنرات میں نہ معلوم کتنی بار ہوتی رہتی ہے، کہ جو اوپر بتلائی ہی
[illegible] ہیں۔ یعنی پیشاب، پاخانہ، بھوک، پیاس، سونا، جاگنا، مباشرت، تعلیم یا سفر، مرض، رنج،
جیل، وحشت، پیدائش، موت وغیرہ کسی بھی کام سے نجات (مُکت) ہوتے رہنا [illegible] صرف کام
کے لحاظ سے کم و بیش تھوڑے ہی عرصہ کے لئے ہوا کرتی ہیں۔ اِس لئے یہ سب الفاظ اور اُنکے
معنی مطلب بھی ٹھیک ہی ہیں۔ لیکن صرف موکش یا مُکتی یا نجات یا چھٹکارا لفظ کہ جس کے آگے
ناتھ نہ پیچھے پگہ ہو، تو اُس مُکتی یا نجات سے صرف یہی مطلب ہے، اور سمجھنا چاہئے، [illegible] سمجھا جاتا ہے
[illegible] جو اِس کے معنی ابھی اوپر شروعات میں لکھے جا چکے ہیں۔ اور پھر بھی نہ سمجھے ہوں، تو یوں سمجھیے، کہ
مقالہ اوّل کے دوسرے باب میں بتلائے کسی بھی جیو آتما کو، تیسرے باب میں بتلائے کثیف مادہ
(ساکار پرکرتی) کی بڑی بہن لطیف مادہ (نراکار پردھان) سے بھی پیچھا کٹا لینا، یعنی چھٹکارا پا جانا صرف
موکش یا نجات حاصل کرنا کہلاتا ہے۔ جو مذکورہ بالا کسی بھی کام کے نام سے تعلق نہیں رکھتا، اور
جو رکھتا بھی ہے، تو صرف تناسخ (آواگون) کے چکر سے نجات پا جانے سے۔ اور اِسی لئے یہ
غیر معمولی لفظ ہے اور غیر معمولی ولاثانی ہی اِس کی حالت بھی ہوتی ہے۔ کیونکہ جو [illegible] یا معاملہ سے

بھی اِس کی مِثال دیجاویگی، وہ ہوگی تو آخر مادی (پراکرتِک) ہی نا۔ اور مُکتی کا تعلق مادہ (پرکرتی) سے جُدا اور اُس سے پرے کا یعنی اوپر کا صِرف برہم (اللہ) سے تعلق والا ہے، جو اُلٹا لیا جاوے نہ سیدھا۔ پھر اسکی مِثال ہی کیا اور کِس سے دیجاوے۔ اور اگر آپ پھر بھی نہ سمجھے ہوں، تو یوں سمجھ لیجیے، کہ مقالہ اوّل کے چھٹے باب میں بتلائے کِسی بھی جیو آتما کے نورانی جسم کا اپنے پنج عناصری کثیف جسم کو چھوڑکر، اور پھر اِس پنج عناصری جسم کے بھی سوکشم شریر یعنی لِنگ یا کارن یا نورانی جسم میں سے جو بیس تتوں کا مرکب مجموعہ ہے اُنیس ۱۹ تتوں کا ساتھ بھی چھوڑکر یعنی اِس کثیف پنج عناصری مادہ کے باعث (کارن روپ) پر دہان کا بھی میل (سنگ) چھوڑکر صِرف اپنے حقیقی چیتن سروپ (نور) برہم میں جذب (لے) ہو جانے کو مُکتی، موکش یعنی نجات ہونا یا فارِغ ہو جانا یا چھٹکارا پا جانا کہتے ہیں۔ بس اب اِن کے سِوائے اور اِن سے زیادہ اِس کے نام روپ وگُن، کرم، سمجھاؤں میں آپ کو اور کیا بتلاؤں۔ کہ جو بغیر اُسی خالِق مُطلق (وِشوکرما) کی لا انتہا نوازِش و بخشِش کے، آسانی سے کِسی روح (جیو) کی ٹھیک سمجھ ہی میں نہیں آپاتی ہے۔ اور نہ مِل ہی سکتی ہے۔ اِس لئے اگر پھر بھی آپ کی سمجھ میں نہ آئی ہو، تو پھر آپ دیگر جنموں (پُنر جنموں) میں آہستہ آہستہ برہم کی حقیقی فرمانبرداری (اننیہ بھگتی) کا ربط کر کے سمجھ لینا۔

انت میں اِس کے مُشتبہ معنی و مطلب کو چھوڑکر حقیقی معنی جاننے و بتلانے والے مہاتماؤں اور اِس کے حقیقی عِلم (گیان) واِس اعلیٰ رتبہ کو دینے والے اُسی برہم مہا دیو کو میرا ساد ر نمسکار ہے، نمسکار ہے، نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی

پوس سمبت ۱۹۸۸ بکرمی

دوسرا باب دس ۱۰ بیانات تمام شُد

میں بتلایا ہوا تمام بیان تو متعلق الائی سے (پاس) ہو ہی گیا۔ اور یہ بھی طے ہو ہی گیا، کہ نجات (موکش) کہیں نہ کہیں عملوں یا ترکیبوں یا افعال سے مل ہی ضرور سکتی ہے اور ناممکن نہیں ہے۔ ورنہ پھر کیوں تو سب کوئی اس کے حاصل کرنے کے افعالِ حسنہ (سادہن) اپنے اپنے دہرم شاستروں میں لکھتے، اور پھر کیوں سب کوئی کیا کرتے۔ لہٰذا اب تو صرف یہ سوال باقی رہجاتا ہے، کہ وہ کن کن افعال (کرموں) یا طریقوں، ترکیبوں یا سادہنوں سے مل سکتی ہے۔ اور موجودہ زمانے میں خلقت اُن افعال میں سے کس کس کی کتنی اور کس طرح پابندی کرتی ہے۔ اور جس طریقہ سے بھی وہ عمل کر رہی ہے، کیا وہ طریقہ اُس کے حاصل کر لینے کو ٹھیک کافی بھی ہیں، یا نہیں۔

ناظرین! یہ بیان ایسا نہیں ہے، کہ جو میں آپ کو اس کا ایک کلام مُرشدی (گرومنتر) بیچ میں بتلاکر اپنا پیچھا چھڑا لوں۔ یا نجات ایسی ذراسی شے نہیں ہے، کہ جو میں اُس کی پڑیہ باندھ کر آپ کے حوالے کردوں، اور اگر میں بتلا بھی دوں، تو آپ اُسے آسانی کے ساتھ ماننے کو بھی تو تیار نہیں ہو سکتے۔ اِس لئے پیشتر ذرا میں اپنے دِماغ سے آپ کے دِماغ کو ہلا کر آپ کا خیال دُرست کرنے کے لئے اِس سوال کو اُلٹی طرف سے لے کر چلونگا۔ تب پیچھے وہ کلامِ مُرشدی (گرومنتر) بتلاؤنگا۔ کیونکہ یہاں صِرف دِماغ ہی ہلانے کا کام ہے، نہ کہ جسم یا لاٹھی ہلانے کا۔ لہٰذا آپ صاحبان خوب غور کے ساتھ سُنیں۔ لیکن اِس سوال کے طے کرنے میں آپکو بہت سے ثبوت و منطق اور عدل سے بھی کام لینا ہوگا۔ یہ ہرگز نہ ہوگا، کہ کبھی آپ اپنے ہی کسی دہرم گرنتھ (شریعت) کی حفاظت کرنے کے پیچھے لاٹھی لئے بیٹھے رہیں۔ کیونکہ آج کل زمانہ ذرا اُلٹا سا سمجھ رہا ہے۔ جیسے کہ اِس کو تو سب ہی مذہب والے (دہرمی) بتلاتے ہیں، کہ جو حقیقی فرائضِ منصبی (دہرم) کی پابندی کرتے ہیں، تو وہ دہرم اُن دہرمیوں یعنی فرائضِ منصبی کی پابندی کرنے والوں کی ہمیشہ سے اِمداد کرتا آیا ہے اور کریگا۔ لیکن میں نے یہ کہیں نہیں لکھا دیکھا اور نہ کوئی دِکھا سکتا ہے، کہ کسی شریعت کی کتاب (دہرم گرنتھ) کی حفاظت (رکھوالی) بھی اِنسان کریں، تو مذہب (دہرم) زندہ رہتا ہے ورنہ نہیں۔ کیونکہ میں تو یہاں دِنرات ایسا ہی سُن رہا ہوں، کہ جہاں کسی ایک مذہب (مت) کے واعظ (دہرم اُپدیشک) نے کوئی اپنے مذہب (مت) کی مُفید عالم سچی بات بھی سنائی، تو دوسرے مذہب والے فوراً شور مچا کر اُس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں، کہ تم نے ہمارے مذہب کی بُرائی کیوں کر دی۔ اور جا دیتے ہیں شاہی دربار میں عزت ہتک (مان ہانی) کی عرضی۔ اور اگر شاہی عدالت نے سچی بات سمجھکر اُسکو پھانسی کی سزا نہیں دی، تو اُس کو زہر اور چھُری دینا تو اِن کے پاس خود موجود ہی ہے۔ جیسے جب کبھی جگہ کہیں مولوی صاحب نے ایک زنا کار پر ماتما جہادیو یعنی غیر مجسم پرماتما کو صِرف اللہ اکبر یا اُسی دیلنے کو

کی کم وبیش پابندی سے کم وبیش پھل بھوگتے آنے اور نئے دہرم شاستر بننے کا حال اُنتالیس لاکھ سال کا تواریخی مختصر لُب لباب بھی بائیسویں باب میں آپ نے پڑھا ہی ہوگا۔ تب اوّل تو اتنے زیادہ دہرم شاستر (شریعت) خود ہی ہیں۔ دویم۔ پھر ہر ایک شخص کے من نے اُن کو اور بھی اتنا زیادہ کر رکھا ہے، کہ جتنی تعداد میں خلقت خود ہے۔ اب پہلی بات تو یہ تھی، کہ خلقت اُس کی تلاش میں بھی ہے یا نہیں۔ تب یہ تو میں کہونگا، کہ ضرور ہے۔ کیونکہ اُسی سکھ کے حاصل کرنے کے حیلہ سے یہ کچھ نہ کچھ کرتی ہی دِکھلائی دیتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے، کہ یہ کن کن اعمالِ حسنہ (سادھنوں) میں سے کس کی کتنی اور کس طرح پابندی کر رہی ہے۔ تب کچھ تو مذکورہ بالا دہرم شاستروں (شریعتوں) میں سے کسی کی کچھ پابندی، اور کچھ اپنے من کی کرتی پائی جاتی ہے لیکن من کی بات تو ثبوت میں نہیں آتی، لہٰذا جب کوئی مذہبی بحث ہوتی ہے، تو اپنے اپنے مذہب کے دہرم شاستروں (شریعتوں) ہی کو ثبوت میں پیش کرتی ہے۔ چاہے اُس پر خود عمل کرتی ہو یا نہ کرتی ہو۔ جیسے کہ دُنیا بھر کے تمام جینی، بودھی، موسوی، عیسائی، ہندو، مُسلم، سکھ اور آریہ وغیرہ سب ہی مذہبی فرقے کے بھائی کیا اپنی اپنی شریعتوں (دہرم شاستروں) میں شراب وغیرہ نشے پینا، جُوا کھیلنا، جبراً زِنا یا اِغلام کرنا کرانا، کسی سے قرضہ لے کر مار لینا، جھوٹی گواہی دینا، رِشوت لینا، اِنصاف مول چُکانا، اپنی ناجائز نفس پرستی کیلئے کسی کو مار ڈالنا، چوری کرنا کیا جائز بتلاتے ہیں؟ ہرگز نہیں، بالکل ناجائز۔ تو پھر کیا عمل میں ایسا ہی آ رہا ہے؟ ہرگز نہیں، بالکل اس کے خلاف۔ اگر ایسا نہیں ہو رہا ہے، تو کیا یہ شراب کے کنویں اور افیون، بھنگ، چرس کے انبار روزانہ میں ختم کر دیتا ہوں؟ اور کیا جوے میں دیوالہ یا چالان میرا ہوتا ہے؟ اور یہ جبراً زِنا، اِغلام، بے ایمانی وقتل وغیرہ کے مُقدمہ کیا میرے ہوتے ہیں؟ اور مختلف زبانوں میں صرف ایک اُسی برہم مہا دیو کے بہت سے (انیک) صفاتی، فاعلی وذاتی (گون ڑنک، کریک وسُبھاوِک) ناموں پر، یا اُسی کی عبادت (اُپاسنا) کیلئے بنائے گئے مقام مندروں، گرجاوں ومسجدوں پر مذہبی جھگڑے کیا میرے ہوتے ہیں؟ جو روزانہ آدمی ڈھوتے ڈھوتے توریل گاڑیوں کی، وانصاف چکاتے چکاتے حاکموں کی، اور قیدیوں سے جیل خانوں کی بھی پُور نہیں پڑتی۔ اور کیا یہ رِشوت و چوری کے زر ومال سے خزانہ میرے بھر رہے ہیں؟ جسکے مارے سبھی خلقت وشاہی عدالت کا ناک میں دم ہے۔ تو کیا ان بے گُناہ جیووں کو مار کہا کر یہ کہالوں کے انبار روزانہ میں لگاتا ہوں؟ جو کاشت تک کے کام کیلئے بیل تو ہاتھی کے مول، اور کہانے کیلئے گھی، دودھ ڈبوں میں ملنے لگے ہیں۔ اگر کوئی اور دیگر اشخاص ایسا کرتے ہیں، تو کیا وہ کسی مذہب یا فرقے کے آدمی نہیں ہیں؟ اگر ہیں، تو کیا اُن کو کوئی روکتا ہے؟ اور اگر وہ نہیں مانتے، تو کیا کسی نے اُن کو اپنے مذہب سے خارج

کر دیا ہے؟ یا اُن کا ترک تعاون (ساہچک وہسکار) کیا ہے، کہ تم ایسے ایسے ناجائز کام کر کے
ہمارے مذہب یا دہرم شاستروں (شریعتوں) کو کیوں بدنام کراتے ہو۔ لیکن نہیں بھائی، اِنہیں
سے ایک بھی حقیقی کوشش اِن خراب رواجوں کے دور کرنے یا روکنے کی نہیں کی گئی۔ اور کہیں
بڑے ہی اشخاص کو چھوڑ کر تقریباً تم سبھی مِل کر دِن دہوپ کچھ تو خود ایسا کرتے ہو، اور کچھ
کسی نہ کسی لحاظ سے ایسا کرنے والوں کی چشم پوشی کرتے ہو۔ لہٰذا اُس کے بد نتائج ہو گئے میں تم
سب ایک ہی زمرہ میں ہو۔ اور پھر اِس پر طُرّہ یہ ہے، کہ سبھی مذہبی آدمی ہونے کی ڈینگ مارتے
اور آپس میں مذہبی باتوں کے بہانے دِن رات ہار جیت اور لڑائی جھگڑے کرتے رہتے ہو، اور یہ
تمہارا قضیہ سی چکنے میں نہیں آپاتا۔ بس پر بھی پچھلا یہ ہے کہ ہم نجات کو ماننتے، چاہتے اور اُسی کے
حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دیکھو بھائی! ذرا خدا یا پرماتما کے واسطے اِس بیچاری نجات
(موکش) کی تو مٹی پلید مت کرو۔ کیونکہ اِس کا تعلق صرف اُسی ایک برہم (اللہ) سے ہے، کہ جو
سیکڑوں تو کیا، دو بھی نہیں ہوتے۔ اور اِسی لئے وہ سب ہی کا ایک ہے۔ اور جب وہ سبھی کا
ایک رب العالمین ہے، تو اُس کے پانے کے طریقے، راستے یعنی اعمالِ حسنہ (سادہن) بھی جُدا
جُدا نہیں ہو سکتے۔ ہاں! یہ بات ضرور ہے، کہ اپنی اپنی زبان میں پرماتما، گاڈ اور اللہ وغیرہ
ایک اُسی برہم کے بیشمار ناموں کی مانند، اُس کے پانے کے سادہنوں (اعمالِ حسنہ) کے بھی
تم اپنی اپنی زبان میں اُسی معنی والے کچھ بھی نام ضرور رکھ سکتے ہو۔ جن اعمال (سادہنوں) میں
سے چاہے تم میں سے کوئی سب کو جانتے ہوں، یا کم کو۔ یہ صرف تمہارے علم (گیان) کا فرق ہے۔
اور جب مندرجہ بالا بداعمال (پاپ کرم) کرتے رہنے سے تم اِس لوک (جنم۔ دُنیا) کا بھی ذرا سا سُکھ
نہیں اُٹھا سکتے، پرلوک (دیگر جنم۔ دُنیا) کا سُورگ (بہشت۔ سُکھ) تو بھاڑ میں گیا، تو پھر بیچاری نجات
(مُکتی) کا کیا تذکرہ۔ اِس لئے میں کہتا ہوں، کہ متذکرہ بالا خواص کے سبھی اشخاص کو چاہے وہ کسی
بھی دہرم گرنتھ (شریعت) کے ماننے والے کیوں نہ ہوں، نجاتی سُکھ تلاش کرنے والوں کی شمار میں سے
خارج کر دیجئے۔ تو تقریباً پچہتر فیصدی شمار نکل جاتی ہے۔ اب سوال اُن کا رہا، کہ جو تھوڑے سے پچیس
فیصدی اشخاص اپنے اپنے دہرم گرنتھوں (شریعتوں) کو حقیقت میں مانتے ہیں اور اُنہیں بتلائے
اصولوں کی حقیقت میں پابندی کرتے یا کرنے کی کوشش میں رہتے ہیں۔ تو اب اُن کے دہرم شاستروں
(شریعتوں) کو دیکھئے، کہ وہ کیا کیا اصول اِس کے حاصل کرنیکے بتلاتے ہیں۔ اور وہ ہمارے اِس مطلب
کیلئے کافی بھی ہیں، یا نہیں۔ تو پچھلے بنے ہوئے نئے مذہبوں کے دہرم شاستروں کا تو یہ حال ہے، کہ اپنی اپنی
ڈھیری اور اپنا اپنا راگ یعنی کوئی کسی طریقہ سے اور کوئی کسی ترکیب سے نجات (مُکتی) کا راستہ صرف یہ
بتلاتے ہیں، کہ اِس طرح کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر یا بیٹھ اُٹھ کر، یا پانی میں کھڑے ہو کر، یا مرگھٹ میں رہ کر، یا

دن میں یا رات میں، یا اِن کے خاص خاص حصّوں میں کوئی روزانہ ایک بار، کوئی دو بار، کوئی تین یا
کوئی پانچ بار۔ یا کوئی ہفتہ وار اور کوئی کبھی کبھی تھوڑے وقت تک پرمیشور (خداوند کریم) کا بھجن یعنی
اُس کے ناموں کا جپ (ورد) کیا کرو۔ یا اِس طرح خیرات کیا کرو۔ یا اِس طرح یگیہ (ہون۔ قربانی) کیا
کرو۔ یا اِس طرح جسم کی صفائی و سنگار بنایا کرو۔ یعنی ایسے بال رکھو یا مُنڈواؤ۔ یا اِس طرح پیشاب یا خانہ
و غسل کرو۔ یا اِس طرح چندن لگاؤ یا ایسے کپڑے پہنو۔ یا دوسروں کے چھو جانے سے بچو۔ یا اِس طرح روٹی
بناؤ یا کھاؤ یا برتی رہو (روزہ رکھو) یا نشے پی پی کر مدہوش ہو جاؤ۔ یا فلاں فلاں جگہ کے مندروں
میں دیوتاؤں کی مورتیوں (بتوں) کے درشن (دیدار) کرلے یا مزاروں (قبروں) پر سجدہ کرنے یا
کچھ نذر بھینٹ چڑھانے جاؤ۔ یا اُن اُن نشانات کا جسم پر داغ لگاؤ، یا وہاں کے پوپ (پنڈا، مجاور)
کی رسید و چٹھی لے آؤ۔ یا وہاں جا کر گرہین میں اسنان کرو اور خیرات کرو۔ یا کسی خاص نیک ساعت
میں یا اُتراین سُوریہ کے چھ ماہ میں (تقریباً ۲۰ دسمبر لغایتہ ۲۰ جون) یا اپنے جسم کے تمام راستہ
(سوراخ۔ مُنہ۔ چھدر) بند کر کے کپال (کھوپڑی۔ سر) پھوڑ کر مر جاؤ۔ بس پھر چاہے سنسار میں تم
کیسے ہی پاپ کرم (بداعمال) کرتے رہو، لیکن مُکت ضرور ہو جاؤ گے یعنی نجات ضرور پا جاؤ گے۔
اور اگر تم اِن میں سے کچھ بھی نہ کر پاؤ، تو تمہاری وفات کے بعد تمہاری اولاد یا کوئی عزیز و اقارب
اِس طرح تمہارے مُردہ جسم (لاش) کو جلا دیں یا گاڑیں یا پانی میں چھوڑ دیں (جل پرواہ کریں) یا
پھر تمہارے نام کا اِس طرح چون کا پتلا (پنڈ) ہی بنا کر اُسے کچھ منتر سُنوا دیں، اور تمہارے نام سے پرلوک کے
لئے پنڈا جی کو کچھ سامان خیرات کر دیں، تو بھی پرلوک (عاقبت۔ دیگر جنم۔ دیگر دُنیا) میں اُس متوفی کی
نجات (مُکتی) ہو سکتی ہے۔ اور اگر اُس وقت بھی کسی کی ایسی حیثیت (بوتا۔ سامرتھ) نہ ہو، تو متوفی
کی نسل (ونش) میں سے چاہے ایک ہزار سال پیچھے تک بھی کوئی گیا جی (صوبہ بنگال کے ایک شہر کا
نام ہے) میں جا کر ایسا کرا دے، تو بھی اُس متوفی کی نجات (مکتی) ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اِنہیں سب
وجوہات سے اِنہیں کاموں کے کرنے کرانے کیلئے ہر مذہب کے بہت ہی تیرتھ استھان (جائے مقدس)
مندر، اور بہت سے ہی اِن کرموں کے کرانے والے پنڈت وپنڈا لوگ بھی وہاں موجود رہنے لگے۔
کہ جب اُپدیشک صاحبان اِن دھرم شاستروں کی کتھا سُنا سُنا کر جو مخلوق کو تیرتھوں پر نجات (مکتی)
کیلئے دیوتاؤں کے درشن کرنے بھیجیں گے، اور وہ جو نجات (موکش) پانیکے لئے دیوتاؤں کو نذر بھینٹ
دینگے، تو پھر اُسے لیونگا کون؟ کیونکہ وہ بیچارے تو ہیں ہی مورتی (بُت) یعنی کسی شے کی بنائی ہوئی تصویر
کے۔ جو کچھ لینا کھانا تو درکنار، چھو تک بھی نہیں سکتے۔ لہٰذا وہاں سے وہ تو بیچارے نجات (موکش) سے
خالی نہ جاویں، اور ہمارا گھر بھی زر و مال سے بھرتا رہے۔ کیونکہ مرتے تو آخر سب ہی ہیں، اور یہ کرم بھی
سبھی کراوینگے۔ اور اِسکی اُنہیں خبر کیا، کہ وہاں اُس متوفی کا کیا بنیگا۔ اِس لئے سب ہی متوفیوں کے

عزیز و اقارب بیٹے پوتے وغیرہ اُن کی انتیسٹی کریا (تجہیز و تکفین) اور دیگر تمام خیرات وغیرہ کے کام کرنے کرانے لگے - اور کسی کسی نے تو ڈنکے کی چوٹ یہاں تک بھی کہدیا کہ جیسے ہی نجات (موکش) ہی نہیں بلکہ دہرم، ارتھ، کام، موکش سبھی لینے ہوں، تو وہ فلاں مقررہ تاریخ پر اِس دیوتا کے استھان (مقام، مزار) پر کسی چرند و پرند ہی کو ذبح کر کے اُسی دیو یا پرمیشور (پیر یا خداوند کریم) کی نذر بھینٹ کر جاویں، اور چاہیے پھر اُسمیں سو کچھ آپ ہی کھالیویں یا بانٹ دیں، تو بس سمجھ لیجیے نجات (موکش) کا راستہ ہی اُنکے لئے طے نہیں کرنا ہوگا، بلکہ اُن کی وفات پر یم دوت یعنی فرشتے ودوان (ہوائی جہاز) لیکر خود اُنہیں لینے کو آوینگے - غرض کہانتک بتاؤں، اُن دہرم شاستروں میں تو ہزاروں صفحات میں ایسے ایسے ہی بڑے آسان طریقے نجات (موکش) کا سُکھ پانے کے لکھے ہیں - لیکن بھائی اب ذرا انکو منطق کی کسوٹی پر کس کر ہی تو دیکھیں، کہ یہ طریقے ہم کو نجات کا سُکھ حاصل کرانے کیلئے کافی ہی ہیں یا نہیں ورنہ کہیں ہمارا تو چالان ہورہا ہو، اور وہ ودوان لینے نہ آوے، تو پھر کیا ہوگا -

اِسلئے ذرا اُن سے موکش کے سُکھ کو معلوم کرنیکے لئے آگے اور بڑہیئے، تو کیا بتلاتے ہیں، کہ وہاں کروڑوں سال تک بہت بڑا سُکھ ملیگا یعنی عُمدہ خوبصورت جسم ملیگا - عُمدہ عُمدہ رہنے کے مکان ملینگے - عُمدہ عُمدہ غذائیں کھانیکو ملینگی - عُمدہ عُمدہ کپڑے پہننے کو ملینگے - عُمدہ عُمدہ سواری چڑہنے اور خوبصورت عورتیں یا مرد مُباشرت کو ملینگے - اور کہیں میں تو یہ بھی لکھا ہی، کہ عُمدہ عُمدہ شراب پینے کو ملینگی - اور نہ جانے کیا کیا ملیگا سبھی کچھ لکھا ہی - تو اب آپ سمجھ گئے کہ نہیں، کہ یہ کیا راگ ہوا! میری رائے میں تو بھائی چاہیے یہ دہرم شاستر کسی ہی شخص نے نہیں بلکہ رشی یا ولی ہی نے کیوں نہ بنائے ہوں، اور کسی ہی مقصد سے بنائے ہوں، اور کسی ہی مذہب کے ہوں، اور کوئی ہی مذکورہ بالا ترکیب اُنمیں موکش پانے کی لکھی ہو، آخر بذریعہ منطق جانچ کرنے سے پتہ تو یہی چلتا ہے، کہ یہ نجات کا سُکھ ملنا ہی صاف بتلاتا ہی، کہ اِس کے معنی تو صرف پنج عناصری (پنج بھوتک) جسم کو سُکھ ملنے کے ہوئے - اور اِس جسم کو سُکھ ملنے کے معنی بہشت، جنت یعنی سورگ سُکھ ملنے کے ہیں - اور موت و پرے کے اُصول سے یہ توطے ہو ہی چکا ہی کہ یہ جسم سوائے پنج عناصری کثیف جسم کی حالت کے کسی بلا شکل حالتیں رہ نہیں سکتا، تب یا تو وہ اشخاص اِس سُکھ سے وہاں بھی محروم ہی رہیں گے، ورنہ پھر اُنکو اِس بھوگ بھوگنے کیلئے یہاں ہی کسی لوک (دُنیا، کرۂ ارض، سیارہ) میں آ کر کسی قالب میں جنم ضرور لینا ہوگا، تب تو وہ اِس سُکھ کو بھوگ سکینگے، ورنہ اُنکی یہ تمام محنت و کوشش رائیگاں گئی لیکن یہ پرماتما کا اُصول نہیں ہی، کہ وہ کسی کے کیسے ہی اعمال کا ثمرہ نہ دے - تو اُن کا مذکورہ بالا اعمال کا یہ ثمرہ لکھنا بھی بالکل ٹھیک ہی ہی - کیونکہ اگر اُنکا کیا ہوا کوئی عمدہ تپ، یگیہ، دان، ذکوٰۃ و قربانی کا کام عمدہ مد (ساتوِکی، راہ راست) کا ہوگا، تو اُنکو لازمی طور پر عُمدہ انسانی قالب میں جنم لیکر کوئی عُمدہ پھل بھوگ میں ملیگا - اور اگر وہ بھی بیوقوفی کیساتھ یعنی خراب

طرح کا (تامسی - بدنیت) کا ہوا، تو وہ بھی نیست نابود یا دُکھ یعنی دوزخ، نرک اور ملیگا۔ یہ سوال بھی دُنیوی خواہشات میں پھنسنے (پرورتی مارگ) کا دوسرا ہوگیا، جو سابق میں کہیں لکھا بھی جاچکا ہے، اِسکا پچھلے دوسرے باب والی نجات (مُکتی) یعنی چھٹکارا ملنے (نورتی مارگ) سے کیا مطلب۔ اِسلئے اوّل تو اِن سبھی دہرم شاستر (شریعتوں) میں آپسمیں بھی ترکیب وثمرات بتلانے میں اِختلاف لیلائے ہے۔ اور پھر نجات (مُکتی) کی جگہ بھی بہشت (سورگ سُکھ) دِلانے والے، اور تِسپر بھی یہ شبہہ، کہ کہیں یہ ذکوٰۃ وغیرہ بھی بیوقوفی سے (تموگنی) ہوے، تب تو یہ سب ڈھلے ڈھونے بھی بیکار ہی ہوگئے، بلکہ دوزخ (نرک - دُکھ) اور ذمہ ہوگیا۔ لہٰذا اور نہیں تو نجات بتلانیوالے (موکش بادی) تو رہے ہی نہیں، یہ تو صرف دُنیا سازی (پرورتی مارگ) کے کام ہوئے۔ تب پھر یہ تمام اعمال حسنہ (موکش سادہن) بھی اُنکے غلط ہی رہے، کیونکہ نجات یعنی مُکتی (تارکُ الدُّنیا - نورتی مارگ) کے مطلب کے تو رہے ہی نہیں۔ لہٰذا اب اُن ۹۵ فیصدی والوں میں سے بھی کہیں فی ہزار پانچ اشخاص ایسے اور باقی رہگئے، کہ جن کو اِن شاستروں میں شبہہ (بہرم) ہونیکے باعث وہ اِنکو بھی نہیں مانتے، بلکہ پچھلے سناتن دہرم شاستروں ہی کو مانتے ہیں، کہ جنکا بتلایا ہوا کلام پیشتر ہی مُستند (شبد پرمان) مان لیا گیا ہے۔ اور اِنہیں کی کم وبیش پابندی کرنیکا نتیجہ بائیسویں باب میں لکھا بھی جاچکا ہے کہ اِن کے بتلائے ہوئے طریقوں کی باقاعدہ پابندی کرنے سے ہر ایک شخص ہمیشہ عُمدہ سوراجیہ (عُمدہ راجیہ) کا سُکھ بھوگتا ہے، بھوگ چُکا ہے، اور بھوگ سکتا ہے۔ اور نہ معلوم کتنے جیو (روح - پرانی) نجات (مکتی) پاگئے، اور پاسکتے ہیں۔

اِسلئے اب جو اشخاص اُس نجات (مُکتی) کے خواہشمند رہگئے ہیں یا دوسروں کی بھی ایسی خواہش ہوجائے تو اُنکو بتلایا جاتا ہے، کہ بھائی مُکتی کا لامتناہی سُکھ مذکورہ بالا کسی بھی نیک اعمال، ریاضت، قربانی، ذکوٰۃ (شُبھ کرم تپ، یگیہ، دان) وغیرہ کے کرنے سے ہرگز نہیں مِل سکتا، بدعنی اشبھ سے تو مِلتا کیا۔ اُنسے تو اگر وہ ٹھیک (ساتوک) ہوں، تو صرف کرنیوالے ہی کو بہشت (سورگ یعنی دنیوی سُکھ) ہی ملیگا۔ ہاں۔ اگر دوسرے مقالہ کے دسویں باب کیمطابق کوئی خاص (نیمتیک) تپ، دان، یگیہ، دیو آرادہن اور تیرتھ یاترا باقاعدہ ساتوک رِیتی سے اور نِسکام یعنی بے غرضانہ کئے جاوینگے، اور اُنہیں پر صبر کرکے رُکا نہیں جاویگا، تو کرنیوالے کو یہاں بہشت، سورگ یعنی سُکھ بھی ملیگا اور نجات کیطرف جانیکی اُس کو خواہش بھی پیدا ہوجاویگی۔ اور ایسے ہی نویں باب کیمطابق روزانہ پنج کیہ (پانچوں فرائض منصبی) ادا کرتے رہنے سے جو اُنپر بھی صبر کرکے ٹھیرا نہیں جاویگا بلکہ آگے کی تلاش میں رہیگا، تو کرنیوالے کو یہاں سُورگ، بہشت یعنی سُکھ بھی ضرور ملیگا اور نجات کے اعمال (سادہنوں) میں اُس کا بہت زیادہ اِعتقاد بڑہجاویگا۔ پھر نجات کے حقیقی اعمال (سادہن) جو تمام سنسار کی روحوں کے تناسخ (آواگون) کے چکر کے بُنیادی اسباب کے نیست نابود کرنیوالے ہیں، جو سناتن دہرم کیمطابق شمار میں صرف سولہ ہیں اور وہ اُسی مقالہ کے آٹھویں باب میں تمام دُکھوں کی گِونک چکتسا یعنی اُصول اِنسداد التکالیف کے نام سے لکھے گئے ہیں اور

اُنکی مکمل تشریح آپ وہیں دیکھ ہی چکے ہیں یا غور کیساتھ پڑھکر اور سمجھ لیں۔ کیونکہ اُن میں وصف بھی یہی ہے، کہ اُنکو جتنی بار زیادہ سمجھوگے، بس وہ اتنے ہی تمکو بھی زیادہ پسند آتے و اپنے میں تمہارا اعتقاد بڑھاتے اور تمکو چپٹتے ہی جاوینگے۔ پھر تمہارا بھی یہی فرض ہوگا، کہ بس بجد اعتقاد کیساتھ تم بھی اُنکے مطیع بنتے ہی جانا۔ اور جوں جوں تم نے اُنکی پابندی کی، کہ بس یہ منزل مقصود (سِدھی) بھی تم کو تیار ہی ملیگی۔ اب باقی پھر کیونکر ہوگا، کیونکہ پیشتر ذرا انکی بھی تو منطق کے ذریعہ کسوٹی (جانچ) لیکر دیکھ لیں، کہ کبھی یہ بھی درمیان ہی میں نہ پٹک دیں۔

ناظرین! اوّل تو انمیں مذکورہ بالا فرائض منصبی (نیم دھرموں) میں سے ایک بھی تو ایسا موجود نہیں کہ جسے ہم کاٹ سکیں۔ دویم۔ نہ اِن سولہ میں سے کوئی ایک دوسرے کے خلاف ہی ہے، بلکہ ایک دوسرے کا معاوِن ضرور ہے۔ سویم۔ ہرایک غریب سے غریب شخص بھی اِنکا اچھی طرح عمل (سادھن) کرسکتا ہے، کیونکہ اُنمیں دھن (زر و مال) کے خرچہ کی ضرورت ہی نہیں بلکہ ترک حوائج (تیاگ وِرتی) کی تو ہے۔ چہارم۔ اِنمیں سے جتنوں کا بھی اِنسان شروع سے عمل (سادھن) کرے، تو بس وہ اُسکے بے مُکے کے فرمانبردار ہوجاتے ہیں اور اپنے سے اگلے کے عمل کرنے (سادھن) میں امداد ہی دیتے جاتے ہیں، نہ کہ اُنکی مخالفت کریں۔ پنجم۔ اگر عامل اِن سب کا پورا عمل کئے بغیر درمیان ہی میں مرجاوے، تو وہ عمل فضول نہیں جاتے، بلکہ روح کے دوبارہ جنم میں اُسکے اِتنے ہی سورگ یعنی سُکھ ملجانیکا باعث ہوتے ہیں اور اگلے عملوں میں وہاں جاکر بھی مددگار ہی رہتے ہیں۔ ششم۔ اِن سبھی عملوں کو کسی نئے مذہب کے دھرم شاستر بھی بُرا نہیں بتلاتے، بلکہ اچھا ضرور بتلاتے ہیں۔ ہفتم۔ اِن کا جو ادھورا عامل ہوتا ہے، تب تو وہ معمولی باتوں میں سب کا قابل احترام رہتا ہے، اور جو تمام میں پُختہ کامل ہوجاتا ہے، تو کسی نہ کسی طریقہ سے سنسار بھر اُسکی تعظیم و تکریم کرنے لگتا ہے۔ ہشتم۔ اِنکو ہرایک شخص کسی بھی قوم و فرقہ (ورن، آسرم) یا عمر میں، اور عیالداری یا تارکُ الدُّنیا (گرہست یا ورکت) کی حالت میں، اور کہیں بھی رہکر عمل (سادھن) کرسکتا ہے۔ لہٰذا زیادہ کہاں تک بتلاؤں باقی زبانی دریافت کریں، کیونکہ یہاں اِن کے عالمگیر قابلِ تعظیم خواص بتلانیکو جگہ بھی تو نہیں ہے۔ ہاں اگر اب بھی کسی کو اِنہیں بذر منطق کاٹنے کی ہمت ہو یا اِن کے سِوائے و اِن سے زیادہ کوئی اور عمل (سادھن) نجات حاصل کرنیکے بتلانیکو تیار ہوں، تو سامنے میدان میں آویں۔ ورنہ بھیڑوں کے سامنے تو چاہے بھیڑ یا عزت کرالے، لیکن شیر کے سامنے تو اُسے بھی جُھکنا ہی ہوگا۔ لہٰذا ناظرین! پھر بتلایا جاتا ہے، کہ صرف اُنہیں سولہ دھرموں (ارکین شریعت) کو اور اُسی آٹھویں باب میں بتلائے طریقہ کے مُطابق پابندی و عمل کرنے سے، وہ مرتبۂ نجات (مُکتی پد) جسکا بیان اِسی پچھلے دوسرے باب میں ہوچُکا ہے مِل سکتا ہے، ورنہ ہرگز نہیں کیونکہ اِن کے خلاف اور اِنسے زیادہ نہ تو کوئی طرزِ عمل (سادھن) ہوا ہے، اور نہ ہوسکتا ہے جنکو پھر دوبارہ یہاں لکھنا تو کتاب کو طوالت دینا ہی ہے، لیکن ہاں، عورتوں (ناری روپ کے جیو آتماؤں) کو بتلایا جاتا ہے، کہ وہ اِن کے ساتھ ساتھ اُسی مقالہ کے بارہویں باب کے فرائضِ منصبی کی روزانہ کے فرائضِ منصبی کی

مانند پابندی کرتی رہیں۔ بس سبھی روحوں (جیووں) کو بھی کلمۂ مُرشدانہ (گرومنتر) اُس نجات (موکش) سے اعلیٰ سُکھ حاصل کرنیکے عمل کا ہے، اور کچھ نہیں۔

اِسلئے تمام سنسار کے اشخاص کو چاہئے، کہ وہ اِنہیں کی پابندی و عمل کرے اور بیحد فائدہ اُٹھاوے۔ ہاں، اگر کسی کو اِن کے سخت ریاضت سے حاصل ہونیکے باعث کبھی اِن سے نفرت پیدا ہوجایا کرے یا وہ تموگُن پردہان (زیادہ ناسمجھ) خواص کے ہوں، تو وہ دسویں باب میں تبلائے دیوآرادہن (دیوپوجا) اِن دہرموں (ارکانِ شریعت کے اُپانگ (ٹہنیوں) کو بھی منالیا کریں، لیکن اُنہیں پر عاشق ہوکر وہیں نہ ٹہیر جایا کریں اور اپنے سے اُوپر والے عالموں کی خدمت کرتے رہا کریں۔ اور اگر کوئی رجوگُن پردہان (قابلیت کے اہنکاری۔ مغرور۔ تیز چنچل) خواص کے ہوں، اور اُن کے من میں بھی اِنکے مُشکل معلوم ہونے یا اپنے زرومال و فوجی طاقت وغیرہ کے غرور کے باعث اِن کے عمل کرنے میں نفرت پیدا ہوجایا کرے، تو وہ نویں باب میں تبلائے اِن دہرموں کے انگوں (شاخوں) کو روزانہ مناتے رہا کریں، لیکن اُنہیں کو کافی نہ سمجھ لیا کریں، بلکہ نگاہ اِنہیں کی طرف لگائے رہیں۔ اور اپنے سے نیچے درجہ والے عالموں کی بےعزتی یا علیحدگی (وہسکار) نہ کیا کریں۔ اور اپنے سے اعلیٰ درجہ والے مہاتماؤں کی پرورش و حفاظت اور تعظیم و تکریم عزت و محبت (سردہا) کیساتھ کرتے رہا کریں۔ اور جو بالکل اِنہیں دہرموں کے عامل کامل ہوں، تب اُن کے پاس تو یہ سولہ فرائضِ حقیقی (ستیہ دہرموں) کی **پارس پتھری یا کلپ برکش یا کام دہینو گئو** اُن کی اِس لوک کی زندگی میں جسم کو سُکھ، اور پرلوک (وجودِ باطنی میں نجات۔ موکش) کے سُکھ دِلانے کو کافی ہے ہی، اُن کا تذکرہ ہی کیا۔ اور اِن کے عمل کرنے میں کوئی تکلیف یا آفت بھی تو نہیں ہوتی، ہاں ذرا ریاضت سے ضرور حاصل ہوتی ہیں۔ جہاں صِرف من کی خواہشات کو دخل نہیں ہوتا، اور کچھ نہیں۔ جسکو اِس کا مُتلاشی پیشتر ہی مارڈالتا ہے۔ یعنی اگر وہ اِس کو نہیں مارتا، تو عُمدہ راہ راست (سوپر درتی مارگ) سے نیک کرموں کے پہل بہشتی سُکھ تک کے بھوگوں کی خواہش کو چھوڑ کر صرف تارک الدُنیا (نورتی مارگ) سے نجات پانیکی تلاش میں اِتنے بڑے تیاگ و تپ میں ہی کیوں لگتا۔ اِس لئے اِس کا تذکرہ ہی کیا، وہ تو میرے خیال سے کچھ ہی نہیں۔

ناظرین! اور اِن کے مُندرجہ سابق عملوں میں یہ بھی تو بڑی خوبی ہے، کہ اگر کوئی اِنکو پورے طور پر عمل بھی نہ کر پاوے، تو شروع سے متواتر سلسلہ وار جتنوں کا بھی عمل (سادہن) کریگا، تو اُتنوں ہی کا بہشتی سُکھ بھی تو اُس کو ضرور ملیگا۔ لہٰذا اُنکے ادہورے پن میں روح کا کوئی نقصان بھی تو نہیں ہوتا۔ یعنی صرف پانچ یموں کی پابندی سے روح کو تمام دیگر روحوں سے ہونیوالے دُکھوں (آدھی بھوتک دُکھوں) کے ناش کا سُکھ۔ پھر پانچ نیموں کی پابندی سے اُس کو تمام جسمانی و کچھ قہرِ الٰہی کے دُکھوں (ادہیاتمک و کچھ آدھی دیوک دُکھوں) کے ناش کا سُکھ۔ پھر اُس سے دسوں حواسوں (اندریوں) و اُنکے گُنوں یعنی جوہروں کے ناش کا

شکھ۔ اور پراتا یام سے من کے۔ اور پرتیا ہار سے اہنکار کے تمام حملوں (دیگوں) کے دُکھوں کا کہ جو سنسار
کے چکر میں لانیکی بُنیاد کے باعث ہیں ناش یعنی بیکار (اپھاؤ) ہوکر، پھر بُدہی (عقل) کے بیجد پاک (ترمل)
ہوجانیکا سُکھ ہوجاتا ہی۔ یعنی اب کوئی شیطان اِس ریاضتی (تپسوی) کو نہیں ورغلا سکتا۔ پھر دہاناکے
عمل (سادہن) سے قوتِ ارادی (سنکلپ شکتی) کی طاقت (سدہی) حاصل ہوجاتی ہی یعنی وہ یوگی جو کچھ
چاہتا ہے وہی ہوجاتا ہی۔ پھر دہیان (خیال) کے سادہن سے تمام خلا یعنی انترکش کی باتیں اور سب تتوں
(عناصروں) کے روپ رنگ اور گُن، کرم، سُبھاؤ یعنی ساکار او رنراکار پرکرتی (وجود ظاہری وباطنی)
کا سب راز (بھید) یا یوں کہو برہم (اللہ) کے بطن کا سب حال یعنی رازِ نہانی معلوم ہوجاتا ہے۔ یہاں
جاکر جیوآتما (روح) مانند پیسر جُزو ماتا نراکار پردہان اور پتا برہم کا ساکشتکار یعنی آپسمیں مُلاقات یا
درشن ہوکر، پھر وہ جیوآتما اُسکے یعنی پتا کے تیج یعنی نور کو نہ معلوم کتنے اسکھ سالوں میں دیکھ کر گدگد
(مست) بیخود ہوجاتا ہے، اور کچھ نہیں چاہتا۔ تب وہ پتا اُس روح (جیو) کو نجات (موکش) کا حقدار
(ادہکاری) سمجھ کر پردہان کو اِشارہ کردیتا ہے، لہٰذا پھر وہ جیوآتما اٹھارہ تتوں سے پاک اپنی زندگی
بھر اُسی دہیان کی سمادہی میں قائم مست رہکر، پھر جسم چھوڑنے پر پردہان ہی اپنے گُنوں سمیت اُسکو
بُھنے ناج کی مانند بے اثر (نردیج) سمجھ پیسر پرکرم کر اُس کا پیچھا کرنا چھوڑ دیتی ہی۔ تب وہ اُنیسویں تتو کو بھی
چھوڑ اپنے حقیقی دہیہ (منزلِ مقصود) پتا کے نور (تیج) میں جا ملتا ہے۔ بس اب اِس کے آگے اور دیگر
عمل (سادہن) یا اِس کے سُکھ اور کیا بتاؤں۔ میں نے تو اِس سے زیادہ دیکھے نہ سُنے۔ جسکے لئے شاید یہ
مثال سمجھ لینی کافی ہوگی، کہ پرکرتی اندہے لیکن تندرست جسم کی مانند، او رجیوآتما سماکھے لیکن لنجے جسم کی
مانند ہیں اور دونوں اپنا میل مِلاکر اِس طرح دنیوی سُکھ بھوگ رہے ہیں، کہ جیسے اندہے کے کندہوں پر
لنجا سوار ہوکر اپنا کام نکالتے رہتے ہیں۔ اور جب اِن دونوں کا میل (ساتھ) چُھٹ گیا یعنی اندہے نے
لنجے کو اپنے اوپر سے پھینک دیا یا وہ خود زور لگاکر اُس سے کود پڑا تو بس پھر دونوں ہی بھوگ نہیں بھوگ
سکتے۔ اور دُنیا کیلئے وہ بیکار، لیکن نجات (مُکتی) کیلئے سب سے بہترین واعلیٰ ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ
لنجا اور اندہا دونوں ہی اپنے اپنے تمام دُکھوں سے چھوٹ گئے۔ یا جست کے تار اور بجلی کی قوت کا میل دیکھو
کہ دونوں کے میل سے تو کیا کیا کام بنتے ہیں اور جُدا ہوتے ہی کچھ نہیں رہتے۔ اب میں سمجھتا ہوں، کہ آپ لوگ اِسکے
باقاعدہ حقیقی سادہن کو خوب سمجھ گئے ہونگے یا سمجھ جاوینگے۔ انت میں اِس کے مُشتبہ (بھرم مولک) سادہنوں کو
چھوڑ کر اِسی طرح سادہن کرنیوالے مُتلاشیوں و سدہی پراپت مہاتماؤں، اور اِس سدہی کے داتا پرم پتا پرماتما
پرم گُرو کو میرا ساور لامتناہی نمسکار ہے، نمسکار ہے۔ نمسکار ہی۔ رامچندر مُنی۔ پوس سمبت ۱۹۸۸ بکرمی۔

تیسرا باب یعنی بیانات تمام شُد

ޝުކުރިއްޔާ

بہوگنے کو ساامیپیہ مکتی کہتے ہیں۔ اور وہاں رہ کر ہر وقت خاص اُن کے ہی پاس اُن کے کسی خدمتی کاموں میں لگے رہ کر ہر وقت اُن کے چتر بھج (چار ہاتھوں والے) روپ کا درشن (نظارہ) ہی ہوتے رہنے اور سورگ سکھ (بہشتی لُطف) بہوگنے کو سارو پیہ مکتی کہتے ہیں۔ اور اگر اُن کے دفتر میں کسی خاص اعلیٰ درجہ کے کام جیسے۔ اِندر۔ یم۔ کوبیر وغیرہ کے عہدہ پر کوئی جیو آ تا مقرر ہوجاوے، تو یہ پرم گتی ہے، اِسی کو سایجیہ مکتی کہتے ہیں۔ جو ملنی بہت مشکل ہے۔ کیونکہ وہ بڑے بڑے جہان یگیہ، دان، تپ (بہت بڑی سخت قربانی، زکوٰۃ، ریاضت) کا پہل یعنی ثمرہ ہے۔ اور یہ تفصیل اُنکی ہر بہی بہت ٹھیک اور زیادہ سے زیادہ گتی یعنی حالت والی، لیکن ہاں جبہی تو نا، کہ جب وشنو مہاراج بہی کوئی خاص آدمی ہوں، اور وہ کسی ایک ہی پُری (شہر) میں و ایک ہی رُوپ سے رہتے ہوں۔ اور بہت ضرورت ہونے پر یہاں کسی حاکم کے کمیشن کا خرچہ جمع کر دینے پر یا اپنے کسی عزیز کی امداد کیلئے خاص اسپیشل ٹرین یا ہوائی جہاز کے ذریعہ پہنچنے کی مانند، گرُڑ جی کی سواری میں کبہی کہیں کسی کی خبر لینے چلے جاتے ہوں۔ اور اُن کے دفتر میں یہاں کے مہاراجہ کے کلکٹر، کمشنر اور لاٹ صاحب بڑے بڑے حاکموں کی مانند وہاں بہی یم، کوبیر، اِندر وغیرہ بڑے بڑے حکام مقرر ہوں۔ تو پھر یہاں کے مذکورہ بالا عہدے ملجانے کی مانند تمام سنسار کے مہاراجہ کے دفتر کے ویسے مذکورہ بالا اِندر وغیرہ کے بڑے عہدے کسی کو مِل جانا کیا بڑی خوش قسمتی نہیں ہے، تو ہے ہی اور کیا؟ چنانچہ انہیں باتوں میں تو بعض بعض کو شک و شبہہ پیدا ہوا اور حقیقی سناتن دہرم شاستروں (قدیمی شریعت) کا علم (گیان) اُن کو تہا نہیں، تو بہت سے فلاسفروں نے اپنے اپنے شکوک کا تسکین دہ جواب اِن سے نہ ملتا پاکر یا کسی نام وغیرہ کے لالچ کے باعث ایک دوسرے سے جھگڑا کرکے دوسرے دوسرے مذہب بہی چلائے، لیکن اِس کا حال اُن مذہبوں میں بہی اُنہوں نے اپنی اپنی عقل کیمطابق اِنہیں باتوں کو کسی دوسرے پیرائے سے لوٹ پھیر کر دیگر الفاظ میں لکھ دِیا ہے۔ جیسے ایک مذہب کے بانی (آچاریہ) نے وشنو لوک کا نام تو ساتواں آسمان، اور وشنو مہاراج کا نام صرف نور یا خداوند یا اور سالوکیہ و ساامیپیہ دو مکتیوں کو مِلا کر نظارہ نور رکھدیا ہے۔ اور وہاں کے رہنے کے وہی عُمدہ عُمدہ سُکھ دوسرے طریقہ سے دِکہا دیے ہیں کہ جو پیچھے لکھے ہی جا چکے ہیں۔ بس اب آپ سمجھ گئے، کہ دوسرے پیرائے میں یہ بہی تو وہی باتیں ہوئی نہ۔ لیکن ناگ ناتھ کی جگہ سانپ ناتھ ہوگئے۔ جس سے آپس کی اتنی رار ٹھ اور پیدا ہوگئی، کہ ایک مذہب کا شخص کہتا ہے ہمارے یہاں یہ لکہا ہے۔ اور دوسرے مذہب کا کہتا ہے ہمارے یہاں یہ لکہا ہے۔ اور سوچنے سمجھنے کی اِس بارے میں کسی کو اجازت نہیں، یا اُن کی لیاقت نہیں۔

سنو بہائی! پچھلے بابوں میں یہ تو آپ کو معلوم ہو ہی گیا ہے، کہ مرتبہ نجات، مکتی یا موکش

کس کو کہتے ہیں۔ یعنی اِس سار و پیہ پرکرتی (وجود ظاہری یا کثیف) سے نہیں، بلکہ نِراکار پر دہان (وجود
باطنی یا لطیف) سے یہی جیوآتما، روح کو جُدا ہوجانے کو نجات یا مُکتی کہتے ہیں۔ تو جب ساکار
صورت یعنی کثیف شکل کا جسم تو فوت ہو کر یہاں چھوڑ گئے، اور نِراکار تتوں یعنی لطیف عناصروں
کے مجموعہ یعنی تمام حواسوں (اِندریاں و من وغیرہ) کو وہاں چھوڑ دیا جب تو نجات یعنی مُکت ہوئے۔
تو ذرا اب تو مجھے بتلائیے، کہ اُنہوں نے وہاں جاکر کس اِندری (حواس) سے سُکھ بھوگے، یا کس شَے
کے بھوگے؟ اور کس سے نور دیکھا، یا کس کا نور دیکھا؟ ہاں جناب! ابھی تو سمجھ کا اختلاف پڑ گیا ہے
دوسری بات یہ ہے، کہ جب موجودہ عناصری جسم یعنی بھوتک شریر کو تو یہاں چھوڑ کر مر گئے، اور
وہاں پرلوک (جنت، بہشت، سورگ) میں جاکر اُن کو دوسرا نورانی جسم (سوکشم شریر) لے کر وہ
جنت یا سورگ کا سُکھ بھوگنا ہوگا۔ تو کہئے! یہ پُنر جنم (دیگر۔ دوسرا۔ دوبارہ) جنم نہیں ہُوا، تو کیا کچھ
اور ہوا! اور پُنر جنم کیا کہاں میں پُھر بھرو اسنے کو کہتے ہیں۔ ہاں جناب! ابھی تو لفظی معنی سمجھنے میں
اختلاف ہوگیا ہے۔ اور اُسی جنت یا سورگ میں وِشنو مہاراج یا خدا وند کریم کے حکم سے کچہری
لگتی ہے۔ اور یم۔ رُدر۔ اِندر۔ کوبیر وغیرہ بڑے بڑے حکام وہاں عدل کا کام کرتے ہیں اور انسانوں
کو اُنکے نیک و بد اعمال کا اچھا یا بُرا ثمرہ دیتے ہیں۔ تو کہئے! یہ اِس لوک کی کچہری کی نقل کرنی ہوئی، یا
کچھ اور ہوئی؟ کہ جو صرف پرجنم یا پرلوک کے ساتھ اور جوڑ دی گئی ہے۔ لیکن اِنہیں کے کلام کے مطابق
وہ سرشٹی (دُنیا۔ پیدائش) کبھی نورانی ہو بھی تو نہیں سکتی، کیونکہ وہاں تو شریر یعنی جسم مِل کر بھوگ بھوگنے
کا حال لکھا ہے۔ تو پھر نورانی یعنی صرف آگ کے بنے جسم کیسے؟ کیونکہ جسم تو پانچ تتوں یعنی عناصروں
سے کم بنتے ہی نہیں۔ جیسے کہ مقالہ دویم کے دوسرے حصہ میں ہم نے ابھی یہ دیکھا ہے، کہ کسی بھی
جیوآتما کی زندگی بھر جتنے کم و بیش پانچ ہی تتو ہیں۔ ہاں، اتنا ضرور ہوتا ہے، کہ اپنے اپنے کھان
پان، رہن سہن کے لحاظ سے کبھی کوئی زیادہ یا کبھی کوئی کم ضرور ہوجاتا ہے، سو بھی اُس جسم کو
کوئی مرض ہوجاتا ہے۔ اور جہاں اِن پانچوں میں سے کوئی بالکُل کم ہونا شروع ہوا، کہ بس روح
نے اُس جسم کو چھوڑا یعنی موت ہوجاتی ہے۔ تو بتلائیے، وہاں بھی وہ نورانی جسم صرف ایک نِراکار
سوکشم شریر ہی کا نام تو ہوا؟ اور سوکشم شریر میں نور نہیں، تو کیا اندھیرا یا مل بھرا ہوتا ہے۔ پڑھیے
مقالہ اول کے چھٹے باب کو! ہاں جناب یہی تو لفظی اختلاف ہے نا۔ پھر نجات یا موکش کا سُکھ جس
باب میں مُقرر ہوا تھا، وہاں آپ کیوں چُپ بیٹھے سُنتے رہے تھے اور مان لیا تھا، کہ مُکتی، موکش
یا نجات اِسی کو کہتے ہیں۔ اِس لئے آپ کے کہیں بھی دھرم شاستروں (شریعتوں) میں بتلائی
ہوئی مُکتی یا نجات، مُکتی یا نجات ہوئی یا اچھا خاصا بندھن یعنی پھنساؤ، اور وہی پُنر جنم میں تھوڑے
یا طویل زمانہ کے سورگ نرک (بہشت، دوزخ) یعنی سُکھ دُکھ بھوگتے رہنا۔ لہٰذا اگر پھر بھی کچھ

کہنا ہو تو کہو، ورنہ پھر کچھ اور سُن لیجئے کہ

ناظرین! جب تک کوئی جیو آتما چاہے چھوٹے یا بڑے کوئی بھی دُکھ بھوگنے کو جنم لے کر یہاں آتا رہیگا، وہ تو نرک یعنی دوزخ۔ اور اسی نرک کے ملنے والے کام کرنا اشبھ حرام یا پاپ کرم یا بد اعمال کہلاتے ہیں۔ اور جب تک کوئی جیو آتما چھوٹے یا بڑے کسی بھی طرح یا زمانہ کے سُکھ بھوگنے کو جنم لے کر یہاں آتا رہیگا، بس وہی سُورگ یعنی بہشت۔ اور اسی سورگ کے ملنے والے کام کرنا شبھ، حلال یا پنیہ کرم یعنی نیک اعمال کہلاتے ہیں، اور کچھ نہیں۔ اور اس حالت میں خاص نجات، مُکتی کا کچھ ذکر بھی تو نہیں آتا۔ اور جب مُکتی یا نجات کا سوال آتا ہے، تو نجات یا مُکتی کسی رُوح یا جیو آتما کے صرف یہ جسم چھوڑ جانے یا عُمدہ عُمدہ سُکھ بھوگنے کو نہیں کہتے ہیں، بلکہ کسی جیو آتما کے موجودہ جسم چھوڑ کر تو پانچ مہا بھوتوں یعنی تتوں والی ساکار پرکرتی (مادہ) سے جُدا ہو کر، پھر اپنے سوکشم شریر میں سے جو بیس نراکار (غیر محسوس) تتوں کا مرکب مجموعہ ہے، اُنہیں کا سنگ (میل) اور چھوڑ دینا۔ یعنی ان ساکار (کثیف) تتوں کے کارن (سبب) روپ پردہان (لطیف مادہ) تک کا سنگ چھوڑ کر تمام پاپ، بھوک، پیاس، رنج، بڑھاپا، موت کی سب خرابیوں سے ہمیشہ کو چھوٹ جانے یا علیحدہ رہنے کا نام مُکتی یا نجات ہے۔ ہاں جناب! اب سمجھے آپ، اور اب بھی کچھ کہہ سکتے ہیں، کہ پھر بھی اس کا پُنر جنم (دوبارہ جنم) ہو سکتا ہے۔ اور جب یہی نہیں کہہ سکتے، تو پھر یہ سوال ہی کہاں رہتا ہے کہ اُس مُکت آتما (نجاتی روح) کو کیا و کتنا اور کیسا موکش سُکھ ملتا ہے۔ کیونکہ آپ خود سمجھ گئے ہوں گے، کہ اِس حالت میں سُکھ و دُکھ کا تو بالکل ابھاؤ ہی ہو گیا یعنی نشان ہی مٹ گیا۔ پھر بنئیے کے بہی کھاتہ کی مانند وہاں بھی کچھ حساب باقی نہیں رہتا۔ کیونکہ جب یہاں سب لیکھا جوکھا یعنی لینا دینا برابر کر گئے تب تو مُکت ہوئے، تو کیا پھر بھی وہاں کوئی ڈگری جاری ہو سکتی ہے؟ اور اگر ہو سکتی ہے، تو اسکو ظلم (انیائے) نہیں، تو کیا کوئی اناڑی (بیوقوف) بھی نیائے (عدل) کہہ سکتا ہے؟ ورنہ پھر وہ بھی تو ایک قِسم کا سُورگ یا بہشت ہی تو ہو جاویگا نا۔ ہاں جناب، الفاظ ہی کا تو اختلاف ہے۔ لیکن جب معمولی انسانوں کے اس سوال پر کہ آخر وہاں کتنا سُکھ ملتا ہوگا، کوئی یوگی راج (رشی، مُنی، اوتار، پیغمبر، ولی) نجات یا مُکتی کے سُکھوں کی مثال دینے کے لئے سُکھوں کی تُلنا یعنی ہم وزن کر کے سمجھاتا ہے، تو یہ حساب بتلانا اُس کا فرض ہو جاتا ہے، کہ جتنے دُکھ اُس مُکت آتما کو یہاں بار بار جنم لیتے و مرتے رہنے اور بیشتر لگے ہوئے مرض، رنج و غم، ضعیفی وغیرہ کے سبھی دُکھ بھوگتے رہنے میں جو تکالیف اُسے یہاں ہوتی رہتیں، اُن سبھی سے تو ہمیشہ کو بری ہو جاویگا۔ تو کیا اس کے سُکھ کوئی شمار میں آنے والے سُکھ ہو سکتے ہیں۔ ہاں جناب، یہی تو لفظوں کے مطلب کا باقاعدہ جوں کا توں حقیقی راز سمجھنا ہے۔ لہٰذا اسی سوال

کیلئے کہیں مہرشیوں (آچاریوں) نے کم سمجھدار اشخاص کے سمجھانے کیلئے یہ بتلا دیا ہے، کہ جب وہ
پیشتر بتلائی ہوئی برہم راتری اور دِن کا زمانہ یعنی مہا راتری اور سرسٹی کال (رات اور پیدائشی
زمانہ) مِلا کر برہماجی کا ایک مکمل دِن ختم ہو جاتا ہے، تو پھر آج کل کے آدمیوں کی سَو سال کی عمر کی حد
کی مانند برہماجی کی عمر مقرر کرکے یہ بتلا دیا ہے، کہ جب تک ایسی عمر والا برہما زندہ رہتا اور اپنا
پیدائشی کام چلاتا رہتا ہے، تب تک تو وہ مُکت آتما (نجاتی روح) آواگون (تناسخ) کے چکر میں آتا
نہیں اور مُکتی ہی کا سُکھ بھوگتا رہتا ہے جس زمانہ کی ہمارے سالوں کے حساب سے اتنی شمار ہوتی
ہے، کہ جب مقالہ سویم کے دوسرے باب کیمطابق برہماجی کے ایک دِن و رات کا زمانہ مِلا کر ہمارے
۸۶۴....... سال کا ہوتا ہے، تو ایسے ایسے تیس۳۰ دِن کا ایک مہینہ۔ اور ویسے بارہ ماہ کا
ایک سال۔ تو ویسے سَو سال کے برہماجی ہوئے یعنی ۸۶۴........×۳۰×۱۲×۱۰۰=۳۱۱۰۴۰........ سال
تک تو اُسی مُکتی (نجات) کے سُکھ بھوگتے رہنے کا پتہ چلتا ہے۔ جسکے معنی ہی لامتناہی زمانہ یعنی بیشمار سالوں
کے سُکھ بھوگنے کے ہوتے ہیں، یا کچھ اور! اور اُن آچاریوں، مہرشیوں نے یہ مِثال دیکر کیا کچھ پاپ کر ڈالا!
کیا آپ کوئی مِثال نہیں دیتے ہیں۔ پھر آپ مُکتی کے بعد پُنر جنم کیوں مان بیٹھے! ہاں جناب! یہی تو لفظی
معنی کے راز جاننے کا ثمرہ ہے۔ تیسری بات یہ ہے، کہ جب مقالہ اوّل کے پہلے باب کے مُطابق
برہم ہی کی یہ علامت ہیں، کہ وہ صِرف چیتن شکتی (محرک و نورانی قوت) والا اور انہیں سب پاپ!
جرا، مِرتیو، شوک، چھدا، پپاسا کی چھ خرابیوں کے پرواہ (سِلسلہ) سے بری رہنے والا ہے۔ اور
جب یہی حالت، علامت، صورت کسی بھی مُکت آتما کی ہو جاتی ہے، تو بتلائیے، وہ اُسی چیتن
شکتی (نور) میں مِل کر ایک ہو گیا، یا کچھ اور؟ اور پھر تعریف اِس بات کی ہے، کہ جہاں یہ بھی صاف
لکھا ہو، کہ برہم ہی میں لے یعنی لین (جذب) ہو جانے کو مُکت پد (مرتبہ نجات) کہتے ہیں۔ اور پھر بھی
پُنر جنم مان لیں۔ تو پھر لین ہو جانیکا کیا صِرف یہی مطلب سمجھتے ہو، کہ کوٹھی کٹھلے سے ہاتھ مت لگانا
اور گھر باہر سب تمہارا ہی ہے۔ لیکن یہ بات تمہارے گھر ہی کی ہو سکتی ہے، یا تمہارا من اِس
قِسم کی مُکتی، نجات کو چاہتا نہیں ہوگا۔ ورنہ برہم کا ایسا رو رعایتی سُبھاؤ، خواص یا نیم، اصُول
نہیں ہے، جسکے یہاں کِسی چھوت چھات کا لِحاظ ہو، یا رو رعایتی عیب کا۔ جیسے کہ یہاں کوئی
آچاری شخص کرتے ہیں، کہ چاہے مُباشرت کے وقت اپنی زوجہ کا تھوک تک پی جاویں لیکن
اُس کے ہاتھ کی بنائی ہوئی روٹی کہانے میں پرہیزی رہیگا۔ اور اِسی حالت کو سمجھانے کے لئے
بعض بعض آچاریوں نے مِثال دیکر یہی تو بتلا دیا ہے، کہ پھر اگر وہ برہم مِٹی کا پہاڑ ہے، تو مُکت آتما
مِٹی کے ذرّہ کی مانند اُسی میں مِل جاتا ہے۔ اور اگر وہ برہم پانی کا سمندر ہے، تو مُکت آتما جل کی
بوند کی مانند اُسی میں مِل جاتا ہے۔ اور اگر وہ برہم اگنی کا کُنڈ ہے، تو مُکت آتما پتنگے کی مانند اُسی میں

مِل جاتا ہے۔ اور اگر وہ برہم ہوا کا طوفان ہے، تو وہ مُکت آتما ایک پھونک کی مانند اسی میں مِل
جاتا ہے۔ اور اگر وہ برہم صرف آکاش کی مانند ہے، تو وہ مُکت آتما آکاش کی مانند تو یہاں پہلے
ہی ہو گیا تھا، پھر مِلنے سے کیا رہ گیا۔ اب آپ پھر کہہ سکتے ہیں، کہ اِتنے اسنکھیہ (لامتنہی بیشمار)
سال آپسمیں مِلے جُلے رہنے والے مذکورہ بالا ہی مُرکب مجموعہ میں سے کوئی کس طرح اُسی مُکت آتما
کو جُدا کر سکتا یا پہچان سکتا ہے، یا وہ خود جُدا ہو سکتا ہے؟ اور برہم تو اُسے جُدا کرنے کیوں لگا
ہے، کیونکہ وہاں تو اُس سے کوئی پاپ یا پُنیہ کرم (بد یا نیک فعل) بنا ہی نہیں، جو پھر اُسے سزا
دیکر ایسے بڑے آواگون کے چکر کے بندھن میں بھیج دے۔ اور وہ جیو خود اِس چکر میں آنے کیوں
لگا ہے، کیونکہ اوّل تو جُز وکُل میں مِل کر اُس کا انگر یعنی وجود ہی مِٹ گیا، کچھ رہا ہی نہیں۔ اور
اگر رہا، تو یہاں آنے کی اُس کی کبھی خواہش ہی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اگر اُس کی خود ایسے واہیات
بھوگ بھوگنے کی کچھ بھی خواہش (واسنا) ہوتی، تو یہاں سے جانے کے لئے وہ اتنی بڑی تپسیا،
ریاضت ہی کیوں کرتا۔ بلکہ آسان طریقہ کے دان۔ تپ۔ یگیہ کر کے موج سے عُمدہ عُمدہ سورگ
(سُکھ) نہیں بھوگتا رہتا۔ جب اُسنے اِن تمام سُکھوں کو ناشوان (ناپائیدار) اور یہاں مٹی کا بٹارا
سمجھا تھا، تبھی تو وہ بڑے بڑے تپ سادہن کرے تھے، جو پچھلے تیسرے باب میں ابھی تم نے
پڑھے ہی ہونگے۔ تو جہاں برہم میں لین (جذب) ہوئے اُسے اسنکھیہ سال ہو گئے، تو اب
اُس کا یہاں آنا تو میری رائے میں کوئی بیوقوف شخص یا پولیس کا سپاہی ہی تبلا دیگا، کہ کسی
بدمعاش کی تھوڑی ہی بدصحبت سے نیک اشخاص بھی بدمعاش ہو جاتے ہیں۔ تب یہ دوش
(الزام) تو برہم پر آتا ہے، لیکن اُسے سبھی نردوش (پاک) بتلاتے ہیں۔ اور اگر آپ کہیں، کہ
پھر اِس طرح تو ایک دِن تمام سنسار کے جیو آتما (روحیں) مُکت (نجات) ہو جاویں گے، پھر یہ
سنسار چکر کہاں سے چلے گا۔ تو بھائی بتلائیے تو، کہ آپ کو اپنی نجات مُکتی یا سورگ، سُکھ
تک کے سادہن سادہنے (عمل کرلے) تو مشکل ہیں، تو پھر خالی باتیں بِلانے میرے پیچھے کیوں
پڑ گئے۔ اور یہاں تک، کہ برہم (اللہ) کے فعلوں، کاموں تک میں دخل دینے کو بھی تیار
ہو گئے۔ بھلا تم کو اِس سے کیا مطلب، خواہ کچھ ہووے، یا نہ ہووے۔ چاہے وہ کر سکے، یا نہ
کر سکے۔ اور چاہے ہوتا ہو، یا نہ ہوتا ہو۔ لیکن آپ اپنا یہ شک کر کے اوّل تو برہم میں سرو شکتیمان
ہونے میں کیوں بٹہ لگاتے ہو۔ دوئم۔ پھر جن دھرم شاستروں کو تم اپنا بتلاتے اور بڑے شوق
سے اُن میں یہ لکھا دِکھلاتے ہو کہ وہ سرو شکتیمان ہے، تب پھر اُن کا کیا بناؤ گے؟ اور مجھ
سے دریافت کرو تو بتلا دوں، کہ اگر تمہاری سی عقل سلامت رہی، تو پھر اُس کو اپنی شکتی (طاقت)
کام میں لانیکی ضرورت ہی نہیں پڑیگی، یہ سنسار چکر آپ خود چلاتے رہیں گے۔ آپ اِس کی

فکر میں دُبلے نہ ہوں۔ لہٰذا اب میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگ اِس تشریح کو خوب سمجھ گئے ہونگے کہ مُکت آوستھا (حالتِ نجات) میں مُکت آتما کے کیا نام، رُوپ و گُن اکرم، سُبھاؤ یعنی سروپ ہوتے ہیں۔ اور کیا بھوگ و کتنا بھوگ کا زمانہ ہوتا ہے۔ اور میں تو اُس کو امر پد کے نام سے بولتا ہوں۔ اگر اِس سے زیادہ آپ کو کوئی نام آتا ہو، تو آپ خود جو چاہیں سو رکھ لیجئے۔ لیکن جنما، اجر، ابھے، اشوک وغیرہ تو سب اِس سے ادنیٰ یعنی نیچے اور پیچھے کے ہیں۔

ناظرین! بس اب مُکت آتماؤں کا حقیقی سروپ وغیرہ تو آپ کو معلوم ہو گیا، لیکن یہ بیان اور باقی رہا، کہ اِس سنسار میں اِس کے کسی سادہک (عامل) یا کامل مہاتما (سِدھ) کے برتاؤ کو دیکھکر کوئی کس طرح یہ پہچان کر سکتا ہے کہ یہ شخص نجات (مُکتی) کا سادہک ہے۔ یا اِس کی کافی سِدھی ہو گئی، اِس کی مُکتی، نجات ہو جاویگی۔

سُنو بھائی! ایسے سادہکوں (عاملوں) کی تو یہ پہچان ہے، کہ وہ شخص اپنی زندگی بھر اِن دہرموں کے پہلے دس انگوں (جُزوں) کے سادہن (عمل) میں مست رہتے ہیں۔ چاہے اُن کو کوئی بُرا کہے یا بھلا۔ چاہے غریب رہیں یا رئیس۔ یعنی چاہے کسی بھی حالت یا آسرم میں ہوں، بس اُنہیں کے مُطابق حاصل ہوا دہن کماتے اور کہاتے ہیں۔ اور اُنکے کامل مہاتماؤں کی یہ پہچان ہے، کہ جب تک وہ خانگی زندگی کے دُنیوی کاموں میں لگے رہتے ہیں، تب تک وہ بیشتر بتلائے ہوئے تمام ہی سولہ دہرموں کی تو پابندی کرتے رہتے ہیں۔ اور ویدوں کے مُطابق ست ودیا (علم) سے سنسار کی تمام اشیاء کے گُن، کرم، سُبھاؤ کو، اور سب کرم، اُپاسنا و گیان کے طریقہ اور اُن کے پھل کو جوں کے توں باقاعدہ جان کر اور گیان سے سب کا باقاعدہ میل مِلا کر یعنی ایک ذرّہ یا تنکے سے لے کر پرماتما تک کا وگیان سے باقاعدہ میل ملاکر اِن کے باقاعدہ استعمال کرنے سے سنسار کے کسی بھی آسرم یا گرہستی زندگی ہی میں رہکر، خود اُن سے مناسب جائز فائدہ اُٹھاتے اور اپنا بقیہ بھوگ بھوگتے رہتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی صِرف ستوگُنی (جائز و راست) طریقہ سے بڑے سے بڑے فائدہ پہنچانے کے کام کرتے، یا اپنے خیالات کے ذریعہ اُنکو کرنیکی رائے دیتے رہتے ہیں۔ اور جب کوئی نہیں سُنتا، تب سنسار کو اُس کا مُستحق نہ جان کر آپ خاموش ہوکر گوشہ نشینی اختیار کرکے سروانگ رُوپ اختیار کر لیتے ہیں۔ تب سنسار میں تو صِرف جنری کی طرح جڑ کی مانند اور برہم درشن میں مست بنے رہا کرتے ہیں۔ اور پھر سوائے اپنی مستی میں رہنے کے اپنے لئے اور نہ دوسروں کو کوئی فائدہ پہنچانے کی فکر یا کوشش کرتے ہیں، اور نہ نقصان پہنچانے کی۔ بلکہ ایسے صاف الگ ہو جاتے ہیں، کہ جانوں ہمارا اِن سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ اور پھر چاہے اُن کو بُرا کہے یا بھلا، وہ نہ تو کوئی جواب ہی دیتے ہیں اور نہ بُرا ہی

لاتے ہیں نہ بھلا۔ اور نہ کسی سے دوستی ہی کرتے ہیں نہ دشمنی۔ اور نہ کسی کو دعا ہی دیتے ہیں نہ بد دعا۔ جیسے۔

جب تک پھل کچا رہے لگا برکش کی ڈار
پکت ترت دھرتی بسے نیک نہ لاگت بار
پھر کسی طرح اُس ترور میں وہ پھل نہیں لگتا ہے پیارے۔
ایسے ہی دُنیا تر ور سے گیانی جن پھر ہوتے نیارے۔

پھر وہ اِس سنسار میں کیسے رہتے ہیں

پاک دُنیا سے ہیں دُنیا میں ہیں جو پاک سرشت،
غرق ہے آب میں پر تر نہیں اصلا گوہر،

اور دُنیا اُن کو کس نگاہ سے دیکھتی ہے۔

جتنے مُنی ایسے ہوتے ہیں اُن کو اتہاس بتلاتے ہیں۔
کہ اِس مُکتی کے کارن وہ یاں کیا کیا دُکھ نہیں پاتے ہیں۔
کہیں زہر مار اور چھُری مار اُنہیں اپنا رنگ دِکھاتے ہیں۔
نہیں بیڑی اور زنجیروں سے تو اکثر جکڑے جاتے ہیں۔

اور وہ دُنیا سے کیا کہتے ہیں۔

کہ اِس ستی کا جو بھی جلوہ از خود دیکھا چاہتے ہیں۔
تو پیچھے اُن کے فوج دُنیا آگے دینی مستانے ہوتے ہیں۔
اور وہ ہنستے ہنستے سب دُکھ سہکر اپنا روپ دکھاتے ہیں۔
کہ دیکھو رے لوگو اِس دُنیا سے ایسے پھند کٹاتے ہیں۔

اور وہ برہم سے کیا کہتے ہیں

دریا سے حُباب کی یہ صدا کہ میں تو دو نہیں ہوتے ہیں۔
مل جاؤ نگا تجھی میں بعد فنا تب کیسے دو کہلاتے ہیں۔
اب دُنیا کو ست پتھ دکھلا نیکو مُنی یہ شبد سُناتے ہیں۔
جو اُس کو چاہو تو اِس کو مانو نہیں کیوں گال بجاتے ہیں۔

یعنی [illegible] گان مُلک کا موقع لگا، تب تو اُس امر پھل کو اپنے ساتھ سے بچھڑتا دیکھ چھُری سے کاٹ کر کھا جاتے ہیں۔ اور اگر کہیں مُلک اُن کو بیش بہا موتی جان گیا اور اُن کی عزت کرنے لگا، تو پھر اُن کا راجہ اپنے دہن، جن، بل کے گھمنڈ سے اُن کو بند ہن میں ڈال کر اپنے گلے کا ہار بنا لیتا ہے۔

اور وہ مہاتما یہ تمام مناظر دیکھتے اور اپنی مستی میں ہنستے ہی ہنستے سب دُکھ سہتے رہتے ہیں اور دُنیا کو اپنا رُوپ دکھلا کر سبق دیا کرتے ہیں۔ بس یہاں تک تو اُن مہاتما کی پہچان مُجھے آتی ہے، اگر اِس سے زیادہ آپ کو آتی ہو تو آپ خود کرلیں۔ ہاں! اگر اِس بدسلوکی کا سبب پوچھو، تو صِرف یہ ہو سکتا ہے، کہ آج کل دُنیا اور راجا تو صِرف اُس کی خاطر کرتے ہیں، کہ جس سے اُن کو اُلٹا اور سیدھا ہر قسم کا خوب فائدہ پہنچے۔ اور وہ پھر اُس حالت میں راست گو ہونے کے باعث بے فیض کہلانے لگتے ہیں۔ تو یہ اپنی عقل کے مُطابق اُن کا اور کر ہی کیا۔ کیونکہ دُنیا میں تو زیادہ تر بُت پرستی، مت پرستی، نفس پرستی وخود پرستی ہی کے تبلانے والے پنڈت، مولوی اور پادری صاحبان وغیرہ ہی بڑے قابلِ قدر ہوتے ہیں، پھر اُن حق پرستوں کا ساتھی یہاں کون بنے اور جب بنتا ہو، تو بیشتر وہ بھی ایسا ہی ہو جاوے۔ تو ایسے حق پرستی کے عامل کو اِس لئے دُنیا سے بہت جلد الگ کر دیتے ہیں، کہ کہیں یہ کِسی اور کو ایسا سچّا گیان راہِ حق نہ سکھلا دیں، جس سے یہ سنسار کی چڑیاں کہیں ہمارے پنجرے سے نہ نِکل جاویں۔ بس جس مقصد کے لئے اِس باب کی تصنیف ہوئی تھی، شاید اب وہ مطلب پورا ہو گیا۔ انت میں آئندہ اِسی طرح سمجھ کر اور آپس کی مذہبی راڑہ میٹ کر، اِسی طرح ایک رس ہو کر رہنے والے مہاتماؤں کو میرا سادر نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ نمسکار ہے۔ فقط

رامچندر مُنی

پوس سمبت ۱۹۸۸ بکرمی

چوتھا باب بین بیانات تمام شُد

جگت گُرو سِری تتو پنشد وا مول درشن مُصنّفہ رامچندر مُنی سُم بیاتا کا
جیو آتماؤں کا نجات کے متعلق کام غیر معمولی اُصول سام واتھرو وید کا گیان
مقالہ چہارم تمام شُد

جگت گُرو سِری تتو پنشد وا مول درشن مُصنّفہ رامچندر مُنی چار مقالات کے چوتھے باونیں تین ہزار دو سو بیاتا

کا

مُکمل پراوا پراودّیا (دینی و دُنیوی علم) کا وِگیان تمام شُد

آخری التجا

سمبت اُنیس سو چالیس کے پوس ماس، پایو برہم گل میں جنم شریر یہ
پہلے تو گرُو سوں آتمک سِکشا پائے، کینو عِلاج ڈاکٹری کچھ کال یہ
تب روگیوں کی چکتسا میں رو گو بہی بوستھا دیکھ، بِلو ناسنتوش تو اُپجا ویراگ یہ
کیسے یہ روگ ہیں جو جات ناہیں اوشدھ سوں، یا کیسی یہ اوشدھ ہیں جو کرت نا آرام یہ
تو جیتے پرکار کی چکتسا سنسار ماہیں، اُن کا کینو سوادھیائے تو نِکلا پریڑ ام یہ
بھنّ بھنّ بھاشا میں بھنّ بھنّ نام روگ ہیں، بس یہی سار پایو کہ ہیں سبھی ایک یہ
تو دُکھو نکی کھوج میں سبھی سناتن شاستر پڑھے، کینو ست سنگ گرو اور سادھو دھیان لوگ یہ
تب شرینگ بتاجی نے انت یہ گیان دینو، جیتے جیو دُکھ بھوگیں ہیں اُنکے کرم پھل یہ
تب کرم پھل سُدھارنیکو تو دُکھ میٹنے کو، کینو وچار اور شودھو تتو بودھ یہ
جو تتو نکے ابودھ سوں سب جیو پاویں دُکھ بیاں، تو تتوں ہی کی بودھ سوں سب سُکھ بھوگیں گے
تو تتوں ہی کا گیان لکھ دیش کے ہتارتھ ہت، اپنا جنم سپھل کروں جو ہو مکتی پنتھ یہ
تو سمبت اُنیس سو اسّی اور سات ماگھ، جیت شُکلا دُتیہ کو کینو آرمبھ یہ
اور سمبت اُنیس سو اٹھاسی کے پوس انت، اُسی جہاد یو نے کرایو سمپورن یہ
تو جو کچھ تتو سار جانو سبھی یا میں لکھ دیو، را کھو نا کچھ بھید اور کینو نا دُراو یہ
ہندو اور آریہ، مُسلم، عیسائی کہا، میرے جان سبھی ایک برہم کی اولاد یہ
جا کے مقالہ دو دیم تک مکمل علم سے، لڑیں نا لڑائی اور کریں نا کو بھید یہ
اور جو پھر بھی اِن سے کوئی چوک ہو ئی جائے، تو کرکے علاج خود ہوویں نروگی یہ
اور جو کا ہو کو مکتی کی اِچھا ہوے، تو اگلے دو مقالوں کا کریں سوادھیائے یہ
تو وا ہی مول درشن میں جو کچھ پرساد ملے، تو سارے سنسار ہت بتاؤ تو پنتھ یہ
آگے وا ہی برہم سوں بنتی ہے یا مُنی کی، کرکے عمل یا پے رہے سُکھی دیش یہ

اُوم شانتی، شانتی، شانتی

رام چندر مُنی

فہرست مضامین جگت گرو سری ستو ... اصول درشن عرف دہرم شاستر چار مقالات

فہرست مضامین: پاکو سیری تتو اپدیش و اصول درشن — حصہ طب مقالہ دوم